فہرست ابواب کتاب مستطاب احسن ایمان

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حمد و نعت دیباچہ مصنف کتاب قدس سرہٗ	۲	شروط وضو و اوقات اجابت وغیرہ کا بیان	۳۰
پہلا باب	۴	فائدہ جلیلہ	۳۳
علم فرض کا بیان	۴	فائدہ جلیلہ	۳۴
بیعت کا بیان	۷	ایمان و اسلام کا بیان	۳۸
پہلی نقل حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی	۹	کفر اعتقادی اور عملی و کلمات کفر و ذکر	
دوسری نقل حضرت ... رضی اللہ عنہ کی	۱۰	محارم کا بیان	۴۰
تیسری نقل زن مظلومہ کی	۱۱	اقسام گناہ کبائر و صغائر کا بیان	۴۴
چوتھی نقل آسیہ رضی اللہ عنہ کی	۱۲	حق کی رویت کا بیان	۴۷
پانچویں نقل شاہزادہ اور راہب مظلومہ کی	۱۳	غیب کا بیان	۴۷
چھٹی نقل اصحاب اخدود کی اور اس عورت		تفاول اور استخارہ شرعی کا بیان	۴۸
کی جو دین کے واسطے اپنے شیرخوارہ بچے		توحید اور اقسام شرک کا بیان	
کے ساتھ آگ میں گری سو بیان	۱۵	مباحثے کا بیان	
سفیدے کا بیان	۱۶	شکر احسان پروردگار و والدین وغیرہ اور	
اقسام کفر کا بیان	۱۷	جواز واسطہ اور ثواب بخشی کا بیان	
دین و شریعت و ملت و امر و نہی کا بیان	۱۸	چوتھا باب	
اقسام احکام شریعت کا بیان	۱۸	واجب الوجود و تحقہ و امثال ورد فرقہ	
دوسرا باب	۱۹	دہریہ و طبعیہ کا بیان	
مذہب اور مجتہد کا بیان	۱۹	تصرف فرقوں کا بیان	۶۰
طریقے کا بیان	۲۰	حلول و اتحاد وغیرہ کا بیان	۶۳
اقسام عبادات کا بیان	۲۰	قضا و قدر رد جبریہ و قدریہ کا بیان	۶۳
گنج مخفی و روز میثاق کا بیان	۲۲	کیفیت تعینات و صفات ثبوتیہ و سلبیہ	
زمین و آسمان کی پیدائش وغیرہ کا بیان	۲۴	حق کا بیان	۶۷
آدم و حوا کی پیدائش اور ابلیس کا بیان	۲۵	اسماء ذات و صفات و افعال و نور و نہ نام	
فائدہ جلیلہ	۳۰	کا بیان	۶۸

فائدہ جلیلہ ۷۲

پانچوان باب ۷۵

جسم وجوہر وتدبیر وتقدیر اور نہونا واجب خدا تعالیٰ پر کوئی امر اور بے غرضی اور حکومت حق کا بیان ۷۵

ملائکان کا بیان ۷۷

آسمانی کتابان کا بیان ۷۸

عیسیٰ علیہ السلام کی امت کے بدلنے کے سبب کا بیان ۷۹

رسولان کی فضیلت کا بیان ۸۱

میثاق نبوت اور جواب یہودی اور رسالت کا بیان ۸۳

زلات کا بیان ۸۵

چھٹا باب ۸۶

اقسام معجزات اور میلاد شریف کا بیان ۸۸

آنحضرت کو نبوت عالم ارواح مین ہو سو بیان ۱۰۳

آنحضرتؐ کے اولیاء امت کو اللہ تعالیٰ پیغمبرون کے معجزون کے برابر کے کرامات بخشنا کو بیان ۱۰۷

اولیاء کے مقامات کا بیان ۱۱۰

انبیاء کی گنتی کا بیان ۱۱۳

انبیاء کی بات کی سچوئی کا بیان ۱۱۳

وحی آنے کا بیان ۱۱۳

انبیاء کے حیات کا بیان ۱۱۳

خاص فضیلت ورسالت آنحضرتؐ کی جو

تمام مخلوقات سے بہتر ہونے کا بیان ۱۱۳

ساتوان باب ۱۱۴

معراج کا بیان ۱۱۴

خصائص سید المرسلینؐ اور عہد پیغمبران اور امتحان عالم ارواح مین ہو سو بیان ۱۱۹

اطاعت سید المرسلینؐ کا بیان ۱۲۱

امام کا بیان ۱۲۱

خلیفے کا بیان ۱۲۲

فضیلت وپیروی خلفاء راشدین کا بیان ۱۲۳

خلافت کا بیان ۱۲۵

پیروی خلفاء وچہار امام کا بیان ۱۳۲

آٹھوان باب ۱۳۲

فضیلت ومحبت اصحاب وآل و ازواج وعلم وتقویٰ وسب صحابہ وذکر خیر ومنت تابعین وعلماء وغیرہ کا بیان ۱۳۳

لعن کا بیان ۱۳۴

تکفیر اہل قبلہ کا بیان ۱۳۵

یزید کے لعنت کا بیان ۱۳۶

نوان باب ۱۳۷

نزاع وموت وروح وگور وپرسش وعذاب قبر کا بیان ۱۳۷

بعث کا بیان ۱۴۳

علامات قیامت کا بیان ۱۴۵

امام مہدی علیہ السلام کا بیان ۱۴۶

دجال کے خروج کا بیان ۱۴۷

دابۃ الارض کا بیان	۱۴۹
یاجوج ماجوج کا بیان	۱۴۹

دسواں باب ۱۰

	۱۵۲
نفخۂ صور و قیامت و حشر کا بیان	۱۵۵
مواقف و حساب کتاب وغیرہ کا بیان	۱۵۷
میزان کا بیان	۱۵۷
صراط کا بیان	۱۵۹
شفاعت کا بیان	۱۶۱
حوض کوثر کا بیان	۱۶۳
دوزخ کا بیان	۱۶۳
اعراف کا بیان	۱۶۶
بہشت کا بیان	۱۶۷
رویت کا بیان	۱۶۹

گیاروان باب ۱۱

	۱۷۱
دوستی بزرگان و توسل کا بیان	۱۷۱
اقسام بدعات معہ رسومات محرم و فواتح و عرسان اور حلال مال کے قسمان اور کیفیت مسکین کی اور جواز ہونا صدقہ کا و ذبح حیوان وغیرہ کا بیان	۱۷۳
قبروں کی زیارت اور ثواب بخشی کا بیان	۱۷۶
ہشیاری و اعقل سلیم و دنیا و آخرت اور ہلاک کرنے والے کامان کا بیان	۱۷۹
علم نافع و تواتر اور تجارت کے کامان اور توبۂ نصوح کا بیان	۱۸۶
تاثر فہرست	۱۹۱
ہاروت و ماروت کا بیان	۱۹۴
تواریخات اتمام طبع	۱۹۷
غزلیات در نعت سرور عالم مظہر اتم شفیع امم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مصنف کتاب سے ہی	۱۹۸

تمت تمام شد

جاننے کہ یہہ فہرست سابق مطبوعہ کتاب مین نہین تھی اگرچہ تمام بابتون مین یہہ کتاب موافق سابق کے اصل کتاب کے منظور رکہکے گیا مگر فہرست ابواب کی تجدید واسطے پانے ہر مطلب کے ابواب کی آسانی کے لئے داخل تازہ کئے گئے تا شائقین اہل دین کو تجسس بروقت دیکھنے کسی مطلب کے نہ ہووے - فقط -

بعونہ تعالے جلّ شانہ

کتاب **اصل ایمان** جو خلاصہ ہی سفینۃ النجات و شرح رزینیہ
کی اور بعضے فایدوں سے تفسیر مواہب الرحمن اور دوسرے معتبر
کتابوں کے بھری ہوی جو اوّل وہ صحیح ہوئی حضور میں
جناب قدوۂ کملاے دہر عارفِ معارف و علامۂ عصر مولانا سراج العلما حضرت حاجی حافظ
محمد سعید اسلمی صاحب قاری کے اور پھر اوسکو نظر فیض ماثر سے سلالۂ علماے زماں چراغ
خانۂ فضل و عرفاں حضرت مولوی جمال الدین احمد صاحب کے خود مولف شاہ محمد طاہر صاحب نے
گذرانا ایسی کتاب عقاید کی اِس زبان میں نادر پاکر واسطے فایدے
سچّے مسلمانوں کے شاہ محمد تقی ساوی القادری نے مطبع احمدی
اکیسویں جمادی الثانی سنہ ۱۲۶۲ ہجری نبوی مقدسہ میں چھپوایا تھا سو بار ثانی بکثرت
خواہش مطبع نبوی بنگلور میں مطابقِ اصل زیورِ طبع سے متحلی ہوئی

سنہ ۱۲۸۷ ہجری نبوی مقدسہ

وبہ نستعین

رب یسر | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وتمم بالخیر

خدائے عزوجل کے لایق وہی حمد ہی جو خود کیا ؛ اِس مشتِ خاک مخلوق کو کیا طاقت کہ زبان خالق اکبر کے تعریف مین کھول سکے ؛ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمائے لَا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ یعنے نھین گھیر سکتا ہوں مین نیک تعریف کو اوپر تیرے جیسا کہ تعریف کیا تو اوپر اپنے ؛ نظم ؛ برتر ہی تری ذات ہمارے نظران سے ؛ بل عقل و گمان فہم و خیالات پران سے ؛ ہم وہ ہین کہ خود آپکو بوجھے نھین اصلا ؛ کیا خاک ہو خالق کی صفت بے خبران سے ؛ خاتم النبی صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کے شایستہ وہی ثنا ہی جو قرآن مجید مین کیا آپنے خدا ؛ اِس ذرہ بیمقدار کو کیا یارا کہ ایسے خورشید آسمانِ عزو جلال و مظہرِ اتم کی مدح مین کچھ بول سکے ؛ نظم ؛ ہی آئینہ سِرِ خدا ذاتِ محمدؐ ؛ نا عینِ خدا ؛ نا غیرِ خدا ذاتِ محمدؐ ؛ پایا تو حقیقت کا عدم ہمسے ہی بہتر ؛ ہر دم کھین کہ صلوا علے ذاتِ محمدؐ ؛ امابعد فقیر ہیچمدان محمد طاہر ولد شاہ محمد شاکر کہ عالِم اسرارِ خدا واقفِ رموزاتِ دین ہدے تھا قدس سرہ ؛ نظم ؛ موصوف ہر یک صفت سے تھا پیر زمانہ ؛ کہتے تھے اسی باعث اوس سے شیخ یگانہ ؛ بیعت جو کیا اوس سے پیا جامِ تقرب ؛ دیوانہ خدا کا ہوا اور دین مین سیانا ؛ ادب سے خدمتمین بزرگانِ دین و علمائے شرع متین کے عرض کرتا ہی کہ بنا کیا اِس رسالے کا زبانِ ریختہ مین اہل کرناٹک کے کیونکہ بے علمی سے بعضون کو خالص زبان عرب کی اور فارسی اور سنسکرت اور اُردو اور دکھنی صاف معلوم نھین ہوتی مگر یہہ زبان خوش چین ہر خرمنِ زبان کی عام خاص اِس ملک مین ہو رہی ہی تمام پر بلا تامل معلوم ہوا کرے گی اور نکہتِ معنے اِس گلشن دین کے سبب سے بے دقتی اور بے تکلف مضامین اور عبارات کے مشامِ ذہن طالبینِ صادقین مین صاف صاف پہنچا کرے گی ؛ اور بلبلان کے مانند خواہشمندان سیر سے اِس چمنِ ہمیشہ

بہار کے پہولان قوتِ ایمان کے سونگھا کر گیے ؛ کیونکہ عقاید کے کتابان اِس بابین کمتر نظر آتے ہین ؛ اسلئی خلاصہ
کتاب سفینۃ النجات فی طوفانِ المہلکات اور شرحکا اوسکے اور خلاصہ بعضی عبارات کا تفسیر مواہب الرحمن
کے جو تصنیف سے جناب اوستادی زبدۂ فضلا سے عصر قدوۂ کملا سے دہر جامع معقول و منقول حاوی فروع
اصول حضرت مولانا الحاج محمد سعید اسلمی صاحب قاری کے ہی ؛ اور بعضی مطالب تصنیفا تسے شیخ الہند شاہ
عبد الحق دہلوی کے ؛ اور بعضے عقاید کتاب فتح الرحمان کے جو تصنیف سے مَلِکُ العلما مولانا عبد العلی محمد کے
ہی کئے گیا ؛ اور واسطے بوجنے عام کے تقدیم و تاخیر مضامین اور رعایت کئی عبارات کی ناچار کئے گئی اور ثقات
یعنے استوار محدثین کے پاس روایت حدیث کی معنی سے جایز ہی ؛ اگر عیب خطا عبارت اور معنی سے نظر
فیض اثر مین آوے تو اِس ہیچمدان کو بحکم حدیث اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مَعَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ
کے معذور جانکر اصلاح فرمانا ؛ قطعہ ؛ نسبت ہی بے خطائی کی زیبا خدا طرف ؛ خاکی سے ہو نا گر دِ خطا
ناگزیر ہی ؛ گر کوئی کور فہمی سے معیوب ہو گیا ؛ لازم کہ عیب پوشی کرے جو بصیر ہے ؛ پڑھنے والے مسلمان
بہائی بھنا سے امیدوار ہون کہ اِس گنہگارِ بے شمار کو حسبۃً للہ دعاے خیر خاتمہ سے فراموش نہ
فرماوین ؛ جب مرتب ہوا یہہ رسالہ اوپر گیارہ باب کے سن بارا سو پچاس پر چار مین ہجری مقدس سے
نام رکھے گیا اصلِ ایمان تاریخ نظمی ؛ قطعہ ؛ جب سالہوا ہی یہہ تیار ؛ فکر تاریخ و نام مین آیا ؛ نام کے ساتھ دل
کہا خوش ہو ؛ اصلِ ایمان کہ نام خوش پایا ؛ ۱۲۵۴ فہرست ابواب پہلا باب نصیحت و تفصیلِ علم
فرض ؛ و عقیدہ و دعا ؛ و اقسامِ کفر و دین ؛ و شریعت ؛ و ملت ؛ و امر و نہی ؛ و اقسامِ احکامِ شرع کے بیان مین ؛ دوسرا
باب مذہب ؛ و مجتہد ؛ و طریقہ ؛ و اقسامِ عبادت ؛ و گنجِ مخفی ؛ و روزِ میثاق ؛ و پیدایشِ آسمان و زمین و آدم و ابلیس
و شرفِ آدم ؛ و کیفیت روح کے بیان مین تیسرا باب ایمان ؛ و اسلام ؛ و کفر کلمات ؛ و اقسامِ گناہِ کبائر معذکر
محارم ؛ و گناہِ صغائر ؛ اور نہین جواز ہو نا دیدار خدا کی دنیا مین ؛ اور علمِ غیب نجوم و فال ؛ و جواز تفاول ؛ و استخارہ
و توحید ؛ و اقسام شرک و مباہلہ ؛ و شکر احسانِ الٰہی ؛ و والدین وغیرہ ؛ و جواز واسطہ اور ثواب بخشنے کے بیان
مین چوتھا باب واجب الوجود ؛ و تجدد امثال ؛ و ردِ مجسمہ دہریہ و طبعیہ ؛ و حلول و اتحاد ؛ و قضا و قدر ؛ و ردِ جبریہ
و قدریہ ؛ و کیفیت تعینات واحدت و واحدیت ؛ و صفات ثبوتیہ و سلبیۂ حق ؛ و اسماے ذات و صفات و افعال
و نود و نہ نام مع معنی کے بیان مین پانچوان باب جسم و جوہر ؛ تدبیر و تقدیر ؛ اور نہونا واجب خدا پر کوئی امر ؛ اور بے غرضی
و حکومتِ حق ؛ و ملایک ؛ اور آسمانی کتابان ؛ اور بگڑنا اُمت کا عیسےٰ کے ؛ اور نبوت و رسالت و فضائل
کل کے ؛ اور میثاقِ نبوتِ آنحضرت ؛ اور جواب یہودی کا ؛ اور زلّات ؛ اور فضیلت نبی کی ولی پر ؛ اور فضیلت ولایت
کی نبوت پر ؛ وغیرہ کے بیان مین چھٹا باب اقسام معجزات کے ؛ اور کرامات اور مقامات اولیا کے ؛ اور کیفیت

علم الیقین وعین الیقین ؛ ومکاشفہ وغیرہ ؛ اور گنتی اور سچوئی انبیا کے قول کی ؛ اور وحی اور حیات انبیا
کی ؛ اور خاص فضیلت ورسالت آنحضرت کی جو تمامی مخلوق پر ہے ؛ اُسکے بیان میں ساتوان باب معراج
وخصایص معہ بیانِ عہد پیغمبران اور اُمتان کے عالم ارواح میں ؛ اور اطاعتِ سید المرسلین وامام و
خلیفہ ؛ وبیعت خلفائے راشدین وغیرہ وپیروی خلفا وچہار امام کے بیان مین آٹھوان باب فضیلت و
محبتِ اصحاب وآل وازواج ؛ وعلم وتقوے ؛ وسبّ صحابہ ؛ وذکر خیر وفضیلت ومنت تابعین وعلما وغیرہ
ولعن یزید ؛ وتکفیر اہلِ قبلہ کے بیان میں نوان باب نزاع ؛ وموت ؛ وروح ؛ وگور ؛ وپرسش وعذاب قبر ؛ وبعث
وتولد ؛ وعلامات قیامت ؛ وذکر مہدی وعیسیٰ وتفضلہ بن معاویہ ؛ ویاجوج وماجوج ؛ وسدِ سکندر کے بیانین
دسوان باب صور وقیامت ؛ وحشر ومواقف ؛ وحساب وکتاب وغیرہ ؛ وشفاعت وکوثر ؛ ودوزخ وبہشت
واعراف ورویت کے بیان میں گیارھوان باب دوستی بزرگان ؛ واقسام بدعات معہ رسومات محرم و
نشان وفواتح اور عرسان ؛ اور حلال مالکی قسمان ؛ اور کیفیت مسکیر کی ؛ اور جواز ہونا صدقیکا ؛
اور زیارتِ قبور ؛ وذبح حیوان ؛ وہشیاری دل ؛ وعقل سلیم ؛ اور دنیا وآخرت ؛ اور ہلاک کرنے اور
نجات دینے والے کامان ؛ اور علم نافع ؛ وتواتر ؛ وتوبۂ نصوح وغیرہ کے بیانین پہلا باب نصیحت وعلم

فرض وعقیدہ ودعا واقسام کفر ودین وشریعت وملت وامر ونہی واقسام
احکام شرع کے بیانمین حدیث اَلْمُؤْمِنُ یُحِبُّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ یعنے گرویدہ
ہونے والا خدا اور رسول کے دوست رکھتا ہی واسطے بھائی مسلمان اپنے اوس چیز کو جو دوست رکھتا ہی
واسطے ذات اپنے ؛ پس معلوم ہوا کہ مومن پر واجب ہی جو مسلمان بھائی کی خوبی چاہتے رہنا نیک نصیحت
یا خدمت سے بدنکے یا تائید سے مال کے کہ یہ آئین دینداری کے ہیں ؛ اور اپنے نفع کے واسطے نقصان بھائی مسلمان کا
جایز رکھنا بنانے ایمانکے دور ہی ؛ نہ حمین سفینہ کے ذکر فرمائے کہ ہمارے دین میں لوگونکو خدا طرف پھیر نیکے تین طریق ہین
اول اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ یعنے بلا لوگون کو طرف
راہ رب اپنے یعنے پالنے والے اپنے کے طرف دانائی اور اچھی نصیحت سے جو لبھالے اونکو کہ خوش ہوکر جھگڑا نکرین
تجھسے بسبب ضد وعناد کے اور مقابلے میں تیری دلیل کے خصم کو راہ نہ مل سکے رد کے واسطے کیونکہ
تیرا نرمی سے سمجھانا وہی دلیل قاطع ہوجایگی دلان پر اونکے ؛ دوسری متوسط لوگونکو نیک نصیحت
اور دلایل ظنیہ سے لیسے جو ظاہری گمان کو اونکے فایدہ دیوے اور اُس سے کامل قناعت حاصل ہووے
تیسری ناقص لوگونکو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ یعنے جھگڑا کر اون
لوگون سے جو راہ لڑائی کی جانتے ہیں اُس چیز سے جو بہت اچھی ہو سمجھانیکو اور لاجواب کرنے

یعنے نیک و بد لیلوں سے ؛؛ یس آدمیان تین قسم کے ہین پہلے کاملین جو باریکیان او حقیقت علمان کی سمجہہ سکتے ہین انسے دلایل قاطعہ سے کیا چاہئے دوسرے متوسطین وہ کون نہ زیادہ عالم نہ جاہل اونکا فہم اول کے فرقے کے فہم سے عاجز ہی ؛؛ بات انسے نیک وعظ اور پند سے کرنا تیسرے ناقصین جو طبیعت کی شرارت سے حجت کرتے ہین پس اونسے جدال افضل ہی ؛؛ مگر ایسے دلیلان سے جو مشہور تمام یا مسلم ہی لوگون کے پاس ثابت ہون اتنہا اور سیکہنا اور سکھانا دین کے علم کا موافق ضرورت کے فرض ہی حدیث طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ یعنی چاہنا اور ڈہونڈنا علم توحید اور ایمان اور فرایض کا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہی اور جاننا فرض کا فرض ہی اور واجب کا واجب اور سنت کا سنت اور مستحب کا مستحب ؛؛ شرحین ذکر کئے کہ یہہ حدیث کو استوار محدثین معتبر کتابون مین لکھے چنانچہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمت اللہ علیہ جامع صغیر مین تمام راویان کے نام لکھکر فرماے کہ پچاس طریق سے یہہ حدیث ثابت ہی ؛؛ مگر لفظ مسلمہ کا مسلم کے ساتہہ کسی روایت مین آیا نہین اگرچہ معنی اور حکم کے روسے مشہور ہی ؛؛ اور مراد فرض علم سے وہ کہ جسکا سیکھنا مومن پر ناگزیر یعنے بغیر سیکھے کے چارہ نہین ہی اعتقاد کے فرضون سے اول پہچانت خالق کی اور پیغمبران وغیرہ کی ؛؛ دوسرا علمی فرضانسے پہچانت نماز کی معہ شرطان اور ارکان اوسکے اور پہچانت روزہ وغیرہ کی ؛؛ اور امام غزالی احیاے علوم مین لکہے کہ فرض علم وہ جو تعلق رکھتا ہی ذات اور صفات خدا کے کوشش اور ریاضتو نسے نفس کے نہ دلیلون کے روسے کہ دلیل کبہی مقصد کے پہنچنے سے مانع ہوتی ہی ؛؛ مولانا روم فرماتے ہین ؛؛ بیت پای استدلالیان چوبین بود ؛؛ پای چوبین سخت بے تمکین بود ؛؛ اور شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی فرماے کہ علم فرض مین اختلاف ہی ؛؛ بعضے کہے کہ وہ علم اخلاص کا اور پہچانت کا نفس کے آفتون کے کیونکہ خلوص تمامی کامان مین حکم کئے گیا ہی ؛؛ اور مکر و فریب اور نفس کے خواہشان اسکے خلوص کے پائے کو اوکھاڑ دیتے ہین پس علم اوسکا فرض ہوا بعضے کہے کہ مراد اوس سے پہچانت خطرون کی اور شیطان کے دخل کے راہون کی ہی ؛؛ تاکہ دین مین اوسکے خلل نہ پڑے اور فرق کرے لمۂ ملک اور لمۂ شیطان کو ؛؛ اور بعضے کہے کہ علم فرض سے خرید و فروخت یعنے معاملات کا علم مراد ہی تاکہ حق غیر کا اوسپر نہ رہے اور حدود شرع سے باہر نہووے اور بعضون کے پاس علم توحید سے مراد ہی ؛؛ نظر استدلال اوسی کہ نقل شرعی سے ہو یا عقل سلیم سے یعنے طلب دلیل کرنے سے اور نقل اور سماعت سے ہووے اور بعضون کے پاس مراد باطن کے علم سے ہی کہ وہ سبب سے ظاہر کی صفائی کا وہ کیا کہ یقین مومن کا اوسکے سبب سے اسقدر زیادہ ہوتا ہی کہ اولیاء اللہ جو وارث انبیا کے ہین اونکے صحیفے مین لکہا جاتا ہی اور امام غزالی منہاج مین فرماے کہ علم فرض تین ہین اول علم توحید کا دوسرا علم سر یعنے پوشیدہ علم جو دل کے احوال سے علاقہ رکھتا ہی تیسرا علم شریعت کا اور علم توحید کا وہ کہ جسکے سبب سے دین کے اصول یعنے عقاید کو پہچانے اس طور سے کہ مجہے پروردگار

ایک ہی قادر ہر چیز پر جاننے والا ظاہر اور باطن کا زندہ ہی ہمیشہ جینے والا سُننے والا بات کرنے والا دیکھنے والا ایکا اور
بے مثال ازل سے قدیم اور غنی اپنے ذات سے کہ جسکا کوی شریک کسی چیز مین نہین نہ ذات کی حقیقت کے نور مین نہ صفات
کمال و جلال مین اور صفاتِ کمال اوسے کہتے ہین جو صفات کہ خدا کو ثابت ہین وہ سات ہین اور صفات جلال وہ کہ
جس صفات سے خدا پاک اور بری ہی اوسکو صفاتِ سلبیہ بھی کہتے ہین بحث اونکا صفا تمین آویگا ؛ پس
صفت کئے گیا ہی تمامی صفات کمال سے اور پاک ہی صفاتِ نقص و زوال سے مخلوقات کے ؛ اور پکی کرے توحید کو
سند سے وہ کیا کہ سانچ جانے یقین سے کہ محمد علیہ السلام اوسکے بھیجے ہوے خاتم تمام مرسلانکی ہین اور جو کہ
لاے خدا کے پاس سے لائے سردار تمام کے صادق آمین ہین تمام کا مان ہین ؛ اور جو علم فرض کہ سر یعنے دل سے تعلق
ہی وہ کیا کہ اخلاص پیدا کرنا نیت مین بیچ نیک اعمال کے ؛ اور فرض علم شرعین وہ ہی کہ اول جاننا فرض کامون
کو جو مُکلّف پر ادا کرنا فرض ہی بعد کیفیت اوسکے ادا کر نیکی بوجھنا تا عمل صحت سے ادا ہووے سوائے اوسکے
دوسرے علمان فرض کفایہ ہین انتھا اور تھوڑا بیان علم نافع کا گیارہوین باب مین آویگا ؛ اور چھوڑنے والا
فرض علم کو موافق ضرورت کے فاسق اور مرتکب گناہ کبیرہ کا ہی ؛ اور چھپانا یا خاموش رہنا نیک اور حق بات
کہنے سے باوجود جاننے اور قدرت رکھنے کے قرآن شریف سے حرام مطلق ہی اللہ تعالیٰ فرمایا وَلَا تَكْتُمُوا
الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ یعنے اور نہ چھپا رکھو گواہی کو جو کوئی کہ چھپاویگا اوسکو پس
تو خواہ مخواہ گنہگار ہی دل اوسکا ؛ پس جو کہ حق جانا اوسکا شاہد ہوا ضرورت کے وقت اوسے بیان کرنا
واجب اور چھپانا حرام ہی حدیث اَلسَّاكِتُ عَنِ الْحَقِّ شَيْطَانٌ أَخْرَسُ یعنے خاموش رہنے
والا حق بیان کرنے سے بھوت ایک ہی گونگا ؛ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو عالم حق کو پوشیدہ کرے قیامت
مین آتش کے لگام پہنا رہیگا ؛ اور بہت حسرتناک آدمیون سے وہ عالم ہوگا کہ علم اوسکا اوسکو نفع ندیگا اور مانند
گدھے کے جو چکی کو باندہ کر پھراتے ہین سرگردان اور وحیدان عذاب مین حیران رہیگا ؛ اور پیروی اور تابعداری
گمراہان کی حرام ہی فرمان سے خدا کے وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا
كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ یعنے اور نہ پڑو پیچھے بانان لوگون کے کہ خواہ مخواہ وے راہ بہکے
پہلے سے اور بھٹکاتے بہتون کو اور اپنے بھٹکے سیدھی راہ سے ؛ اور جو کوی کہ دین اور راہ مخالف دین اسلام
کی اعتقاد اور عمل مین نکالے تو بے شک کافر ہی ؛ اور دین اسلام قید کئے گیا ہی فقط اہل سنت و جماعت کے
مذہب مین اول سے آج تک دلیل سے اس حدیث کے سَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ فِرْقَةً كُلُّهَا
فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً قِيلَ مِنْهُمْ قَالَ الَّذِينَ هُمْ عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي یعنے ترمذی سے
روایت ہے کہ فرمائے آنحضرت علیہ السلام اُمّت اِجابی یعنے کلمہ گو جو ایمان مجھ پر لائے ہین ظاہر مین جدا ہوگے

تہتر ٹکڑے ہوکر ہر کوئی اوس سے دوزخی ہوگا سبب سے بداعتقاد ہونے اور چھوڑنے متابعت رسول علیہ السلام
اور دین مین فتنہ اور فساد کرنے سے اون لوگون مین یہہ تفصیل ہی کہ بعضے اون گروہ سے ہمیشہ دوزخ مین رہینگے سبب سے
عقیدہ کرنے کفر و شرک کا اور بعضے اون سے سخت عذاب کے ساتھ بہت دیر تک دوزخمین پڑے رہینگے بخلاف
ایک فرقہ ناجی کے کہ اکثر گنہ گاران اوسین کے بے عذاب بعضے تھوڑا عذاب پاکر نجات پاوینگے اور بہشت مین
داخل ہونگے صحابہ جو حاضر تھے عرض کئے وہ کونسا فرقہ ناجی ہی فرمائے وہ لوگ جو ثابت رہینگے اوپر طریقے ایک کے
جو مین اور میرے یاران ہین ثابت ہوا کہ وہ لوگ اہل سنت وجماعت ہین کہ خلاف آنحضرت اور صحابہ کا نہین کرتے
اور مراد یاران سے وہ لوگ جو صحبت آنحضرت کی ایمان سے پاکر اوسی ایمان پر موئے قرابت سے ہو یا غیر قرابت
اور سنت جماعت اس فرقے کا نام اس ہی واسطے ہوا کہ ائمہ اور مجتہدان اس گروہ کے اور تابعین عقاید مین
قرآن وحدیث اور چال چلن سے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نشانیان اور قولون سے اصحاب کرام کے سند
لیئے ہین اور دل سے ہرگز کم وبیش نہین کرتے سواے ضرورت کے نصیحت اے مسلمان بھایان اور بہنان خصوص مین
اسوقت مین جو ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا زمانہ دور پڑگیا اور قیامت نزدیک آگئی ہی دین
و اسلام کا کوئی خیال نہین کرتے قطعہ: افسوس کہ دیندار جو تھے گور مین سو گئے ٭ گر دین کا قانون ہی تو
کتب مین ٭ انسان کی زبان وعظ سے اوسکے جو ہوئی بند ٭ اب کیڑونکا منہہ چلنے لگا ہی تو کتب مین ٭ دین
اسلام کی چال چلن جاتی رہی بلکہ کفار جیسا ہنستے ہین دین وایمان کے باتون پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيَاتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ تَسْتَهْزِءُوْنَ یعنے کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کیا خدا اور رسول اور آیات سے اوسکے ٹھٹھا کرتے ہو تم ٭ منافقان کا قول فرماتا ہی اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ
یعنے کہ نہین ہین ہم مگر ٹھٹھا کرنے والے مومنان سے ٭ پس ویساہی اس زمانیکے مسلمانان قرآن وحدیث کے باتان
کہے تو ہنستے ہین کہ کیا نصیحت کرتے ہو آپ فضیحت دیگران را نصیحت اہل ہند کی روش ہی ایک طرف تو آپکی چلن
ایکطرف ہم بھی ایسے باتین بہت جانتے ہین ٭ پس غور سے دیکھیے تو اکثر چال چلن ہمارے کفار سے ملتے ہین
اور ہم غفلت سے اوسے مسلمانی کی راہ سمجھکر بے ایمان مرتے اور دوزخمین پڑتے ہین ٭ کان رکھہ کر سنو
اس بیان کو کہ حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماے کہ پیغمبر علیہ السلام اکثر سجدے مین نماز کے یہہ دعا
پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ یعنے اے بار تعالےٰ
پھیرنے والے دلون کے ثابت رکھہ دلکو میرے اوپر دین تیرے ٭ جب نبی علیہ السلام معصوم گناہ صغیرہ
اور کبیرہ سے تھے ایسا فرماے تو ہر مومن کو جو نیک آخرت چھنے والا ہووے واجب ہی کہ استقامت اور
ثابتی دین متین اور شرع مبین وسنت سید المرسلین پر اپنے اور مومنین کے واسطے ہمیشہ خدا سے مانگتے رہنا

اور دل سے ظاہر و باطن مین قایم ہوکر اعتقاد درستی اور ضعف کو راہ ندینا ۞ دیکھو کہ ہمارے اگلے جو مومنین
ہوئے اونکے زمانیکے کفار نہایت جابر تھے کیا کیا ظلم و ستم اونپر کئے یہانتک کہ مومنین کو آگ مین ڈالکر جلاتے
چنانچہ تھے مین اخدود کے حال اونکا حقتعالے فرمایا ہی بھی قرآن و حدیث سے ثابت ہی قصہ اصحاب کہف کا جو
واسطے دین کے اپنے زمانے کے ظالمون سے بھاگ کر غار مین چھپے پر دین سے نہ پھرے ثابتی نچھوڑے اور مومنین
کیسے کیسے ظلم و ستم پر کفار کے جان دیدئے اور واسطے عاقبت کے دنیا چھوڑے اور بڑے درجون کو پہنچے حدیث مین
آیا ہی کہ مومن اگر واسطے دین کے آزمایا جاوے تو لوہیکے چمتونسے گوشت بھی اکھاڑے جاوے تو صبر کرنا اور
ثابت رہنا ۞ پس مومن ایسے ہوئے چاہیئے حقتعالے فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
یعنے خواہ مخواہ کہ وے لوگ جو کہے کہ پیدا کرنے والا ہمارا خدا ہی پھر ثابت رہے اوسی بات پر ایسا کہ نہین ٹلے
لگے رہے تمام حکمان سے اصول و فروعکے موافق طاقت اپنے ۞ مراد ثابتی سے قبول کرنا خدا کو اور بجالانا احکام موافق
شرطان اور لوازمات اوسکے دلکے چاہ سے نفس کے دشمن ہوکر واسطے خوشنودی خدا کے نہ یہہ کہ دین کو بطور رسم و ریت کے
پکڑین اور خدا کے احکام کو ضایع کرین یا نیک بات سُنین تو اوس سے اغماض کرین ایسا کرنے والے گویا استقامت
نہین کئے حدیث مین آیا ہی کہ قیامت کے قریب زمانہ یک آوے گا جو مومن کو دین کا لینا دشوار اور سخت ایسا
ہوگا کہ جیسا آتش کے چنگاریان ہاتھ مین لینا دشوار ہوتا ہی ۞ پس وہ زمانہ یہی ہی قریب ہی کہ دجال بھی نکلے
حدیث مین آیا ہی کہ آگے دجال کے قریب تیس شخصکے دجالیونسے نکلینگے کہ وے تہتّر فرقے مین ہوگے اور آنحضرت کے
اُمت کے حلقے سے باہر اور آنحضرت علیہ السلام کے مرتبت مین کلام کرینگے گویا وہ نایبان اوسکے ہین ۞ اور
اب مومنین کو چاہیئے جو دنیا واسطے دین بیچتے پھرتے ہین یا نفسکے خواہش لئے اپنی باتکے پیچھے مرتے ہین
اور سلف کے قول کو پیچھے دہرتے اور نرالی بات نئی نکالتے ہین اونکے باتون پر پیروی نکرین اور جو بزرگان دین
سے چلے آتی ہی اوسپر اپنے عقیدے کو دہرین اور اُسکے خلاف سے توبہ کرین ۞ توبہ کا وقت ہی تک پردہ غفلت کا
آنکہون پر سے نکالین معلوم نہین کہ ہماری موت کونسے وقت ہی ایسا نہو کہ کہین بے ایمان کافرون سے ہوجاوین
اے مردان اور عورتان بچے گھر دار زندگانی مال و متاع باپ دادا کے رسم و ریت شان و شوکت غرور اور تکبری سب
یہانچ رہجاویگی کوی چیز سواے نیکی اور بدی کے ساتھ نہ آویگی مگر وہی جو دین کے علما سے سُنکر کئے ہو آخر تم مین
یا قبر کا اندہیرا گڑ ۞ اور سانپ بچھو کے دانت اور ڈانک اور تمہارا گوشت ہی ضُغتہ اور لوہیکے گرزان بھاری آتشی ہین
اور تمہارا نازک بدن ۞ ابیات ۞ وہان نہ مونس و ہمدم نہ یار رو یاور ہی ۞ مگر اندھیرا گڑا اور خاک تن پر ہی ۞ رہا کہین
جو تبہ عمر کرکے پیدا ۞ کہ لایا آتے ہوے کوئی نہ بھی لجاوے گا ۞ عیال کرتے ہین وہان گھر مین مال کی تعسیم ۞ جلاتی ہوتے کو یہان
قبر مین ہی نار جحیم ۞ یہان ہی مردہ معذب ہزار آفت مین ۞ زن و پسر ہین وہان سو طرحکی راحت مین ۞ خیال ہوے

کاکب وارثون کو ہوتا ہی ٭ کہ ہاتھ کرنے کو ترکہ دل اونکا روتا ہی ٭ یہی ہے فکر دلون میں مریگا کب بیمار ٭ جو زیر حکم ہمارے
ہو اسکا سب گھربار ٭ غرض کوئی کسیکا شریک ہے آخر ٭ تو چھوڑ سبکی محبت خدا سے رکھہ ظاہر ٭ جب قبر میں تو گر کرو
کر گئے تب فرشتے کہینگے کہ جیتے تک تو پیری کے رسم و ریت نہیں چھوڑے اور توبہ نہیں کئے کیا تم پر کوئی خدا اور
رسول کے حکمان بیان کرنے والا نہیں آیا تھا جو خدا اور رسول کے حکمان کو نہ مانے اور قرآن حدیث کو قصہ کہانی یاد دیتے تو جانتے
کا بکواس سمجھے اور سمجھانے والون پر ہنسے اور بندون کی چال کو مذہب اور ملت بوجھے جب آن پڑی تب توبہ یاد آیا کیا تم نے
کیا نہیں سنتے تھے کہ سکرات کے آگے تک توبہ کا وقت ہے اور بعدہ مقبول نہیں ہوتا اور وہ مذہب والے کام نہیں آتے اب تو
اپنے کئے کا مزہ چکو دیکھو عذاب الیم ٭ بیت کیجو مقام گلشن دوزخمیں خوب راج ٭ دیکھو ہوا سے نفس سے یہہ گل پھلے ہیں آج ٭

دیندارانکے پڑھنے نقل سے پہلی نقل حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی جو دینکے واسطے اپنی جان پر عذاب سخت اٹھائے تھے سو کہتا ہی

مومنان کا حال تھوڑا کر بیان   دین داری کا بتاتا ہوں نشان   اوسکو لکھتے ہیں جناب اسلمی
عارفِ حق مولوی معنوی   نقل ایسے لکھتے ہیں تفسیر میں   اونسے لایا چند ہون تحریر میں
جو سنے اونکو ہو ثابت دین پر   مرد ہو جاوے جو ہو نامرد تر   دین داران کو تو ہووے شوق و ذوق
اور شیطانون کے اوپر شکلِ طاق   لکھتے ہیں اہلِ سیر حضرت بلال   تھے کسی مشرک کے بندے خوش خصال
دور میں پیغمبرِ برحق کے او   پاے شان و عزت دارین کو   ہاتھ پر صدیق کے ایمان لائے
وانکو ہیں کفر کے دل سے مٹائے   پر غلامی کے سبب معذور تھے   ہاتھ میں کفار کے مجبور تھے
کافران دشمن ہوے تھے جان کے   رنج پہنچاتے تھے کئی عنوان کے   اونکو وہ لیجا سدا بالو اوپر
دوپہر میں جتا سلاتے ظلم کر   سنگ دل پھر اونپہ وقت دوپہر   سنگ رکھتے تھے ترا سینہ اوپر
نیچے جلتی ریت تھی سینہ پہ سنگ   دہوپ کی شدت سے تھے جان تنگ   وہ ضعیف اس رنج و غم سے ہو تباہ
کر رہے تھے درد سے صد حیف و آہ   پھر سناتے اونکو تھے وہ اشقیا   تجھکو دینگے عذاب ایسا سدا
گر قبولے دین ہمارا ہی نجات   خوش رہیگا آبرو عزت کے سات   تب بلالِ خوش سیر ثابت قدم
اونکے باتون کو سمجھکر مثل سم   کہتے تھے منہ سے احد ہر دم احد   یاد کرتے تھے خدا کو بے عدد
ایکدن صدیق آئے تھے اودہر   پڑ گئی مظلوم پر جو ہیں نظر   کافران دیتے ہوے دیکھے عذاب
ذکر حق میں ہیں وہ غمگین دل کباب   تب امیہ کو کہے صدیق آ   ظلم سے اپنے یہہ کر خوف خدا
یہہ ضعیف و ناتوان مسکین ہے   رحم کیا تجھکو نہ اے بیدین ہے   مار مت بیچارہ اور عاجز کہیں
ورنہ تا قہر خدا اترے کہیں   ظلم کا یہہ تجھکو کیا دیگا جواب   کب روا اسکین پہ ایسا ہی عذاب

تب اُمیہ بن خلف کہنے لگا
آج اس رنج و مصیبت سے چھڑا
جو یہ رکھتا ہی ترا وہ بالفضول
ظلم کے کرنے سے تب کھولا کمر
تھا یہہ بندہ جلد اُنسے بیشتر
اور قوی ہیکل مگر مشرک بڑا
آخرش فرمائے لے قسطاس تو
لاکے ایمان لے یہ تجھپر ہی حلال
وہ تہا سنتا سخن صدیق کا
واسطے دین کے اُٹھائے کیا وبال
بولنا ایسے کو مومن ہی بجا
وقت آفت دین ست ہاتو ہے کھو
تھے صحابی یک خبیب ابن عدی
سر کہے تھے زیر فرمان قضا
کافران کو مار کر غزوات مین
طمع بتلا مال و زر کی بے شمار
یعنے وہ کفار قبلہ سے پھرا
یا الٰہی تجھکو ہی سب اقتدار
یہہ دعا کرتے ہی بس رُخ پھر گیا
زور و قوت سے پھرانا چاہے سب
چھوڑ آخر اس جہان کے رنج کو
عاشق خلق تھے وہ ثابت قدم
مال و راحت کو جہان کے چھوڑ کر

اِسکو جون تونے ٹھرایا اب بچا
تب کہے حضرت مرا ہی یک غلام
اِسکو دے مجھکو اُسے تو کر قبول
ساتھ لے صدیق نے اونکو گئے
لیک بے دین کفر مین تھے خیرہ سر
کہتے ہین صدیق نے قسطاس سو
باندیان اور درہم و دینار کو
کفر کے حالت سے توبہ کرکے آج
اس لئے بدلا دئے ہو کر خفا
جا بکا دینا قبول لیک او
جس سے راضی تھے خدا اور مصطفٰے

یعنے جیسا تو مسلمان ہی کیا
کم سن اچھا ہے اور قوی تر خوش خرام
ہوکے راضی وہ شقی اپنی بات پر
انکے بدلے مین غلام اپنا دئے
نام اوسکا ہین لکھے قسطاس تھا
لائے ایمان کرتے تھے نت پند کو
ہاتھہ مین تیرے جو میرا ہی ہے مال
رکھہ خوشی سے دین حق کی سر پہ تاج
سو منو دیکھو کیسے تھے بلال
ظلم پر کھوئے نہ اپنے دین کو
نام کے مومن نہو ہشیار ہو

دوسری نقل خبیب رضی اللہ عنہ کی دینکے واسطے دار پر چڑھی سو کہتا ہی

قاطع کفر و ضلالت اور بدی
دین کے قوت کا اونکو دھیان تھا
از قضا پکڑے اونہین یک بات مین
جب نہین مانے تو کھینچے دار پر
رُخ کئے سوے مدینہ بر ملا
گر مری نیکی ہی ثابت تیرے پاس
غیب سے کعبے طرف وہ منہہ ہوا
عاجز آئے زور کچھہ نا چل سکا
راحت جنت کے پائے گنج کو
دین دار انکو کہین تو ہی بجا
ہات مارے دولت عقبے اوپر

حکم حق اور مصطفٰے پر تھے فدا
تھا نہ پروا ذرہ بھی اپنے جان کا
اُنکو دین سے پھیرنا چاہے ہزار
منہہ کئے سوے مدینہ پھیر کر
دار پر سے تب کہے حق کو پکار
سوئے کعبہ رُخ پھرا دے رب ناس
ہوکے شرمندے بہت کفار تب
بندگان سے حکم حق نا ٹل سکا
جا ملے حق سے ہو دنیا سے عدم
چڑھ گئے ہین دار پر بہر خدا

تیسری نقل اُس پاک بی بی مظلومہ کی جو دین کے واسطے فرعونی اقسام کا عذاب پاکر دو بیٹیان کے ساتھہ جان دئی سو کہتا ہی

ابن عباس یہہ بیان فرماتے ہین
اُمّتِ مُوسیٰ مین ثابت اُستوار
کیونکہ وہ آپنیکو کہتا تھا خدا
حق یہہ ہی کیا پوجتے سب اُسکو صاف
یا دِ حق پوشیدہ رکھتی دلین تھی
کرتی خدمت اوسکی صبح و شام مین
کہا او ٹھتی تب مُنھہ سے لیکن کہتہ پاک
وہ نفع غیر از ہلاکت کے نپاسے
باپ بن میرے ہی دوجا کون رب
لیک اوسدم بھید دلکا مُنہہ پہ لائی
جو شریک اوسکا نھین کوئی بات سے
اوسکے قدرت سے ہین وہ سبکا شاہ
اوسنے پچھوایا کہ توکیا بولی ہی
آخرت مین سانچ کو نین آنچ ہی
توبہ کرایسے عقیدے سے برے
ناکرون ہرگز قرار اے بدگہر
چار میخ اوسکو کروسلوا شتاب
ہوگئی ہی ڈرسے حالت تباہ
ایسے کئی اقسام کے دیکر عذاب
معتقد کیون کھوتی ہی شیرین جان کو
اور بہی وہ سنگدل غصے مین آ
مُنہہ پہ اُس مظلوم مان کے حلق دہر
میخ تھے ٹھونکے ہوے بردست وپا
ذبح بیٹی کو کیا مُنہہ پر بہ جور
تنگ نظر کیجو مسلمانو وہ حال

دیندار یکو عیان فرماتے ہین
لیک ظاہر خوف سے فرعون کے
سب کو اپنے بندگان ہین جانتا
الغرض عورت وہ تھی ثابت قدم
لب پہ ظاہر کی تھی مُہر خامشی
ایکدن کنگھی جو کی ہی اوسکے سر
جانب حق نا پھرے جو ہو ہلاک
دختر فرعون یہہ سنتے کے سات
بات کیسی بولے ہی نادر تو اب
بولی سُن میرا بھی تیرے باپ کا
پاک ہی وہ خلقکے حالات سے
سُنتی ہی یہہ بات اوس لڑکی نے جا
میری لڑکی سے بیان کیا کھولی ہی
تب کہا فرعون کیون کافر ہوی
خوب ہی گر میرے جانب کو پھرے
سُنکے یہہ آیا غضب مین وہ شقی
تان دو میخی اوپر پھر عذاب
سانپ بچھو اوسپہ چھوڑے ایکبا
پوچھتا فرعون تھا اوسکو شتاب
وہ کھی خالق سے نامُنہہ کو پہر اون
اوسکے دو تھے لڑکیان بلوالیا
ذبح کر ڈالا بلا تقصیر کے ہا
تب پہ بچھو سانپ کا تھا کاتنا
تھا جگر گوشیکا خون مُنہہ مین بہرا
دین کے خاطر اوتہاتی کیا وبال

ایک عورت دلسے تھی ایمان دار
بات یہہ چھپا رکھی تھی غیر سے
مارتا تہا اونکو جو کہتے خلاف
دلسے قایم دین پر ہر ایک دم
دختر فرعون کے تھی کام مین
گر پڑی کنگھی وہ نیچے خاک پر
یعنے جو اللہ پر ایمان نہ لاے
ہُوکے حیران پوچھنے لاگے یہہ بات
سو برس سے گو وہ ایمان کو چھپای
اور جملہ خلق کا یک ہی خدا
یہہ زمین و آسمان اور مہر و ماہ
رُو رُو بولی باپ سے سب ماجرا
وہ کہی بی بی کہ ہان سب سانچ ہی
منجہ الٰہ سے بے سبب کیونکر پھری
وہ کہی تیری اُلوہیت اوپر
حکم فرمایا پکڑ لاکر اُسے بھی
کردے جو میخ مظلومہ کو آہ
کاٹتے ہر سُو لگے بے اختیار
توبہ گر کرتی ہی اب بچتی ہی تو
زہر سے سانپون کے سارا تن گلا ون
جو بڑی اون دو مین تھی اوسکو پکڑ
خون پلایا ہی عوض مین نیر کے
حیف ہی ظالم علاوہ اوسپہ اور
حال اوسکے دلکا اب کیا ہوگا
پھر کے بولا توبہ گر تو نا کرے

دوسری بیٹی بہی اونکی قتل ہی
ذبح یوں خلقِ زمین کو بھی کرے
ناکرونگی دین کو اپنے خراب
سنگدل نے اوسکو بھی سُلوا دیا
چاہتا تھا ذبح کرنے جب گہرہ
دل اندہیرا ہوگیا اوسکے اوپر
سینہ بھر آنے لگا بے اختیار
بولی بچی مادرِ ثابت قدم
جا کے وہان آرام پاوینگے سدا
سُنتے ہی یہہ شیرخوارہ سے کلام
خلد مین گھر کی بفضلِ کردگار
تنگئے پنجرے کو جہان مین چھوڑکر
رحمتِ حق لیگئی ہی اپنے سات
غور کر حق کرد یہہ ماجرا
مال و جان سے دین پر قربان ہو

وہ زنِ ثابت قدم پاکیزہ حال
تیرے جانب دل نہ یک ذرہ پھرے
دودھ پیتی تھی جو لڑکی خوردسال
مان کے سینہ پر بصد ظلم و جفا
دلبہ مان کے جوش غم ہونے لگا
برق سا اندر تڑپتا تھا جگر
دودھ کے بچی کہتین اوسدم خدا
تو نکر ہرگز مرا کچھ درد و غم
صبر کر تا رحمت و بخشش کو پائین
پی گئی مادر نے خاموشیکا جام
ما بھی اوسکے بعد کر عزمِ سفر
اڑگیا ہی طایرِ جان چرخ پر
مومنو دیکھو تو اُسکے حال پہ
وہ تو زن تھی تم ہین مرد انہین سدا
ہووے اُس مردانہ زن سے شاد حق

بولی پہر نیکاتر کہہ مجھسے خیال
سو برس بھی پاؤنگی ایسا عذاب
اوس سے تھی اُلفت بدل مان کو کمال
حلق بچی کا وہ مان کے مُنہہ پہ دہر
مارے اُلفت کے بدن تھرا گیا
اب دیدہ ہوگیا ہی اشکبار
مان کو سمجھانیکے خاطر مُنہہ دیا
گھر ہمارا ہی کیا جنت خدا
سرخ رو چل اپنے رب کے پاس جائین
ذبح تب شیرخوارہ ایک بار
منزلِ جنت مین پہنچی جلد تر
ظلم سے فرعون کے پاکر نجات
ہمتِ زن پر کرو کچھہ تو نظر
نام کے مومن نہو ایمان کھو
خلد مین دایم رکھے آباد حق

چوتھی نقل آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون کی عورت کی دین کے واسطے عذاب پاکر جان دئی سو کہتا ہے

ایک عورت آسیہ تھا اوسکا نام
لیک پوشیدہ رکھی تھی خوف کر
مُسلمہ ویسے تھی وہ بھی پاک تر
رہ سکی نین غم سے اوسدم بے کہے
بول اُٹھی ظالم کیا ناحق تو خون
بیٹیان بھی اوسکے تھے عالی گہر
تب کہا کیا تجھہ کو بھی سودا ہوا
مجھہ مین سودے کی نہین کیدری باس

قومِ اسرائیل سے با احترام
زور سے فرعون اوس بی بی کو لا
لیک ظاہر تھی چھپی ظالم سے ڈر
طاقتِ برداشت اوس سے اُٹھہ گئی
بدترین خلق ہی شیطان زبون
تو وہ تینو کا ہوا خونخوار ہی
چاہتی ہی تو بھی ہونے مبتلا
جو کہی سو سچ کہی ہون اور حق

وہ بھی ایمان لائی تھی موسےؑ اوپر
کر نکاح اوسکو زبردستی رکھا
دیکھہ کر اُس تن کی مظلومی اُٹھی
خوف کی زنجیر ویسے تت گئی
وہ تو بی بی پاک تھی حق کے اوپر
دل مرا تجھہ سے نپٹ بیزار ہی
وہ کہی لے مشرکِ ناحقشناس
ہوش سے بولی ہون نین کر غور حق

خالق کل وحدہ ہی لاشریک
کھو لکر کہتی ہون سنلے دل لگی بات
دست و پا پر اونکے نازک ایکبار
بولتا تھا بول اپنے کو خدا
یا الٰہی اس بلا سے دے نجات
ہون عذاب سخت مین یہہ مبتلا
دست و پا پر میخ ٹھوکے ہین مرے
اور زہر و نکے اثر سے سبز تر
اوسپہ تب کھولا در جنت خدا
سیر مین اوسکے یہہ غم دل سے کھسے
اس جہان سے پاک ہوی آفات سے
خلد پر کا ڑی نشان باعز و شان
آسیہ پر مرحبا صد مرحبا
پیش دستی لیگئی دیکرکے سر

اوسکے سب مخلوقین تو نیک رکیک
آسیہ سے سنتے ہی یہہ ماجرا
میخ ٹھونکے ہین سلاکر اہل نار
ہو وہ مظلومہ یہہ آفت سے نڈھال
اب نرکہہ فرعون ظالم کے سنگات
ہر کوئی میرا یہان خونخوار ہی
اُسپہ بچہو سانپ ہر دم کاٹتے
غرق بحر غم ہوی ہون رات دن
زندگی مین اوسکا گھر بتلا دیا
روح اوسکی قبض ہوکر بعد ازان
چھٹ گئی فرعون کے بیج تات
آسیہ سے کیون نہ راضی ہو خدا
نام کو زندہ کرے درود سرا
ہیگا نامردان کو کب حاصل یہہ نام

بادشاہ وہ جو ہر ہی اوسکی ذات
کردیا چو میخ ظالم ہو خفا
اور عذابان سخت وہ دینے لگا
خالق اکبر سے کی ہی عرض حال
تیرے راضی ہون قضا پر اے خدا
بن تری رحمت کے ناکوی یار ہی
تن ہوا سارا ہی زخمون سے چھجر
خلد مین گھر واسطے میرے بنا
تاکہ راحت ہو یہہ دیکھے سے اوسے
مسرخ رو گئی رو برو حق کے بشان
رہن ستے نا ظر ہو فانی از جہان
حق کے خاطر جنے کھینچی یہہ بلا
آسیہ عورت تھی پر مردان اوپر
پائی زن ہمت سے کیا عالی مقام

پانچوین نقل شاہ زادے کی جو اپنے باپ کے ناحق سے پھر کر حق دین کے واسطے دار پر چڑھا اور راہب کو چیر کر دو پھانک کر دیسو کہتا ہی

کہتے مین مشرک کوئی یک شاہ تھا
بادشہ کرتا جو کہتا تھا وہ بات
بھیج بیٹے کو ترے مجھ پاس تو
علم سے اُس سحر کے خوش انتظام
بھیجتا تھا اپنے بیٹے کو مدام
آیا جایا کرتا تھا شام و سحر
چلدیا ملنے کو ہی اُسکے حضور
اُسکے باتون پر عجب کرنے لگا
باپ کے بیہودہ دین کو چھوڑ کر

پاس تھا یک جادوگر اُسکے بڑا
ایک دن بولا کہ اے شاہ جہان
تا سکھاؤن اوسکو علم سحر کو
بادشہ سنکر کہا یہہ خوب ہی
پاس اوسکے سیکھنے جادو کا کام
راستے مین تھا مکان زاہد کا ایک
تہا وہ راہب مرد نیک خوش شعور
نیک بند و وعظ سے دل بھر گیا
دین کا راہب کے تھا مشتاق تر

قوت دولت تھی اُس ساحر کے سات
ہوگیا بوڑھا بہت ہون اِس زمان
بعد میرے تا ہو دولت کو تمام
بات تیری دل کیتین مرغوب ہی
الغرض لڑکا وہ جادوگر کے گھر
ایکدن لڑکا اُسے رستے سے دیکھ
جب ملا لڑکا تو اُس سے خوش ہوا
ہوگیا طالب ہی اوسکے دین کا
نیک یہہ کی کرلیا دلمین تمیز

بدکو چھوڑا ایک کو رکھا عزیز
باپ دادا پر نہ رکھا وہ نظر
حق اُسے دیتا جو کچھ وہ مانگتا
حال اوسکا یہہ چھپا تھا خلق پر
سانپ دیکھا ایک بڑا ہی کھینچ سر
مارنے اوسکو کسے یارا نہ تھا
جو کہ دیکھا خوف سے پیچھے ہٹا
گرو ساحر سے یہہ راہب ایکدا
مر گیا لگتے ہی پتھر اوسکے سر
بعد اوس لڑکے سے کاماں وہ ہوے
پاسے مین اوسکے دعا سے انکھہ کو
ایک اندہا باپ کا اُسکے رفیق
تا کرے روشن مری انکھین خدا
بادشہ تک تو وہ رہتا تھا حضور
آنکھہ آئیکا ہی کچھ کیا ماجرا
شاہ مشرک سنتے ہی خالق کا نام
کس سے سیکھا ہی سو کہدے مجھکو تو
شاہ ظالم تب اُسے پکڑ امتنگا
رنج پہنچانے لگا شام و سحر
کہدیا لڑکا ہی تب راہب کا نام
یون کہا راہب تو ایمان بت پلا
سُنکے راہب یہہ کیا انکار ہے
جلا سے گذرانہ پر ایمان سے
کر دیئے دو پارہ اُسکو چیر کر
ہات مارا دولت ملک بقا

اسطرح اُسنے کئی مدت گذار
سبکو قربان کردیا حقکے اوپر
جو دعا کرتا وہ ہو جاتی قبول
باپ کو بالکل نہ تھی اوسکے خبر
اوس طرف لوگان مین او ہر خوف کے
دفع کرنے کا کسے چارہ نتہا
ایک پتھر لے وہ لڑکا ہات مین
نیک ہی تو سانپ کو کر دے فنا
حال یہہ دیکھے جو وہان تھے حاضران
پاسے معتقد جو کہ حاجت لیکئے
کوڑ اور برص کا یناجاتا رہا
آکے لڑکے سے کہا صاحب شفیق
تب دعا کر انکھہ کو روشن کیا
دیکھہ کرشہ اُسکے دو آنکھوں کا نور
وہ کہا ہی آنکھہ خالق نے دیا
غصے مین آکر کہا یہہ کلام
اور لگا کرنے عذاب اُسپر مدام
پوچھنے لاگا ہی اُس سے ماجرا
پوچھتا تہا تو یہہ دین کس سے سکا
دین حقکا اوسکے ہو نہین دلسے رام
چھوڑ اپنے دین کو توبہ تو کر
بات سے شہکے ہوا بیزار ہی
شہ غضب مین اُسپہ آ فرمادیا
ظالمان کیا سنگدل تیرے بخطر
بعد ازان ظالم نے بیٹے کو کہا

ہو گیا دیندار پکا اُستوار
اور بنا مقبول درگاہ خدا
چاہتا جو چیز ہو جاتی حصول
از قضا ایک روز وہ رہکے اوپر
اسطرف مردان کھڑے ہین پر حذر
سانپ تھا ایسا قوی تر اور بڑا
کہنے لاگا جسنے اپنے بات مین
یہہ کہا سو سنگ پھینکا سانپ پر
معتقد ہو گئے مین دلسے ناظران
پشت سے ماں کی ہوئے اندہے تھے جو
کھو دیا کہ سخت مرض ان کر دعا
ہون مین اندہا طفلگی سے کر دعا
اوسکے مقصد کے تئین پہنچا دیا
پوچھنے اوسدم تعجب سے لگا
فضل و رحمت سے اُسیکے ہون لیا
یہہ روشن یہہ دین تازہ نو بنو
آخر اُس لڑکے کا بتلا یا وہ نام
باپ ظلم و جور اُسپر کھو لکر
بول جلدی کون تیرا رہ نما
وہ ستمگر بادشہ اوسکو بلا
دلسے چل میرے طریقے کے اُپر
دین کو چھوڑا نہ خوف جان سے
چیر ڈالا اسکو آرے سے کھڑا
چھوڑ کر راہب نے یہہ دار فنا
تا پہرے تو بھی اگر دوگا سزا

وہ کہا ایمان پہ یہہ قربان ہے جان
کوہ کی چوٹی اوپر اسکو چڑہا
لیگئے مظلوم کو جب کوہ پر
کر رہا ہر سنگ تھا غمخوارگی
اور جوان یہہ فضلِ حقسے بچ گیا
لیگئے ہیں ظالمان دریا اپر
تاکہ پانی مین لیجا دیوین ڈبا
یا الٰہی اِس بلا سے تو بچا
غوطے کھا کھا قعر کے ہوگی مقیم
ڈوب گئے یکبار چکر کھاکے آپ
ایسے حیلے مارنے کے کی کیئے
مارنیکا میرے بتلاتا ہون ڈھب
جمع کر اوّل خلایق کو تمام
مارتے دم بول تو اِس طور سے
تب مین مرجاؤنگا بےشک جان تو
اِس بیانسے دلمین اپنے خوش ہوا
تیر پھینکا جب بیان اُسنے یہہ کر
سُرخ رو ہو چلدیا ملکوت کو
رحمت اللہ ہووے اُسپر صبح و شام
انکو سا نبچے مومنان ہر کوئی کہے

چھوڑ تجھکو جھکا پاؤنگا نشان
وہانسے اُلٹا کر گرادو خاک پر
تب دعا حقسے کیا ہی وہ پسر
کوہ کے لرزے سے سارے اشقیا
ہو گئی غارت وہ قومِ اشقیا
ایک کشتی لا اوسے بٹھلا وہان
غرق کر دیوین بہ گردابِ فنا
ہو گئی کروٹ وہ کشتی ایکبار
جان کھو کر گھر کیئے دارِ جحیم
بچکے آیا وہ جوانِ نیکذات
کوئی طرح سے بھی نہ اُسپر چل سکے
بے کرے اُسکام کے اۓ شاہ تو
دار پر مجھکو چڑھا با احترام
مارتا ہون تیر مین لے اوسکا نام
تیر وہ کھینچیگی میرے جان کو
پھر کیا ویسا عمل جیسا سُنا
جا لگی وہ تیر اوسکے چشم پر
تن کے پردے کو اوٹھا حقسے ملا
ثابتی کا اپنے کیا بتلایا کام
جو خلاف اُنکا کرے مومن ہو کیون

شاہِ ظالم حکم تب یہہ کر دیا
ٹکڑے ٹکڑے ہوئے تا سب اسکا سر
کوہ کو لرزہ ہوا یک بارگی
گر پڑے ایسا جو سر ٹکڑے ہوا
بعد ازان اُس مردِ حقکو پھر پکڑ
لے چلے دریا مین کشتی ناگہان
تب وہ مقبولِ خدا مانگا دعا
گر پڑے دریا مین جو تھے اہلِ نار
ایک کو ناحق ڈبانے جاکے آپ
لب پہ دریا کے بلا سے پا نجات
آخرش فرمایا یہہ مقبولِ رب
نا سکیگا مارنے مجھکو کبھو
تیر دان سے تب مرے یک تیر لے
جس سے پیدا ہو بلا ہی یہہ غلام
قتل سے اُسکے تو عاجز شاہ تھا
روبرو سب خلق کے لٹکا دیا
چھوڑ حبِ عالمِ ناسوت کو
راہِ حقمین ہو فنا پایا بقا
مومنان ثابت قدم ایسے ہوے
جیتے ہو ایمان تو ہو جاو یون

چھٹی نقل اصحابِ اُخدود کی اور اُس عورت کی جو دین کے واسطے اپنے شیرخوارہ بچے کے ساتھہ آگمین گری سوکہتا ہے

بعد ازان گذرا ہے جو کچھ ماجرا
پھر گیا اُس شہکے دین سے جی خیال
توبہ اُس مشرک کے دین سے کر تمام

وہ مسلمانونکو دیتا ہون سُنا
اُس جوان کے رب پہ سب ایمان لائے
پی گئے حق دین کا بھر بھر کے جام

جتنے عالم وہان کھڑے دیکھے یہہ جا
ایکباری سب ہدایت اُس سے پائے
شاہ جو یہہ حال دیکھا ایک بار

حکم دو سرون کو کیا ہو ۔ اغدار
جو مریسے پھر مسلمان ہو گئے
آگ سلگائے ہین اُسمین بیشتر
گمین جلنا گوارا کر لیئے
تھے جلاتے اشقیا شام و سحر
پلین بچ جاتے تھے جل بھنکر کباب
آ کھڑی جلنیکو وہ بچے کے سات
یعنے بچہ شیر خوارہ سات تھا
فکر یہ تھی ولین اُس مغموم کو
گرنے آتشمین بڑھی دو بارہ وہ
پھر ہٹی مین تھی کہ اسمین جلد تر
آگ بجھنیکی نہین تجہ پر کبھو
گر پڑی آتشمین لے بچیکو سات
مومنان کا حال یہ حقنے کہا
ہونہ ظاہر تو مسلمان نام کا
وقت آفت جو کہ دین پر پھیر جاے
وقت مشکل ہو تو ثابت کہا نہ ہیچ

یک بڑی خندق زمین مین کھود کر
تا وہ لوگ اُس آگ کی لذت چکھے
آگ اُسمین جب بھڑکا دیتی تمام
پر نہ ایمان سے مسلمانان پھرے
مومنان ایسے تھے وہ ثابت قدم
ڈر سے پر ایمان نکرتے تھے خراب
قصد کر گرنیکا پھر کچھ ہٹ گئی
اُسکے جلنے کا تھا ماں کو غم بڑا
دیکھتی آتشکو اور اُس طفل کو
پھر ہٹی بچہ لئے ناچارہ وہ
حق دیا تب شیر خوارہ کو زبان
خوف مت کر تو مر اب جلنیکو
حقتعالی خلد مین داخل کیا
ہیگا قرآن ناطق اُنکے شان کا
جان قربان اپنی تو ایمان پہ کر
ہین وہی مومن جو رحمت حقکی پاسے

آگ سلگا اوسمین یہو زود تر
کہتے ہین نجرانین خندق کھود کر
ڈالتے تھے اونکو سب لا کے دوام
مومنان کو آگ مین وہ ڈال کر
آتش سوزان کا رکہتے تھے نہ غم
ایک عورت مسلم تھی نیکذات
چھاتی غمسے طفل کی تھی پھٹ گئی
کیون جلاؤن بیچارہ معصوم کو
غم سے اوڑ جاتا تھا اوسکا رنگ رو
بار سیوم جب بڑھی ہی قصد کر
بولا بچہ ڈر نہ آ ما بجہ یہان
دودہ کے بچے سے وہ سنکر یہ بات
اپنی رحمت سے دیا راحت سدا
مومنان ایسون کو کہنا ہے بجا
کر فدا حق کے اوپر خویش و پسر
مال و جان کے واسطے ایمان نہ بیچ

دعا بیان اسکا احوال مین آدم علیہ السلام کے آویگا ۔ عقیدہ

کا بیان مرد کے بالغ ہونے کی علامت احتلام ہووے یا اوسکی عورت کو حمل یا اُسے انزال ہووے یا مو زہار نکلے اور اگر نیک و بد کی عقل پیدا کرے تو عاقل اور بالغ یعنے مکلف شرع کا ہوا اگر بالغ ہووے اور عقل نہووے یعنے مجنون ہووے تو شرع کی تکلیف اوس سے ساقط ہو گی یا اگر عاقل ہووے بالغ نہووے ایمان اور عبادت اوسکے صحیح ہین ثواب اُسے اور ماں باپ کو پہنچیگا ؛ اور عورت کے بلوغ کی علامت حیض یا احتلام یا ہوئے زہار یا حمل یا بلند ہونا پستان کا ہے اگر یہہ علامات ظاہر نہووے تو اٹھارویں برس مرد کو اور سترویں برس عورت پر حکم بلوغ کا شرعکے ثابت ہے مذہب سے ابوحنیفہ رحمت اللہ علیہ کے مگر صاحبین کے قول سے بلوغ لڑکا لڑکی کے حقمین پندرہ برس پر مقرر اور فتوے اسی پر ہے پس احکام دین کے بالغ پر سیکھنا اول فرض ہے اور ماں باپ اور استاد پر سکہانا فرض کیونکہ جب عقیدہ درست ہے تو ایمان بھی حاصل ہے اور عمل

کی صحت موقوف ایمان کی صحت پر اور عمل بغیر عقیدے کے ناچیز اور عقیدہ بغیر عمل کے ناقص ابیات عقیدہ نیک ہی تو ہی
مسلمان ؎ عقیدے بن عمل بخشے نہ ایمان ؎ عقیدہ بے عمل نقصان کریگا ؎ کریگا پر نہ ہرگز کافروں سا ؎ عقیدہ
تخم جہاں اسکا عمل ہے ؎ کہاں بے تخم شجر و پھول پھل ہی حَقَایِقُ الْاَشْیَاءِ ثَابِتَۃٌ یعنے حقیقت
ہر چیز کی وہ چیز ہی کہ وہ شئے وہی ثابت ہی یعنے اپنی ماہیت سے موجود ہی بنا عقاید اور احکام کا اسی پر ہی کہ
بے اصل کوئی چیز نہیں پانی پانی اور آتش آتش اگر پانی کو آتش اور آتش کو پانی مقرر کریں تو نہ پانی آتش ہووے نہ آتش
پانی نہ گرم سرد نہ سرد گرم اسیطرح تمام چیزاں میں اُلٹا اعتقاد کرنے والوں کو فرقہ سوفسطائی کہتے ہیں ؎ ان کے
پاس کوئی چیز کی حقیقت ثابت نہیں یہہ بات عقل و شرع میں بیہودہ اور نامعقول ہی ؎ اور تھوڑے اس گروہ
میں شک والے ہوتے ہیں کہ ہر کام میں شک کرتے ہیں یہاں تک کہ شک میں بھی شک کرتے ہیں کہ ہی یا نہیں ظاہر ہے تمنا
میں بس نہیں اُنسے اسکے سزا اُنکی وہی ہے کہ آتش میں ڈال دیا اگر حقیقت آتش کے جو گرمی ہے اقرار کرے تو ملزم ہووے
وگرنہ دم نہ مار کر جل مرے تو فہو المراد اور مناظرہ وہ کہ دو شخص متوجہ ہونا واسطے تحقیق کرنے حق بات کے جسکی کہ
سچوٹی میں تامل ہووے ایک کو مستدل اور معلل اور مدعی کہتے ہیں دوسرے کو سایل اور معترض اور مانع اور
مناقض اور معارض شرطان اُسکے اُسکے رسالونسے معلوم ہوگے اقسام کفر دین و شرع

وملت وامر ونہی و اقسام احکام شرع کے بیان میں

؎ کفر بے ایمانی ہی لغت
میں معنے اوسکا ڈہانپنا یعنے اللہ اور رسول کے حقکو ڈہانپنا شرع میں معنا اوسکا ناگرویدہ ہونا اور نہ باور جاننا
قول کو خدا اور رسول کے اور عظمت برابر کرنا انبیا کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت سب انبیا پر نہ جاننا
اور وعدے اللہ تعالے کے آنحضرت کے حقیق و قوعی نہ سمجھنا پس جس چیز کا کہ ایمان واجب ہے چھوڑنا اسکا کفر
اور ... کافر کی ... اور دلی کرنا اُسکو اپنے پر کفر اور علاقہ ... رکھنا فاسق کے ساتھ فسق ہی اور کفر کتنے اقسام
کا ہے کوئی قسم کا کفر دو طور سے خالی نہیں عَلَانِیَہ جسے کفر جہار یا پوشیدہ جسے کفر نفاق
کہتے ہیں پس یہہ دونو چار طور سے خالی نہیں انکار و جحود و عناد و نفاق کفر انکار اُسے کہتے ہیں کہ خدا اور رسول کے
طرف نہ پھرے اور اقرار اُنکا نکرے پوشیدہ ہو یا ظاہر کفر جحود وہ کہ پہچانے اور دل میں سانچ جانے مگر زبانسے
اقرار نکرے جیسا کہ ابلیس کا کفر اور اہل کتاب کا جو آنحضرت کے زمانے میں تھے باوجود جاننے حضرت کے
دین و تعریف کو اپنے کتابونسے حسد اور بغض کے سبب نہیں پھرے کفر عناد وہ کہ دل سے سانچ جاننا
اور ایمان نہ لانا اور زبانسے بھی خدا اور رسول کا اقرار کرنا لیکن اطاعت سے دین خدا کے انکار کرنا یہ تین
طور کا کفر جہار میں داخل ہے کفر نفاق اُسے کہتے ہیں کہ اقرار کرے زبانی بغیر سچوٹی دل کے اور جو کہ اپنے تئین

مومن کہے اور صفات مین انبیا اور صحابہ کے چون و چرا کرے پس تمام طور کا کفر اپنے صاحب کو بغیر مغفرت کے ہمیشہ آتشمین
رکھیگا قطعہ جاے کفار غیر نار نہین ہو مغفرت اُنکی ہی عمل سے عدم ہو خلدمین اہل دین رہینگے شاد ہو ناریان دیکہکر جلینگے

علم دین و شریعت و ملت شرعین تینو بیان ایک چیز کا ہے تہوڑی تفاوت سے دین کیا ہی کہ بنا کئے
گیا اور ٹہرائے گیا خدا کا بندون کی خوبی کے واسطے دو جہان مین سچ سچے عقاید اور نیک عمل کے اور آپسمین جو
معاملات کہ ضروری ہین اُنکے بیان مین شرع کیا ہے کہ چلنا موافق اُسکے اور روش اُسمین ملت کیا ہے کہ جمع
ہوا وہ باتونکا لکہنے مین پس اللہ تعالیٰ وہ سب علمان پیغمبران کو سکہا کر اپنی رحمت سے تمام بندونکی تعلیم کے واسطے
بہیجا پہر اُنسے علما کو عنایت کیا ضرور ہے انسان کو کہ کوشش سے حق دین و شریعت کو علما سے دریافت کرکے اختیار
کرے اور اُسمین جو منع ہے چہوڑے اور جو کہ حکم ہے ذرے کے برابر نہ چہوڑے کرے پانچ شریعت افضل تمام شریعتان سے ہین پہلی شریعت
محمدی دوسری شریعت ابراہیم تیسری شرع نوح چوتہی شرع موسیٰ پانچوین شریعت عیسیٰ امر اُسے کہتے ہین کہ جس کام کے کرنے
پر اللہ تعالےٰ حکم فرمایا نہی اُسے کہتے ہین کہ جس کام کے چہوڑنے پر حکم کیا امر ایمان کے ساتہہ شریک ہے اور نہی کفر کے
ساتہہ احکام شریعت کے سات طور پر مقرر ہین اول فرض دوسرا واجب تیسرا سنت چوتہا مستحب پانچوان
مباح دو منع پر ایک حرام دوسرا مکروہ فرض کیا ہے جو حکم ایک کہ دلیل قطعی سے قرآن شریف کے بغیر شک و شبہ
کے ثابت ہوا ہووے یا حدیث متواتر یا اجماع اُمت سے ٹہہرے منکر اُسکا کافر جس پاس کہ اُسکی فرضیت ثابت ہے
اور عاقبت مین یقینا عذاب ہوگا واجب وہ جو حکم کہ دلیل ظنی سے قرآن شریف کے ثابت ہووے یا حدیث غیر متواتر
سے یا آنحضرت وہ کام ہمیشہ کئے اور چہوڑنے پر انکار فرماے منکر اُسکا فاسق جس پاس کہ وہ واجب ثابت ہی اور
عاقبت مین گمان غالب ہی کہ عذاب ہوگا سنت وہ کہ تاکید کے طور پر قول اور فعل اور رضا سے آنحضرت
علیہ السلام ثابت ہووے یا آنحضرت وہ کام اکثر کرتے اور کمتر چہوڑتے ہون منکر اُسکا بدعتی بدکار ہے اگر ایک حدیث
سے ثابت ہوا ہووے اور اگر کوئی حقارت کی راہ سے کسی حدیث کا بھی انکار کرے تو کافر ہے مستحب وہ ہی کہ آنحضرت
ثواب اُسکا بیان فرماے یا خود کئے ہون منکر اُسکا نہ کافر نہ فاسق نہ بدکار ہے اور جو کام کہ چہوڑنے سے ثواب اور
کرے تو عذاب ہی اُسے حرام کہتے ہین اور جو کہ چہوڑنے تے ثواب ہی کرین تو عذاب نہین وہ مکروہ ہے اور جسکو کہ کرین یا
چہوڑین دونو صورت مین نہ ثواب نہ عذاب ہووے اُسی کو مباح کہتے ہین انکا بیان مفصل فقہ کے کتابون مین لکہے
گیا ہی اور تمام احکام جو دین و شریعت و ملت کے ہین عاقل و بالغ پر اُسکا چہوڑنا حرام ہی اور آخرت مین عذاب ہوگا
اور جو کہ جان بوجہکر قصد سے اصول و فروع کتین مع اعتقاد ترک کرے تو فاسق ہوگا اگر انکار سے کرے تو کافر ہے
حق تعالےٰ فرماتا ہے لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا یعنے ہر ایکے لئے کیا مقرر ہمنے طریقہ اور راہ روشن
دین کے احکام سے فرض اور واجب اور حلال و حرام وغیرہ سے موافق حال جوان اور ہشیار مرد و عورت سے اُس قرن اور

[illegible]

زمانے کے پھر حقتعالے فرماتا ہی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا یعنے نہین بوجہ رکہتا ہے اللہ تعالے
کسو جان پر مگر موافق طاقت اُسکے یعنے اُتنا ہی فرض کرتا ہے پس اُتہا سکے موافق بوجہ عبادتکا بخشا مثلاً نماز اگر قوت کہڑے
ہونیکی ہی تو کہڑے رہکر پڑہنا نہین تو بیٹہکر اگر یہہ بھی قدرت نہین لیٹ کر اگر یہہ بھی قدرت نہین سکر اشارے سے
یا چشم کے اسیطرح روزہ اور حج اور زکوٰۃ وغیرہ موافق طاقت کے کرنا روا ہے دوسرا باب مذہب

ومجتہد وطریقہ واہتمام عبادت وگنج مخفی ورمیثاق وپیدایش وشرف آدم و دعا وکیفیت روحکے بیان میں

لغت مین معنی مذہب کی جاے گذرنیکی یا گذرنا اور اصطلاح مین اُس طریقے
کا نام ہے کہ دین اُور احکام کو سمجہنا کتاب و سنّت اور اجماع وقیاس سے بطور خصوصیت کے جو دنیا مین باعث درستگیکا اور آخرت
مین سبب ثواب کا عام کو ہووے مجتہد مستقل اُسے کہتے ہین جو نکالے احکام دلیلونسے شرع کے اور موافق اُسکے اُصول
وقواعد بنا کر سکے بغیر تابع ہونے دوسرے مجتہد کے اگر بعضے کامو مین دوسرے سے موافقت ہو تو کچہہ اندیشہ نہین لیکن نسبت کیے گیا
کسی مجتہد کا ہووے یا بعد ایسے تمام کاموں میں امام محمد و امام ابی یوسف باوجود اس علم و جلالت کے حنفی کہلاتے تھے سوا امام اعظم
و مالک و نخعی و ثوری و مکحول و اوزاعی و امام جعفر صادق و شافعی و حنبلی و محمد ابن حسن وغیرہ کے رضی اللہ عنہم اجمعین کہ
یہہ سب مجتہد مستقل کہلاتے تھے لاکن مذاہب اُنکے مروّج نہوے اور رواج پایے سو مذاہب چار امام اعظم اور مالکی و شافعی اور حنبلی
کا اور یہہ سب لوگ مجتہد مستقل ہین کہ کسیکے طرف نسبت کئے گئے نہین کیونکہ اپنے مذہب مین مستقل ہین اور مجتہد غیر مستقل اُسے
کہتے ہین جو قوت احکام نکالنے کی دلیلونسے شرع کے رکہے مگر اُس نکالنے مین تابع اُصول وقواعد مذہب مجتہد مستقل اپنے رہے اگر مجتہد
غیر مستقل قوت اوپر نکالنے تمام احکام مذہب کے رکہے تو اُسے مجتہد مطلق بھی کہتے ہین جیسا صاحبین جو آگے ذکر کئے گئے اور
ابن قاسم اور مانند اُنکے مجتہد مقید اُسے کہتے ہین جو قوت بعضے احکام نکالنے کی رکہے اور علماے حنفیہ کے پاس دو
مجتہد مقرر ہین ایک مجتہد مطلق دوسرا مجتہد فی المذہب باقیونکو اُنکے نیچے شمار کئے ہین اگرچہ نکالنا مذہب کا اوپر طور ذکر
کئے گئے کے جایز ہی لیکن یہہ چار مذہب چار راہ روشن اور رواج پائے سو بین مہدی اور عیسے کے ظاہر ہوے
تک باقی رہینگے اور یہہ چار رونسے وہ دونو حضرات ایک مذہب اختیار کرینگے اور ہمیشہ فتوے اُسیکے موافق دینگے پانچوان
مذہب ہو سکیگا چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز اور سیّد جعفر برزنجی رسالۂ اشاعت مین اور ملا علی قاری اپنے
رسالے مین یہی ذکر کئے ہین اور بعضے کہے کہ مجتہد مستقل ہونگے اور اکثر مذاہب اربعہ کے مسایل سے موافقت ہوگی
واللہ اعلم اور کوئی اقطاب اور اولیا یہہ چار مذہب سے خالی نہین اور ابن حجر مکی بھی اربعین مین لکہے کہ تقلید یعنے پیروی
سواے چار امام کے جایز نہین یقین جانو کہ قرآن وحدیث سے کوئی دقیقہ باقی نہین رکہے احکام اُصول و فروعکے تمام لکہے
نادر ہی کہ کوئی سواے اُسکے حکم نکال سکے اثبات پر اخبار اور آثار سلف سے بہت آئے ہین انکار اُسکا مکابرہ یعنے کج بحثی ہے
جو کوئی مذہب والا کہ مخالف اہل سنّت وجماعت کا ہی ناری ہے اور یہہ مذہب والا ناجی **اجتہاد** یعنے جہد و کوشش

کرنا حق بات کے دریافت مین اور حکم نکالنا حق سمجھکر علما کو مرد اور بڑی عبادت سے ہی صاحب سفینۂ تفسیر مین ذکر کئے کہ خطا
ہونا اجتہاد مین جایز ہے کہ کہے ہین اَلْمُجْتَهِدُ یُصِیْبُ وَیُخْطِیْ فَاِذَا اَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِذَا
خَطَاءَ فَلَهُ اَجْرٌ وَّاحِدٌ یعنے جو عالم شرع کے حکمان اور مقصدان کو خوب جاننے والا ہووے اور وہ کبھی کسی کام
مین کوشش کرے اور اسکا اجتہاد راست و درست ہووے تو اسکو دو اجر ہین اگر اسکے اجتہاد مین خلاف آوے تو ایک
اجر ہے اگرچہ مجتہد پیغمبر بھی ہووے ؛؛ اور جسوقت کہ نہ ملے کسی کام مین کوئی آیت اور حدیث تو اجتہاد کرے اگر اُسمین
خطا ہووے تو گنہگار نہین ہوتا مضمون حدیث کا اگر حاکم کسی کام مین صحیح اجتہاد کرے تو اُسے دو اجر ہین اور اگر حق کے
دریافت مین کوشش کرکے حکم نکالے مگر بشریت سے اُسمین خطا ہووے تو اُسکو یک اجر کیونکہ کوشش اُسکی حق کے واسطے
کی ثابت ہے یہی قول ہے ابی حنیفہ اور اُنکے اصحاب کا طریقہ اُسے کہتے ہین کہ چلے خدا کے طرف نفس کے تزکیہ
اور دل کے تصفیہ سے یعنے نفس کو پاک اور دلکو صاف کرنے سے وہ کیونکر رہ بتانے پر مرشد کامل کے یا جو اُنکے مقرر
کئے گئے ذکران اور محنتان اور کوششان ہین جس سے ہر آن نفس کو اُس سے موت خوش آتی ہے اور چھوڑنے
سے شہوات اور لذات کے اور گوشہ نشینی اور کم گوئی اور کم کھانیکے ساتھ اور خیال ظاہر و باطن مین حقیقی معبود
سے ہووے اور واسطے مطلوب اپنے چھوڑکر تمام خلق کو قایم رہے اُسپر پس ہر نفس پرور اور شہوت پرست کو دعوی اسکا
نہین سزاوار ہے ابیات کب ماسوا سے کام ہے اہل طریق کو ؛؛ دنیا کے توڑ سارے علایق ہے ایک سو ؛؛
معشوق کے خیال مین یہانتک فنا ہووے ؛؛ اپنے کو نین سمجھے کہ جیتے ہین یا موے ؛؛ جسکے کہ دلمین عشق الٰہی جگا
کرے ؛؛ مخلوق کی دہان سے محبت ہوا کرے ؛؛ اہل ہوا کو دعوی نہین اسکا ہے جواز ؛؛ کب لین آنکے کرنا ہے جا کہ خدا کا راز
عبادت اُسکو کہتے ہین شرع مین جو قیام کرے بندہ یعنے کھڑے ہووے اور قایم رہے نفس اور مال اور جان اور
دل سے ساتھ لازمے خدمتگذاری اپنے پروردگار کے بیچ شکرگذاری اور سپاس اُسکے جس رہ سے نہایت احسان
اور بہت اُسکے بندوں پر ثابت ہے بندے عبادت کرنے کا حق رکھتے ہین کیونکہ اُسکے مالک ہین وہ معبود ہے
کا حق رکھنا ہے کہ مالک ہے ثواب و عذاب جو ہمین حاصل ہے رحمت و عدل سے اُسکے اور عبادت تین طور پر ہے
بدنی اور مالی اور نفسی اول بدنی سے فضل پانچ وقت کی نماز ہے اُسکے شرطان اور لازمے کے ساتھ مع سنت
مستحب اور نفل کے خصوصًا رات کو زندہ رکھنا عبادت سے اور تلاوت قرآن شریف کی کرنا اور مومنین کو محبت سے
نیک نصیحت دینا دوسری عبادت مالی وہ کہ زکوٰۃ ادا کرنا اُسکے شرطان کے موافق اور صدقات و کفارات دینا اور مال
خرچنا جہاد مین خدا کے راہ پر اور حج و عمرہ مین اور سیکھنا علم فرض و سنت و مستحب کو یہہ عبادت مالیہ اور بدنیہ دونو مین شامل ہے
تیسری عبادت نفسی وہ ہے کہ بندہ اپنے دل و جان مین فکر و اندیشہ کرے کہ میری حقیقت کیا ہے کہانسے آیا اور کہان
جاونگا اصل تو میرا ایک قطرہ پانی کا ہے جسے نطفہ کہتے ہین وہ کیا تھا کہ باپ جو غذا کھایا وہ چار جگہہ ہضم ہوکر کیلوس

اور کیموس سے خلاصہ اُسکا انثیین مین لاکر سُرخی سے سفید اُسکو کون کیا بعد اُسکے نطفہ بناکر باپ کے صُلب مین کون لایا بعد اُسکے ماکے منی سے ملاکر مُضغہ نشکدار علیحدہ اعضونکے ساتھہ اور نرمی اور سختی اور بے شمار فایدونکے ساتھہ کون بنایا اور اُسمین دم کون بھرایا ماں باپ تو آپ محتاج اور مخلوق ہین مگر یہہ خالق اکبر جلّ شانہ کی قدرت سے ہی اسیطرح اندیشہ کرنا کہ آفتابکو کون نکالتا اور چھپاتا ہے اور دِن کو روشن رات کو اندھیری کون کیا اور یہہ زمین و آسمان اور تمامی خلایق کون پیدا کیا اور یہہ طرزان نادر اور صورتان رنگا رنگ کے کسنے بنایا پس اسیطرح ہر شئے مین اندیشہ کرکے کہوج خالق اکبر کے طرف لیجانا اور اُسکی قدرت پر دلیل اور ذات و صفات پر اعتقاد کرنا عبادت بدنی سے بھی زیادہ افضل ہے تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَبْعِيْنَ سَنَةً یعنے فکر ایک ساعت کی نیک تر ہی ستر برسکی عبادت سے اور ایسی عبادت پر قایم رہنا فکرون سے اوپر مرتبہ احسان کے پہنچاتے ہین اور عبادت کرنے والون کی تعریف حقتعالی آپ فرماتا ہے اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ یعنے خواہ مخواہ پیدا کرنے مین آسمانان اور زمینان اور بدلتے رہنے مین رات اور دِن کے البتہ ایک نوع کے علامات ہین روشن تر عقلمندان کے لیئے وہ میری بڑائی اور علیہ پہچان لیتے مین اُس سے وہ کون ہین جو یاد کرنے ہین خدا کو ہر حالت مین اُٹھہ بیٹھے کروٹ لیتے اندیشہ کرتے ہین دلیل پانے اور عبرت لینے کے طور پر اور بیضاوی نے لکھا ہی کہ یہہ عبادت عبادتِ بدنی سے بھی افضل ہے چنانچہ آنحضرت فرمائے حدیث لَا عِبَادَةَ كَالتَّفَكُّرِ یعنے نہین ہے کوئی عبادت راہِ دین و کارخانہ متین مین فکر کرنے سے بڑھکے شرف اور بزرگی مین کہ آخر یہہ عبادت دِل کے راہ سے خدا تک پہنچا دیتی ہے جیسا کہ سبب پانیکے گھانس زمین سے نکل آتا ہے ویسا ہی بارش سے اِس فکرِ مبارک کے دل کی زمین سے قربیت کا چمن اوگ کر سرسبز ہوجاتا ہے اور جیسا کہ پانی پینے سے جانکو تازگی آجاتی ہے ویسی ہی ایسے باتان خیال کرنے سے دِلکو قوت آجاتی ہے ابیات انصافِ دِل سے فکر کرین گر جہان مین ؛ ہر شئے کو پاوین خالقِ حقکے نشان مین ؛ کوزیسے کوزہ گر کو نہ پاوین توحیف ہی ؛ شہرہ شہر یار رنجاوین تو سیف ہے ؛ مشغول اہلِ دین وہ عبادت مین ہو سَدا ؛ قربت کے نعمتون کا یہہ خوان سے چکھے مزا ؛ ابن مسعود سے بھی یہی روایت آئی ہے اور حدیث مین آیا کہ ایک شخص ایک بچھانے پر سویا ہووے یکایک سر اُٹھا کر آسمان اور ستارونکو دیکھکر کہے کہ گواہی دیتا ہون مین دِلکی سچوتی سے کہ تمکو پروردگار ایک ہے پھر دعا کرے واسطے اپنے اور بخشش چاہے خدا سے خدا دیکھتا اور بخشتا ہے اُسکو ؛ پھر اللہ تعالی فرماتا ہے سَنُرِيْهِمْ اٰيَاتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ یعنے دکھلاوینگے ہم نشانیان اور دلیلان اپنی زمین اور آسمان اور تمامی موجودات اور جہان مین اور بنی آدم کے ذاتون اور حقیقتون مین یہان تک جو کہلجاوے اور نیک ظاہر ہووے اونپر کہ خواہ مخواہ خدا تعالی

یگانہ لاشریک ہے تو اُس سے یقین کریں میری بڑائی اور یگانگی پر اور اُس سے قیاس کریں اپنی اذنائی اور عاجزی کو
مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ یعنے جو کہ پہچانے اپنی حقیقت کو پس تحقیق کہ پہچانے اپنے
پروردگار کو یا یعنے جو کہ پہچانیگا جان اپنے کو کہ کسو کی دی ہوئی ہے اختیار میں اُسکے یہہ کچھہ آپ نہیں کر سکتا بغیر اُس
مختار کے جو رب ہے تو خواہ مخواہ پہچان لیا رب اپنے کو اور صوفیہ کہتے ہیں جو کہ پہچانے اپنی نیستی کو تو پہچانے اپنے رب کی
ہستی کو اور جسنے کہ پہچانا ن لیا اپنے حدوث کو وہ پہچان لیا اپنے رب کے قدم کو **ابیات** سالک شہر دین
کی ہی یہہ راہ ؛؛ اہل عرفان کو ہی یہہ شہر پہ جاہ ؛؛ ہے یہی رہ کمند قصر وصال ؛؛ اس سوا قرب ہیت محال محال ؛؛
آیات سے ثابت ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ زمین کے کتنے ٹکرے ہیں ملے ہوے ایک سے ایک لیکن ہر ایک
علیحدہ طور پر کوئی زمین تو شور ہے ایسی کہ جس میں جہاڑ نہیں ہوتے کوئی ایسی ہے کہ گلزار اور میوے اُس پر ایسے
ہوتے ہیں کہ جسکی تازگی اور سرسبزی سے دیکھنے والونکو خوشی و فرحت ہوتی ہے اور بعضی زمین پر زراعت
زیادہ بعضی پر کم بعضی پر گھانس بعضی پر ندیان اور چشمے ایسے ہوتے ہیں کہ جس سے وہانکے تمام لوگ سیراب
اور شاداب رہتے ہیں اور آسمان و زمین کے کتنے لطیفے ہیں کہ علم ہیئت کے دیکھنے سے تفصیل اُنکی معلوم ہوگی اور
دن کی روشنی رات کی سیاہی اور کمی زیادتی اُنکی موافق وصلان اور مہینون کے اور چلنا کشتیون کا دریا پر کہ مشرق
کے خلق مغرب کے طرف اور مغرب کے مشرق طرف آتے جاتے ہیں اور انواع و اقسام کا مال و متاع ایک شہر کا ایک شہر کو آتا
جاتا ہے اور کبھی ہوا کم اور کبھی زیادہ کبھی طوفان اور بارش کبھی پانی کم کبھی زیادہ کبھی برف تری کبھی بجلیان چمکتے
ہیں کبھی رعد تسبیح کرتا کبھی کمان نکلتی ہے ایسے لاکھون ہزار دن کیفیات ہیں اُسکی قدرت میں پس یہہ
سب دلیلان اُسکی وحدانیت اور ربوبیت اور عظمت اور جلال پر ہیں پس چاہیئے کہ ہر ایک سے کہ ہوج پروردگار جل شانہ
تعالی کی قدرت اور حکمت پر پہچانا **نظم** ؛؛ عقل خالق نے دیا صرف ہے پہچاننے کو ؛؛ کیا نابود کو بود لے اپنے فقط جاننے
کو ؛؛ آئے مصنوع ہو صانع کیتئں پا ہے ہم ؛؛ نہ بت نفس و شیاطیں کے کچھہ ماننے کو ؛؛ بہت سے آیات اور احادیث اسباب
میں آئے لیکن اندیشے سے طول کلام کے تہوڑے پر بس کیا کیونکہ مشتے نمونہ از خروار دانایان کو ایک اشارہ بس ہے

گنج مخفی و روز میثاق و پیدایش زمین و آسمان و آدم و فضیلت آدم و دعا و کیفیت روح کا بیان

خدا تعالی مخلوق کو واسطے عبادت اپنے پیدا کیا چنانچہ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ
یعنے نہیں پیدا کئے ہم پریان اور بنی آدم کو مگر واسطے پوجنے اپنے ؛؛ حاصل یہہ کہ پیدا ہی کیا میں نے جن و انسان کو
پوجیں مجھکو تا ظاہر ہو اُس سے معبودیت میری اور عبدیت اُنکی کہ میں چھپا رکھا تھا یہہ صفت اپنی اب ظاہر کرتا ہون
اور جانیئے بندے کا کوئی فعل غرض سے خالی نہیں سوا فعل خدا کے کہ محض بندیکی خوبی کے واسطے ہے اور جو بندہ کہ
ہشیار ہوتا ہے عبث کام بہت کم کرتا ہے پس خدا سے کوئی عبث کام کیونکر ہوگا حدیث كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا

لَمْ اُعْرَفْ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ یعنے تھا مین گنجِ مخفی اپنے صفات اور کمالات کے
ساتھہ نہین پہچانے گیا مین کہ کوئی دیکھنے والا نتھا سوائے میرے جب دوست رکھا یعنے چاہا کہ دوسرے سے پہچانا جاون
ایسے نظرون مین جو غائب ہون اور ویسے فکران جو صائب ہون تب پیدا کیا تمامی موجودات کو ظاہر ہی کہ ہر کمال
والا اپنے کمال کو آپ جانتا ہے باوجود اسکے غیر کو اپنا کمال بتانا چاہتا ہے خوشی سے اور کیفیت تعینات وحدت اور
واحدیت کی آگے صفاتِ ثبوتیہ و سلبیہ کے بیان مین چوتھے باب مین آویگی پس خدا کے کمال کتنے کیفیات اور شکلا نسے
مخلوق کے ظاہر اور باطن مین ظاہر ہین اور ہر ایک کو موافق اُسکے پہچانت دیا اور بنی آدم کو سردار تمامی پہچانت والون کا
کیا اور اپنی امانت کے بوجھ کو جو بھید اپنے پہچانت کا ہے اور عبادت انسان کے سر پر رکھا دوسری کوئی خلقت
کو ایسی نکیا اور تحمّل اُسکے برداشت کا عطا فرمایا اور باوجود ضعف اور چھوٹے ہونے خلقت کے بڑا بوجھہ سر پر رکھکر
بادشاہ ملکِ اسرار کا اور حاکم شہر عرفان کا بنایا چنانچہ فرماتا ہے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ کَانَ
ظَلُوْمًا جَهُوْلًا یعنے خواہ نخواہ روبرو کیا امانت کو لیے وہ کیا بھید پہچانت کا تھا آسمان اور زمین
اور پہاڑان کے وہ ساتھہ اتنے بڑے ہوے اپنے قد و قامت اور قوت و جسامت مین انکار اُسکے اُٹھانے
سے کئے اور ڈر گئے اور بے طاقتی اور عاجزی اپنی عرض کئے اور اُٹھا لیا اُسکو انسان نے باوجود ہونے یک ذرہ سا
مبتلا عاجز کے لالچ کی اِس امانت کی کیونکہ تھا وہ سیدھا سادہ قطعہ نہ اُٹھہ سکا جو امانتِ حق کا بوجھ کوہ و زمین
فلک سے ؎ اُٹھا لی اُسکو ضعیف خلقت یہہ حضرت آدم کی اپنے سر پر ؎ اِسی سبب سے ہوی ہین شاہِ شہورِ عرفان ملکِ اسرار
تمامی پریون کے مالک اور بھی خلیفہ حقکی زمین پہ یکسر ؎ وہ ہے امانت عبادتِ حق ادا ہے اُسکا ضرور ہمبر ؎ جو بندہ
صاحب کی کی نہ خدمت نمک حرام اُسکو بولے اکثر ؎ ؎ آسمان بارِ امانت نتوانست کشید ؎ قرعۂ فال بنامِ منِ
دیوانہ زدند ؎ جاننے کہ انسان پیدایش مین اپنے اگرچہ ناتوان اور حقیر ظاہر مین دستا ہی لیکن حقیقت مین بڑا
مخلوق اور تمام سے قوی تر ہے کیونکہ مظہر جامع تر ہے یعنے جلے ظاہر ہونے تمام کا ہوا جانین کہ ذی نقصان
عامۂ انسان ہے اور ذی کمال جامع اسرار اور عالمِ صغیر ہے مراد اُس سے آدم ہے اور شرحمین لکھے ہین کہ
انسان مظہر اسم ذات الٰہی کا ہی کیونکہ جامع تمامی مرتبۂ اسمای صفاتِ کمال اور جلال کا ہوا بخلاف دوسرے
مخلوقات کے کہ وہ مظاہر اسماے حسنیٰ اللہ تعالیٰ کے ہین تو ایسا عالی مرتبت کون ہے جو محیط بڑا تکوینیات کے دایرے
کا اُسے انسان کامل بولتے مراد آنحضرتکو اسی سبب سے موجودات کبیر کہتے ہین جو کہ اُنہین آبا دوسرو نمین بتفصیل آیا بس
انسانِ کامل آئینہ ظاہر ہونے تمامی اسماے صفات کا ہوا اِسواسطے آنحضرتکو بندۂ بے نظیر بغیر شک کے کہتے ہین
کیونکہ وہ تو مظہر اَتَم تر اہے اِس ہی واسطے اولِ مخلوق ہوا حدیث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ

یعنے اول وہ جو پیدا کیا اللہ تعالیٰ میری ذاتکو؛ اور بعضے روایت مین روحی آیا ہوا چاہیئے کہ روحکو صفت اپنی کرکے
تعبیر کیا اَلرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ یہہ دلیل ہے اوپر دونو کے یکتا ہونیکے بیشک کہ ایسا بندہ ہوا ہے نہ ہوگا اور
بعضی روایتون مین جو آیا کہ اول مخلوق قلم اور عقل ہے یعنے جسکو فلاسفہ کہتے ہین عقل اول کہ اُس سے سارے مخلوقات
ہین وہ نور محمدی ہے اور قلم اسواسطے کہا کہ وہ کاتب تقدیرات الٰہی کا اور راقم صفاتِ نامتناہی کا ہے کہ اُس سے
تختۂ لوح بچھا اور قلم قدرت چلا یا معنے اسکا اول میرے فیضان سے جو پیدا ہوا تو قلم قدرت ہوا حدیث مین آیا کہ
ارواح جسمون کے آگے دو ہزار برس لگے پیدا ہوے انتہا۔

زمین وآسمان کے پیدایش وغیرہ کا بیان

معارج النبوہ مین لکھا کہ جمہور قائل ہین کہ حقسبحانہ تعالیٰ مرتبۂ تشبیہ مع التنزیہ مین آکر کہا اپنے نور کو کہ ہو جا محمد
ایک مرتبہ صورت نور کی تھام کی ہو کر سجدہ کی اور الحمد للہ کہکے تعالیٰ نے فرمایا کہ اسی لئے پیدا کیا تجھکو اور نام رکھا محمد اور
تجھی سے نکالونگا اپنی تمامی خلقت پھر اُسی کتاب مین شیخ نجم الدین رازی سے روایت کیا کہ جب حقتعالیٰ نے چاہا کہ
موجودات کو عدم کے پردے سے میدان پر ہستی کے جلوہ گر کرنا تو اول پرتو سے اپنے نور احدیت کے نور محمدی کو صلی اللہ علیہ وسلم
نکالا جب وہ نور عالم ظہور مین چمکا تب خدا نے اُسے محبت کی نظر سے دیکھا تو حیا اُسپر غالب ہو کر قطرات اُس سے ٹپکنے لگے
وہ قطرے نسے ارواح تمامی انبیا علیہم السلام کی پیدا ہوی پھر انکے روحونکے نور انسے نکل آئی ارواح اولیا کی پھر اُنکی ارواح کی انوا
سے ظاہر ہوی ارواح مومنانکی پھر انکی ارواح کی پرتو سے مخلوق ہوی ارواح عاصیانکی پھر انکی پرتو سے نمایان ہوی ارواح
منافقانکی اُنکی پرتو سے باہر نکلی ارواح کافرانکی بعد پیدا ہونے اقسام انسان کے حقتعالیٰ پیدا کیا ارواح ملایکان کی انکی
پرتو سے نکالا ارواح جنات کی اُنکی پرتو سے ظاہر ہوی ارواح شیاطین اور ابلیسان کے موافق انکے مقام واحوال کے
پھر انسانون کے روحون کے میل سے حیوانونکو پیدا کیا کہ سب کیا آسمان وکیا زمین کیا ملک وکیا ملکوت کیا معدنیات اور
مرکبات ومفردات وعناصر پیدا ہوے نور سے سید المرسلین کے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم انتہا محمد تھا اُسدم شہنشاہ
اعظم؛ جو پیدا نتہا عالم روح وآدم؛ صاحب سفینہ اپنی تفسیر مین لکھے بعضے کہتے ہین کہ مخلوق تمام وجود یعنے ہستی پانے سے
پانی سے اسطور پر کہ اللہ تعالیٰ اول کوئی چیز کو پیدا کرکے اُسپر ہیبت کی نگاہ کرنے کے ساتھ وہ چیز گل کر پانی ہو گئی
بعد اُسکے تھوڑے پانی کو بخار کیا تھوڑیکو آتش تھوڑے سے مٹی بنایا بعد اُسکے نور سے فرشتونکو پیدا کیا اور نار سے جنات
کو اور مٹی سے آدم کو ابن عباس کہے کہ زمین و آسمان ایک چیز تھی ملی ہوی اُسمین تب آسمان سے نہ پانی برستا تھا نہ زمین
سے سبزی اوگتی جب خدا تعالیٰ دونو کو جدا کرنا چاہا تب اُنہین باریکو پیدا کیا وہ بار اہر ایک کے اجرام کو علیحدہ کردیا
آسمانان بلند ہو کر اقسام کے رنگ وروپ سے حرکت کرنے لگے مشرق سے مغرب طرف بعضے سستی کے ساتھ اور بعضے جلد
تب زمین کو حکم ہوا کہ نباتات کو اُگا دے اور آسمانان اُسپر پانی چھڑکے اور بعضے کہتے ہین کہ خدا تعالیٰ بیت المقدس
کے مقام پر کف کی صورت سے زمین کو پیدا کیا اُس کف پر دہوان بھی تھا بعد دہوین کو بلند کرکے اُس سے آسمانان

بنایا اور اُس کف کو پھیلا کر زمین پانی پر بچھادیا اور کہتے ہیں کہ بیت المقدس کی زمین تمامی زمینوں کی جگہوں اور سبھی
زمینوں سے بہت نزدیک ہی آسمان کے ساتھ سترہ کوس کے مقدار پر اور سب سے اول خدا نے قلم کو پیدا کر کے لکھا دیا جو
کچھ کہ ہوا اور قیامت تک ہوگا اور اہل سیر کہتے ہیں کہ خدا تعالی زمین کے سات طبقے بنا کے عرش کے نیچے سے ایک
فرشتے کو زمین کے ساتوین طبقے کے نیچے بھیجا تا اُس زمین کو حرکت سے تھامے مگر وہ فرشتے کو قدم تکانی کوئی جگہ
نہی اُسکے واسطے فردوس سے ایک گائی بھیجا اُسکو حکمائے ہند سرباگائی کہتے ہیں جسکو چالیس ہزار سینگان
اور پاؤان تھے **فایدہ** گائی زمین کا طبعاً تھامی کھڑی اور ہمیں کو تھنبائی کر کے ہنود اُسکو پوجنا اور تعظیم اختیار کر کے
اور کاٹنے کھانے سے پرہیز کئے اور صاحبان دعوت اور ارضی عمل ترسنے والے بھی پرہیز کرتے ہیں خلاف حکم شرع کے
تب وہ فرشتہ گائی کے شُشد کے پر پاؤں رکھکر کھڑا لیکن پاؤں اُسکے اُسپر ٹھہر نہیں سکتے تھے تب اوپر کے درجے سے فردوس کے
بڑا ایک یاقوت سبز آیا جسکی موٹائی پانسو برس کی راہ تھی اُس یاقوت کو اُس گائی کے شُشد کے اور کانوں پر رکھے تب
فرشتے کے قدم اُسپر ٹکے اور سینگان گائی کے اطراف اُس زمین کے نکلے ہوئے ہیں اور اُس گائی کے ناک کے دونو
سوراخ دریا میں ہیں جب رات دنمیں ایکبار دم چھوڑتی ہے تو دریا کو جوش ہوتی ہے جسے بھرتی کہتے ہیں جب دم اوپر
کھینچتی ہے تو دریا کے پانی کو اندر کشش ہوتی ہے جسے بھاٹا کہتے ہیں اور اُس گائی کے پاؤں ٹکانے پیدا کیا خدا تعالی
ایک سخت پتھر کو جسکی موٹائی سات آسمان و زمین کی برابر ہے وہ گائی اُسپر کھڑی ہے اور وہ پتھر کے ٹھہرنیکے لئے
پیدا کیا خدا نے ایک بڑی مچھلی کو جسکی فقط پشت پر یہہ پتھر دہرا ہی اور باقی اُسکا بدن خالی الگ ہی اور وہ مچھلی
پانی پر کھڑی ہی اور پانی ہوا کی پیٹھ پر اور ہوا خدا تعالی کی قدرت پر تحت الثری اُسکو کہتے ہیں اور بعضی کہتے
جب خدا تعالی زمین کو مچھلی کے پیٹھ پر رکھا تب زمین کو حرکت ہونے لگی اُسکے ٹھہرانیکے لئے پیدا کیا پہاڑ انکو اسواسطے
پہاڑان فخر کرتے ہیں زمین پر کہ تیرا ثبات ہمسے ہوا ہی کعب روایت کئے کہ ابلیس لعین زمین میں اُس مچھلی کے نزدیک جا کر
کہا ای لوٹیا تو جانتی ہی کہ تیری پیٹھ پر کیا کیا وزن ہے کہ ہزاران گروہ جن و انسان و حیوان کے اور نباتات اور
جہازان اور پہاڑان ہیں کاش اگر اپنی پیٹھ سے سبکو جھٹک دیوے تو تجھے آرام و سبکدوشی ہو گی مچھلی یہہ سنکر
جھٹکنے کا قصد کی تب خدا تعالی اُسکے پاس ایک حرکت کرنیوالے حیوان کو بھیجا وہ آکر اُسکی ناک کی راہ
سے دماغ تک پہنچا تب فریاد کرنے لگی مچھلی اُسکی ایذا سے خدا پاس اُسوقت وہ حیوان حکم سے خدا کے باہر نکل آکر
اُسکے روبرو دماغ کو تکتا بیٹھا ہی اور یہہ مچھلی خوف سے اُسکو دیکھ رہی ہی آپسمیں دونو گھورا گھوری کر رہے
ہیں اور خوف کے مارے مچھلی اپنے آگے کے خیال سے باز آئی

آدم وحوا کی پیدائش وغیرہ اور ابلیس کا بیان

جب اللہ تعالی چاہا آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے تب حکم کیا ملایکا نکو کہ تمامی روی
زمین سے مُٹھی مٹی کھینچ لا کے جمع کریں جب جمع ہو چکی تو حقتعالے اپنی قدرت سے اُسپر پانی برسا چیکڑ کر کے

خمیر کیا یہان تک جو وہ جیسکر سڑکے بدبو ہوا تھا حدیث مین آیا کہ تین سو نون روز تک اُسپر حقتعالی غمکا پانی برسایا
اور ایک روز خوشی کا بعد اُسکے اپنی قدرتسے ایک کاشانہ یعنے پتلا بنا کر چالیس برس آفتاب کی گرمی مین سکھایا اور
کوئی ملایکا اور جنات اُس پتلے کے بھید کو سمجھے نتھے کہ یہہ کیا چیز ہے اور اُسکے بنانے سے خدا تعالے کا مقصد کیا ہے بلکہ جن و ملک تعجب سے ہمیشہ دیکھا کرتے تھے کہ یہہ
کیا چیز ہے اور کیونکر تیار ہوا اور ہم کبھی ایسی صورت کا پتلا دیکھے نتھے فایدہ خزانۂ جلالی مین لکھا ہے کہ کعبۂ شریف خدا کا گھر قدیم سے ہی مقابلے مین بیت
العزت کے اور بیچو بیچ مین بساطِ زمین کے وہ زیارتگاہ آدم و حوا کا ہوا جب نوحؑ کے طوفان کے وقت وہ
زمین کا ٹکڑا اوپر اوڑھا تو جہان جہان اُسکی مٹی گری وہان مسجدین ہوے اور ہوتے ہین اسیواسطے تعظیم مسجد کی
قریب تعظیم کعبے کے ہوئی ابلیس جب زمین پر سیر کرتا کرتا کعبے پاس آیا تو دیکھا ایک پتلے کو کندکا ہوا چیر تین آکر اُسکے
ماتھے پر بجایا تو آواز آئی خالی برتن کی معارج النبوہ مین لکھے کہ ابلیس اُس پتلے کے منہہ سے گھوسکر تمامی بدن
مین پھرکے دیکھا اور معدہ اور رودے مین دیر تک رہ کر نگہہ کرتا تھا حیرتسے کہ یہہ کیا ہے اور کہا کہ یہہ پتلا پھوکل ہے
اسمین میرا تسلط اور دخل خوب ہوسکیگا بعد نکل آیا پایخانے کی راہ سے اسیواسطے معدہ اور انتریان جائے
غلاظت کی بنی اور بدن انسان کا جائے دخل شیطان کا ہوا انتہا تب پیٹہہ اور خالی جائے مین اُس
پتلے کے بار بھرکے آواز کا سنائے سے نکلنے لگی بعد اُسمین پھونکے روح کو تب ہوا انسان کامل ابن مسعود کہے
کہ آدم علیہ السلام جمعہ کے دن عصر کے بعد پیدا ہوئے اور روایت کرے بعضے کہ اللہ تعالی آدم کو پیدا کرنے بعد
کچہہ نصیحت کرکے فرمایا تہا کہ اِس پند کو یاد رکھو مگر بعد اُسکے آدم علیہ السلام بھول گئے اِس سببسے حقتعالی اُنکا
نام انسان رکھا معنے سے نسیان کے اور بعضی معنی اُسکا اُنست سے کئے اور سکھایا نامان تمام حیوانن کے
کیا چھوٹے کیا بڑے کیا نیک کیا بد اور سکھایا تمامی کامان اور حرکات اور اعمال کو اور بھیدان اور بار کیا
کا علم بخشا اور اکرام دیا اُنکو تین چیز ایسے علم و نور و قبول پس علمسے مشہور کیا فرشتگان مین اور نور سے نیک تعریف
پاسے آدم علیہ السلام ملکوتین اُنکے ربانون کے درمیان اور قبول سے اُنکا توبہ قبول ہوا خدا کے پاس جاننے
کہ یہہ سب معاملہ زمین پر گذرا چنانچہ بعد کتنے مدت کے اللہ تعالی آدم کو سونیکے تخت پر بٹھا کر بہشت مین بادشاہ
کے سر لیکا فرشتونکے لشکر کے ساتھ لیگیا اور اُنکا نام آدم اسواسطے ہوا کہ تمامی روے زمین کی مٹی سے پتلا بنا تہا بعضی
معنے آدم کا گندم رنگ کہے بعضے سفید ابن عباس فرماے کہ آدم کا پتلا بنانے تمامی روے زمین سے سب قسم کی
مٹی مٹی لیئے تھے نرم اور سخت وغیرہ اِس سببسے اولادین اُنکے سرخ رنگ اور سیاہ و سفید اور خبیث و لطیف
یعنے نرم و سخت پاک و ناپاک خصلت ہوا کرتے ہین مانند رنگان مٹی کے اور طبیعتان بھی اُنکے مختلف ہین کہ
بعضے سخت دل بعضے نرم بعضے پاک خصلت بعضے پلید اور بعضے کہے انسان نام اُنکا اسواسطے ہوا کہ آدم اپنے جنس سے
اُنست رکہنے والے تھے کنیت آدم کی ابو محمدؐ اور ابو البشر ہے جب آدم فرشتونسے نامان مخلوقات کے اور بھیدان

پوچھے تب وہ نادانی اور عاجزی اپنی ظاہر کرے اُسوقت آدم فرشتونکو تھوڑا اپنے علم سے سکہاوے بعد فرشتونکو حکم ہوا خداے تعالیٰ کا کہ
آدم کو تحیت کا سجدہ کریں واسطے ادا کرنے شکر حق نعمت اُس علم کی جو تعلیم کئے تھے بعضے کہتے کہ سجدہ کا حکم آگے پیدا ہونے آدم کے
ہوا تھا اور بعد بھی ہوا اور سجدہ عبادتکا غیر کو سواے خداے تعالے کے حرام بلکہ ہماری شریعت مین کفر و شرک ہے خدا کے فرمانے سے مگر
سجدہ تحیت اور تعظیم کا اگلے شریعیان مین بعضے جایز تھا اور بعضے کہے کہ حکم سجدہ کا تمامی خلایق پر عام تھا اور شرف کے رو سے
فرشتون پر خاص تا کہ آدم علیہ السلام کی شرف و بزرگی اور کمال تمامی مخلوقات پر اِس سے ظاہر ہووے کیونکہ آدم خدا کے مقصود
اصلی ہین اور عالم تفصیل ؓ کہتے ہین کہ اول سبکے جبرئیل سر زمین پر رکھے بعد میکائیل بعد اسرافیل بعد عزرائیل بعد تمامی ملایک وغیرہ
سواے ابلیس کے لکہے ہین کہ نام ابلیس کا سریانی زبان مین عزازیل تھا اور عربی مین حارث اور ابلیس خدا کے فضل سے نگہبان جنت
کا اور رئیس ملایکان کا اور بادشاہ روے زمین اور دنیا کے آسمان کا ہوا تھا اور علم و عبادت مین فرشتون سے بھی بڑ گیا
اِس سبب سے اپنے کو آدم سے بڑا سمجھکر سجدہ نکیا اور کہا کہ پیدا کیا تو مجھے نار سے اور آدم کو خاک سے خداے تعالے اِس غرور و تکبر کی تہمت
سے طوق لعنت مین گرفتار کرکے اُس کی نسل و ذریت کو خراب کر دیا نظم اصل بد کا نشان تکبر ہے ؛؛ کار بے مایگان تکبر ہے ؛؛
لعنت حق ہے جلوہ ریز وہان ؛؛ جس جگہہ پر عیان تکبر ہے ؛؛ صحیح حدیث مین آیا کہ جب بنی آدم کو تلاوت سجدہ کے پڑھکر سجدہ
کیا تو شیطان اُس سے جدا ہوکر روتا ہوا اور واویلا کرتا ہے حدیث مین آیا کہ شیطان سرایت کرتا ہے بدن مین خون کے ساتھ ہوکر بعضی
کہتے ہین کہ ابلیس اور اُسکی گروہ سے اولاد ہوتی ہے مانند بنی آدم کے اور تھوڑے لوگ کہتے ہین کہ ابلیس اپنی دُم کو اپنی مقعد مین
ڈالتا ہے تو اُسمین کتنے انڈے پیدا ہوتے ہین بعد اُسکے ہر انڈے سے بچہ باہر آکے بڑا ہوکر اپنی جماعت مین جاکر ملتا ہے اور مجاہد
سے روایت ہے کہ ذریت سے ابلیس کے ایک کا نام لاقیس اور ولہان ہے وہ وسوسہ کرنیوالا ہے پاکی اور نماز مین دوسرا
الہاف و مرہ و زلنبون نام والا ہے وہ مالک ہے بازارکا کہ ہر بازار مین اپنا جھنڈا کھڑے کرکے جھوٹی سوگند اور لغو کے
بازار کو سنوار کر بازار کے متاع کی جھوٹی تعریف کرتا ہے دغا سے تیسرا اُسکا نام والا شیطان صاحب غم و مصیبت ہے کہ
وہ آراستہ کرتا ہے بازار کو منہہ نوچنے اور طمانچہ مارنے اور سینہ زنی کرنے اور چاک گریبانی کے واسطے صاحبان مصیبت اور
غم کے چوتھا اعور نام والا صاحب زنا ہے کہ بھوکتا ہی احلیل یعنے ناز مین مرد کے اور حالی جاے مین یعنی نگاہ عورت کے پانچوان
مسوط نام والا شیطان وہ صاحب جھوٹے خبر انکا ہے کہ ڈالتا ہے لوگونکے منہہ اور زبانون مین جس خبر کو کہ کچہہ اصل نہین ہے
چھٹا داسم نام وہ شیطان ہے کہ جب کوئی مرد آوے اپنے گھر مین بغیر سلام کہنے اور بے خدا کا نام لینے کے تو تب آتا ہے وہ
شیطان اُسکے ساتہہ ساتہہ ہوکر گھر مین اور وہ مرد جو کام کہ کرتا ہے وہ بھی کرتا ہے اُسکا شریک ہوکر اور اگر کوئی کھانا کھاوے
بسم اللہ نبول کر تو یہ بھی اُسکے ساتہہ کھاتا پیتا ہی ہی سبب ہی کہ خدا کا ذکر نہین کرنے والے کا پیٹ تھوڑے کھانے سے نہین
بھرتا صحیح حدیث مین آیا کہ آنحضرت علیہ السلام فرماتے کہ وضو اور اُسکے پانی وغیرہ مین وسوسہ ڈالنے والے شیطان کا نام
ولہان ہے جابر آنحضرت سے روایت کئے کہ ابلیس اپنے تخت کو رکھتا ہی پانی پر بعد بھیجتا ہی تھوڑے تھوڑے اپنے لشکر کو اطراف دنیا کے

ہر گروہ پر اُسکا مقرب و مصاحب وہ شیطان ہی جو فتنہ انگیزی مین سب سے زیادہ ہووے ٭ ایک آکر کہتا ہی کہ مین جاکر ایسا ایسا کام
کیا ابلیس جواب دیتا ہے کہ تو کچھہ نہین کیا دوسرا آ کہتا کہ مینے کسو نبی آدم کو چھوڑا اسکی عورت مرد مین لڑائی و جدائی دلائے کے اُسکو ابلیس
اپنے نزدیک بلاکے کہتا ہی کہ تو بڑا مرد ہے زور شرارت اور فتنہ انگیزی مین نعوذ باللہ منہا ابن عباس و ابن مسعود روایت کیے کہ جب آدم
بہشت مین اکیلے آئے کوئی اُنکی صحبت مین نتھے کہ جس سے انس پکڑے اور دل بہلاوے اس سبب سے وحشت اکیلے پن کی
ایسی پکڑی جو گھبرانے لگے اسوقت التجا کیے خدا تعالے سے کہ مجھہ سا دوسرا ہو تو دل بہلاؤن یہی عادت چلی آتی ہی کہ آدم کی اولاد کو
اکیلا پن نہین خوش آتا تب خدا تعالے اُنکو نیند دیا جب سو رہے اُس نیند کی حالت مین اُنکی داہن پسلی کا آخری ایک ہاڑ
نکالکر اُس سے ایک عورت کو پیدا کیا اور حوا نام اُنکا حقتعالے اسواسطے رکھا کہ زندہ سے اُنکو نکالا جب آدم علیہ السلام
اُس نیند سے جاگے تو یکایک کیا دیکھے کہ اپنے سرانے اپنے ہی سے ایک کوئی بیٹھا ہی مگر صورتمین تھوڑا کچھہ فرق ہی کہ پیاری
پیاری اچھی اچھی دلربا خوشنما حسینہ اور جمیلہ عورت ہی پوچھے کہ تم کون ہو وہ کہے بندی اللہ کی اور تمہاری عورت پھر پوچھے
کسواسطے پیدا ہوے ہو کہے تمہارا دل لگانے اور تم میرے سے آرام و قرار پاوے تب آدم کو خواہش نفسانی نے غلبہ کیا تو ظاہر
کی آشنائی چھوڑکر بے پردگی کی دلربائی چاہ کے اُنپر ہاتھہ اپنا دراز کرنا چاہے تو ملائک منع کرے پوچھے کیون روکتے ہو
فرشتے کہے مہر جو حق حوا کا ہی پہلے ادا کرو آدم پوچھے مہر کیا ہے جواب دئے مہر اُن کا تین بار درود پڑھنا ہی محمد
مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم پر بعضے روایت مین دس بار آیا ہی آدم پوچھے محمد کون ہی کہے خاتم تمام پیغمبر
کے اور تمہاری اولاد سے ایسے کہ اگر وہ نہ پیدا ہوتے تو تم بھی نہوتے ہر گز فائدہ یہی اثر چلا آتا ہی تب سے
آدم زاد مین جو تھوڑی بھی طمانیت ہوتی ہی تو آدمی کچھہ حیلہ اور تاویل کرکے جورو پنے کی نسبت ناتا لگاتا ہے اور ای مسلمانو
درود نچھوڑو کہ جس سے قرض ادا ہوتا ہے تمہارے باپ کا اور ارث لینا ہوتا ہے مائی کا بھی ابن عباس روایت کرے
کہ حقتعالی فرشتونکا لشکر بھیجا زمین پر وہ سونہیکے تخت پر آدم و حوا کو بادشاہونکے مانند سوار کراکے بہشت مین لا اُتارے
تب لباس دونونکا نوری تھا اس روایت سے ثابت ہوا کہ حوا بھی زمین پر بہشت مین آنے کے آگے پیدا ہوے تھے
واللہ اعلم اور بعد سجدہ کرنے فرشتگان کے اور منع ہونے شیطان کے بہشت سے کہا خدا تعالی آدم کو کہ رہو تم اپنی عورت کے
ساتھہ جنت مین اور جتنا چاہو تم دونو کھاؤ وہان کے نعمتان اور میوؤنکو ہر جہاں سے مگر نزدیک نجاؤ اس جھاڑ کے معارج النبوۃ
وغیرہ کتب مین لکھے کہ آدم علیہ السلام جنت مین خوشی خوشی چلنے پھرنے لگے اور سیر تماشا کرنے وہانکے فرشتے تعظیم و
تکریم سے پیچھے پیچھے لگے چلنے تو تب آدم ناز مین اپنے پھولکے پوچھے خدا سے کہ ای میرے پروردگار مین تو بندہ خاکی ہون
اور یہہ مخلوق نوری کس جہت سے اسقدر میری تعظیم و تکریم کرتے ہین فرمایا یہہ تیری تعظیم نہین بلکہ اُسکی تعظیم ہی جو
مینے نور اپنے حبیب صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا تیری پشت مین سونپا ہون تب آدم نے یہہ دعا کی کہ ای رب میرے اس نور
سے مجھے مشرف کرا اُسدم حقتعالی اُس نور کو اُنکے سیدھے ہاتھہ کے شہادتکی انگلیکے ناخن مین لایا آدم دیکھکر درود پڑھے اور بوسہ دیکر

آنکھون پر دہرے وہی سنت ابتک چلی آتی ہی کہ آنحضرتکا نام آتے ہی بوسہ دیکر آنکھون پر پھیرتے ہین پھر آدم نے کہا آلہی کوی اور بھی
نور ہو تو اُسکی زیارت کرا تب ابوبکر کا نور بیچ کی انگلیکے ناخن مین اور نور عمر کا اُسکی بازو کی اُنگلی مین اور نور عثمانکا انگلی مین
اور نور علی کا انگوٹھے مین آیا تب سے یہہ پنجہ انوار کہلایا اسی سبب اِن پانچون انگلیانکو خمستہ الانوار کہتے ہین جسکا ترجمہ
پنجۂ نور ہے انتہا ابن عباس و ابن مسعود اور اکثر صحابہ و تابعین کہے کہ وہ جھاڑ جو منع ہوا انگور کا تھا اسی سبب سے شراب
اُسکی ہمپر حرام ہوئی اور تھوڑے لوگ کہتے ہین کہ وہ جھاڑ گیہون کا تھا مشہور بھی یہی ہے ہر دانہ اُسکا بیل کے گردے
برابر بڑے پتے مین تھا شہد سے زیادہ شیرین اور بہت نرم بعضی کہے وہ جھاڑ ایسا تھا جو کہ اُسکا پھل کھاوے اُسے پاےخانہ آوے
بہشت تو غلاظت سے پاک ہی خدا اِسواسطے منع کیا بہتر وہ ہے کہ بغیر نام لینے کسو جھاڑ کے اعتقاد کرین کہ خدا بھی
کسو جھاڑ کا نام نہین کہا اور حسد کا گنہ اوّل ابلیس سے پیدا ہوا اور حرص کا آدم سے کہ وہ آدم پر حسد کیا اور یہہ منع
کئے سو چیز حرص سے کھائے جس خطا سے بہشت سے نکل آئے بعد توبہ قبول ہونے آدم کا وہ غذا اُنکے اولاد کی
ہوئی بعضے کہے کہ شیطان بعد منع ہونے بہشت سے آدم و حوا کو فریب دینے کے واسطے جنت کے دروازے کے
نزدیک جاکر اُنکا راہ آئے بعد ترغیب دیا بعضے کہے کہ جانور کی صورت سے یا مور اور سانپ کی تائید سے جنت
مین داخل ہو کر فریب دیا بعضے کہے کہ ابلیس آدم کو یون فریب دیا کہ جس جھاڑ کا پھل کھانے اللہ تعالی منع کیا اُس
جھاڑ کے پاس نجاؤ دوسرے جھاڑ کا پھل کھانے کیا نقصان کہ وہ منع مین داخل نہین ہی حالانکہ منع اُس قسمکے تمامی
جنسکے جھاڑان سے تھے آدم یہہ بات کو نا سمجھکر فریب کھاگئے   حسن بصری روایت کئے کہ ابلیس بہشت مین داخل ہو کے
آدم و حوا کے روبرو آکر ایسا رونے چلانے لگا کہ آدم و حوا کو بھی دکھہ آگیا اور وہ دو نو یہہ ابلیس ہے کرکے سمجھتے تھے تو ابتدا
نوحے کا اُسی ملعون سے ہوا تب آدم و حوا اُسکو پوچھے کیا سبب جو تو اِتنا روتا ہی کہا اِسواسطے روتا ہون کہ تم آخر مر جاؤگے
اور ایسی بڑی نعمت سے چھوٹ جاؤگے مجھے اِسبات کا بڑا غم ہی یہہ دو نو اُسکے فریب سے واقف نتھے تب قول کو
اُسکے سچ سمجھکر بہت آزردہ دل ہوے دوسرے بار آکر کہا ای آدم کیا تم کو بتاؤن راستہ اُس جھاڑ کا کہ جسکا پھل
کھانے سے ہمیشہ کی حیات اور ترو تازہ دولت کہ جسے پرانا پن نہو میسر ہووے آدم قبول نہین کئے تب خدا کے نام پر قسم کھاکے
کہا تم دونو کو نیک نصیحت کرتا ہون تب قسم کو اُسکے سچ سمجھے اور اُسوقت ابلیس کے مکر و فریب سے واقف نتھے غرض حرص و طمع
سے ہمیشہ کی حیات کے حوا نے جاکر اُس جھاڑ سے تین دانے توڑے دو آپ کھائے ایک آدم کو دئے آدم شبہے سے ایک سو
برس تک نکھائے مگر آخر بھولکر غفلت سے کھاگئے منع کئے سو چیز کو تب حکم ہوا کہ تم مین سے ایک دوسرے کے دشمن ہو
اب نکلو جنت سے ہمارے کہ تمہارے رہنیکی جاگہ زمین ہے روایت ہی کہ جب آدم زمین پر آئے تب سے تین سو
برس تک مارے شرمندگی اُس خطا کے سر آسمان طرف روبرو خدا کے نہ اُٹھائے اور حیا و اُنکا دعا یہہ تینو کو اپنے رفیق
بنائے کہتے ہین کہ عورتکی طبیعت مین ناراستی اور کجی اسواسطے ہوی کہ پیدائش اُسکی بائین پسلیکے ٹیڑھی ہڈی سے ہے

پس باوان اور تیر اپنی ضد ہے سیدہے اور راستیکا اس لئے کسو عورت سے امید راستی کی نہین ہوتی فرد کجی برراستی
اُٹھین سے کیونکر ہو کہ جو ہر زن کا تیڑا ہی ازل سے ؛؛ فائدہ چاہئے آدمیکو کہ مشورت عورت سے نہ لیوے اور سواے ضرورت
کے صحبت زیادہ نکرے کہ صحبت کو اثر ہے مبادا کہ اسکے عقل مین کجی آجاوے انتہا اور طبیعت کو عورت کے غبت ہوتی
ہی مرد کے جنس سے کسواسطے کہ بھلوے مرد کے اسکا بنا ہوا ہی اور آدم علیہ السلام کو اُس ہڈی کے نکالنے سے کچھ درد
و رنج نہوا تھا کہ نیند مین ایسے مست و الست تھے کچھ اُس معاملے کی خبر نہوی اگر انکو اُس دم کچھ بھی رنج ہوتا تو قیامت
تک عورت اور مرد مین ہرگز صورت اُلفت و اُنست کی باقی نہ رہتی حدیث ابوہریرہ کہے کہ آنحضرت علیہ السلام فرمائے
عورت پیدا ہوی باوین پسلی سے وہ ہرگز راست نہوگی تیر سے مگر اسکی کجروی سے نفع پانا چھتا ہی تو ہوسکے لیکن اسکو
سیدہی کرنا چاہیگا تو ہرگز نہوگی مراد یہ کہ اسکو اوسط درجے میں رکھنا ابن عباس کہے جنت کے نعمتا نسے دور
ہونیکے غم سے آدم و حوا دو سو برس روتے تھے اور اول تو چالیس روز تک رات دن اُس غم سے نہ پانی کا ایکقطرہ
پیئے نہ لقمہ کھانیکا کھائے کہتے ہین کہ داؤد علیہ السلام جو اپنی خطا پر روتے تھے اگر اُن کے اشک کا پانی جمع
کرتے تو تمامی اہل دنیا کے رونے کے پانی سے زیادہ ہوتا اگر آدم کے اشک کا پانی جمع کرتے تو داؤد سے بھی
زیادہ تر ہوتا اور ہمیشہ آدم علیہ السلام توبہ کرتے اور شفاعت چھنے تھے وسیلے سے آنحضرت کے کیونکہ بہشت مین
دیکھے تھے کہ ساق پر عرش کے لکھا ہوا تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فائدہ یہہ کلمہ جنت
مین جہان دیکھو تہان لکھا ہی اسکا انکار کسو سے نہین ہوسکتا یہانتک حکماے ہند بھی انکار نہین کرسکتے کہ
اُنکے یہان ایک کلمہ ہی جسے عنکہی بولتے ہین او بھین کے شاانش کرت کے تیسری بید مین لکھا ہی کہ جانوا ٹھنا ہے
وقت اور مرتے دم پڑہاتے ہین وہ کیا عنبدرے جنبدرے سبلے کنندبدرے نام محمد امعے اسکا ادہر لکھا ادہر لکھا جنت پر
لکھا نام محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتہا بعضے کہے یہہ کہکے توبہ کرتے تھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ بعضے اسکے سوا بھی بیان کئے ہین روایت ہی کہ اللہ تعالے
آدم کو زمین پر اتار بعد حج کے ارکان سکہا کر حکم ادا کرنیکا کیا تب آدم سات شوط اطراف کعبے کے طواف کرے
اُسوقت کعبہ سرخ زمین تھا بعد طواف کے منہہ کعبے طرف کرکے عرض کرے خدایا تحقیق کہ تو جانتا ہے میرے ظاہر و باطن کے
حال کو پس قبول کر میری معذرت کو اور جانتا ہی تو میرے مقصد کو پس عطا فرما مجھے اور بخش گناہ کو میرے برکت سے
اُسکے کہ تو جسکا نام اپنے نام کے ساتھہ لکھا تب وحی بھیجا خدا یتعالی کہ اے آدم بخشا تجھے اپنے کرم سے اور جسکو
وسیلہ پکڑا تمنے اسکے خاطر سے انتہا شروط دعا و اوقات اجابت وغیرہ صاحب سفینہ
اپنی تفسیر مین لکھے کہ تین شخص کی دعا قبول نہوگی ایک حرام کھانے والا دوسرا لوگونکی بہت غیبت کرنے والا تیسرا
جسنے [illegible] اور منہہ پر دوستی رکھے منافقانہ

طور پر بھی لکھے ہین جس دعا مین گناہ نہو خدائے کریم قبول فرماکر اُسکے چاہ موافق پہنچا دیتا یا آخرت کے واسطے ذخیرہ
کر دیتا ہے یا مکروہ اور بدی کو اُس سے دُور کرتا ہے لوگون نے اپنے رسول کریم سے پوچھا کہ ہم دعا کو زیادہ کرین فرمائے
تمہاری دعا سے خدا کی عطا بہت زیادہ ہے پھر حدیث مین آیا دعا کرنے والا قیامت مین خدا کے روبرو بلایا جائیگا
تو خدا تعالی اُس سے پوچھیگا اے مسلمان بندے تجھے کہا تھا مجھے پکارنے بھی سات اُسکے مین وعدہ کیا تھا
قبول کرنے کا دعا کو بھلا کیا تو پکارا تھا مجھے تب عرض کریگا یارب رحیم و کریم پکارا تھا تجھے فرمایگا اے میرے بندے
تو کسو دعا میں نہ پکارا جو مین نہ قبولا دیکھ کہ فلانے فلانے روز جو بڑ مردہ دل ہوکر پکارا تھا مین تجھسے اُس آفت
غم کو دور کیا تب بندہ عرض کریگا سچ ہے یارب اکرم پھر فرمایگا فلانے روز جو تو پکارا فلانا کام تیرے کیا مین جلد تیری حاجت کو
بر نہ لایا عرض کریگا تحقیق پھر پوچھیگا فلانے فلانے روز جو تو پکارا تھا اور مین وہ حاجت نہ دیا عرض کریگا سچ پس تحقیق مین ذخیرہ
کیا اُس دعا کے سبب سے تیرے واسطے بہشت مین یہہ خوبیان اور نعمتان کو فرمائے آنحضرت علیہ السلام کہ خدا تعالی تمامی
دعایان کا بیان دیا سو اور ذخیرہ کیا سو فرمایگا تو بندہ کہیگا کاش دنیا مین جلدی نکرتی تو دعا بہتر تھی کہ آخر نہین
ثمر پاتا دوسری حدیث مین آیا جلدی مت کرو دعا حاصل ہونے کیونکہ کسو نے دعا کرکے خالی نہین ہوا بھی فرمائے
حضرت پکارو خدا کو اور اُسکے ساتھ یقین کرو کہ قبول کرچکا رب کریم رحیم بھی فرمائے قبول ہوتی ہے دعا ہر ایک مسلم
کی مگر مدعا چھنے مین جلدی نہ کرین اور نہ کہین کہ دعا کئے قبول نہوی انتہا صحیح حدیثان مین آیا کہ دعا کرنے
والا حرام کسب نکرے اور کھانا لباس حرام پہنے سے نکرے مسلم ترمذی سے روایت کئے کہ دعا مین خلوص خدا
کے ساتھ بہت ضرور ہے اور دل کو حاضر رکھے اور خدا کو حاضر و ناظر اپنا اور دعا قبولنے والا بوجھکر امید قبولیت
کی یقین کے ساتھ کرے اور مصیبت کے وقت نیک عمل کو وسیلہ گردانے اور دعا کے وقت پاک ہووے
وضو کرے اور گناہ کے کام سے باز رہے بلکہ توبہ و استغفار بدکاموں سے کرے اور نماز پڑہے اور منہ قبلے طرف رکھے
اور دو زانو بیٹھے اور اوّل جہانتک ہوسکے خدا کی حمد و ثنا کرے اور اسمائے حسنیٰ خدا کے اور درود پڑہے اور دونوں ہات
کے پنجونکو جوڑکر ادب اور عجز و انکسار و خوف و خلوص سے دل کے روتے ہوے بلند کرے اور نگاہ باندھے آسمان کے طرف
اور وسیلہ انبیا اور خاصان حق کا ڈہونڈہے اور آواز زیادہ بلند نکرے اور صحیح دعایان جو آنحضرت سے آئے ہین
معنی کے لحاظ سے پڑہے اور شرع کے خلاف کا مان حاصل ہونیکے واسطے دعا نکرے اور بعد دعا کے منہہ پر پنجے ملے
اور پنجونکو جدا جدا بلند کرکے دعا مانگنے بھی بعضے روایت کئے قطعہ ترجمہ ہے یہہ سب حدیثان انکا جسکو شک ہووے
دیکھے حصن حصین ؛ جو کریگا دعا یہہ شرطانسے ؛ کیون اجابت سے حق کے ہو نہ قرین ؛ اوقات اجابت دعا قبول
ہونیکے وقتان حدیثان مین آئے ہین کہ شب قدر روز عرفہ ذی الحجہ اور مبارک مہینا رمضان کا اور جمعہ کی رات اور دن
اور پچھلی دو پہر رات اور تہائی شب اول و آخر کی اور صبح کا وقت اور ساعت جمعہ کی جو مقبول ہے اکثر روایتوں سے

درمیان دو خطبونکے جو ساعت کے آتی ہی وہ ہی یعنی روایت سے بعد عصر جمعہ کے آفتاب غروب ہونیکے آگے تک جو ساعت کہ آتی ہی وہ ساعت اوڑ برسات اوڑ ابر آنیکے وقت دعا مستجاب ہے واللہ اعلم اوڑ اکثر لوگ کہتے ہین کہ ہم دعا بہت کئے پر قبول نہوئی وہ لوگ نظر نہین کرتے کہ شرطان دعا کے کسقدر ترک ہوے لاکن ہر طور خدا کا فضل و کرم باقی اوڑ دعا مغز ہے عبادتکی پھر حدیث مین آیا کہ دعا عبادت ہے اوڑ دعا جنت کے دروازے کھولتی ہے اوڑ نہین حاجت روا ہوتی سواے دعا کے اوڑ نہین عمر دراز ہوتی سواے نیکی کے اوڑ دعا ہتیار مومنین کی ہے اوڑ دعا ستون دین کی اوڑ نور آسمان و زمین کی ہی اوڑ دعا نیک عمل ہے اوڑ خدا پاس کوئی چیز سواے دعا کے اکرم نہین ہر طور سے دعا کا ہاتہ بلند رکھنا خواہ قبول ہویا نہو بندیکو چاہیئے شاہ عبد الحق فرماتے ہین مثلاً ایک زراعت کرنیوالا رعیت ہے کہ بادشاہ کی درگاہ مین آکر بہترین گھوڑا مانگا بادشاہ گھوڑیکے بدل تیل زراعت کا عنایت فرمایا پس یہہ ظاہر مین سوال نہین قبولے سیر کا پاے گیا مگر باطن مین قبول ہونا اوڑ کمال نفع پر رعیت کے دلیل ہے کہ اُسکی چاہ کے موافق اگر گھوڑا ملتا تو رعیت بے تمیز کا سر پھوٹتا یا ہات پاؤن ٹوٹتے خدایتعالی اُسکی آفت سے بچا کر گھوڑے سے بہتر اُسکے حقمین تیل نہا زراعت کے نفع مین عطا فرمایا اگر اس کرم و احسان کو نہ سمجھا تو حماقت رعیت کی ہی بادشاہ کی عطا مین کچھ شک نہین اسیطرح جو کا مان کہ اپنی درگاہ سے دور ڈالکر دو زخمین پہنچانیکے مین وہ کا ملنے واسطے دعا کیا تو حقتعالے اپنے کرم سے ڈھیل یا رد کرتا ہے نادانی سے ظاہر مین دعا نہین قبول ہوئی سمجھتے ہین پر باطن مین مصلحت ہے بلکہ ہوتا اُسکا نقصان عظیم ؕ اوڑ جسکو کہ فہم اوڑ نیک گمان خدا سے ہے اُسکو عطا اوڑ منع یکسان ہی اوڑ آخر تکی خوبی کے واسطے کفار کی دعا مقبول نہین ہوتی مگر دنیا کے لیئے اوڑ دعا مظلوم کی مقبول ہے اگرچہ کافر ہووے بیت تو گر قبولے دیا نا قبولے ہے مختار ؕ پسار ہات ہون تیرے حضور یا غفار ؕ حقتعالی قرآن شریف مین فرمایا ہے وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ یعنے اوڑ کہا رب تمہارا پکارو مجھے اوڑ مانگو مجھسے قبول کرونگا مین تمہارے لئے جو مانگتے ہو تم اوڑ جسکہ پوچہین تجھے ای محمد بندے میرے میری کیفیت سے کہ مین سنتا ہون پکارنا اُسکا یا نہین سنتا ہون پاس ہون اُسکے یا دور قبول کرتا ہون دعا کو اُسکے یا نہین تو خواہ مخواہ مین پاس ہون بندیکے قبول کرتا ہون مین پکارنا پکانیوالے کا جبکہ پکارتا ہے مجھے ؕ اب تو اسی مبارک آیت کو وسیلہ گردان کر واسطہ پکڑتا ہون اُسکو کہ جسکو خطاب کیا اللہ نے صلے اللہ علیہ وسلم اوڑ جسکو کہ اپنا بندہ بولا دعا کرتا ہون سچوئی سے کہ یا اللہ یا کریم یا رحیم یا غفور یا ستار یا مجیب تصدق سے تیرے نامہاے معظم کے برکت سے تیرے کتابہاے مبارک کے حرمت سے تیرے پیغمبران مقدس کے اوڑ تیرے خاصونکے اس گنہ گار کو یہان بواسطہ محمد کے تیرا عشق وہان بوسیلہ شفاعت احمد کے دیدار نصیب کر قطعہ سینے سے میرے موج زنان بحر عشق ہو ؕ تا حشر من کہند ہو قصر عالی کی

ہو مجہو ایکبار گی اسکال ماسوا؛ تصویر آنکہہ مین بسے تیرے جمال کی؛ اور میرے ماں باپ اور اُستاد بزرگاہ مغفرت و رحمت فرما اور جو تیرے آل و اولاد اور دوستان ہین طفیل سے تیرے حبیب کے آل و اولاد اور دوستانکے دنیا مین دولت نیک ہدایت اور ایمان کی اور آخرت مین شفاعت اور قربیت تیرے حبیب کی عطا فرما اور تمامی مسلمانونکو دنیا مین شرک و بدعت سے چھڑا اور عقیدے پر اہل سنت و جماعت کے چلا اور آخرت مین لواے محمدی کے نیچے کھڑے کرا اور شفاعت سے محمد کے مشرف کرا اور گلشن جنت بنا اور سے عزیز دل خلق کر یہہ کتاب ہرے بہرے فیضیاب اُس سے ناسخ و شاب؛ اور اس رسالے کو عقاید کے ہات سے غلط نویس اور غلط خوان اور بے اعتقاد کے دور رکھہ اور رحمت و برکت نازل فرما اُسکے اعمال و ایمان و عمر و اقبال پر جو کہ حسبۃً للہ پڑہے اور عمل کرے اور ہمارے واسطے بھلائی مومنین کے آمین یارب العالمین **فائدہ** آدم خطامند ہوکر دعا کرنا پھر اُسی مرتبے سے سرفراز ہونا یہہ یک رمز تھا کہ خداے کریم اپنے بخشش کے غلبے کو ظاہر کرکے تعلیم کیا تا اُسکی اولاد بھی اپنے تقصیرات یون ہی معاف کرایا کرے اور باپ جیسا میری عظمت سے ڈرا اولاد بھی ڈرے بیباکانہ آوے اور وسیلہ پکڑے اپنے قصوران ظاہر ہو یا پوشیدہ اقرار کرے جمہور محمدیان کے عقیدے سے توبہ اور دعا اپنے شرطون کے ساتہہ مقبول ہے بیان توبے کا کتاب کے آخر تفصیل سے لکہا جایگا **انتہا**؛ **غزل**؛ چھوتا نہ سمجھ خاک کے پتلے کو تو سبے؛ ہے رتبۂ عالی اُسے پیدا ہوا تب سے؛ ارواح مین سجدہ لے ملک کو کیا عاجز؛ یہہ قوت و زور اُسکو ملی قدرت رب سے؛ دریاے رموزات یہہ کوزے مین چھپی ہی؛ صد حیف نہ بوجھا تو جہالت کے سبب سے؛ انسان کے لیئے کل ہے نہ کل کے لیئے یہہ ذات؛ لولاک لما سُن لے شہنشاہ عرب سے؛ آدم کا مقابل نہین مخلوق مین رہا تو ہاجھی برابر ہو کہین سیم و ذہب سے؛ حادث ہے سبہی مظہر انسان مکمل؛ اب اس سے سمجھتے کو ہر یک کے ادب سے؛ ہے اشرف مخلوق خدا حضرت انسان؛ پہنچے نہ کوی فضل کو اُسکے کسی ڈہب سے؛ اور اصل مقصود خدا کا پیدایش سے تمام کے یہی بنی آدم ہے اور اسی سبب سے اُٹھانیوالا امانت کا اور وارث بہشت کا اور جاے سجدہ ملایک کا کیئے گیا شرحین لکہے کہ مقصود سجدہ کرانے سے ظاہر کرانا تھا آدم کے فضیلتان اور کمال اور مرتبۂ جامعیت کو فرشتون پر تا فرشتگان فضیلت پر آدم کے اقرار کرین اور بدگمانی سے اول کے باز آوین گو اس سجدے مین آدم مانند کعبے کے مسجود الیہ تھے اور مسجود لہٗ یعنے سجدہ لینے والا خداتعالی **انتہا** اور آدم تلقین پانیوالے حق سے اور الزام دینے والے فرشتون کے اور جاے ظاہر ہونے ربوبیت کے صفات کے ہوکر زمین پر خلیفۃ اللہ ہے حقتعالے فرماتا ہے وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً آخر تک آیۃ کے یعنے یاد کراے محمد علیہ السلام کہ جسوقت کہا خدانے ملایک کو خواہ مخواہ مین چاہتا ہون کہ زمین پر اپنا خلیفہ کرون خاکی کو فرشتے بھید سے اُس خلقت اور خلافت کے واقف نتھے جنات کا حال خیال کرکے تعجب کے بغیر اعتراض و انکار کے کیونکہ اعتراض

خدا پر بغیر انکار کے گناہ کبیرہ ہی اور انکار سے کفر اور فرشتے معصوم ہین گنہ سے پس یہہ کہنے لگے خدا یتعالی سے کہ آیا زمین پر
پیدا ہونا وہ لوگ کا انکا چاہتا ہے جو فساد کفر و گناہ اور خون ریزی سے آپ کے کرین پس عبادت ایسے لوگونسے ہونا گمان نہین
آتا اور سوا اسکے جو عبادت کہ اس خلقت کے طرف گمان کیا جاوے ہمارے سے زیادہ نہو گی ہم تحقیق کہ تجھے پاکی اور خوبی سے یاد
کرتے ہین اور قایم تیری حمد اور تعریف مین ہین ؛ اللہ تعالی جواب دیا کہ بھید ایک جو انہین ہی مین جانتا ہون تم اُسے نہین جانتے
فائدہ بعضے کہے کہ خلیفے کے لفظ مین ایک بھید ہے جسکو صاحب دل جان بوجھے خلیفہ مشتق خلف سے ہے خلف اسکو کہتے
ہین کہ اگلی کی جاے پر ہو کر اُسیکے مناسبت کے کام کرتے رہے خدا یتعالی تو مبرّا اس بات سے ہے جو اُسکی جاے کوی ہو کر
برابری کرے مگر یہان معنی خلیفے کی وہ کہ اللہ تعالی نے انسانکو اپنا مظہر ذات کر کے ہدایت اور دفع ضلالت جو
اپنا کام تھا تو انسان کو یہہ کارخانہ جاری کرنے مقرر کیا اسواسطے کہا خلیفہ تب فرشتے حیران ہو کر کہے کہ انکے آگے جو جنان
کی خلقت کیا تھا سو انکو ہمارے ہاتسے کھو دیا اگر پھر اب پیدا کرنے سے غرض یہہ ہوتی کہ جب وہ گنہ کرین تو مین بخشون
یا عذاب کرون تا صفت بخشش و غضب کی ظاہر ہووے پس تو جنّاتکو قلع قمع ہمارے ہاتونسے کرایا یعنے کھو دیا
اگر مقصود پھر پیدا کرنے سے یہہ ہوتی کہ سب پاک رہین اور تسبیح کرین وہ تو ہم ہین دوسرے کی حاجت کیا ہے پس اس
خیال سے بول اُٹھے کہ اے رب کیا زمین پر پیدا ہونا وہ لوگ کا انکا چاہتا ہے جو فساد کفر و خون ریزی سے آپ کے کرین
اگر یہی بات ہے تو جنّات کو قتل ہمارے ہاتسے کرانے مین کیا حکمت تھی اور اگر اپنا غلبہ چہتا ہے تو ہم نوکری پر
حاضر ہین تحقیق کہ پاکی اور خوبی سے یاد کرتے اور قایم تیری حمد و تعریف مین ہین تب حقتعالی جواب دیا اس خلقت مین
جو بھید ہے مین جانتا ہون وہ کیا کہ ان مین ایک قوت بشری ایسی رکھا ہون جو سبب گناہ کے ہوگی دوسری
قوت عاجزی کی ایسی بخشا ہون جو باعث مغفرت کی پڑیگی پس تم مین قوت بشری نہین اگر گنہ سے باز رہکر
عبادت پر قایم رہین تو کیا عجب اور جنّاتمین بھی قوت عاجزی نتھی اسلئے وہ عاجزی نہین کئے ؛ اور تم
حاضر بین ہو جو دیکھتے ہو سو وہی جانتے اور کہتے ہو ؛ اور وہ خلقت ایسی ہو گی کہ میرے صفاتکے بھید کو
ڈہونڈ نکالیگی اور جب تم دیکھو گے تو جانو گے انتہا پس بعد پیدا کئے کے آدم کو نامان تمام کونیات
کے یعنے تمام چیزان کے سکھایا اور بھیدان اور باریکیان کا علم بخشکر مقابلے مین فرشتونکے لایا تب آدم
فرشتونسے نامان کونیات کے اور صفتان اور اخبار پوچھنے لگے تب ملایک جواب سے عاجز آ کر نادانی
اپنی ظاہر کئے بعدہٗ آدم خدا کے حکم سے انکو تھوڑے اسرار سکھائے امام محی السنۃ اپنی تفسیر مین بیان کئے
کہ خدا یتعالی آدم کو سات لاک لغت سکھا کر انکے اولاد مین میراث کے طور پر پہنچایا اور اللہ تعالی ذریت
آدم کی عالم ارواح مین دو قسم پر پیدا کیا ایک سفید چونٹیونکے مانند سیدہے طرف آدم کے ارواح مومنین
کے دوسرے کالے چونٹیون کے مانند بائین طرف آدم کے ارواح کافرین کے اسوقت میثاق یعنے عہد لیا

وہ کیا کہ کہا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ یعنے کیا نہیں ہوں میں پروردگار تمہارا وہ تمام بَلیٰ کہے یعنے سچ ہے کہ توہی پیدا کرنیوالا
ہمارا ہے بعدہٗ جب حقتعالے نے آدم کو اس جسم سے پیدا کیا وہ تمام کو صلب سے آدم کے بلا واسطہ اور باواسطہ پیدا کیا جاننا چاہئے کہ ترکیب انسانکی
روح اور جسد سے ہے روح عالم علوی سے اور بدن کامل تر سفلیات میں یعنے خاک سے ہے اور ہر انسان طرح طرح کے
جثے اور شکلان اور نشانیان سے ربوبیت کے شرف پائے گیا ہے اور ذات اسکی جائے ظہور صفات الٰہیہ کی اور
صورت اسکی خط اسمائے الٰہی و آئینہ قدرت نمائی کی ہوی حدیث خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ یعنے پیدا کیا اللہ
نے آدم کو اوپر صورت کامل کے جو جائے ظہور اسکے صفت کی اور فیض یاب اسکے حکمت سے ہے اسی سبب سے اضافت صورت
کی اسکے مصور کے طرف کرے گئی تا اس خصوصیت سے شرف پاوے حقتعالی فرماتاہی وَصَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ
یعنے صورت بنائی تمہاری اللہ نے تو اچھی کیا صورتان تمہاری بیچ رحمونکے اور بہت نیک کیا صورتونکو تمہارے
تمام حیوانات وغیرہ سے بعضے معنا اسکا دو طور پر کئے ایک ظاہرا دوسرا باطنا ظاہرا وہ بنائی صورت تمہاری تو
اچھی کی صورتین تمہارین دیکھنے مین نرالے سب سے پیارے پیارے اچھے اچھے کہ چہرہ کیا بخط اسم ذات اپنے بس صنع ربہ کا
یہی معنا ہے اور باطنا کیا معنے کہ ذہن و ذکا عقل صفا ایسا دیا آدمی کو جس سے کھوج اپنی خالق کے صفات کا کیسا کچھ ڈہونڈ
نکالتا ہی کہ ملایکان بھی یکبارگی حیرت میں آجاتے ہیں اور جنات تعجب مین پھر حقتعالی فرماتا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا
الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ یعنے خواہ مخواہ پیدا کیا ہمنے انسان کے جنس کو بہت نیک اچھی بنائے میں
اور آراستہ اور اعتدال کے ساتھ باوجود اسکے خاص کیا خلقت مین قطعہ ؎ صورت میں بنی آدم کیوں سب سے نہو افضل
ایجاد دو عالم سے مقصود خدا یہہ تھے ؎ کیون حرج ملایک پر غالب رہے یہہ ذات ؎ خواہش میں آلہی کے سردار و راہبر تھے
اور خواص تمام کائنات کی اور نظیران تمام ممکنات کے بیچ انکے جمع کیا اس سبب سے انکو عالم صغیر کہتے ہیں سوائے انکے تمام عالم کبیر
ہے اور روح انکا جامع تمام ارواح سفلیہ کے اور کامل علویہ کے تمام نشانیاں مین ہو کر بھید ایک بھید و نسے آلہیہ کے
ہوا ابیات ؎ ہے رمز خدا ذات شریف بنی آدم ؎ محبوب تر و خاصۂ درگاہ و مکرم ؎ جس جا کہ گذر حضرت خاکی کا ہوا ہی ؎
وہان روح ملایک کا تصور نگیا ہے ؎ اللہ تعالی فرماتا ہے وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ یعنے پھوکا میں آدم کے
جسد میں روح خاص کو میرے حاصل یہہ ہے کہ ارواح خاص جو تھی مخلوق خدا کے وہ بنی آدم کو بخشا وہ کیا صفت امری
ہے آنے سے اسکے بقا ہے جانے سے فنا جاننا چاہئے کہ روح تدبیر کرنیوالا ہے بدن کا ہے تک اپنے بدن میں اور بھید ایک
بھید و نسے آلہی کے حقیقت اسکی سوائے انسان کامل کے کوئی نہیں پاسکے کہ حکما اور اطبا اور متکلمین یعنے علمائے ظاہر
نشانیان پر اسکے نظر کرتے ہوئے یہہ فتوی حکما کا کہ روح ایک جوہر ہے پیوست بدن مین جیسا پانی چکر میں اور آتش کو یلے
میں اور بدنکی تدبیر کرنیوالا ہے نفع لینے اور نقصان چھوڑنے میں اور یہہ اطبا کہتے ہیں کہ روح بخار حرارت غریزی کا
ہے جائے اسکی لطیف خون دلکا یعنے باوین طرف دل کے ایک خالی جا ہے کہ لطیف خون غذا سے اسطرف

جذب ہو کے اور حرارت سے ویسے پک کر بخار پیدا ہوتا ہے بس اسکا نام روح ہے اور متکلمین کہتے ہین کہ روح ایک جسم ہے لطیف تمامی بدنمین پیوست ہو کر اور تدبیر بدن کی اسیکا علاقہ ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ یعنے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ روح امر سے ہے میرے رب کے شرح سفینہ مین ذکر کئے کہ روح انسانی لطیفہ ایک ہے ربانی اسکا بھید اکثر صاحبان عقل کے ہاتھ نہ لگا اور بعضے روح کو لطیف جسم کہے جو دل سے پیدا ہو کر رگونکی راہ سے تمامی بدن مین دوڑتا ہے جسکے فیض سے بدن مین حیات کی روشنی اور حس و حرکت وغیرہ ہے جیسے چراغ کی روشنی تمام گھر کو گھیری رہتی ہے اور یہہ تمام حالتان اسکے ہین نہ حقیقت اسکی کھوج مین کنہ اسکے صاحبان عقول آئینہ سا سمجھے ہین مثال اسکے تعلق کا عاشق کے سرلگا ہے معشوق کے ساتھہ اور کاریگر کے مانند ہے ہتیار کے ساتھہ شیخ شہاب الدین سہروردی عوارف مین لکھے کہ روح انسانی علوی سماوی عالم امر سے ہے اور نباتی حیوانی عالم بشر و خلق سے ہے لاکن روح حیوانی گھر روح انسانی کا اور روح حیوانی سے حس و حرکت کی قوت ہے یہہ پیدا ہوتا ہے دل سے اور یہہ روح تمامی حیوانونکو بھی حاصل ہے اور اکثر بموجب عادت خدا کے ایس و حکا قوام غذا سے ہوا اسکو طب مین خلطون کی مزاج کا اعتدال کہے اس روح حیوانی مین روح انسانی آئی بعد ایک صفت پیدا ہوتی ہے جسکو نفس بولتے ہین اور طبیبان اسکو روح نفسانی کہے تعلق اسکا دماغ سے ہے اور خدا کے پیدا کرنے سے نفس روح علوی سے یون نکلا جیسا حوا آدم سے نکلے وہ دونوین محبت و ملاپ ہوی جیسا آدم حوا مین ہوی تھی اس سبب سے دونو نونکا مزہ چکھینگے اور روح انسانی کو تسکین و قرار روح حیوانی کے ساتھہ ہوئی اور روح انسانی کا ٹھکان روح حیوانی اور روح حیوانی کا محل دل اور دل پیدا ہونا عالم امر مین روح و نفس سے ہے مانند ذریت کے جو عالم خلق مین آدم و حوا سے نکلے بعضے دلان ایسے ہوتے ہین کہ اپنے باپ کو جو روح علوی ہے خواہش و رغبت سے ہمیشہ تکتے ہین انکو خدا تعالی سے قوت ہوتی ہے حدیث اَلْقَلْبُ اَرْبَعَةٌ قَلْبٌ اَجْرَدُ فِیْهِ سِرَاجٌ یَزْهَرُ فَذٰلِكَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ وَقَلْبٌ اَسْوَدُ مَنْكُوْسٌ فَذٰلِكَ قَلْبُ الْكَافِرِ وَقَلْبٌ اَغْلَفُ مَرْبُوْطَةٌ عَلٰی غِلَافِهٖ فَذٰلِكَ قَلْبُ الْمُنَافِقِ وَقَلْبٌ مُصَفَّحٌ فِیْهِ اِیْمَانٌ وَنِفَاقٌ فَمَثَلُ الْاِیْمَانِ فِیْهِ كَمَثَلِ الْبَقْلَةِ یَمُدُّهَا الْمَاءُ وَالطَّیِّبُ وَمَثَلُ النِّفَاقِ فِیْهِ كَمَثَلِ الْقَرْحَةِ یَمُدُّهَا الْقَیْحُ وَالصَّدِیْدُ فَاَیُّ الْمُدَّتَیْنِ غَلَبَتْ عَلَیْهِ حُكِمَ لَهٗ بِهَا وَاَذْهَبَتْ بِهٖ یعنے دل چار ہین ایک وہ جو خالی سب سے اور مبرا عیوب سے اسمین چراغ روشن ہوتا ہے یہہ دل مومن کا ہے دوسرا دل کالا ہے الٹہا ہوا اندہیری بھری ہوی وہ دل کافران کا ہے تیسرا دل پردے پڑا ہوا ہے اور ڈھپا ہوا پردون مین یہہ منافقانکا ہے چوتھا وہ جسمین چھپا یا ہوا ہے ایمان اور نفاق پس مثل ایمان کی اسمین کیسی ہی مانند

بھاجی کے کہ اسکو پانی برتنا ہے اور خوشبو بھی کرنا اور مثل نفاق کا اسمین مانند زخم کے ہے جو بڑہتا ہے اسکو پیپ ریم پس
یہہ دونو بڑہانے والون مین جو کہ غالب آتا ہے اوپر اسکے حکم کرتا ہے اپنے دیسا اور لیجاتا ہے اسکو اور تیز تر قلب بہت رغبت
رکھتا ہے ماں سے جو نفس امارہ ہے اور بعضے دلان ماں باپ دونو سے بھی رغبت رکھتے ہین کبھی ایدہر اور کبھو ادہر حکم
انکا موجب سعادۃ وشقاوۃ کے ہے اور عقل جوہر ایک ہے روح علوی سے اور قلب و نفس مخلوقات سے ہین اور روح علوی
بسبب پاکیزگی اپنے پیدائش سے ہمیشہ پروردگار کے شوق مین ترقی کرتا چہتا ہے وہ لطیفہ ایک ہی ربانیہ رئیس بدن انکا اور
بدن اسکا ملک ہے اور دل پائے تخت اور تائید کرتا ہے عقل کو تا وہ خالق کو اور آخر کے نفع و نقصان کو سمجھے اور وہی
پہچانتے والا نامی کا مان کو اسی سبب سے لایق عذاب و راحت پانے کا ہوا انتہا ارواح تمام تین ہین نباتی
حیوانی انسانی روح نباتی قوت نمو کلی رکھتی ہے حیوانی مین دو روح ایک نباتی جو قوت نمو کلی رکھتی ہے دوسری
حیوانی جو قوت حس و حرکت کی رکھتی ہے اور انسانی مین تین روح ایک نباتی دوسری حیوانی تیسری انسانی روح
انسانی کیا کہ قوت عقل و ادراک کی رکھتی ہے اور تہوڑی کیفیت روح کی نوین باب مین آویگی پہر فضیلت مین آدم کے
اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ
مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا یعنے قسم ہے کہ
البتہ مکرم کئے ہم اور بزرگی دئے آدم اور اولادِ آدم کو نیک صورت اور بہت معتدل مزاج اور قد اور نیک اور بد کی تمیز
سے اور فہم اور گویائی اور اشارات اور ہدایت پانے سے اور زمین پر جو کچھ ہے اس پر قابض اور متصرف ہونے
اور کسب کرنے سے دین اور دنیا کے کہ ایسے ہزارون فضایل ہین اور فضیلت انسان کی یہہ بھی ہے کہ ہر انسان
کھانا اپنا اپنے ہات سے اٹھا کر کھاتا ہے اور حیوانات منھہ اور دانتوں سے اٹھا کر کھاتے ہین اور چڑہائے ہم
بنی آدم کو خشکی مین چارپائی جانورون پر جیسا گھوڑا اونٹ گدھا اور ہاتی وغیرہ اور بہران اور دریا مین
جہازان اور کشتیان پر اور روزی کر دئے ہم انکو کہانے مزہ دار اور پانی خوشگوار سے اور انواع و اقسام کے میوون
سے اور بزرگی دیئے ہم شرف و کرامت سے اوپر بہت مخلوقات کے اسی سبب سے کہتے ہین کہ جب انسان ترقی کرے طرف
صفاتِ کمال اپنے تو ملایک پر فضیلت اور بڑا اپنا پاتا ہے جب اترے اپنے رتبے سے بسبب بدی کے تو حیوان سے زیادہ گرا
ہے قطعہ؀ انسان ترقی مین افضل ہے ملایک سے ؁ رتبے سے گہٹے گروہ حیوان سے بدتر ہے ؁ انسان اسے کہتے ہین جو پایا
شرف اپنا ؁ جب پہنچے نہ رتبے کو بدتر سگ و خر ہے ؁ اور قرآن شریف مین بھی مثال الانعام چارپایان کے مانند آیا ہے تیسرا
باب ایمان و اسلام و کفر کلمات و اقسام گناہ کبایر مع ذکر محارم و گناہ صغایر
اور ذکر رویت و علم غیب و نجوم و فال و جواز تفاول و استخارہ و اقسام توحید
و شرک و مباہلہ و شکر احسان حق و والدین وغیرہ و جواز واسطہ اور ثواب

بخشش کے بیان میں ایمان فرض دائمی ہی مکلف سے کسی وقت چھوٹ نہیں سکتا اور معنی لفظ ایمان کی امن دینا چھپالینے اور اپنے کو عذاب میں ڈالنے سے اور جاننا خدا اور رسول کو حق یعنے کہے ہیں معنی اسکی سچا ماننا اور راست جانکر دل میں رکھنا اور زبانسے اقرار کرنا مگر سچو تی دل کی ایمان کی حقیقت ہی اور اقرار زبان کا ظاہر میں احکام جاری ہونے کے واسطے شرط ہے اور بعضونکے پاس رکن ہے اور پوچھے سو وقت بھی اقرار کرنا قدرت ہی تو شرط ہے نہیں تو مکا بھی مومن ہی اتفاق سے چار امام کے اور پوچھے سو وقت گویائی پر قدرت رکھتی ہوی تکرار کرنا اقرار نہیں کرنے پر کفر ہی بالاتفاق کیونکہ دلیل غیر تصدیق پر ثابت ہوتی ہی اور امام ابی حنیفہ کے پاس تصدیق دلی اور اقرار لسانی دو نو رکن ہیں مگر گونگے کو تصدیق قلبی کفایت کرتی ہی کیونکہ انہیں نپایا نشانی انکار کی وہی دلیل ہی اقرار کی اور صحیح حدیث میں آیا ہے کہ ایمان کو ستر پر کئیتے شاخ ہیں بڑی انہیں لاالہ الا اللہ اور ادنا انہیں کی دور کرنا وہ چیز انکا جو مسلمانوں کو ایذا پہنچاتے ہیں اور حیا بھی انہیں کی ایک شاخ ہی اور ایمان واسلام ایک ہی تھوڑی تفاوت سے ایمان سچو تی دل کی اور باطن کے حال کی اور اسلام کیا ہی کہ قبول کرنا اللہ ورسول کو اور فرمان برداری انکی کرنا ظاہر میں یعنے شریعت کے تمام حکمان فرضان واجبان سنتان بجالانا جیسا نماز و روزہ زکوٰۃ حج و عمرہ و صدقہ فطرہ و خدمت والدین صلہ رحمی وغیرہ ادا کرنا اور جو کہ مومن ہی مسلم ہی اور مسلم مومن غیریت نہیں علما حنفیہ اَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا کہتے ہیں اور ایمان انکی نزدیک ناقص نہیں ہوتا اور علماے شافعیہ اَنَا مُؤْمِنٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی کہنا مستحب جانے اور اہل حدیث کے مذہب میں ایمان کیا ہی کہ سچو تی دلسے اور زبانسے اقرار اور اعضونسے عمل کرنا تحقیق کہ ایمان بھی تین چیز کے سبب سے کامل ہوتا ہی پس انکے قول سے ایمان بغیر عمل کے ناقص لیکن نام ایمان کا اور حقیقت ایمان کی باقی ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یعنے خواہ مخواہ وہ لوگان جو ایمان لائے اور عمل بھی کئے اچھے؛ پس ایمان کے ساتھ عمل بھی شریک ہوا آیات اللہ کو یکجان نبی کو برحق؛ ہو دل سے ادہر ظاہر و باطن مطلق؛ اعضون سے عمل کر کہ ہو کامل ایمان؛ نزدیک خدا اور رسول سبحان؛ جسکو کہ عمل نئیں ہی شریعت اوپر؛ ایمان ضعیف اُسکے ہیں اکثر؛ اور فقط جاننا آنحضرتکو ایمان نہیں بلکہ ایمان وہ کہ دلسے سا سچ جانکر اسطرف پھرنا کیونکہ کفار حضرتکو خوب جانتے تھے؛ خصوصاً علماے یہود کہ آنحضرتکی پیدایش کے آگے اپنے کتابونسے معلوم کئے تھے؛ چنانچہ ویسی خبر بھی دیتے تھے بیان اسکا ساتوین باب کے درمیان خصایص میں آویگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ یعنے پہچانتے ہیں یہ لوگ محمد علیہ السلام کو بے میل و شبہہ جیسا پہچانتے ہیں بچون کو اپنے بے شک وشبہہ؛ یہانتک کہ پیدایش کے آگے سے نام و نشان اور احوال و سیرت اور حسب و نسب موسیٰ کے زمانے سے جو اللہ تعالیٰ خبر دیا تھا توریت میں خوب جانتے تھے اور کہتے تھے قریشیون میں

ایک لڑکا پیدا ہوگا جسکے باپ کا نام عبد اللہ ہوگا؛ اور دادیال اور نانیال کا عبد مناف کا نام رہیگا باوجودیکہ
دونو جدا رہینگے؛ اور جب مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے کفار سب جانتے تھے کہ یہہ محمد عبد اللہ کے بیٹے ہیں وہ
عبد المطلب کے بیٹے وہ ہاشم کے بیٹے وہ عبد مناف کے بیٹے ہیں؛ اور انکی ماں آمنہ وہب کی بیٹی اور وہب
عبد مناف کے بیٹے ہیں اور عمر شریف چالیس سال کی ہوی بعد ظاہر میں خدا یتعالی وحی بھیجنے لگا؛ تیرا برس وہاں رہے
بعد مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائے وہاں دس سال رہکر جب کام رسالت کا پورا ہوا یعنے چار و طرف اسلام ظاہر ہو گیا
اور حاجت حضرت کے رہنیکی نرہی تب وہاں اس جہان سے تشریف فرمائے اور حضرت کی پیدائش کے آگے چنانچہ جب دعا
مانگتے تھے خدا کے پاس تو آنحضرت کے وسیلے سے مانگتے تھے؛ اور کتنے لوگ مشتاق حضرت کی دیدار کے رہتے تھے جب وقت قضا کا آتا
تو اپنے بچوں کو وصیت کرتے تھے کہ جب خاتم النبی پیدا ہووے تو ہمارا اسلام اور ایمان عرض کرو بچو؛ اور کتنے کفار شوق
میں آنحضرت کے مکے اور مدینے میں رہنا مقرر کرے جب آفتاب سپہر دین و دنیا کا نکلا تو حمد کا ہت سے فیض ایمان
کے ہزاروں کے شبستان دلسے سیاہی کفر کے دور ہوی اور کتنوں کے آنکھوں پرسے پردہ بدبختی کا نہ اٹھا یعنے
حسد اور بغض سے کافر کے کافر ہے اور ایمان لانا کیا ہی کہ کہنا دلسے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنے نہیں ہے
کوی معبود پوجنے سزاوار پرستش کرے جانے کے مگر اللہ اور محمد صلعم بھیجے گئے خدا کے ہیں بھلے دلیں سا سچ سمجھکر بعد زبان سے
اقرار کرنا بعد ایمان کے صفتان موافق حکم شرع کے سمجھکر عمل کرنا ایمان مجمل یعنے صفت ایمان اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ
وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی
وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ یعنے ایمان لایا میں اپر اللہ تعالے کے اور ملایکان اور کتابان اور رسولان
پر خدا کے اور دن پچھلا یعنے قیامت پر اور اپر تقدیر نیکی اور بدی اسکے وہ اللہ ایسا جو نرا ہے اور اٹھنا جان کے ساتھ
بعد موت کے حق ہے اور چاہیئے کہ ایمان غیب پر اپنے قصد و ارادیسے لانا اگر جبر سے لاوے تو صحیح نہیں اور ایمان لائے
سو اسپر بدگمانی نکرنا اور بے سبب شرع کے ایذا نہ دینا اور مال نہ چھین لینا اور سر نہ کاٹنا اور اسکے عورت بچوں کو قید نہ کرنا تفصیل اس
مجمل کی آگے بیان ہوگی اور جو کہ حرام و حلال کو خلاف جانے وہ موحد نہیں بلکہ کافر و مشرک ہی اور عذاب سے حق کے ڈرتے رہنا اور
امیدوار رحمت کے اور اگر کسیکو عربی زبان معلوم نہیں تو اپنی زبان میں مضمون اسکا ادا کرنا اگر عمر میں ایکبار بھی کلمہ پڑہے تو
فرض ادا ہوا لیکن ہر دم چاہیئے کہ وضیفہ کرے تا ایمان تازہ ہوتا رہے جیسا کہ پانچ ارکان ایمان کے کلمہ اور نماز اور روزہ
حج و زکوٰۃ کو پانا اور کوشش سے نگہبانی کرنا مومن پر فرض ہے ویسا ہی پرہیز کرنا ہر چیز سے جو ایمان کو گھٹانے والی ہے
ضرور کہ خوبی آخرت کی ایمان پر مقرر ہے قطعہ؛ ایمان کو بچا قبر تلک گرچہ لیجاوین؛ اس ہمت و چالاکی پہ شہباش
ہماری؛ اس دن سے یقین مرد ہوے خلد کے حقدار؛ پھر پاتے کئے دولت دیدار خدا کی؛ قطعہ گر کیلی کو ایمان کے
لیجاوے جہان سے؛ کھولے تو در خوبی عقبیٰ کو بلا شک؛ کیلی ہے اگر گم تو معاذ اللہ ہی در بند؛ دوزخ کے سوا کچھ نہ میسر ہو

ایک لڑکا پیدا ہوگا جسکے باپ کا نام عبداللہ ہوگا؛ اور دانیال اور دانیال کا عبدمناف کا نام رہیگا باوجودیکہ دونو جدا رہینگے؛ اور جب مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے کفار سب جانتے تھے کہ یہہ محمد عبداللہ کے بیٹے ہیں وہ عبدالمطلب کے بیٹے وہ ہاشم کے بیٹے وہ عبدمناف کے بیٹے ہیں؛ اور انکی ماں آمنہ وہب کی بیٹی اور وہب عبدمناف کے بیٹے ہیں اور عمر شریف چالیس سال کی ہوئی بعد ظاہر میں خدا تعالیٰ وحی بھیجنے لگا؛ تیرا برس وہاں رہے بعد مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائے وہاں دس سال رہکر جب کام رسالت کا پورا ہوا یعنے چاروطرف اسلام ظاہر ہو گیا اور حاجت حضرت کے رہنیکی نرہی تب وہاں اس جہان سے تشریف فرمائے اور حضرت کی پیدائش کے آگے چنانچہ دعا مانگتے تھے خدا کے پاس تو آنحضرت کے وسیلے سے مانگتے تھے؛ اور کتنے لوگ مشتاق حضرت کی دیدار کے رہتے تھے جب وقت قضا کا آتا تو اپنے بچوں کو وصیت کرتے تھے کہ جب خاتم النبی پیدا ہووے تو ہمارا اسلام اور ایمان عرض کرو؛ اور کتنے کفار تو ان میں آنحضرت کے مکے اور مدینے میں رہنا مقرر کرے جب آفتاب سپہر دین و دنیا کا نکلا تو حمکاہت سے فیض ایمان کے ہزاروں کے شبستان دلسے سیاہی کفر کے دور ہوی اور کتنوں کے آنکہوں پرسے پردہ بدبختی کا نہ اٹھا یعنے حسد اور بغض سے کافر کے کافر رہے اور ایمان لانا کیا ہی کہ کہنا دلسے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے نہیں ہے کوئی معبود موجود سزاوار پرستش کرے جانے کے مگر اللہ اور محمد صلعم بھیجے گئے خدا کے ہیں بھلا دلیں سانچ سمجہکر بعد زبان سے اقرار کرنا بعد ایمان کے صفتاں موافق حکم شرع کے سمجہکر عمل کرنا ایمان مجمل یعنے صفت ایمان اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ یعنے ایمان لایا میں اوپر اللہ تعالیٰ کے اور ملایکان اور کتابان اور رسولان پر خدا کے اور دن پچھلا یعنے قیامت پر اور اوپر تقدیر نیکی اور بدی اسکے وہ اللہ ایسا جوڑا ہے اور اٹھاجان کے ساتھ بعد موت کے حق ہے اور چاہیئے کہ ایمان غیب پر اپنے قصد و ارادے سے لانا اگر جبر سے لاوے تو صحیح نہیں اور ایمان لائے سو اسپر بدگمانی نکرنا اور بے سبب شرع کے ایذا نہ دینا اور مال چھین نا اور سر نہ کاٹنا اور اسکے عورت بچوں کو قید نہ کرنا تفصیل اس مجمل کی آگے بیان ہوگی اور جو کہ حرام و حلال کو خلاف جانے وہ موحد نہیں بلکہ کافر و مشرک ہے اور عذاب سے حق کے ڈرتے رہنا اور امیدوار رحمت کے اور اگر کسیکو عربی زبان معلوم نہیں تو اپنی زبان میں مضمون اسکا ادا کرنا اگر عمر میں ایکبار بھی کلمہ پڑہے تو فرض ادا ہوا لیکن ہردم چاہیئے کہ وظیفہ کرے تا ایمان تازہ ہوتا رہے جیسا کہ پانچ ارکان ایمان کے کلمہ اور نماز اور روزہ حج و زکوٰۃ کو پانا اور کوشش سے نگہبانی کرنا مومن پر فرض ہے ویسا ہی پرہیز کرنا ہر چیز سے جو ایمان کو گھٹانے والی ہے ضرور کہ خوبی آخرت کی ایمان پر مقرر ہے **قطعہ**؛ ایمان کو بچا قبر تلک گرچہ لیجاوین؛ اس ہمت و چالاکی پہ شاباش ہماری؛ اس دن سے یقین مرد ہوے خلد کے حقدار؛ پھر بات کئے دولت دیدار خدا کی؛ **قطعہ** گر کیلی کو ایمان کے لیجاوے جہان سے؛ کھولے تو در خوبی عقبی کو بلاشک؛ کیلی ہے اگر گم تو معاذ اللہ ہے دربند؛ دوزخ کے سوا کچھ نہ ملیگا

جو کفر کہ ہوتا ہی وہ اِس زمانے میں عام بہت بلکہ خاص میں بھی کثرت استعمال کے سبب سے جاری ہی پس سچے مسلمانوں کو جو ایمان
چاہتے ہیں پرہیز اُس سے واجب وہ تمام باتان لکھے تو طول ہوتا ہی اِسواسطے تھوڑے لکھتا ہوں تا مومنین اسطار
کے باتان سنے پرہیز کرین جو بات کہ دین کے حقارت اور ہنسی پر ملی ہوی اگرچہ وہ بات مستحب یا نفل یا کوی دین کے کام سے
ہووے کفر لازم آتا ہی یا شرع کے منع کئے گئے چیزان کی تعظیم کرے اگرچہ وہ کام مکروہ بھی ہووے کفر و
ردت یعنے پلٹنا دین سے لازم آتا ہے یا کہے نماز اور روزہ اور تمامی فرایض مجھے نفع نہیں دیتے یا نقصان پہنچاتے
ہیں کافر ہے یا کہے شراب اور دوسرا نشہ کرنا نیک یا خوش ہے کافر ہوا اگر کوی کلمۂ کفر رغبت سے زبانی کہے
اگرچہ دل اُسکا ایمان پر ثابت ہے کافر اور خدا پاس مسلمان نہیں یہہ بات ابن حجر زواجر میں اور ملا علی قاری
فقہ اکبر کے شرح میں لکھے ہیں اور اکثر کلمات کفر محیط اور یہہ دو کتابوں سے لکھے گئے ہیں اخبار شرع کے جو
متواتر ہیں منکر اُسکا کافر اور ہر چند کلمۂ کفر بغیر اعتقاد کے ہنسنے کے طور پر بھی کہے کفر لازم آتا ہے خلاصہ میں لکھا ہی کہ
حدیث کو رد کرے تو کفر ہی مگر متاخرین کے قول سے متواتر حدیث کو رد کرنے والا کافر اگر غیر متواتر کو اہانت کے رو سے
انکار کیا تو کافر ہی اگر کوی کہے اہانت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میلے تھے کافر ہے یا کوی کسی کو
کافر کے نام سے پکارے وہ جواب دیا دونو کافر ہیں اور دین کے جو باتان کہ اجماع سے ثابت ہیں جیسا خدا کی قدرت
تمام ممکنات پر ہے منکر اُسکا کافر اور قرآن و آسمانی کتابان اور شرع کے حرام کاموں کا منکر کافر ہے اور جو کہے کہ محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم سیاہ رنگ تھے یا عربی نتھے یا کہے کہ نہیں جانتا ہوں کہ مکے میں پیدا ہوے یا نہیں یا مدینے میں وفات ہوا
یا نہیں یا آنحضرت علیہ السلام کو نالایق چیز اسے مثال دیوے جو اُنکے عالی شان کے برابر نہو یا ذات مبارک میں کچھ نقصان
بوجھے یا دین و فعل میں نقصان لگانے اجماع کے قول سے کافر ہے اور اکثر حنفی اور علماے شافعی کے قول سے اُسکا
توبہ بھی مقبول نہیں اگر مشورت دیوے کافر کو ایمان نہ لانے پر یا خدا اور رسول کی مسخری کرنے یا امر و نہی اور وعدہ
و وعید کے اعتقاد نہیں کرنے پر کافر ہے یا اگر کہے کہ خدا یہہ کام کرو کہے تو بھی نکرونگا یا اگر قبلہ ہو تو نماز نہ پڑہونگا یا
عداوت یا حقارت سے کہے کہ خدا جنت دیوے تو نجاونگا یا کہے مرض مجھ پر ظلم کیا یا اپنے مظلوم کو کہے یہہ ظلم
خدا کی تقدیر سے تھا میں بغیر تقدیر اُسکے کرتا ہوں یہہ سب صورتان میں کافر ہے اور قرآن مجید کو راگ یا ستار
یا لکڑی و دف وغیرہ پر پڑھے کفر لازم آتا ہے اور منکر عذاب قبر کا یا ہول قیامت یا میزان یا صراط یا جنت
اور دوزخ کا کافر ہے یا اگر حقارت قرآن شریف کی کرے جیسا معاذ اللہ اُسپر پاؤں رکھے کافر ہی یا مسجد کی
حقارت کرے جیسا کہ اُسمیں نجاست ڈالے کافر ہی یا کوی پوچھے کہ قرآن کیوں نہیں پڑھتا اور حقارت کیا کافر
ہوا اگرچہ یک آیت کی بھی ہووے یا کسی چیز یا تاویل سے عیب قرآن کا نکالا کافر ہوا یا اہانت سے کہے
قرآن سنکر عجب راگ ہی کافر یا کوئی آیت کو اپنے باتان میں استعمال کرے جیسا مجلس میں مسخری سے کہے

فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا یا کہے بیا یا تو گھر یا پیٹ یا اپنے منہ کو مانند وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ کے یا کوی سورہ بہت
پڑھتا ہو اُسے کہے کہ اُس سوریکا گریبان پکڑا ہے کافر ہے کیونکہ یہہ سب طوروں سے حقارت ثابت ہے اِسیطرح تمام
سورے اور آیتوں میں حقارت کریتو کفر لازم آتا ہے یا کہے پیالہ بھرتے وقت وَكَأْسًا دِهَاقًا یا مسخری سے تولتے یا
ناپتے وقت کہے اِذَا كَالُوهُمْ اَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ کافر ہے یا کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
ہر کام میں کہنے سے غنی نہیں کرتا اِسیطرح تسبیح اور تہلیل اور تمامی ذکران پر کہے تو کفر ہے یا کہے کہ تنگ یا کہا تنگ سُبْحَانَ
اللّٰہُ کہیں ہم یا موذنکو جھٹلا لین یا کہیں آواز موذنکی نا قوس یا گنٹھے کی سی لگی ہے کافر یا نشہ بازی اور فعل حرام اور
زنا کے وقت بسم اللّٰہ کہے یا شکر کے رہ سے الحمد للّٰہ کہے کافر ہے یا کہے قرآن عجمی ہے یا کہے خدا نے مجھے نقصان دیا میں
اُسکا حق ناقص کرونگا یعنے نماز اور روزہ اور قرآن ترک کرونگا حقارت کی رہ سے کافر ہے یا سمجھے کہ میرے پر حکم نہیں یا کہے خدا مجھہ
پر نماز بھی فرض کرتا تو نہ پڑھتا اگر اسطرف قبلہ بھی ہو تو سجدہ نکروں یا کہے خدا کی عبادت ڈر سے دوزخ کے اور طمع
سے جنت کے کرتا ہوں نہیں تو نکرتا یہہ سب صورتوں سے کفر لازم آتا ہے اور جو کہ نماز سوائے رمضان کے نکرے اور کہے
صبر کرتا ہوں جبتک کہ رمضان نہ آوے یا کہے اِسقدر بھی نماز بہت اور بڑی ہے حقارت سے یا کہے نماز کیا پڑھوں کہ عورت
نیچے بدن رکھتا ہوں یا کہے کسقدر نماز پڑھوں کہ دل تنگ ہوا اور خاطر ملول ہوا یا کہا نماز سے سیر ہوا یا کہا کراہت کیا یا کہے
نماز پڑھنا اور چھوڑنا یکسان ہے یا کہے کیونکر نماز پڑھوں کہ ماں باپ موے ہیں یا کہے نہ پڑھونگا جبتک کہ ایک پیچھے
سے نہ مرے پس کافر ہوتا ہے سبب انکار کرنے فرض قطعی کے اِسیطرح انکار تمامی فرضوں کا جیسا نماز روزہ
حج اور زکوٰۃ غسل جنابت اور پاکی حدثوں سے نماز کے وقت اِسیطرح انکار کرنا اُس حرام کا کہ جسکی حرمت پر اجماع
ہے جیسا شراب اور زنا اور قتل ناحق اور مال یتیم کا کھانا اور سود اور سور وغیرہ کہ جسکے حرام ہونے میں شک نہیں
کافر ہے یا کہے فرشتہ یا نبی بھی گواہی دیوے تو سچ نجانونگا یا کہے یہہ شخص نبی ہوتا تو بھی نہ پھرتا میں اُسکے طرف یا کہے شک
سے اگر نبی کا کہا سچا ہے تو نجات پاوینگے یہہ سب صورتوں سے کافر ہوتا ہے کیونکہ اِسمیں شک اور حقارت نبوتکی ہوتی ہے یا کہے
نا حق نہ لونگا اگرچہ لیناء سنت ہے یا اگر کوی کافر اسلام لاوے اور مسلمانوں میں زیادہ مہینے سے رہے کوئی پوچھے پانچ
وقت کی نماز سے تو کہا میں جانتا ہوں کہ فرض ہے یا نہیں باوجود علم کے کافر ہے یا بغیر وضو کے نماز یا سجدہ کرے
ریا سے حلال جانکر کافر ہے مگر شرم سے حلال نجانکر کیا تو کافر نہیں اور سجدہ غیر قبلہ کے طرف بغیر شک کے حقارت سے
کرے تو صاحب گناہِ کبیرہ ہے اور بعضے کفر کہتے ہیں خلاصے میں لکھا جو کہ عالِم کا دشمن ہووے بغیر سبب ظاہر کے
خوف کفر کا ہے اور ملّا علی قاری کے قول سے کافر ہے اور جو کہ مسخری کے راہ سے اُستاد بنکر بچونکو لکڑی سے مارے تو کافر
ہے اِسیطرح واعظ کی شکل بنا کر مسخری کریتو کافر ہے اگر کوی علم کی مجلس سے آتا ہے اُسے کہے کہ دیول سے آیا تو کہنے والا کافر
ہے کوی کہے کون کر سکتا ہے عمل موافق فرمان علما کے کافر ہے یا علم کی مجلس میں جانیوالے کو کہے مسخری سے کہ اگر تو وہان

گیا تو تیرے پر عورت مطلقہ یا حرام ہے کافر ہے یا کہے شرع کیا چیز ہے یا عالم کی حقارت اور مسخری وانکار کیا کافر ہوا
یا شریعت یا اُسکے مسئلے یا تیمم کی حقارت کیا انکار سے کافر ہوا یا کہے حلال و حرام کیا ہے میں نہیں جانتا ہوں کافر ہوا یا کہے
درم ضرور ہے علم کیا کام آتا کہ آج عزت و حرمت درم کو ہے نہ علم کو کافر ہے یا کہے نفس کو تیار کیا یا رکھا ہوں دوزخ
کے کاموں کے واسطے کافر ہے یا کسی نیک مؤمن کو کہے تجھے دیکھنا سور کے برابر ہے خوف کفر کا خلاصے میں لکھا ہے جو کہ بد دعا
کفر کی مسلمان کو دیوے کافر یا کہے میں چاہتا ہوں فلانے مسلمانسے کفر یا اُسے مارے خدا بے ایمان یا کہے خدا اُسے ہمیشہ
دوزخ میں رکھے یہہ تمام صورتانسے کفر لازم آتا ہے اور جو کہ اپنی ذات کے کفر سے راضی ہووے اسی وقت کافر ہوا یا کہے
اچھے مومن کو خدا کی لعنت تجھ پر اور تیرے اسلام پر کافر ہے یا کوی دعوا خدائی کا کرے یا مسخر ایسے کہے کہ میں جانتا ہوں خدا
کے خفکو یا کہے خدا جانتا ہے میں یہہ کام کیا سو حقیقت میں وہ کام نہیں کیا تھا کافر ہوا یا کہے یہودی نیک ہے مسلم سے یا
کہے روح قدیم ہے یا گمان کرے کہ ربوبیت ظہور کی اب عبودیت مجھ سے عدم ہے اسبا قسے ارادہ یہہ کہ حکام شرعی
اپنے سے اُٹھ جاوے یا اپنی فنا سے ارادہ کرے کہ صفات ناسوتیت صفات لاہوتیت ہوتے ہیں یا
ارادہ کرے کہ اپنی صفت خدا کی صفت سے بدلتے ہیں یا کہے خدا کو چشم سر سے دیکھتا ہوں یا کلام کرتا ہوں
یا کہے نیک صورت میں خدا اُترتا ہے یا کہے میرے سے خدا تمام تکلیف شرعی دور کیا یا کہے دوسرے کو ظاہری عبادت
کے واسطے چھوڑو اور مت کرو یا کہے غیر از عبادت کے بندہ خدا سے نزدیک ہو سکتا ہے یا کہے روح خدا کے نور سے ہے
جب نزدیک ہووے تو نور سے ملجاتا ہے یا کہے عورت کو کہ تو خدا اور رسول سے زیادہ دوست ہے اس محبت سے تعظیم کا
ارادہ ہووے نہ رغبت سے نفس کے یا انکار اُس صحابی کا کرے جسکی صحبت قرآن یا اجماع سے ثابت ہو کفر لازم آتا ہے
یا خلافت کا ابوبکر کے انکار کرے تو محققونکے نزدیک کفر لازم آتا ہے یا عایشہ رض کی طہارت کا انکار کرے کہ یہہ بھی
ثابت قرآنسے ہے یا معتقد ہووے اصحابکے کفر کا یا کہے کہ میں اپنے فعل کو پیدا کرتا ہوں یا کوی ایمان سے پوچھے
تو کہے میں نہیں جانتا ہوں حقارت سے یہہ تمام صورتان کفر کے ہیں زواجر میں تفصیل سے کفر کے کلمات لکھے ہیں میں
مثال کے واسطے تھوڑے لکھا ہوں بہت ضرور ہے ہر مسلمان کو جو نیک عاقبت چاہنے والا ہے خصوصاً غصے کے وقت نفس
کی خواہش کے موافق باتان نکرے اور ایسے باتونسے ہمیشہ پرہیز کرے بلکہ رات دن میں ضروری بات کرنا اور غصے کے وقت
خاموش رہنا ثواب ہے حدیث میں آیا ہے جو کہ خدا اور عاقبت کے طرف پھرا ہے وہ نیک بات کرے نہیں تو خاموش رہے اور موافق
عالم کے دین کے کا سو نہیں بات کرنا اگر احکام اصول اور قواعد اور مسایل کے نہیں جانتا ہے تو گفتگو اور اعتقاد نکرنا کوی چیز کو بغیر دریافت
شرعی کے شرحمیں لکھے کہ عامی شخص اپنے نفس کی خواہش کے موافق دین میں باتان کرنا کفر ہے اور عامی شخص باریک مسئلے میں دین کے
سوال کرنا جیسا مسئلہ صفات اور کلام اور جبر اور قدر اور مانند اُنکے حرام ہے انتہا بعضون نے اُنکو بھی کفر کلمات کہے
اگر کہے کہ ہم انبیا کو جانتے نہیں کہ کون ہیں یا کہے ہمیں معلوم نہیں کہ محمدؐ یا موسیٰؑ یا عیسیٰؑ نبی ہیں یا نہیں یا کہے نبی مر گئے ہمکو کیا

کام رہا اُنسے یا کہے اللہ جو کچھ چاہیگا سو کریگا شفاعت کسو کی کام نہ آویگی یا کہے ہمکو کیا معلوم کہ کون شفیع ہوگا خدا جسکو چاہیگا
ہمارا شفیع کراویگا یا کہے نبی خود محتاج ہیں اپنے گنہ بخشانے میں دوسرے کی کیا شفاعت کرینگے یا کہے نبی کی دعا بھی
مقبول نہیں ہوئی کسو کی شفاعت کیا کرینگے یا کہے اجی جاؤجی کہ محمدؐ چچا کے حق میں تو کچھ کر نہ سکے دوسروں کو کیا کرینگے
انتہا قطعہ ؛ اگر ہو تابع احکام دین بازبان و دل ؛ تو سمجھ عمر سے بات آوے گوہر ایمان کا ؛ نہیں وہ تابع شیطان و نفس ہوتا
ہے ؛ جو کوئی دل سے ہو تابع حدیث و قرآن کا ؛ وگرنہ کیا کہوں اس سیاہی کو ہیہات ؛ کہ صاف ہوتا ہے اطلاق کفر
جو مانکا ؛ مگر ہے ایک مجرب دوا کریں توبہ ؛ انجاوے اسکے سوا درد کفر و عصیان کا ؛ اور لازم ہے کہ واسطے دفع رد
یعنے دین سے پھرنیکے گنہ دفع کرنیکو ہر صبح و شام اور بعد اکثر باتوں کے یہہ دعا پڑھتے رہنا اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَتُوْبُ وَاَتَبَرَّءُ اِلَيْكَ مِمَّا تَكْرَهُهٗ قَوْلًا
وَّفِعْلًا وَّنَظَرًا وَّسَمْعًا وَّخَاطِرًا وَّضَمِيْرًا وَّاُجَدِّدُ الْاِسْلَامَ وَالْاِيْمَانَ بِقَوْلِ اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور ملا علی
قاری فقہ اکبر کے شرح میں واسطے دفع ردت کے یہہ دعا لکھے ہیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ
شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ جانا چاہیے کہ گناہگاری اور بدکرداری بندیکو کافر نہیں کرتی بلکہ فاسق اور گنہگار
کرتی ہے پس مومن دو قسم کے ہیں ایک تابعدار فرمانبردار یعنے مسلمان کامل دوسرا عاصی بدکردار یعنے مومن ناقص
لیکن نام مومن کا اور خطاب مسلمانی کا باقی اور جاری کرنا مسلمانی کے احکام فاسق اور عاصی پر قرآن اور حدیث
سے ثابت ہے چنانچہ فاسق و عاصی کے جنازے پر اصحاب نماز پڑھتے مسلمانونکے گورستان میں دفن کرتے تھے سوائے مرتد کے
کہ انکو کہیں گاڑتے تو قبر نہ باندھتا زمین برابر کر دیتا اور مرتد وہ ہے جو ایمان لا پھر جاوے اور احکام مرتد کے وہ ہیں کہ
جب بیقین معلوم ہووے کہ دین سے پھر گیا اسکو تین دن قید کرکے توبہ کرانا اگر کیا تو خوب ہے نہیں تو قتل کر دینا پس معلوم ہوا
کہ فاسقان اور گنہگاران اسلام کے دایرے سے باہر نہیں اور گناہ دو قسم کا ہے ایک صغیرہ دوسرا کبیرہ
وہ جو یقینی دلیل سے معلوم ہوا ہووے اور اسپر وعید یعنے عذاب سے دوزخ کے خبر ہووے اور مسلمانوں میں وہ گناہ فاحش ہوا اور شرع
میں اسپر حد آوے بھی شنیع ہووے اور گناہ فاحش بھی دو قسم کے ہیں ظاہریہ و باطنیہ ظاہریہ کا بیان آگے آتا ہے اور باطنیہ
جیسا نفاق اور ریا اور سمعہ اور کبر اور عجب اور حسد وغیرہ اور گناہ کبایر ظاہریہ مفصل یہہ ہیں خون ناحق و متعہ اور زنا
اور لواطت اور ننگے یعنے برہنہ ہونا کسو کے روبرو اور ستر یعنے چھپانے کا بدن امام اعظمؒ کے پاس گھٹنے تک ناف تک
ہے اور باپ کی عورتوں کو نکاح کرنا جانیں کہ بیان محارم کا اگرچہ اس مقام سے دور ہے مگر واسطے پوچھنے اور نفع عوام کے
اکثر لوگ محتاج ہیں یہہ مترجم لکھتا ہے کہ تفسیر میں سورہ سئل سایل کے شاہ عبدالعزیز جو تفصیل محرمات کی کرتے

سو یہ ہے لواطت کرنا وہ کیا کہ جماع کرنا پاپخانہ کی راہ سے مرد سے ہو یا نکاحی عورت سے یا باندی یا غلام یا غیر سے
حرام ہے یہی حکم ہے اگر جماع کریں خرچی عورتسے یعنے کسبن یا دوستی کری ہوئی عورتسے اگرچہ بغیر مزدوری کے ہووے
یا جبر سے زنا کرے حرام ہے یہی حکم ہے متعہ کی ہوئی عورت کا جو مزدوری اور زنا کے بعداد سے ہووے یا کسیکے ملک
کی باندی کو مالک کے حکم سے لا کر جماع کریں یا عورتسے عورت ملکر شہوت رانی کرے اس ملک میں اُسکو چپٹ بازی
کہتے ہیں یا ہاتسے اپنے پیشاب کرنیکے اعضے کو حرکت دیکر شہوت رانی کرے جیسے زلق کہتے ہیں یہی حکم ہے نکاح اپنے
محرملسے کریں تیج اپنے نسب کے محرمان کا مثال ماں اور بہن اور پھوپی اور خالہ اور بھائی اور بہن کے بچے وغیرہ صہری یعنے
سسر کیطرف کے محرمانکا مثال ساس عورتکی بہن عورت نکاح میں ہے تک اور عورتکی پھوپی اور عورتکی خالہ وغیرہ
دودھ کے ناتے کے محرم کا مثال دودھ پلائی سو دایہ اور اُسکے جتران اور شاخان اور کسو کی جورو کو اپنی جورو کرنا حرام ہے
یہی حکم ہے مشرک عورت کا اور فاحشہ کا جو توبہ نہین کی کہ نکاح انسے صرف حرام ہے انتہا اور زواجر میں فرکر
کیئے کہ ہمسائے کی عورتسے زنا کرنا بہت عذاب ہے اور بیوہ سے کئے تو اُس سے زیادہ سخت عذاب ہے سب سے
زیادہ بدمحرمان سے کئے تو عذاب ہے وہ کون ماں بہن خالہ بھانجی بھتیجی اور بیٹیاں اُنکی اور دادی نانی
ساس بہو میندرہ ماں پھوپی میندرہ بہن وغیرہ اور مردوالی عورتسے زنا کرنا بدتر حرام ہے باکرہ سے ثیبہ کا
گنہ بدتر ہے جوان سے بوڑہی کا گنہ سخت ہے باندی سے بی بی کا زنا اشد ہے غلام سے صاحب کو گنہ
زیادہ ہے جاہل سے عالم کا زنا بدتر اور اکثر خرابی نظر سے پیدا ہوتی ہے کہ بدنظر زہر آلودہ تیر ہے جب لگی
تو مشکل ہوی اور بیگانی عورت کو حرص و شہوت کے نظر سے دیکھنا حرام ہی اسواسطے اللہ تعالی نے سوائے
محرم کے دوسرون سے گوشے کا حکم فرمایا محرم وہ جنکے ساتھ نکاح درست نہین جیسا باپ دادا پر دادا اور جہاں تک
کہ اوپر ہووین اور نانا پرنانا انکے اوپر جہاں تک کہ ہووین اور بیٹا پوتا پرپوتا جہان تک کہ نیچے ہووین اور نواسا پرنواسا
جسقدر کہ نیچے جاوین اور سگا اور میندر چچا اور سگا اور میندر ماموں اور اپنا سگا اور میندرا بھائی اور
بھی اُنکا بیٹا پوتا پرپوتا جہانتک کہ نیچے ہووین اور بھایا انکا نواسا پرنواسا اور جہانتک نیچے جاوین اور
اور بہن کا بیٹا پوتا پرپوتا اور نواسا پرنواسا اور جہانتک نیچے جاوین اور شوہر کا باپ دادا پردادا اور
نانا پرنانا اور جہانتک اوپر ہووین اور شوہر کی دوسری جورو کا بیٹا یعنے میندرا بیٹا پوتا پرپوتا جہانتک
نیچے ہووین اور داماد وغیرہ اس قسم کی قرابت محرم ہی اور دودھ پلانے والی مرضعہ اور اُسکا مرد
ماں باپ کے برابر ہیں نکاح نہین درست ہونے میں اسیطرح دودھ پلانے والی کی سوکن اور شوہر
اور ایسے ہی انکھ لگائے ہوئے لوگ اپنے ماں باپ کے یا دودھ کے ناتے کے حرام ہیں اور وہ اُسکے جتران
اور شاخان یعنے باپ دادا بیٹا نانا نواسا اور دایہ کے بھٹاں بھایان اور دودھ بھائی اور اُنکے شاخان

یعنے بیٹا پوتا نواسا اور دودھ پینے والی رضیعہ کا شوہر اور اُسکے شاخان یعنے بیٹا پوتا نواسا وغیرہ کہ اِس قسم کے
ناتے کے سب مردانِ رضاعی محرم ہیں اِن دونو قرابت کے سب محرمان یعہ مردان کے روبرو نکلنا حلال
ہی مگر جوانان اور بالغ عورات باپ بھای وغیرہ محرمان کے روبرو بے خوف نا نکلنا بلکہ حجاب سے بدن کو کپڑے
سے ڈھانپے ہووے ضرور کے وقت روبرو ہوکر علم فرض سیکھنا اگر کوئی ازلی بدبخت دوزخی اپنے محرمانسے
بدنظر اور بدنام ہووے تو محرم عورات کو اُسکے روبرو نکلنا حرام ہی اور نامحرم مردان کو آواز بغیر ضرورت
کے سُنانا یا دکھنا حرام ہی غیر محرم یعہ ہیں چچیرے اور خلیرے اور ممیرے اور پھپیرے بھایان اور بہنان اور دیور
اور بھاوج اور دیور کا بیٹا چچانی اور باپ کے چچیرے بھائی کی بیٹی اور نند کی بیٹی اور عورت ماموکی اور
بھتوائی اور سالی اور خلائی اور سالی کی بیٹی یعہ رشتے والے سب نامحرم ہیں بے پردہ ہونا اور حربی باندی ملک ہوئی بعد
ایک حیض سے پاک نہیں ہووے تک وطی کرنا حرام ہے اور اِس ملک کے کافرہ دہیڑنیان وغیرہ حربی نہیں
ذمیان یعنے مطیع الاسلام ہیں بغیر نکاح کے وطی حرام ہی آخر ہوا کلام انکا پھر شروع کرتا ہوں بیان جو چھوٹا
تھا گناہ کبائر کا اور باندیا نکو مسافران پر حلال کرنا منذر روافض کے اور پارسا عورت جو کسیکے نکاح میں ہووے اُسپر زنا کا بہتان
کرنا اور کافران مسلمانون کے دو حصّے سے بتر کے ہوویں تو انکے مقابلے سے بھاگنا اور جادو کرنا اور عملِ سفلی کرنا جسکے موکلان
شیطانی ہوتے ہیں اور مالِ یتیم کا ناحق کھانا اور مسلمان ماں باپ کو ناحق ستانا اور عقوقِ والدین اور والدین کی
خدمت کو چھوڑنا اور حرم میں مکۂ معظمہ کے جو کہ منع ہی وہ کامان کرنا اور سود اور رشوت کھانا اور شراب اور تمام
نشہ پینا اور چوری کرنا اور سور کا گوشت کھانا اور جھوٹ کہنا اور زکوۃ ندینا اور پیٹیان گرانا اور تول اور ماپنے میں دغا
کرنا اور مسلمانسے ناحق لڑنا اور سبِّ صحابہ اور اہلِ بیت کرنا بعضے اِسے کفر بھی کہے اور بادشاہان کے پاس
چغلی کرنا اور امر و نہی کو باوجود قدرت کے ترک کرنا اور قرآن شریف پڑھکر بھولنا اور جاندار چیز کو آگ میں
جلانا اور وصیت میں موت کے خلاف کرنا اور سوگند اپنے یا غیر کے حیات کے ساتھ کھانا اور عورتان نافرمانی مرد کی کرنا اور
مردان عورات پر ظلم کرنا اور مرد اور عورت میں فتنہ اور جدائی ڈلانا اور اہلِ علم و حافظِ قرآن کی اہانت کرنا اور خدا
کی رحمت سے ناامید اور عذابسے بیفکر رہنا اور جھوٹی قسم کھانا یا جھوٹی گواہی دینا اور بغیر عذر کے گواہی کو چھپانا
اور بغیر عذر کے رمضان کے روزے کھانا روایتونسے امام احمد اور بخاری کا اور ترمذی اور نسائی اور ابو داؤد اور حاکم اور طبرانی
کے مولانا جلال الدین انکو لکھے ہیں اور بعضے علما اسسے بھی زیادہ بیان کئے اور بعضے علما ایسن کہتے ہیں بعضے سات کے
قایل ہیں سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کوئی شخص ابنِ عباس کو پوچھا کہ کبائر تمام سات ہیں یا زیادہ فرمایے
بلکہ قریب نو سو کے ہیں مگر صحیح توبہ اور استغفار سے باقی نہیں رہتے ہیں سوا حق لوگونکے اور مرتکب یعنے گناہ کبیرہ
کیا ہوا اگرچہ بے توبہ مرا ہووے اِس آیت کی دلیل سے ہمیشہ دوزخمین نہ رہیگا قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوا

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا یعنے کہہ ای محمد علیہ السلام
ای بندگان میرے جو لوگ کہ چل نکلے اپنے حد سے یعنے گناہ کئے ناامید مت ہو بخشایش سے خدا کے خواہ مخواہ کا
بخشیگا گناہوں کو سوائے کفر و شرک کے اور گناہِ صغیرہ ایسا نہیں اور اسمیں اسقدر سختی نہیں اور پرہیز اُس سے دشوار ہے
جہانتک ہو سکے کیا چاہیے کیونکہ خدا کے غضب کے روبرو وہ بھی بڑا ہے اور رحمت کے روبرو البتہ صغیرہ ہی اور ہمیشہ
صغیرہ کرنا اور اُسپر اصرار کرنا کبیرہ سے بدتر ہی جیسا داڑھی کا کترنا کم یک مشت دو انگل سے اور خارجیان کے مذہب
میں مرتکب کبیرہ کا کافر ہی اور معتزلہ کے پاس نہ کافر نہ مومن بدی اُنکی ظاہر ہی حدیث میں آیا ہی کہ جب بندے سے گناہ
ہووے اُسکے دلپر کالا نقطہ پڑتا ہی اگر توبہ کیا پاک ہوا نہیں تو روز بروز بڑتا ہی یہانتک کہ تمام دلکو کالا کر دیتا ہی پھر وہ
شخص ایمان اور حق بات نہیں قبول کرتا ہی ایسے لوگوں پر اللہ تعالی فرماتا ہی کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَطَبَعَ
اللّٰہُ وَخَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ حاصل یہہ کہ گناہ سے انسان کا دل کالا ہو جاتا ہی اگرچہ مومن کو گناہ اصلِ
ایمان سے باہر نہیں لاتا مگر خوف ہی کہ رفتہ رفتہ کفر طرف کھینچیگا مومن کو تین بات پر تھہرنا ضرور ہی پہلے لقمہ جو
بھوک کو بند کرے دوسرا کپڑا جو بدن کو ڈھانپے تیسرا مکان جو سردی اور گرمی کو پناہ دیوے زیادہ اِس سے خیال
دوڑانا مباحات میں آخر مکروہات اور محرمات میں کھینچتا ہی قطعہ ؎ گل کریگی رفتہ رفتہ شاخِ خواہش نفس کی ؎ جان مت
بلبل ساده کا نٹوں سے تک ہشیار ہو ؎ نا بھریگی اُسکی خواہش جسقدر سامان کرے ؎ پر تبہ اسمیں تریسے دین کا ہر کار ہو
یکقدم باہر نہ رکھ سرحد سے دینکی ای اخی ؎ ہی وہ میدان کفر کا مت داخلِ کفار ہو ؎ حقکی رویت کا بیان
خدا کو بغیر دیکھے ایمان لایا چاہیئے کہ دنیا میں سوائے آنحضرت علیہ السلام کے کوئی اس آنکھ سے دیکھا نہیں اور محدثین
اور فقہا اور متکلمین اور مشایخ طریق کے قول سے اولیا کو بھی دیدار چشم سر سے حاصل نہیں دعوا کرنیوالا جھوٹا ہی
شیخ علاء الدین قونوی شرح تعرف میں لکھے ہیں کہ اگر کسی معتبر سے نقل اُسکی صحت کو پہنچے تو تاویل کیا چاہیئے اور
تفسیر گواشی میں لکھا ہے کہ رویت سوائے آنحضرت کے کسیکو جایز نہیں اور کتاب انوار میں لکھا ہی کہ دعوا کرنے
والا رویت اور ہم کلامیکا کافر ہے اور عقیدۂ منظومہ میں لکھا ہی کہ یہہ دعوا کرنیوالا زندیق ہی اور تمامی اہلِ
اسلام کہتے ہیں کہ اگر دنیا میں سوائے آنحضرت کے رویت ہوتی تو موسی کو حکم لَنْ تَرَانِیْ کا نہوتا یعنے جب موسی خدا سے دیدار کا
سوال کرے تو حکم ہوا نہیں دیکھہ سکیگا پس مفسرین صاف لکھے ہیں کہ دنیا میں رویت چشم سر سے نہیں ہے مگر خواب میں سلف کے
قول سے جایز ہے بیان اُسکا بعد ذکر شفاعت کے رویت میں آئیگا غیب کا بیان اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ یعنے
غیب کا علم خدا کو ہی ہی کہ سوائے اُسکے کوئی نہیں جانتا اللہ تعالی فرماتا ہی قُلْ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ یعنے کہہ ای محمد علیہ السلام نہیں جانتا وہ کوئی جو بیچ آسمان و زمین کے ہے چھپے ہوے
کو مگر خدا ے غیب دان حدیث مَنْ اَتٰی کَاہِنًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا اَخْبَرَبِہٖ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا جَاءَ بہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے جو کوئی آیا نزدیک کاہن یعنے پنڈت کے پھر سچا جانا اُس پنڈت کو جو کہ
خبر دیا اور بتایا اُسکو تو خواہ مخواہ کفر کیا اُس چیز کا کہ لایا جسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم العیاذ باللہ مراد قرآن و حدیث سے کافر
ہی کاہن اُسے کہتے ہیں جو خبر دیوے آگے ہونیکے کا مانسے اور دعوا بھید جاننے کا کرے نجومی اور رمالی کا بھی یہی
حکم ہی اور فال دیکھنا بھی حرام ہے کہ کافران جاہلیت میں ایک ایک طور سے دیکھا کرتے تھے اور فال دیکھنا کیا ہے
کہ قسمت کو پہچاننا ہی قرآن شریف سے اسپر حکم فاسق کا آیا ہی کسواسطیکہ یہہ بھی علم غیب میں شامل ہے
اور تفاؤل یعنے نیک فال پکڑنا اُن چیزان سے جو سُنے یا دیکھے اپنے مقصد پر شرعین جائز ہے اور بد فال
پکڑنا حرام نیک فال وہ کہ جیسا آنحضرت علیہ السلام فال پکڑتے تھے ناموں سے چنانچہ ہجرت میں یعنے مکے سے نکلکر
مدینے کو جاتے سو وقت حضرت نے ایک شخص کو دیکھکر پوچھے کس قبیلے سے ہے کہا وہ بنی اسلم سے ہوں پس
سلامتی پر اپنے حضرت فال پکڑے اور اس زمانے میں جیسا کہ رواج و رسم ہی فال دیکھنے کا واسطے علم
غیب کے اگرچہ قرآن شریف سے بھی ہووے تو حرام ہے کہ اُسکو تحت ازلام کئے ہیں مگر مومن کو استخارہ کرنا مستحب
ہی حدیث مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَمَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ یعنے نہ بے مقصد ہو ویگا جو کہ خیر
ڈہونڈھیگا اور نہ پشیمان ہوویگا جو کہ مشورت ڈہونڈھیگا استخارہ شرعی وہ ہی جو نماز اور دعا یوں سے ہووے
عمل استخاریکا جو حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے طریق میں لکھے ہیں یہہ فقیر مترجم لکھتا ہی افضل ہی جو نفل
روزہ رہے اور شب جمعہ کی ہووے اور خوشبوی لگاوے اگر ہوسکے تو بغیر اُسکے بھی جواز ہے مگر چاہیے کہ بعد نماز عشا
کے کھانا کم کھاوے اور دوگانہ نماز نفل ادا کرکے ثواب اُسکا مخبر صادق کے حضور میں عرض کرے بعدہ گیارہ بار یہہ درود شریف
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ بعد اُسکے سورہ الم ترکیف کا بسم اللہ کے ساتھ
گیارا بار پڑھکے سوتے تک پھر وہی درود شریف پڑھتے رہنا اور نیت دلیکی لینا اور منہ قبلے کے طرف کرنا بعد استخاریکے تسکین دل
کی جدہر ہووے خیر میں وہ کام کرنا دوسرا عمل جو کہ ہر روز پڑھے اُسکے بات سے بیفایدہ اور لغو کا کام نہوگا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْتَ
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِيْعَ حَرَكَاتِيْ وَسَكَنَاتِيْ وَاَفْعَالِيْ وَتَرْكِيْ
فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ خَيْرٌ لِّيْ فَاقْدِرْهَا لِيْ وَيَسِّرْهَا لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهَا وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ
اَنَّهَا شَرٌّ لِّيْ فَاصْرِفْهَا عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهَا وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ وَبِيَدِكَ
الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، **توحید و شرک بیان** توحید یعنے یک بنا اللہ تعالیٰ کا
وہ تین قسم پر ہے قولی و فعلی و علمی یہہ تین طور سے بھی خدا کو یکا لاشریک جاننا اور شرک بھی اسطرح پر ہی مگر
تین طور اُسکے دوحال سے خالی نہیں جلی و خفی یعنے ظاہر اور پوشیدہ جلی وہ جو خدا کی عین عبادت میں غیر کو شریک
کرنا اور خفی وہ کہ بتانا نیک کام اپنا برابر والوں کو واسطے عزت و شان و شوکت اور مال و دولت کے موافق خواہش

لپٹ نفس کے اسکو ریا کہتے ہیں اگر نیک عمل کر کے خلق پر سناوے تو اسے سمعہ کہتے ہیں یہہ دونو بھی حرام اور شرک
خفی میں داخل ہیں کہ فرماتے آنحضرت جو کہ سناوے اپنا نیک کام خلق پر تو سناویگا حق تعالے اسکے جزا کو مانند اسکے
بھی فرماے آنحضرت علیہ السلام کہ چیز ایک ہی بہت ڈر نیکی ڈرتا ہوں میں تمپر شرک اصغر سے پوچھے تھا
وہ کیا ہے فرماتے کہ ریا ہی جو شخص کہ کچھہ نیک کام کرے اور اسے کسی طور سے سناوے یا دکھاوے ایک
نیک کام کی مزدوری کا سات سو یا زیادہ اس سے جزا دینے کا خدا تعالی وعدہ فرمایا ہی سو اسکو بات سے
کھو کر مشرکوں کے دفتر میں جھر لکھا نا ہی شرحیں لکھے کہ ریا کا حشر میں یہہ چار نام سے پکارا جاویگا یا مرائی
یا مخادع یا مشرک یا کافر بیت نیکی جو کیا سدا ریا سے بدلا پاگو یا جزا اسے پے شرک کا بیان جیسا کہ مجوس
معتقد دو خدا کے ہیں ایک یزدان کہ خدا ہے خیر و نور ہی دوسرا آہرمن کہ خدا ہے شر و ظلمت معتقدی ہیں
ہنگے اور بعضے کفار دو سے بھی زیادہ اعتقاد کرتے ہیں انکو ثنوی کہتے ہیں وہ اقسام بتان تانبے پیتل سونے
روپے اور لکڑ پیسے بناتے ہیں بعضے نران بعضے مادیان انکے طور پر اور اپنے باطل زعم میں جو سمجھتے ہیں سو اللہ تعالی
فرماتا ہی مضمون آیت کا نہیں پوچھتے ہو چیز انکو جو سوا خدا کے پوجا انکا کرتے ہو مگر کتنے نام جو کچھہ اصل نہیں
رکھتے انکے رکھے ہو تم وہم کیے گئے ناچیز اور باپان تمھارے کہ یہہ لات ہے یہہ عزا یہہ منات یہہ جگنات یہہ
ہنومان اور ایسے ہی جو کچھہ کہ ہون یہہ نر یہہ مادہ کچھہ حقیقت نہیں رکھتے سواے اسکے کہ پتھر ہیں اور مانند اسکے
اور کچھہ نہیں بھیجا اللہ تعالی انکو تم پر پوجنے کے لیے وہی حق یہہ احکام آئے نہی کا کہ اصل ہیں تمامی [illegible]
پیدا کر بیٹھے اور ہلاک کیے گئے اسیکے ہیں اور اسیکو سزاوار ہی حکم کرنا جو نکہ چاہیے امر اور نہی سے اور کسکو اچھا
اسکے سوا کسیکو جو اسکے ملک اور ملک میں تصرف کرے اپنی حد سے بڑھکے **فائدہ** باوجود رہنما ہونے
قرآن و علما کے بعضے لوگ محمدیان کہلاتے ہوے کفر و شرک اختیار کرے وہ کیا بعضے کہنے لگے اعتقاد سے
پنجے صاحب اور جھنڈے صاحب اور نعل صاحب وغیرہ اور سمجھتے ہیں انکو اپنی حاجت دینے والے حالانکہ وہ
سوا اسکے نہیں کہ سونے کے یا روپے تانبے پیتل لوہے کے ہیں اور سُنار اور لوہار انکو آگ میں جلا جلا کر ہتوڑیان سے
خوب مار مار کے بنائے پس جنھوں نے اپنے جلتے اور مار کھاتے وقت کچھہ نہ کر سکا تو دوسرے کی معین کیا کر سکے اور بڑا
افسوس تو بعضے سنیان کے حال پر ہی کہ باوجود راہ بتانے کتابیہ علما کے یہہ کہنے لگے پیر دستگیر کے جھنڈے صاحب
اور قادر ولی کے جھنڈے صاحب وغیرہ مددگار اپنے وہ سو اسے ہیکے نہیں کہ لکڑیان جلانے کے قابل
ہیں اور انکی جھاڑ سے کتنے وقت تو کچھہ نہ چل سکی کہ ہزاروں بسولہ اور کترا اڑیوں کے مار کھا کھا جھاڑ سے جدا
ہوے اب کسیکا کیا کام نکالینگے اور بڑا بہتان تو یہہ ہی کہ تبرے بزرگوں کے طرف نسبت لگاتے ہیں کہ یہہ تو کہتا
ہی پنجہ قاسم کا کوئی بولتا شہدا حسین کا باوجود کہ جانتے ہیں کہ یہہ [illegible]

کی شکل میں نہ سونے کا نہ روپے کا نہ تانبے نہ لوہے کا اور بعضے نشانکو نسبت پیر دستگیر اور قادر ولی کے طرف کرتے
ہیں اگر انکے ہاتھ انکا عصا یا نشان ہوتا تو انکے قد و قامت کے برابر ہوتا نہ اتنا بڑا جسکے دیکھنے سے وحشت ہو غرض
جھوٹے جھوٹے گمان کر اور نسبتان لگا کر بندہ اکی لعنت میں گرفتار ہوتے ہیں بیان اسکا آخری باب میں
بدعات میں آویگا انتہا جانیں کہ شرک اول کہتے ہیں قابلیوں سے پیدا ہوا تھا اور شیثیون نے انسے نسبت
ناتا نہیں کرتے تھے نہ قبر پر آدم کے آنے دیتے نہ انکی تصویر کو چھونے دیتے تھے تب شیطان انکو ورغلانا
کہ تم اسکو بنا لو جس سے تمہاری پیدائش ہوی اسوقت آپ ہی انکو آدم کے سر کا پتلا بنا دیا اور اسمیں الگ
اعضاے تناسل لگا دیا وہ قوم اسکی تعظیم وتکریم بڑی بڑی کرنے لگے چنانچہ اب بھی مشرکین ہند میں جاری
ہے مگر انہوں نے نام اسکا لنگ شیوجی رکھا لنگ کہتے ہیں پیشاب گاہ کو اور شیوجی آدم کو پھر
بعد ہونے طوفان کے شرک اول نوح کی قوم سے پیدا ہوا اسطور سے کہ آدم اور نوحؑ کے زمانے کے بیچ میں
پانچ شخص بہت صالح اور پرہیزگار ہوے تھے وہ قوم پانچوں سے بہت اعتقاد رکھتے تھے ابلیس لعین آکر کہا
نوح کی قوم سے کہ وہ پانچونکے شکلان بنا کر بزرگی اور تعظیم انکی کرو پس قوم تو معتقد تھی ویساچ کرنے
لگے نام انکا یعوق یغوث ود نسر سواع تب سے صورت پوجنیکی ٹھہر گئی بعدہ امتان امتان میں
وہ چال پڑ گئی یہاں تک کہ قریش بھی بہت بتان بنا کر کعبہ اور اطراف اسکے کھڑے کئے اور عرب کے کفار بھی
اسیطرح کئے جب انحضرت علیہ السلام پیدا ہوے سبکے سر پر خاک پڑ گئی کہ کتنے بتان تو کیسے میں آپ سے
آپ گر پڑے اور کتنونکو انحضرت اور اصحابا توڑ کر ریزہ ریزہ کرے نظم پیدا ہوا جب حق کا بتانے والا ؎
ناحق کو جہان میں کہ سدم کر دیا اور الا باطل کے جبڑا ان کاٹ وہ کیا شرک ہے اور کفر ؎ حق دین کا اپنے جو
شجر تھا پالا ؎ جبشی کہ ہوی شرع محمد روشن ؎ ادیان بواطل کا ہر مشعل کالا ؎ اور نصارا بھی مشرک
ہیں اس روسے کہ اپنے باطل دین میں تین الٰہ مقرر کرے اور عیسی کو کہتے ہیں کہ خدا ہے بعضے خدا کا بیٹا جانتے
ہیں اور بعضے خدا عیسی میں اترا ہے بوجتے اللہ تعالی فرماتا ہے اِتَّخَذُوا اَحبَارَهُم وَرُهبَانَهُم
اَربَابًا مِن دُونِ اللهِ وَالمَسِيحَ ابنَ مَريَمَ وَمَا اُمِرُوا اِلَّا لِيَعبُدُوا اِلٰهًا وَاحِدًا لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ سُبحَانَهُ عَمَّا يُشرِكُونَ یعنے لئے یہود علما کو اپنے اور نصارا اپنے زاہدانِ خشک کو خدایان
بھی لئے نصارا عیسی بن مریم کو اپنا پروردگار حالانکہ حکم یہی کئے گئے کہ پوجو خدا کو جو ایک ہے نہیں ہے کوی
معبود مگر وہی خدا ایک نرالا ہے اس چیز سے جو بجہ مشرکین شرک کرتے ہیں معنی آیت کی اسی توریت والو
بڑھکے مت بولو عیسی کا مرتبہ گھٹاتے ہو کہ ہر حق رسول ہے اسے کہتے ہو کہ بغیر حلال کے پیدا ہوا حالانکہ وہ
پاک بندہ ہے اور روح پاک خدا کی اور اولوالعزم نبی و افضل ہے پس کافر ہوے ایسے غلو سے جو تمہاری لغتکی بدی

سے ہے اور ای انجیل والوتم بھی ایسا بڑھکے مت بولو اُسکے بڑھانے میں کہ رتبے سے اُسکی رسالت کے تو مت
کو لگے مرتبہ خدا کا ہے اور مت جانو اُسے خدا کہ یہہ بات بے اصل ہے اور مت کہو خدا کے حق میں کوئی بات نالایق
شان اُسکے کہ پاک اور بری ہے عورت کرنے اور بچے جننے سے کہ یہہ سب انسان اور حیوان کا کام ہے خدا
اِس عیب اور نقصان سے پاک اور پیدا ہونا عیسیٰ کا بغیر باپ کے کیا عجب طرفہ یہہ ہے کہ آدم بغیر ماں باپ کے
اور بعضے یاجوج و ماجوج بغیر حوا کے فقط آدم کے نطفے سے پیدا ہوے قصہ یاجوج و ماجوج کا آگے آویگا اور صالح کی اونٹنی
حمل کے ساتھ پتھر کے پیٹ سے نکلی اور جتنے کہ جانور ہیں ابتدا اُنکا بھی بغیر ماں باپ کے ہوا وہ قادر ہے
جیسا چاہتا ہے کرتا ہے فرمایا مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا یعنے نہیں لیا اللہ نے اپنے واسطے کوئی ایک
بچہ کہ لایق شان اُسکے نہیں اور مخلوق اُسکے لایق فرزندی کے نہیں کیا سبب کہ فرزند باپ کے سر لیکا ذات
اور صفات میں ہونا ضرور ہے اور واجب الوجود ہونا کیونکہ دیکھتے ہو کہ بچہ ہر ایک کا مانند ماں باپ کے ہوتا ہے
اگر نہو تو اُسکا بچہ نہیں کہتے کیونکہ گھوڑا گدہا اور کبوتر کوا نہیں جنتا پس عیسیٰ کو اگر خدا کا فرزند جانے تو صفت خدا
کی اُسمیں آنا ضرور ہے جیسا واحدیت یعنے علم تفصیلی اور وحدت علم اجمالی یعنے حقیقت محمدیہ اور احدیت
ذات بحت ملا ہوا تمام صفات کمال کے ساتھ پس یہہ بات تو بندے میں ہونا جایز نہیں بلکہ عیسیٰ کو بندے
کے سر لیکا کھانا پینا پایخانہ اور پیشاب اور سونا اور اُٹھنا تھا اور ماں کو اُسکے اگر عورت خدا کی جانے تو مرد
کے تصرف میں رہنا لازم تھا نہ یہہ کہ مانند عورتاں کے پیٹ ہونا اور جننا اور حیض اور نفاس وغیرہ
کہ لایق خدا کی عورت ہونیکے نہیں **فائدہ** بچے کی تمنا اِس طمع پر کرتے ہیں جو باپ ضعیف ہو تو
وہ پرورش کرے یا بعد ماں باپ کے اُس سے نام باقی رہے اور مال واسباب کا وارث ہووے سو اللہ تعالیٰ
کبھی ضعیف و بے قوت و قدرت ہونے ہارا نہیں جو تمنا بچے کی اِس طمع پر کرے اور نام اُسکا ایسا بڑا ہے
کہ کسیکے شہرت دینے کا محتاج نہیں اور لپنے سواے تمام فنا کرنے رکھا ہے پھر جاہیگا تو پیدا بھی کریگا اُسے
کیا حاجت ہے عزیر و عیسیٰ کو بیٹا کر کے آپ باپ کہلاوے وہ پاک و بری ہے یہہ حالات و اوصاف سے مخلوقات
کے **مباہلے کا بیان** امام محی السنہ کلبی اور ابن انس سے روایت کئے کہ ساٹھ گدھے سوار عرب کے نصاریٰ کے
ایلچیان تھے اور اُنمیں چودہ شخص بہت اشراف اور اُنمیں بھی تین شخص بڑے صاحب تجویز اور مختار ایک کا
نام عبد المسیح امیر اُس قوم کا دوسرا ایہم نام صاحب اسباب اور پناہ اُنکا تیسرا ابو حارث علقمہ نام پیشوا اُنکا تھا
تمام آنحضرت کے پاس مسجد میں آئے اُس وقت حضرت عصر کی نماز پڑہکر بیٹھے تھے وہ نصاریٰ کی بھی نماز کا وقت
آیا تب وے بھی نماز پڑہنے مسجد میں گئے جب اصحاب منع کرنا چاہے تب حضرت فرماے پڑھنے دو پس وے
مشرق طرف جو بیت المقدس ہے نماز اپنی پڑھکر حضرت سے گفتگو کرنے لگے تب حضرت فرماے کہ اسلام لاؤ

عرض کیے آپ کے آگے لائے ہم حضرت جواب دئے کہ جھوٹ کہتے ہو تم کیونکہ پھیر رکھا اسلام سے دعوا تمہارا عیسی کی فرزندی کا خدا سے اور پوجنا صلیب کا اور کھانا خنزیر وغیرہ کا اور پینا شراب کا تب وے سوال کرے کہ باپ عیسی کا اگر خدا نہیں تو کون ہی فرمائے کیا نہیں جانتے ہو کہ فرزند باپ سا ہوتا ہے عرض کرے سچ پھر فرمائے کیا نہیں جانتے ہو کہ خدا ہمارا تمام کا نگہبان اور خبردار ہے ہر چیز سے اور عیسی وہ تمام سے خبر نہیں رکھتے تھے کہے سچ پھر فرمائے کہ خدا رحم میں صورت عیسی کی بنایا جیسا کہ چاہا اور خدا نہ کھاتا اور نہ پیتا ہے کہے سچ پھر فرمائے کہ نہیں جانتے ہو کہ عیسی کو ماں اسکی پیٹ میں رکھکر مانند تمام عورتاں کے جنی اور دودھ پلائی اور عیسی کھاتے پیتے تھے کہے سچ جب وہ قوم یہہ تمام باتاں پر اقرار کرے تب آنحضرت جواب دئے کہ بس کیونکر ہو سکے عیسی فرزند خدا کا جو تم دعوا کرتے ہیں نصارا تمام شرمندہ اور ملزم ہوگئے جب حضرت دعوت اسلام کی دے وے قبول نہیں کئے تب مباہلے کو بلائے معنی اسکی ایک پر ایک لعنت کرنا یعنے بد دعا کرنا واسطے دریافت حق کے تب وہ لوگ عرض کرے کہ تجویز سے کل صبحکو حاضر ہوتے ہیں بعد اپنی جاے پر جاکر تجویز کرے تو عبد المسیح کہا ای قوم واللہ کہ یقین جانو محمد نبی مرسل ہے اور جو قوم کہ نبی سے مباہلہ کی واللہ کہ وہ فنا اور ہلاک ہوی اگر تم بھی کروگے تو ہلاک ہوگے اگر اپنے دین سے نہ پھرنا چھتے ہو تو صلح کرلو اور اپنے وطن کو چلو پس بعد اس مصلحت کے دوسرے صبح کو آنحضرت پاس جاکر حاضر ہوے اور آنحضرت بعد نماز صبح کے میدان میں نکلے اسطور سے کہ بغل میں امام حسین تھے اور ایک ہاتھ سے ہات امام حسن کا پکڑے تھے اور فاطمہ پیچھے تھے اور انکے پیچھے علی چلتے تھے اور آنحضرت یہہ بزرگوارونکو فرمائے کہ جب میں اس قوم پر بددعا کروں تو تم سب آمین کہنا اسوقت وہ قوم کا پیشوا یہہ بزرگانکو دیکھکر کہا اپنی قوم سے کہ ای گروہ نصارا التحقیق کہ یہہ مبارک صورتاں کو دیکھتا ہوں جو اگر یہہ خدا سے چاہیں تو پہاڑ اپنی جاے سے اکھڑ جاویگا اگر انسے ہم مباہلہ کریں تو البتے ہلاک ہونگے کہ قیامت تک زمین کے پردے پر کوئی نصارا باقی نرہیگا یہہ سنکر وہ تمام قوم عرض کرنے لگے کہ ای ابو القاسم مصلحت یہہ ہماری ہی کہ آپسے مباہلہ نکریں اور ہمکو ہمارے دین پر باقی رکھو فرمائے اسلام لاؤ تا جو مسلمانوں کو ہے تمکو بھی ہووے دنیا اور آخرت کے نفع سے اور حکما انسے دین و دنیا کے وے قبول نہیں کیے تب فرمائے جنگ کرو عرض کرے یہہ بھی طاقت نہیں جو عرب کے جنگ سے بسر آویں لاکن صلح کرتے ہیں اس بات پر کہ ہمسے جنگ نکرئے اور ڈرا ندیجیے اور ہمارے دین سے نہ پھیرئے کہ پہنچاتے ہیں ہم دو ہزار یمنی چادراں ہزار صفر میں ہزار رجب میں تب آنحضرت صلح فرماکر کہے کہ خدا کی قسم ہی جو عذاب اسکا قریب ہوا تھا اگر مباہلہ کرتے مسخ ہوتے سوروں کے مانند اور آتش سے جنگل بھڑک اٹھتا اور جڑ سے اکھاڑ [illegible] پہنچتا ان کو یہاں تک کہ پرندے بھی ہلاک ہوجاتے انتہا اور بعضے عزیزکے کفار فرشتونکو خدا کے

لڑکیاں کہتے ہیں اللہ تعالی فرماتا ہی أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ یعنے پیدا کئے
ہم فرشتونکو عورتاں اور یہہ سِفلے اسوقت حاضر رہکر دیکھتے تھے سو اب اُسکی گواہی دیتے ہیں پھر فرماتا ہی خدا تعالی
آیا خدا کو لڑکیاں ہیں اور یہہ سِفلونکو لڑکے کیا معنی کہ چاہئے اللہ تعالی اپنے واسطے لڑکے پیدا کرتا تھا اور یہہ سِفلونکے
واسطے لڑکیاں کیونکہ وہ کامل اور یہہ ناقص پس خدا کو کیا سبب تھا جو ناقصاں کو آپ لیا اور کاملاں اُنکو دیا
فرماتا ہی قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ
یعنے کہہ ای محمد علیہ السلام کہ اللہ تعالی یکتا اپنی ذات وصفات میں ہی اور بے نیاز سب سے اور تمام خلق محتاج
اُسکے ہیں اور ہرگز نہ جنا نہ جنے گیا اور نہیں ہے اُسکے واسطے ناتے والا کوئی ایک پھر فرماتا ہے فَلْيَعْمَلْ
عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا یعنے جو کہ امید رکھتا ہے اپنے خدا کی دیدار
سے یا ڈرتا ہی اور یقین جانتا ہے کہ قیامت میں اپنے پروردگار کے روبرو کھڑا ہونگا اور نیکی بدی سے پوچھا
جاونگا پس وہ حیات دنیا میں نیک کام سانچے اعتقاد سے کرے اور پوجنے میں اپنے پروردگار کے کسیکو شریک
نکرے شرک جلی سے ہو یا شرک خفی سے صاحب سفینہ اپنی تفسیر میں لکھے کہ جندب بن زبیر آنحضرت علیہ السلام کے
حضور میں عرض کرے کہ میں خدا کے واسطے جو نیک کام کرتا ہوں اگر کوی اُس کام سے واقف ہوا تو اُسکے جاننے سے
البتہ مجھے خوشی ہوتی ہی آنحضرت فرمائے پرہیز کرو شرک اصغر سے جو ریا اور سُمعہ ہے حدیث پھر جندب سے
شیخین روایت کرے جو کہ اپنا نیک کام سناوے خلق کو خدا بھی اُسکی جزا کو فقط سنا دیگا یعنے دنیا و آخرت میں
نتیجہ اُسکا وہی ہی کہ فقط اُسکی شہرت ہوگی پر ہرگز مقبول نہوگا اور ثواب اُس سے پیدا نہوگا حدیث مسلم
کہے خدا فرماتا ہے شرک سے بے نیاز یعنے بیچ ہونمیں جو شخص کہ کچھہ کام کرے میرے واسطے اور اُسمیں کسیکو بھی
شریک کرے میں نہیں قبولتا ہوں اُسکام کو دوسری روایت میں آیا میں بیزار ہوں اُسکام سے بلکہ وہ عمل
اُسکے واسطے ہی کہ جسکے واسطے کیا حدیث سعید بن ابی فضالہ کہے کہ آنحضرت فرمائے قیامت میں خدا کے طرفسے
پکاریگا ندا کرنیوالا جو کہ میرے واسطے کچھہ کام کرکے دوسرے کو بھی اُسمیں دخل دیو تو بس جزا کو بھی اُس عمل کے اُسی سے
لیوے کیونکہ میں بے پروا اور غنی ہوں شرک کا کام قبول کرنے سے انتہا بھی بیان اسکا تفصیل سے گیارھویں
باب میں کرم وسخاوت کے درمیان لکھے جاویگا قطعہ معبود خلایق ہے احد ہونے اگر دو ؛ ہو جاتے دو جگ قبضے
میں دو شاہ کے برباد ؛ یک شہر میں دو شاہ سماتے نہیں ہرگز ؛ بس ایک ہی حاکم کہ دو جگ اُس سے ہیں آباد ؛
پوجے میں شریک اپنے جو صاحب کے کرے غیر ؛ انصاف سے کیہ فعل نپٹ دور ہی بیداد ؛ آیۃ وَ
اعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا یعنے پوجو اللہ تعالی کو یکتا جانکر دل اور زبانسے اور مت کرو شریک اُسکے
ساتھہ کسی شئی کو ابیات ہی نپٹ مشرکونسے حق بیزار ؛ نہیں بدتر ہی شرک سے کوی کار ؛ جو مسلمان ہیں

اُس سے ڈرتے ہیں ؛ دور اپنے کو جلد کرتے ہیں ؛ مجھکو یارب بدی سے بہہ رکہہ دور ؛ نور ایمانسے دل کو کر معمور ؛ فرماتا ہی اِنَّمَا
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ یعنے خداتعالی یگانا لاشریک ہے اگر شریک کوی ہوتا تو ضد پڑتی ایک پیدا کرنا چاہتا دوسرا مارنا ایک جوڑتا
دوسرا توڑتا اسیطرح کے ضدانمیں کارخانہ دوجہان کا برباد جاتا کوی چیز آراستگی اور خوبی سے نہ رہتی اَلضِّدَّانِ لَا
یَجْتَمِعَانِ یعنے دو ضد ایک جگہہ جمع نہیں ہوتے اللہ تعالی فرماتا ہی لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ
لَفَسَدَتَا اگر ہوتے آسمان و زمین میں خدایان سوا خداے برحق کے تو خواہ مخواہ بگڑ جاتے دونو کیونکہ ایک
چاہتا کہ یہہ کام ایسا ہو میری مرضی کے موافق تا کہ میرا نام ہووے دوسرا چہتا کہ وہ کام ویسا ہووے جیسا کہ میں چہتا ہوں
تاکہ میرا نام رہے تو اسمیں جھگڑا ہو کر ضد پڑتی جنگ میں مشغول ہوتے ع نہ یہہ ہوتا نہ وہ ہوتا جو کچھہ ہوتا فنا ہوتا ؛
بیت یہہ بات سانچ سمجھہ دم میں ہو ویگا فانی ؛ دو شاہ گر کرین یک شہر میں سخن رانی ؛ اور بعضے کفار آفتاب کو
پوجتے ہیں بعضے آتش کو بعضے ماہتاب کو بعضے پتھر کو اور بعضے گوبر اور پیشاب کو پاک سمجھتے ہیں حق تعالی
اُنسے عقل سلیم دور کیا اور چوتھے باب میں بھی توحید بیان سے وحدۃ الوجود اور تجدد امثال کے ثابت کر گئی ہے

شکر احسان پروردگار و والدین وغیرہ وجواز واسطہ اور ثواب بخشنیکا

بیان الحمد للہ کہ ہم ایسی بلا سے جو ذکر کیے گئی طفیل سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نجات پاے اُسکے شکر کا ادا
ہمارے حوصلے سے دور ہے قطعہ اگر ہو کاغذ تمامی جہاز ان کے پات و دریا بنے سیاہی ؛ تو لاکھوں احسان سے
خفیف یک بھی کرے نہ لکھنے کیتی کفایت ؛ ہر ایک موے بدن سے گر سو زبان بھی ہو کر بیان کریگی ؛ ادا نہ یک ہو وہ
شکر یا سے کہ جسکو حد و نہ ہی نہایت ؛ خدا فرماتا ہے وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا یعنے اگر گنو
تم احسانو نکو خدا کے تو نعمتونکو اُسکے نہ گھیر سکوگے کیونکہ بے حساب ہیں جسقدر گنو پھر باقی رہینگے پس اللہ تعالی کے احسان اور نعمتان
کا حق تمام تر بات ہے اور شکر نعمتونکا حقیقی نعمت بخشنے والے کی عبادت اور تابعداری کرنے سے اُسکے واجب خود فرماتا ہے
بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشَّاكِرِيْنَ یعنے بلکہ خدا ہی کو خالق جا کر اور ہو تو اسی بندے شکر گذاروں سے
پس معلوم ہوا کہ غیر خدا کو دینے دلانے میں کچھہ حقیقت نہیں پہنچتی ہے ذات سے اُسکے تو چاہئے آدمی کو اُسی سے مانگنا
نہ دوسرے سے مگر ادب سے کہ وہ ذات بڑی پاک ہے تو ادنا سے ادنا نہ چاہئے تجھے بے باکی اور جالاکی مگر مانگنا کسی سے
اور استعانت اور وسیلہ کرا اُسکے خاصونسے جنکی برکت سے تیری دعا اور طلب اللہ کے یہانسے جلد نکلے کہ واسطہ ہونا
بعضونکا بعضونمیں ظاہری اور باطنی نعمتونکے روسے جایز ہے کیونکہ حقیقت میں وہ بھی خدا کے طرفسے ہے مگر
یہہ لوگ واسطہ ہیں اور کچھہ حقیقت معبودیت کی نہیں رکھتے ہیں اپنے ذات سے کہ یہہ بات سوا خدا کے کسیکو سزاوار جلوہ
نہیں لیکن انکی حقداری واسطہ ہونیکے روسے ثابت ہے بیان واسطے اور بے واسطے کا دلیلونسے تفصیل کے ساتھہ
چوتھے باب میں بعد ذکر قضا و قدر کے اور گیارہوین باب میں بھی کیے گیا ہے اور واجب ہے انکا شکر کرنا نیک

لڑکیاں کہتے ہیں اللہ تعالی فرماتا ہی اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰئِکَۃَ اِنَاثًا وَّھُمْ شَاھِدُوْنَ یعنے پیدا کئے ہم فرشتونکو عورتاں اور یہہ سِفلے اسوقت حاضر رہکر دیکھتے تھے سواب اُسکی گواہی دیتے ہیں پھر فرماتا ہی خدا تعالی آیا خدا کو لڑکیاں ہیں اور یہہ سِفلونکو لڑکے کیا معنی کہ چاہیئے اللہ تعالی اپنے واسطے لڑکے پیدا کرتا تھا اور یہہ سِفلونکے واسطے لڑکیاں کیونکہ وہ کامل اور یہہ ناقص پس خدا کو کیا سبب تھا جو ناقصان کو آپ لیا اور کاملان اُنکو دیا فرماتا ہی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنے کہہ ای محمد علیہ السلام کہ اللہ تعالی یکتا اپنی ذات و صفات میں ہی اور بے نیاز سب سے اور تمام خلق محتاج اُسکے ہیں اور ہرگز نہ جنا نہ جنے گیا اور نہیں ہے اُسکے واسطے نانے والا کوئی ایک پھر فرماتا ہے فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَتِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا یعنے جو کہ امید رکھتا ہے اپنے خدا کی دیدار سے یا ڈرتا ہی اور یقین جانتا ہے کہ قیامت میں اپنے پروردگار کے روبرو کھڑا ہونگا اور نیکی بدی سے پوچھا جاونگا پس وہ حیات دنیا میں نیک کام سانچے اعتقاد سے کرے اور پوجنے میں اپنے پروردگار کے کسیکو شریک نکرے شرک جلی سے ہو یا شرک خفی سے صاحب سفینہ اپنی تفسیر میں لکھے کہ جندب بن زبیر آنحضرت علیہ السلام کے حضور میں عرض کرے کہ میں خدا کے واسطے جو نیک کام کرتا ہون اگر کوی اُس کام سے واقف ہوا تو اُسکے جاننے سے البتہ مجھے خوشی ہوتی ہی آنحضرت فرمائے پرہیز کرو شرک اصغر سے جو ریا اور سُمعہ ہے حدیث پھر جندب سے شیخین روایت کرے جو کہ اپنا نیک کام سناوے خلق کو خدا بھی اُسکی جزا کو فقط سُنادیگا یعنے دنیا و آخرت میں نتیجہ اُسکا وہی ہی کہ فقط اُسکی شہرت ہوگی پر ہرگز مقبول نہوگا اور ثواب اُس سے پیدا نہوگا حدیث مسلم کہے خدا فرماتا ہے شرک سے بے نیاز یعنے ہوں میں جو شخص کہ کچھہ کام کرے میرے واسطے اور اُسمیں کسیکو بھی شریک کرے میں نہیں قبولتا ہون اُسکام کو دوسری روایت میں آیا میں بیزار ہون اُسکام سے بلکہ وہ عمل اُسیکے واسطے ہی کہ جسکے واسطے کیا حدیث سعید بن ابی فضالہ کہے کہ آنحضرت فرمائے قیامت میں خدا کے طرفسے پکاریگا ندا کرنیوالا جو کہ میرے واسطے کچھہ کام کرکے دوسریکو بھی اُسمیں دخل دیو تو پس جزا کو بھی اُس عمل کے اُسی سے لیوے کیونکہ میں بے پروا اور غنی ہون شرک کا کام قبول کرنے سے انتہا بھی بیان اِسکا تفصیل سے گیارہویں باب میں کرم و سخاوت کے درمیان لکھے جاویگا قطعہ معبود خلایق ہے اَحَد ہونے اگر دو ؛ ہو جاتے دو جگ قبضے میں دو شاہ کے برباد ؛ یک شہر میں دو شاہ سماتے نہیں ہرگز ؛ بس ایک ہی حاکم کہ دو جگ اُس سے ہیں آباد ؛ پوجے میں شریک اپنے جو صاحب کے کرے غیر ؛ انصاف سے یہہ فعل نپٹ دور ہی بیداد ؛ آیۃ وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا یعنے پوجو اللہ تعالی کو یکتا جانکر دل اور زبان سے اور مت کرو شریک اُسکے ساتھہ کسی شئی کو ابیات ہی نپٹ مشرکوں سے حق بیزار ؛ نہیں بدتر ہی شرک سے کوی کار ؛ جو مسلمان ہیں

کی آگ سو جتنے اس سے زیادہ تیس برس کی یا فضیل اللہ اسکے اپنے نیکیاں کیا کام نہ آوینگے فرماے اولاد اپنے ماں باپ کو راضی نرکھے سو سے انکا کوئی نیک عمل کام نہ آویگا یہہ سننے کے ساتھ گھبر اکر تقصیر اسکی ولسے بخش دی دفعتاً تب وہ صحابی نزع کی حال میں مردانہ دل سے اللہ و رسول کی گواہی دیتے ہوے مرکب شتابہ سوار قبولیت پر سے میدان بقا کو سرخ رو خوشی خوشی دوڑ گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اے مسلمانو غور سے دیکھو کہ آنحضرت کے روبرو ایسے نیک عمل والے صحابی ذرہ سی ماں کی رضامندی سے اس بدحالی اور خرابی کو پہنچے تھے اور در سے ماں کے بخشنے میں اس خوبی اور ہمیشہ کی دولت پاے تم بھی اگر جنت چاہتے ہو تو ماں باپ کو راضی اور خوشنود رکھو وگر دوزخ ہونا ہے تو انکو ستاؤ اور دل دکھاؤ یہہ بات تمامی مذاہب کے اتفاق سے ثابت ہے انتہا اور ہرگز اب سرکشی مت کرا ے بندے سبب زیادہ ہونے محبت ماں باپ کی اگرچہ وہ کیسے ہوں تیرے مالک ہیں اور تو مملوک انکا اسی سبب سے اگر ماں باپ بچے کو مار ڈالیں تو قصاص نہیں آتا اور ہرچند ماں باپ کفر یا قتل کے سبب سے بچوں کی میراث پانے سے محروم ہوں لاکن حیات میں بغیر پوچھے مال انکا لیٔے لو ماں باپ کو جایز ہے حدیث اَنْتَ وَمَالُکَ لِاَبِیْکَ یعنے تو اور مال تیرا سب کا سب ملک تیرے ماں باپ کا ہے وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا یعنے اور کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اے پیدا کرنیوالے میرے رحم کر یعنے پیار کر تو ان دونو کو جیسا کہ پالا ان دونو نے تیرے ارادے سے مجھکو چھوٹ پنے میں اور تربیت کرے جانتے کہ وجود بندہ کا ظاہر میں انہیں کے سبب سے آیا اور یہہ کہنا گویا ماں باپ کا شکر احسان ادا کرنا ہے اور حقیقت میں شکر گذاری اور عبادت خدا کی کسواسطے کہ اسکا امر بجا لانا ہے اور مناجات بھی اسکی درگاہ میں اور ثواب بھی اور خوشنودی بھی حاصل ہے ماں باپ کی آیات ظاہر میں وجود کل اولاد ماں باپ کے ہے سبب سے ایجاد ✣ سمجھا جو انہوں نے کو سمجھا ✣ دولت کیا دو جگ میں پیدا ✣ اس نے جس جو کریگا تقصیر ✣ دوزخ ہی ہے اسکے کرنے تدبیر ✣ یارب نہو کوئی طفل پیدا ✣ ماں باپ کی بددعا کا مارا ✣ پھر حقتعالی اپنے شکر کے ساتھہ ماں باپ کا شکر کرو فرماتا ہے اَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ یعنے شکر کر میرے احسان کے لیٔے اور تیرے ماں باپ کی اے بندے اس سے معلوم ہوا کہ شکر اہل ظاہر کا مانند حقیقی صاحب کے کیا چاہیے کیونکہ حقیقت میں ظاہر و باطن کے مالک کو پہنچتا ہے اور ماں باپ کے بیان سے اشارہ ہے واسطے ہر ذیحق کے کہ کسیکی نعمت کا حق کسی پر ہو تو شکر اسکا لازم آتا ہے جیسا شکر سردار تمام منعمان کے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کا اور آل پاک اور اصحاب وفادار اور اہل بیت کا اور تابعین اور تبع تابعین کا اور امامان اور مجتہدان اور علماے صاحب ارشاد کا اور عارفان کامل خصوصاً مرشدان طریقت اور شرع کے علمان سکھانیوالے استاد انکا کیا سبب یہہ سب لوگ دین اور شریعت کے قایم کرنیوالے ہیں اور بھی شکر کرنا دنیا کے صاحبان نعمت کا جیسا بادشاہان اور حاکمان اور رئیسان اور

خواجگان اور محسنین کا بھی واجب ہی اور چھوڑنا حرام اور شکر گذاری استاد و مرشد اور امت محمد علیہ السلام کی خدمت کرنے کے ساتھ لازم ہے وہ کیا کہ تعظیم انکی کرنا ہر طور سے اور نیک اعتقاد بزرگونسے اس امت کے رکھنا اور دعا اور نیک تعریف انکے حقمین کرنا اور درود اور دلایل الخیرات اور مانند اسکے پڑھنا نیک تعریف اور نیک دعا سے آنحضرت علیہ السلام کے حقمین ہی کہ یہہ سب کام ادائے شکر سے ہیں پس انکو نہ کہنا کفر اور ناشکری ہے اور یاد کرنا بیچ بزرگونکو خوبی بزرگی اور ثواب کے بخشنے سے مال کو خیرات کرکے انکی روح پر اور بدن کے کوششانسے دلیل شکر گذاری پر ہے یہہ بات قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت کہ کوئی اسپر اختلاف نہیں رکھتے یہان تک کہ معتزلہ بھی اسکو معقول جانتے ہیں کہ شکر منعم کا عقل کے رو سے بھی لازم ہے پس اہانت کرنا انکو حرام اور بدر شمان جو فواتح اور زیارات میں عوام لوگ کرتے ہیں بدعات منکر اور حرام سے انکو منع کرنا واجب ہے چنانچہ اسکا بیان بدعات میں آویگا چوتھا باب واجب الوجود

وتجدد امثال ورد مجسمه و دهریه وطبعیه وحلول واتحاد وقضا وقدر ورد جبریه وقدریه وصفات ثبوتیه وسلبیه حق واسماء ذات وصفات وافعال ونود ونه نام مع معنی کے بیا نمین

حقتعالی واجب الوجود ہی اور وجود کی معنی دو ایک ہونا دوسرا ہی پنا اور واجب الوجود کی معنی جسکا ہونا اور ہی پنا ضروری اپنی بقا کے ساتھہ جو کبھو عدم نہ قبولے اور صفت مذکور خدا کی اسی سبب سے ہے کہ قایم اپنی ذات سے نہ غیر سے بلکہ اسکے کرنے سے تمامی کے وجود ان ہوے اور اسکے کرنے میں کچھہ فکر و تردد نہیں پڑتی بلکہ حکم ایک ہی کہ خود فرمایا اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ یعنے سواے اسکے نہیں کام اسکا جب چھتا ہی کچھہ پیدا کرنا تو کہنا ہی ہو جا وہ ہو گیا اسکو کچھہ حاجت مصالح و اسباب کی نہیں کام اسکا وہی خوب جانتا ہے بندیکی عقل و حوصلے کو دخل و گنجایش نہیں وہ ہر ایک چیز کا حال ہے خواہ ظاہر ہو یا عدم کے پردے میں وہ ایک ذات ایسا ہی کہ جمع کرنیوالا ہے ضدان کا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنے وہی ہی پہلے سبکے کسو کو اولیت نہیں اور پیچھے ہے سبکے یعنے سب فنا ہو جاوے گے وہ باقی رہیگا اور وہی ہے کھلے کھلے اپنے وجود ظاہر میں کوئی دوسرا وجود نہیں رکھتا جو ہیں اسکے شیون ہیں وہی ہے چھپا باطن کے بھید میں کوئی ایسا نہیں جو ماہیت کو اسکے وجود کے پہنچے یا اسکے حقیقت کی کنہ کو سمجھے وہ ظاہر ہے ایسا جو نوبت پوشیدگی کو پہنچے اور پوشیدہ ہے ایسا کہ نوبت کمال ظہور کو پہنچے اور جو چیز کہ سواے واجب الوجود کے ہے اسے ممکن الوجود کہتے ہیں یعنے جسکا وجود ضروری نہیں وہ کیا کہ ایک چیز ہے نو پیدا جیسے وہ وجود کے محل میں ہے ویسا ہی معرض عدم میں یعنے قابل فنا کے ہے حیات اسکی جو ہے ایک ظہور خالق ہے اور جو چیز کہ سواے خالق کے ہے پس اسکا ایک اعتبار ہی اعتبار ہے وہ چیز

اپنے ہونے میں محتاج واجب کی ہے ہر گز قادر اپنے ظہور وہ عدم پر نہیں کیونکہ واجب قادر ہے پس جو کہ غیر سے ہے وہ لائق
خدائی کے نہیں کہ خدا کی نام کی معنی خود بخود موجود اپنی ذات اور صفات اور حقیقت سے اور یہہ دوسرے ہے اَلْعَالَمُ حَادِثٌ
وَهُوَ قَابِلٌ لِلْفَنَاءِ وَلَہٗ صَانِعٌ قَدِیْمٌ یعنے خدا کے سوا جو کچھ کہ ہے تمام حادث اور قابل فنا ہونیکے ہے اور
وہ صانع پروردگار قدیم ایک ہی حدیث کَانَ اللّٰهُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْءٌ یعنے تھا اللہ کہ نتھی سات اسکے
کوی شی اکیلا تھا ازلا تھا محققین اس مرتبے کو مجہول النعت کہے کہ وہ اپنے صفاتسے موصوف تھا پر ظہور صفتان
کا نہ تھا جب ظہور صفتان کا کیا تو اپنے شیونسے کائنات کو ہستی کے میدان پر نکالا مگر مرتبہ تغیر و تبدل
میں کہتے ہیں وہ خالق ہے یہہ مخلوق پس خلق اسی کی صفت ہے وہ رازق یہہ مرزوق پس رازقیت اسی کی صفت
ہی اسیکے باقی رکہنے سے بقا ہے اسی کے فانی سے فنا اس دلیل سے معلوم ہوا کہ کوی چیز قدیم نہیں اگر فنا ہووے
اور بدل نجاوے تو البتہ قدیم ہے وہ کون خدا کی ذات اور صفت ہے فرماتا ہے کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ
یعنے سب چیز فنا ہونیہاری ہے سوائے حقکے کہ وہ ہمیشہ باقی قطعہ واجب کا ہر یک حال میں محتاج ہی ممکن
ممکن نہیں ممکن ہو جو واجبکے برابر ؛ ہر حال میں ہی قدرت و قوت اسے اس سے ؛ پیدا ہوا یہہ اسکی ہی قدرتسے سارے
بس ملایک اور زمین و اسمان اور بہشت و دوزخ اور مانند اُنہو کے اگرچہ موافق ایک لمحے کے بھی ہو فنا ہو گی مگر وہ پروردگار
اوّل بھی تھا اب بھی ہی آخر بھی رہیگا بیت تھا وہی اور ہے اسیکو بقا ؛ ہم نہ تھے سو ہوسے بھی ہوگے فنا ؛
شی جمیاین ذکر کرے کہ خدا موجود ہے ذات سے اپنے ازلی ابدی اور یہی معنی واجب الوجود کی کہ ثابت ہے اسی وجود با لضرورۃ
اور نابودی اسپر روا نہین اور وہ وجود عین حقیقت حقکی ہے کُنہ یعنے بھید کو پانا اسکے بندیسے معدوم ہے کہ ہو
نہیں سکتا بلا اخلاف چنانچہ جامی فرماتے ہیں ع کنہ او را جز او نداند کس بیت ممکن نہیں ذاتکا جہ پانا ؛ فرماے
رسول ما عرفنا ؛ تَفَكَّرُوْا فِیْ اٰلَاءِ اللّٰهِ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ حدیث سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْنَاكَ
حَقَّ مَعْرِفَتِكَ مگر صفات سے بوجہنا کہ مکلف پر علم اسکا موافق ضرورت کے فرض عین ہی اور سستی سے اسکو
چہوڑنیوالا فاسق بلکہ خوف کفر کا ہے مَعَاذَ اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ صوفیہ فرماتے ہیں مسئلہ تجدد امثال کا وحدت الوجود
پر کہ عالم تمام عوارض یعنے شیون ایک ذات حقیقی حقکے ہیں دمبدم ہر ہر طرحکی شکلسے بدلتے اور نئے ہوتے ہیں تجلیاتسے اس
ذات مقدس کے پس اگر دمبدم لباس بدلے تو شخص صاحب لباسکو کیا نقصان اگر چاہے وہ شیون متعددہ کو
ایک شخص میں ظاہر کرے وگر چاہے باعتبار تشخص کے بہوتون میں ظاہر کرے کیونکہ یہہ ظہورات و تجلیات سب
اسیکے ہیں کچہہ یہی مطلب ہے مولانا روم کا ع ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام ؛ وہی ہے پوشیدہ مرتبہ احدیت
میں اور ظاہر تر مرتبہ واحدیت میں اور ظہورات اور تجلیان اسکے ایک پنے کی ذات میں کمی نہیں کرتے
امام غزالی لکھے کہ مثلا بہت آئینے ہیں ہر ایک علیحدہ کوی چہوٹا کوی بڑا کوی بہت صاف کوی کم

...ہیں ایک صورت جلوہ گر ہووے تو یقین ہی کہ ہر آئینے میں اُسکے حوصلے اور لیاقت کے موافق وہی ایک
صورت نظر آویگی مگر کسی میں زیادہ کسی میں کم صاف کسی میں قصور سے کہ وہ آئینہ جسطور کا ہے وہی ایک صورت
ہے کہ اسطور سے نظر آویگی غرض اسمیں اصل صورت کو کچھہ تغیر نہیں ہوا پس اللہ حق ایک ہے اور موجودات مانند بہت آئینوں
کے ہیں طرح طرح کی صفائی اور کدورت سے بڑے پنے اور چھوٹے پنے ہیں پس وہی ایک ظاہر ہے ہر ایک میں موافق
اُسکے حوصلے کے **فائدہ** اور تغیر ماسوا کو اُسکے جو ہے شخصونکے اعتبار سے ہے جو اُسنے اسامی مقرر اور متعین کیا اور
اَنَا اَنتَ کے محل میں ڈال دیا اگر متکلم ہوں تو اَنَا ہووے وگر مخاطب ہوں تو اَنتَ مگر ذات جیسی ایک ہے ویسیہی ہے یہہ
تعینات کو کوئی ایک نہیں کہتے ہیں شخصونکے اعتبار سے یہی معنی ہے وجود اعتباری کی مثال اُسکا پانی گھڑے
کا اور گنگے باوڑی تالاب ندی نالے کا کہ یہہ تمام تفرقے اعتباری ہیں حقیقی کہ اصل میں وہی پانی ہے جو اپنے کرنے
سے نکلا اُسکو باعتبار تعین کے کوئی نہیں کہتا ہے کہ وہ پانی کرّے کا یا بحرِ محیط کا ہے اُسکو نادانی سے سمجھہ نا سکے
کچھہ کا کچھہ کہتے ہیں اور بعضے **مجسمہ** جہالت سے کہتے ہیں کہ خدا کو جسم ہے اور بعضے کرامیہ بھی اُنکے ساتھہ
ہیں اور بعضے اُن میں کہتے ہیں کہ جسم خدا کا مرکب مانند حیوان کے گوشت اور خون اور اعضو نسے ہے اور
بعضونکے پاس خدا نور ایک ہے روشن گلا ہوا سفید روپے کے سر لیکا اور بعضے انسان سے تشبیہ دئے ہیں
اور بعضے کہتے ہیں کہ خدا جوان سبزہ آغاز اور گوند ل مارے ہوئے بالان والا ہے بعضے کہے کہ خدا کی داڑھی اور سر کے بال
دو ... بعضے سفید اور سیاہ ہیں یہہ کہنا ... اُنکے اغوے ... اللہ تعالیٰ فرماتا ہی **لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ**
وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ یعنے نہیں مانند اُسکے کوئی چیز وہی ہی سُننے اور دیکھنے والا **فرقۂ دَھریہ** کہتا ہی
کہ ایجاد خلق کا دہر سے ہی اور دہر قدیم ازلی قول اُنکا عقل اور نقل سے مردود کیونکہ معنا ایجاد کا وہ ہی کہ پیدا کرنا شئی کو
بغیر مادہ اور مدت کے یعنے بغیر اصل اور زمان کے اور نکالنا اُسے نابودی سے بود کے طرف پس عجایب اور غرایب اور
صنایع اور بدایع کا بنا ماسوائے ایک حکیم اور علیم قدیر کے محال ہی اگر کہیں کہ دہر عدم و معدوم ہی تو نسبت ایجاد کی
اُسکے طرف غلط ہووے اگر کہیں کہ دہر مخلوق و حادث ہی تو محتاج غیر کی ذاتسے ہوا پس محتاج کو قوت پیدا کرنیکی کیونکر
ہو سکے پیدا کرنیوالا ایسا ہونا کہ جسپر حوادث نگذریں اور اگر دہر نام خدا کا مقرر کرے تو مقصد ہمارا تمام ہوا
کہ سب خدا سے ہی شیخ اکبر فتوحات میں لکھے کہ دہر خدا کے اسماے صفاتسے یک نام ہی معنی اُسکی قدیم ازلی اور
دہر زمانہ اور ہمیشہ کو کہتے ہیں یعنے قایمی ماسوا اللہ کی صاحب سفینہ انہ لا یظنون کی تفسیر میں لکھے کہ آنحضرت فرمائے
فرماتا ہی خدا مجھے رنج دیتا ہی پسر آدم جو گالیاں دیتا ہی دہر کو کہ میں ہوں دہر اور میرے ہاتھ ہے امر میں پھراتا ہوں
رات ... اور ... اپنے دوسری روایت میں آیا **یَسُبُّ الدَّھْرَ وَاَنَا الدَّھْرُ بِیَدِی اُقَلِّبُ اللَّیْلَ**
وَالنَّھَارَ اور مسلم ابو ہریرہ سے روایت کرے حدیث **لَا تَسُبُّوا الدَّھْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ ھُوَ الدَّھْرُ** یعنے

بدنکہو دہرکو کہ اُسکے تغیر و تبدل کا سبب وہی ہی تو خواہ مخواہ دہر اللہ ہی کہ اُسکے اسماے صفات سے بڑا ہی وہ کیا
ظہور شیونات کا اور مقرر کرنا تشخصات کا ہی پس کوئی چیز بے تاثیر حق کے نہیں اگر دہر کو بد کہیں تو بدی اُسکی خدا کو پہنچی
ہی اور خدا کو دہر کرکے نہ پکارنا اگرچہ نسبت حقیقی اُسی کے طرف ہی مگر شرع میں اُس نام سے پکارا نہیں گیا اور اطلاق دہر کا
اسپر ہی جو محل تغیر و تبدل کا ہو جس کیفیت سے زمانہ فہم میں آوے تو خدا کو دہر کہنا ادب سے باہر تمیز سے دور اگر کہیں
کہ دہر قدیم ازلی ہی مقصود اُس سے ہمیشگی زمانے کی ہی تو ہم کہینگے زمانہ عوارض سے ہی نہ جوہر کیونکہ فلاسفہ کے نزدیک
زمانہ کیا ہی مقدار حرکت عرش کی جسکو کہ فلک الافلاک کہتے ہیں یہہ عرض ہے اور عرش جواہر اجسام یا ارواح سے ہے تفسیر
مواہب الرحمٰن میں آیا کہ عرش سبز جوہر سے یعنے سبز نور سے ہے ثابت ہوا کہ زمان حادث ہی اور بنائے گیا خدا
کا اور طبعیہ کہتے ہیں کہ پیدائش تمام کی خود بخود طبیعت سے ہی یعنے ہستی ہر شی کی مخلوق مقتضاے طبیعت سے ہے
یہہ غلط ہی کیونکہ ایسے نادر نادر چیزان اور ضد ایک کی ایک ایک طبیعت کی تاثیر سے ہونا محال ہی کہ طبیعت
اُس قوت فیضانیہ کا نام ہی جس سے صلاح و غیر صلاح ہوتی ہی اور یہہ قوت نسبت کئے گیا ہی اُس فیاض کے
طرف جو وہ محتاج کسو کا نہیں اور غالب اور قادر تمام پر جو چاہئے سو کرے دوسرا نہیں سوائے ایک حکیم قادر و صانع کے
تہتر فرقون کے نامان معہ چند مسایل مختلف کے یہہ ہیں اوّل فرقہ سنت الجماعت عبد اللہ بن عباس فرمائے
کہ وہی سنی ہی جو اعتقاد کرے یہہ مسایل کا کہ فضیلت ابوبکرؓ کی عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ و غیرہم پر ہی اور عمر کی عثمان و علی و غیرہ
پر اور عثمان کی علی وغیرہ پر اور علی کی سوائے اُن تینوں کے باقی تمام اصحاب پر اور تمامی صحابہ کی رضی اللہ عنہم اجمعین
تمامی مسلمانون پر اور قبلتین کی تعظیم کرنا کہ مکہ معظمہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ و السلام کا قبلہ ہی اور بیت المقدس
تمامی انبیا کا اور مقیم و مسافر پر موزوں کا مسح جایز جاننا اور نبیذ پینا حضرت جسکو پینی فرماے اور دوزخی تفصیل اسکی صحا
کے بیان میں آویگی انشاء اللہ تعالی اور خلافت بعد حضرت کے تیس سال تک جاننا بعد بادشاہان ہوئے اور نماز پڑھنا
ہر نیک و بد کے پیچھے اور ہر نیک و بد کے جنازے پر نماز پڑھنا اور حاکم مسلمان عادل ہو یا ظالم اطاعت کرنا نیکی میں ضرور
جو کہ اِن مسئلون پر عقیدہ کرے حنفی ہو یا مالکی شافعی ہو یا حنبلی وہ سنی ہی پر رافضیون کے بارا فرقے تمام پاس
نماز تراویح اور کوئی جماعت سنت نہیں اور مسح موزہ نہیں جایز اور لعنت کرتے ہیں حضرت صدیق و عمر و عثمان رضی
اللہ عنہم پر اقرار کرتے ہیں حضرت علی کا رضی اللہ عنہ اور نہیں جایز رکھتے ایک لفظ سے تین طلاق کو اور افطار جلد
نہیں کرتے بغیر تاخیر کے اور دادین کو سید ہے پر مقدم کرتے ہیں پہلا علویہ انکا فرقہ کہتا ہی کہ علیؓ پیغمبر ہی دوسرا
بدئیہ علیؓ کو نبوت میں شریک کرتے ہیں تیسرا شیعیہ کہتے ہیں تمامی سے علی کی صحبت کو زیادہ نکرنا کفر ہی چوتھا
اسحاقیہ ہمارے نبی کے ختم نبوت پر انکار کرتے ہیں کہ دنیا تمام ہوئی تک پیغمبران کا آنا واجب ہی پانچوان زیدیہ کہے
سوائے اولادِ علی کے امامت جایز نہیں چھٹا عباسیہ کہے امامت موقوف ہے فقط عباس بن علی پر اولاد

امامیہ کسو نیک و بد شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اور خلافت سوا ے بنی ہاشم کے جایز نہیں رکھتے آٹھواں
قادسیہ کہے اپنے کو جو کہ برا جانا دوسرے پر تو کافر ہے نوآن تناسخیہ قایل ہین کہ روح بدن سے نکلے بعد پھر
داخل ہوتی ہی دوسرے بدنمیں یعنے جسم کو ثابت کیئے دسواں لاعنیہ لعنت کرتے ہیں معاویہ و طلحہ و زبیر
رضی اللہ عنہم پر گیارواں رجعیہ کہتے ہیں کہ علی ابرہیں اس جسم سے زندہ ہیں قیامت کے آگے دنیا میں پھر
آوینگے بارواں متربصیہ پاس نافرمان بری کرنا اپنے حاکم اور امیر کے ساتھہ اور جنگ کرنا جایز ہی خارجیان کے بارا
گروہ ہیں جماعت سے نماز پڑھنا جایز نہیں اور اہل قبلہ کی تکفیر کرتے ہیں اور گنہگار کو کافر جانتے ہیں اور جو اسکے قتل
امیر ظالم کا اور بولے خلافت کا حق معاویہ کا تھا پہلا فرقہ ازرقیہ کہے رویت صالحہ مومن کو خواب میں نہیں ہوتی اور
رویت خواب میں ہونا وہی ہی وہ آخر ہو چکی دوسرا اباخیہ کہے ایمان حاصل نہیں ہوتا سوا نیک عمل کے تیسرا
ثعلبیہ بولے ہر کام خدا کے ارادے سے ہی نہ قضا سے چوتھا حازمیہ ایمان کو فرض مجہول کہے کہ اسپر کوئی دلیل
مضبوط نہیں پانچواں خلفیہ عدل کے ترک کرنیوالے کا فر کہے چھٹا کوزیہ مبالغہ کرتے ہیں طہارت میں اور
بدن خوب رگڑ کر دہونا فرض جانتے ہیں ساتھواں کنزیہ زکواۃ کو فرض نہیں گنتے آٹھواں متزلیہ کہے بدی
اللہ کے ارادے سے نہیں کیونکہ ظلم ہے نیکی اسکی تقدیر سے نہیں کیونکہ عجز ہے نماز نہیں پڑھتے فاجر کے پیچھے اور
قرآن کو حادث بوجے اور کہے کسو کو ولایت شفاعت کی نہیں اور میت کے واسطے صدقہ اور دعا کرنے
میں نفع نہیں اور کہے کہ معراج عرش تک نہیں ہوی مگر بیت المقدس تک اور بدکار کا مقام دوزخ و جنت
کے بیچ میں ہے اور ملایک سبھی انسانسے افضل ہیں اور اولیا سے کرامت نہیں ہوتی اور اہل جنت و دوزخکو
موت ہی اور کہتے ہیں کہ قتل کیے گیا اپنی موت سے نہیں موا اور انکار ہی قیامت کے نشانیانسے اور عقل کو علم
سے بزرگ جانتے ہیں اور حرام مال کو رزق نہیں سمجھتے نوآن میمونیہ ایمان غیب پر نہیں لاتے دسواں محکمیہ
خدا کو خلق کا حاکم نہیں سمجھتے گیارواں اجنبیہ قایل ہیں کہ نفع نیکی کا سوا آنے قیامت کے نہیں بارواں
شمراخیہ جایز کہے زناکو اور مثال دیتے ہیں عورت کو خوشبوئی سے جو کوئی چاہے سونگھے جبریہ کے بارا فرقے
ہیں اپنا پیارا مال اور مطلب جسطور سے بر آوے نکالنا جایز ہے چھوڑنا نادانی اور زکواۃ نہ دینا پہلا فرقہ
مضطریہ نیکی بدی اللہ کے ارادے اور قدرت سے کہے بندے کو رتی بھر دخل نہیں دوسرا افعالیہ کہے کام بندیکا اختیار
سے باہر ہے تیسرا معیہ فعل و قدرت بندیکو ہے کہے چوتھا مفروعیہ بولے جو کچھ کہ بندیسے ہووے محض بے اختیاری
سے ہے پانچواں نجازیہ کہے ثواب عمل و ایمانسے نہیں مگر موقوف ہی خدا کے فضل و احسان پر چھٹا میمنیہ
بولے جس بات پر خلایق رغبت یا اجماع کریں وہی بہتر نفرت جس سے کریں وہی بدتر ساتھواں کسلیہ پاس ثواب
و عقاب نیک و بدعمل سے متعلق نہیں آٹھواں سابقیہ کہے نیک بختی اور بدبختی ازل سے ہو چکی اب نہ عبادتسے

نفع نہ گناہ سے مضرت نوآن جیبیہ کہے جیب جیب سے نہیں ڈرتا اور اللہ تعالی جیب ہے دسوآن خوفیہ خوف
بغیر امید راحت کے فرض کہے گیاروان فکریہ فکر کو عبادت سے افضل گنے اور علم سے تکلیف دور ہوتی ہی کہے اور
واجب ہی خلق پر کہ جس چیز سے حاجت بڑے تصرف کرے کیونکہ وہ شریک ہی مسلمانون کے مال مین منع اُس کا
ظلم ہی بارہوان حسبیہ انکار کرتے ہیں توبہ اور رویت کا قدریہ کے بارہ فرقون میں ثابت ہے کہ حیوانات پر
خلایق ایمان لاوین وہ خدا پاس کفر نہیں نماز جنازہ اور روز میثاق صحیح نہین خیر و شر تقدیر الٰہی سے نہیں
ہم خدا پاس مومن یا کافر ہیں سو علم نہیں پہلا فرقہ احمدیہ فرض کا اقرار سنت کا انکار کرتے ہیں دوسرا ثنویہ
کہے عالم کے دو خدا ہیں نیکی کرانیوالا یزدان بدی پر چلانیوالا اہرمن تیسرا جو تھا کسائیہ اور شیطانیہ کہتے ہیں کہ
خدا شیطان کو پیدا نہیں کیا وہ موجود نہین پانچوان شرکیہ کہے ایمان اللہ کا مخلوق ہی چھٹا الوہیتہ کہے بندے سے کوی
طور کا فعل صادر نہین ہوتا ساتوان ابدیہ بولے زمانہ قایم ہمیشہ ابد تک ہی آٹھوان باکثیہ کہے امام کی بیعت
میں تاخیر جایز ہے نوآن منتریہ بولے گنہگار کافر ہے توبہ مقبول نہیں دسوان قاسطیہ پاس کسب کرنا فرض ہے اسکو
چھوڑ کر زہد کیا تو فرض ترک کیا گیاروان نظامیہ کہے خدا کے واسطے کوی چیز نہیں ملک بارہوان متمنیہ کہے شر
خدا کے ارادے سے ہے یا نہیں ہمکو علم نہیں جہمیہ کے بارہ فرقے ہیں تمام پاس ایمان دل کے اعتقاد پر موقوف ہی
نہ زبان سے اور کہے موسیٰ خدا سے بات نہیں کئے کوئی سوال منکر و نکیر و ملک الموت کے منکر ہیں پہلا فرقہ معطلیہ
کہا نام اور صفتان خدا کے مخلوق ہیں دوسرا مرابضیہ کہے علم و ارادت و قدرت خدا کے مخلوق ہیں تیسرا ملتزقیہ
بولے خدا کو ایک مکان ہی چوتھا واردیہ کہے دوزخمین داخل ہوا سو شخص پھر نہین نکل سکتا ہی اور مومن آتش
میں پڑنیکا نہیں پانچوان حرقیہ کہے دوزخ میں پڑا سو وہ ایسا جلیگا کہ کچھ اثر باقی نہ رہیگا چھٹا مخلوقیہ کہے قرآن
مخلوق ہی ساتوان غیریہ بولے محمد علیہ السلام حکیم تھے نہ رسول آٹھوان فانیہ کہے دوزخ و جنت فنا ہو جاینگے نوان
زنادقیہ بولے آنحضرت کو معراج روح سے ہوی نہ بدن سے دنیا میں خدا کسیکو نہین دیکھتا اور عالم قدیم ہی اور فنا نہین ہوگی
دسوان لفظیہ بولے قرآن پڑھنے والیکا کلام ہی نہ خدا کا گیاروان قبریہ قایل نہیں عذاب قبر کے بارہوان واقفیہ بولے ہم
جانتے نہیں قرآن مخلوق ہی یا غیر مخلوق مرجیہ کے بارہ فریق ہیں پہلا فرقہ تارکیہ کہے ایمان فقط فرض ہی نہ کوی عبادت
دوسرا شانیہ بولے کلمہ پڑھا سو اسکو عبادتسے نفع اور گناہ سے نقصان نہیں تیسرا راجیہ بولے اطاعت کرنیوالا مطیع ہی
گنہگار عاصی خلاف اسکا نہین ہو سکتا چوتھا شاکیہ کہے ایمان میں مضبوطی نہین پانچوان بیہنیہ بولے ایمان کا
علم ہے امر و نہی کو نہیں جاننے والا کافر ہی چھٹا عملیہ پاس ایمان اعضون کے عمل پر موقوف ہی ساتوان منقوصیہ
کہے ایمان کم و زیادہ ہوتا ہی آٹھوان مستثنیہ کہے ہم مومن ہیں اگر خدا چاہے نوآن ابتریہ بولے قیاس باطل
ہی دلیل صحیح نہیں دسوان بدعیہ قایل ہیں کہ اطاعت امیر کی واجب اگرچہ معصیت پر ہو مگر کفر پر جایز نہیں گیارہوان

مشبہہ کہے آدم کو خدا نے اپنی صورت پر پیدا کیا بارہواں حشویہ جانے کہ واجب و سنت و نفل میں فرق نہیں انتہا

حلول و اتحاد وغیرہ کا بیان سوا خدا کے اپنی ذات سے کسیکو تصرف کرنے اور اثر دینے والا سمجھنا شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کو کسی چیز میں اترا سمجھنا اسطور پر جو محل اُسکے آنے سے بڑھی اور یہی حلول ہے حلول آخر شرک ہے اور اتحاد وہ ہے کہ دو چیز ایک ہو جانا اسطور پر کہ امتیاز دونوں میں باقی نہ رہے تو ایسا ممکن و واجب کا ایک ہو جانا جو باہم مناسبت نہیں رکھتے اور ممکن کو واجب اور واجب کو ممکن کہنا عقل سے دور اور ادب سے باہر اتحاد بھی کفر ہے کہ خدا بندے سے ایک ہو جانا ایسا نزدیک اور دور ہونا بندے کو سزاوار ہے خدا اس عیب اور نقصان سے پاک ہے کہ قدیم نہ حادث میں اترانہ ملتا ہے مگر نزدیکی اور دوری علم و تجلیات اور فیض کے رو سے ثابت ہے کہتے ہیں

قول علما کا **کُلٌّ مِّنَ الْحُلُوْلِ وَالْاِتِّحَادِ کُفْرٌ** یعنے حلول و اتحاد دو نو کفر سے ہے کیونکہ کسی چیز میں خدا کو اترا سمجھنا یا بیٹھا ماننا اسکی ذات مطلق کو نقصان لگانا ہے کہ چھوٹی چیز میں چھوٹا اور بڑی چیز میں بڑا جدا ہو نا صر و ریڑا جیسا کہ پانی بڑے باسن میں زیادہ چھوٹے میں کم رہتا ہے یہہ بات خدا کی شان نہیں لائق ہے پس لازم ہے انسان کو کہ خدا کی ذات کو مطلق اور منزہ اعتقاد کرنا اور خدا کو یقین کرنا کہ فلانے جگہ ہے اور فلانے جاگہہ نہیں اور فلانی چیز میں ہے فلانی چیز میں نہیں یہہ کفر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ** یعنے جسطرف رخ کروگے پس اسطرف ہے ذات پاک خدا کی بیت کھول جب آنکھ جو طرف دیکھا تو ہے تو گھیرا مراد یہہ کہ اللہ تعالیٰ سب طرف محیط ہے تمام چیزان اُسکے پیدا کرنے اور ذات سے ہے اور سمت روبرو پس سجدے کے وقت جسطرف رخ کروگے اُسطرف ہے قبلہ تمھارا کیونکہ ہر طرف ہے اُسیکا مظہر یہہ بات جب حکم جو سجدہ کا حکم کیا اور ہر قبلے کی صحت میں شک کے وقت ہے چنانچہ فقہے میں لکھے ہیں کہ مصلی کو جب قبلے میں شک ہو جو غالب جدہر آوے اُدہر قبلہ جانکر نماز پڑہنا

قضا و قدر و جبریہ و قدریہ کا بیان قضا و قدر پر ایمان لانا عقاید کے واجبات اور دین کے ضروریات سے ہے قضا کی معنی ارادہ ازل کا قدر کی معنی اندازہ ازل کا ارادہ ازل کا تعلق کیا گیا اشیا کے ساتھ قضا ہے اور تعلق قدرت کا حادث کے ساتھ قدر بعضے علما کہتے ہیں کہ حکم کلی مجمل جو ازل کا ہے وہ قضا جاری ہونے اور تفصیل کو قدر کہتے ہیں علمائے ماتریدیہ کہے کہ ارادہ ازلی اور عنایت الٰہی آراستگی ہر خلق کے تربیت خاص پر جو ہے قضا ہے اور تعلق اُس ارادے کا اشیا کے ساتھ بیچ وقت اُن چیزوں کے یعنے پیدا کرنے پر قدر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰہُ بِقَدَرٍ** یعنے خواہ مخواہ ہم نے ہر چیز کو پیدا کیا اندازے پر اور تمام کاماں میں حد اور مرتبہ ہے موافق حکمت کے اور ہر کام لکھے گیا بیچ لوح محفوظ کے پیدا ہونے اُس کام کے حدیث میں آیا کہ اول جو پیدا کیا حقتعالیٰ قلم ہے پس حکم کیا اُسے کہ لکھہ تب قلم حیران اور سرگردان ہو پھر سنبھل کر پوچھا کیا لکھوں حکم ہوا لکھہ **مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ** یعنے جو کچھ کہ ہوا اور ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَخَلَقْنَا كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيْرًا یعنے پیدا کیا ہمنے ہر چیز کو تو اندازہ کیا اندازہ کرنیکا اُس سے
نہ بڑہتا نہ گھٹتا ہے یعنے موافق ارادۂ ازلی اپنے مقدور کیا ہر شئی کو ایسا کہ ذرہ ایک کم اور زیادہ نہیں ہوسکتا اُس
سے نظم نیکی و بدی ہے سب قضا سے ؛ ذرہ بھی ہلے سب رضا سے ؛ جو کچھہ کہ ہوا ہے اور ہوگا ؛ مرضی و مشیتِ خدا سے ؛
امام محی السنہ معالم میں لکھے کہ فرمائے رسول علیہ السلام تمام چیز تقدیر سے ہے یہانتک کہ ناتوانی اور زیرکی
بھی فرمائے کہ تقدیران زمین و آسمان پیدا ہونے کے پچاس برس آگے ہوئے تب تھا عرش خدا کا پانی پر اور
تھوڑا بیان تدبیر و تقدیر کا ساتوین فصل میں کیا جاویگا ابن عباس فرمائے قضا کو غلط جاننے والا ماری ہے
اِستبا پر اجماع صحابہ کا اور تابعین اور علما کا ہے پس مومن کو بہت ضرور ہے کہ اعتقاد کرے خیر و شر کفر و دین و عبادت اور
معصیت اور تمامی مخلوقات تقدیر الٰہی سے ہیں حقتعالی فرماتا ہے وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ
كُلُّهُمْ جَمِيْعًا یعنے اگر پروردگار تیرا چاہے ایمان تمام کا تو تمام رہے زمین مسلمان ہوی حقتعالی جیسا رحیم
ہے ویسا قہار بھی ظاہر ہونا دونو صفتون کا ضروری ہے ایک صفت سرفراز کرنیکی دوسری عذاب دینے کی سرفرازی
کے لیئے کارخانہ جنت کا ہے وہ اہل اطاعت و کم تقصیر وارونکے واسطے اور عذاب کا کارخانہ دوزخ کا ہے وہ اہل
انحراف و محض تقصیر وارونکے واسطے ہے پس اختیار دیا بندون کو چاہو تو تابعداری کرکے اُسکو راضی رکھو
یا انحراف کرکے ناخوش کرو وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ یعنے نہیں خوش ہوتا واسطے بندے اپنے کے
اختیار کفر کا اور راضی ہے اسلام سے پس وہ بندہ مقبول جو حکم مانے اور وہ نا مقبول جو نہ مانے اور قضا و قدر
دونو فعل خدا کے ہیں وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ یعنے وہ حقتعالی پیدا کیا تمکو اور تمہارے
عمل کو اور بندہ فاعل مختار ایک طور سے ہے وہ کیا کہ اُسکو اپنے کام میں اختیار اور ارادہ ایک ہے فعل جو
ہوتے ہیں بغیر خواہش کے جبر سے نہیں اور حرکت جبر و اضطرار وہ کہ انسان کو کسی کام کا شوق اور خواہش
پیدا ہونے آگے وہ کام یکایک اُس سے صادر ہووے مانند رعشہ دار کے ایسا تو نہیں کیونکہ ہر آدمی ایک کام پر خیال کرتا ہے
اگر وہ موافق طبیعت کے ہے تو دلسے خواہش ہوتی ہے تب اُس کام پر رجوع کرتا ہے اگر خلاف طبیعت کے ہے تو دلسے
نفرت کرتا کہ پھر اُسطرف رجوع نہیں کرتا جب آگے کرنے اُس کام کے خواہش اور نفرت بندہ کی ثابت ہوی تو پس
اختیار بھی ثابت ہوی کہ کرے وہ کام یا نکرے اس قصد اور خواہش کو انسان کے اختیار اور اس حرکت کو جو صادر
ہوتی ہے فعل اختیار کہتے ہیں مُخْتَارٌ فِي فِعْلِهِ وَمَجْبُوْرٌ فِي اِخْتِيَارِهِ انسان مختار اپنے فعل میں اور
مجبور اپنے اختیار میں ہے اِخْتِيَارٌ بِالصُّوْرَةِ وَجَبْرٌ بِالْمَعْنٰى یعنے اختیار ظاہر میں ہے اور جبر باطن میں
آیت لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ یعنے نہ پوچھیگا کوئی اُس چیز سے جو کچھہ کریگا خدا اگر
پوچھے جائیگی خلقت اور امام جعفر صادق فرماتے ہیں لَا جَبْرَ وَلَا قَدَرَ وَلٰكِنْ اَمْرٌ بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ یعنے

نہ جبر ہے نہ قدر لیکن بات ایک ہی اِن دونو بات میں جبریہ کہتے ہیں کہ آدمی کو مطلق اختیار نہیں قدریہ کہتے ہیں تمام اختیار
آدمی کو ہی اور اپنے کام میں انسان مضبوط ہے کہ تمام کام انسان کے پیدا کیئے گئے انسان کے ہیں پس امام فرماتے ہیں
کہ یہہ دونو مذہب باطل اور افراط و تفریط سے ہیں ایمان اہل سُنّت و جماعت کا یہہ کہ پیدائیش خدا سے اور عمل
بندونسے درمیان جبر اور قدر کے اعتقاد رکھا چاہیئے بحث و تکرار اس مقدمے میں افراط و تفریط سے خالی نہیں پس
خاموشی بہتر کہ ایمان ہمارا شارع کے قول پر ہی نہ عقل پر جو عقل کی تیزی سے باتیں نراشیں واجب ہے ہمکو کہ جیسا بات
میں جیسا حکم آیا ویسا اعتقاد کر لینا اگر اسمیں عقل کو دخل دیئے تو ایمان ہمارا عقلی ہوا نعوذ باللہ منہا اور معتزلہ اور
شیعہ کہتے ہیں کہ بندون کے نیک افعال خدا کے ارادے سے ہے اور بدی شیطان اور بندے کے ارادے سے پس اس سے ثابت
ہوا کہ خدا تمام کے حق میں ایمان چاہا مگر شیطان اور نفس کفر کا ارادہ کیے ہیں تو گویا شیطان و نفس غالب آگیا
اللہ پر کہ چاہے کو اسکے نکرنے دیا العیاذ باللہ مذہب انکا قرآن اور حدیث اور اجماع سے باطل ہی نقل
منظومہ معتزلی اور مجوسی کشتی میں ہو کر سوار جاتے تھے دریا پر دونو ہم ایکبار بولا مجوسی کو وہ معتزلی
کیا ہوا چہوڑ کے ایمان کو کفر میں جو جا پڑا بولا مجوسی جو میں دین سے برا دور ہون حق نہیں ایمان مرا چاہا کہ
معذور ہون گر مرے اسلام کو چاہے خدا سے عذیر لاؤنگا ایمان ابھی کفر کے پردہ کھو چیر معتزلی نے کہا حق
ترا دین چاہا ہی پر تجہے شیطان پہیر کفر اوپر لایا ہی تب مجوسی جواب معتزلی کو دیا ہون میں اسی طرف
جسنے کہ غالب ہوا چاہا خدا جو سو وہ ہو نسکا یک ذرہ چاہا جو شیطان سو دیکھو کہ وہ ہو گیا خواہش حقیر قوی خواہش
شیطان ہوی خوب کہ ہوئیں اُدہر جو ہی خدا سے قوی یہ بہت کہا یا تب معتزلی سن جواب آتش الزام سے
دل ہوا اسکا کباب ایسے عقاید سے حق ہمکو رکھے دور تر نور سے ایمان کے دل کرے معمور تر ابیات خواہش رب
سے بہار چمنستان ثواب فعل سے نفس کے ہی جوشش دریای عذاب اس عقید سے عیان شان ادبا تی ہی
ورنہ کوی ہونے بجز مرضی رب ہوتی ہی تصرف کرنے اور اثر دینے اور فعل کرنیوالا حقیقتمیں سوا ے خدا کے کوئی
نہیں مگر کوی کام حقتعالی دنیا اور دین میں بغیر واسطے اور اسباب کے نہیں کرتا اگرچہ وہ اسباب بھی اسی کے پیدا کرنے سے ہے
حدیث اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَکُلُّ شَیْءٍ مِنْ نُوْرِیْ یعنے میں مظہر خدا کے وجود کا ہون اور میرے وجود سے تمام خلق
ہے حدیث قدسی لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ یعنے اگر پیدا نکرتا تجہے یا محمد علیہ السلام تو ہرگز نہ پیدا
کرتا آسمانون کو پس ثابت ہوا کہ کوی کام بے سبب نہیں حقیقتمیں اثر دینے والا وہی ہی مگر ظاہر میں جسکے سبب سے ہی اسکا
نام ہوتا ہی خدا کے کام دو قسم پر ہیں ایک بغیر اسباب کے جو ظاہر میں اسباب اسکا بہت کم پایا جاوے اسے شرع میں بلا
واسطہ کہتے ہیں دوسرا باواسطہ کہ جسکا سبب ظاہر میں خوب پایا جاوے بلا واسطے کا مثال پیدائش جانون کی اور
زمین و عرش و کرسی و بہشت و دوزخ و آفتاب و مہتاب و ستارگان وغیرہ اور ہدایت یعنے بھیجنا مطلب کو حقیقتمیں سوی خدا کے جاننا شرک ہی

اور واسطے کے جو کام ان کہیں وہ بھی باطن میں حق سے اور ظاہر کے واسطے کا اثر ضعیف ہے مثال اسکا [illegible] جیسا
ہدایت گمراہ کی رہ دکھانیکی معنی سے واسطہ ہو الکفوی ضعیف اور آنا بیماری کا سبب ہے بدلنے آب ہوا [illegible]
ہوا اور غذا بیماری آنے کا واسطہ ہوا اور شفا پانا اور پیدا ہونا بچہ کا رحم میں نطفے سے باپ کے عرض کوی [illegible]
حق سے جاننا مگر جو کام کہ واسطے سے ہے اگر نام اس واسطے کا کہے تو جایز ہے جیسا اَنْبَتَتِ الرَّبِیْعُ الْبَقْلَ
یعنے اگاتی ہے بہار نباتات کو حقیقت میں اگانیوالا خدا ہے مگر ظاہر میں واسطہ بہار ہوی اگر کوی واسطے کو علیحدہ خالق سمجھے
تو شرک ہوا جیسا ہدایت کو رہ دکھانیکی معنی سے رسول اور قرآن کے طرف واسطہ کرتے ہیں ظاہر میں چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے
اِنَّکَ لَتَھْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ یعنے خواہ مخواہ تو اے محمد علیہ السلام البتہ راہ بتاتا ہے لوگونکو دین
طرف ثابت ہوا کہ آنحضرت کو ہادی بولنا واجب اور ہدایت میں احمد مختار کے اختیار بھی ثابت ہوا مگر کوی مانے یا نہ مانے
ایسا ہی قرآن بھی ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ یعنے تحقیق کہ یہہ قرآن راہ دکھاتا ہے طرف حق شریعت
کے جو استوار ہے ایسے طرح نسبت ضلالت کی شیطان طرف جنی اور انسی اور بتان اور ترغیب دینے والونکے طرف کرتے ہیں
اللہ تعالی فرماتا ہے رَبِّ اِنَّھُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ یعنے کہے ابراہیم اے پروردگار میرے خواہ مخواہ
کہ یہہ بتان رہ بھٹکاتے ہیں بہتوںکو آدمیانمیں سے پس نسبت ضلالت کی بتونسے فقط ظاہر ہے نہ حقیقت میں کیونکہ وے
نہ زبان رکھتے ہیں نہ دل نہ کان رکھتے ہیں نہ بل اللہ تعالی فرماتا ہے وَاَضَلَّھُمُ السَّامِرِیُّ یعنے گمراہ کیا
بہت بنی اسرائیل کو سامری پوجنے سے بیل کے بچھڑے کے اور قرآن میں بھی آیا ہے کہ کہا ابلیس قسم ہے مجھے تیری
عزت کی کہ البتہ گمراہ کرونگا میں بنی آدم کو ان آیات ظاہر میں جس سے فعل پیدا ہو ظاہر میں اسے کہینگے فاعل
باطن میں خدا سے فعل و فاعل تو سمجھے نہ اسے تو ہیگا جاہل ؛ تحفہ معتقدہ ہے سنیان کا ؛ مومن ہے بدل اسیکا
قایل ؛ فرماتا ہے یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ
وَمَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ یعنے بھٹکاتا ہے خدا جسکو چاہتا ہے اور راہ کو پہنچاتا ہے جسکو
چاہتا ہے اور جسکو کہ خدا بھٹکاوے نہیں اسے کوی راہ پہنچانیوالا اور جسکو کہ خدا راہ پہنچاوے نہیں کوئی اسے بھٹکانیوالا معلوم ہوا
یہہ آیتونسے کہ نسبت ہدایت اور ضلالت کی خدا ہی کے طرف حقیقی ہے کہ وہی ہادی ہے وہی مضل اور خلق کے طرف
ظاہر میں مجازا ع ادب ضرور ہے اس خاک آستانیکا بیت گناہ گرچہ نبود اختیار ما حافظ ؛ تو در طریق ادب کوش
گو گناہ منست ؛ پس تصرف اور تاثیر اور پیدا کرنے میں کسی کو دخل نہیں سوا حق کے کہ قوت مخلوق کا بھی خدا ہی طرف
سے ہے مگر نسبت ظاہر کی جایز کہ فرماتا ہے اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ذِیْ قُوَّۃٍ یعنے خواہ مخواہ کہ وہ قرآن
قول ہے جبرئیل کا بھیجے گیا ہے خدا کا وہ بزرگ ہے اور صاحب قوت اور نزدیک خداوند عرش کے معتبر ہے اور سردار وہ
اس جا کے اور امین ہے وحی پر چنانچہ جبرئیل کی قوت قرآن سے ثابت ہے کہ لوط ع کی بستی کو پر کے اوپر لیئے اٹھا

لیکر آسمان تک گئے وہانسے اولٹ دیئے اور پلک مارتک عرش سے زمین تک پہنچتے ہیں یہہ سب کمال قوت ظاہر ہیں جبرئیل کے طرف نسبت کرے جاتا ہے مگر باطن میں خدا سے اس میں تمام فعلان عام کے آگئے

فائدہ ایسے ہی کاملان انبیا اولیا کے کہتے ہیں عیسیٰ یا محمد صلے اللہ علیہما وسلم نے مردے کو جلا دیا اور پیر دستگیر نے برات ڈوبے ہوئے کو نکالا یا قطب الدین بختیار کاکی قبر میں سے باتیں کیا یا بو علی قلندر نے آفتابکو روک دیا ویسے ہی بہت نسبت ہیں کہ پیدا ہونے کے رو سے کام خدا کے طرف نسبت کرے جاتا ہے اور جاری ہونیکے رو سے بندے سے مشہور جو جاری ہوتا ہے کسب اور خواہش اور رغبت کی رہ سے اسکے مگر ہر کام نیک نام سے شہرت پاتا ہے جیسا ایمان اور کفر اور طاعت و معصیت اور صلاح و فساد اور کھانا پینا اور چلنا بیٹھنا ایسے ہزاروں کام ہیں اگر نیک ہو تو خدا طرف بد ہو تو بندیکے طرف ادب سے رجوع کرتے ہیں اختیار بندیکو بے اختیاری میں ہے

فرد یون اختیار ہمکو ہے بے اختیاری میں ؛ جون آسیا کے پھرنے میں ہے قصد مورکو ؛

کیفیت تعینات کی شرح مین کرکرے کہ یکپنا اسکی ذات کا اسکے ذاتی کمال سے ہے اور کثرت نظر کرتے اسکے صفات اور اسما اور تجلیاں کے اور تمامی تعینات میں هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ اسی کی شان ہے اور پہلی تعین اسکی وحدت ہے جو خود اپنی ذات سے اپنے ظاہر کہ صورتان تمام موجودات کے بغیر تمیز اور تفصیل کے اس مرتبے میں مجمل کے طور پر حاصل ہیں یا دوسری تعین واحدیت ہے وہ ظاہر ہونا تفصیل کا صور علمیہ کی تمیز کے ساتھ ہے یہہ دونو تعینات ازلی ہیں اسیطرح تعینات میں صفات ذاتیہ کے حیات اور ارادہ وغیرہ جو ساتھ ہیں یہہ تجلیات ذات کے ازلی ہیں اور تمامی صفات سبکے ایک ہے حقیقی اسکی اسی میں عدم ہیں اور صفات و اسما کے مرتبے میں معتبر ہیں انکا وجود عین خدا کا وجود ہے اور غیریت تعین علمی کے اعتبار کرتے ہوئے ہی جیسا کہ دوسرے موجودات تعینات کو ہے سے ہیں انتہا ذاتی صفات جنکے ازلی ہیں انکو صفات ثبوتیہ کہتے ہیں ثبوتیہ وہ جنکی مفہوم معانی ثابت ہے جنکی ذات کے ساتھ وے سات ہیں حیات و علم و قدرت و ارادت و بصر و سمع و کلام یہہ تمام ثابت ہیں خدا کی ذات کو معنی انکی آئندہ بیان کیا جاویگی اور یہہ امہات صفات اور انھیں کو صفات کمال بھی کہتے ہیں مگر حنفیہ کے نزدیک آٹھ ہیں وہ کیا تکوین ہے مراد اس سے صفات فعلیہ جیسا پیدا کرنا اور روزی دینا اور مارنا جلانا مانند اسکے اور صفات سلبیہ وہ ہیں کہ پاک اور بری رہنا خدا تعالی اسکے مفہوم سے جیسا محدود یا جسم ہونا اور جوہر ہونا یا عرض وغیرہ انکو صفات جلال کہتے ہیں اور سوا یہہ دو قسم کے صفات فعلیہ ہیں جیسا پیدا کرنا اور جلانا اور مارنا اور روزی دینا وغیرہ اسکے یہہ صفات فعلیہ تمام حادث ہیں اور نامان جو سات صفات ذاتی سے نکلے ہیں جیسا حیات سے حی علم سے علیم اور عالم سمع سے سمیع اور سامع بصر سے بصیر ارادت سے مرید قدرت سے قدیر کلام سے متکلم یہہ صفات نہیں بلکہ اسما مشتقہ ہیں اور خدا کے بہت نامان ہیں کہ دلالت کرتے ہیں اوپر کمال ذاتی اور وصفی کے اور خدا کے

ناماں اپنے طرف سے عقل کے رو سے ایجاد کرنا جیسا کہ خدا کا نام شافی اور حکیم ہے طبیب کہنا اسیطرح عالم کو عاقل جواد کو سخی نہ کہنا مگر صفت کرنیکو اختیار ہے اور جو ناماں کہ مخصوص کافراں کے زبان پر ہوں نہ پکارنا کیونکہ خوف کفر کا ہے مگر ہر ہر لغت میں جو ناماں کہ آئے ہیں اور علما انکو ثابت کریں تو جواز ہے اور ناماں اللہ تعالی کے شرع پر موقوف ہیں یعنے شرع میں جس نام سے خدا کو پکارے اسی نام سے پکارنا جایز ہے اور عقل کے رو سے جو مخالف شرع کے ہے تو نہ پکارنا اگرچہ شرع کے نام کے برابر ہووے تو بھی نہ پکارنا اور ہزار پر ایک اور نو دو پر نوں نام یہ کچھ اللہ تعالی کے ناماں موقوف نہیں بلکہ اسقدر ہیں کہ خلق کو اسکا علم نہیں ناماں خدا کے تیں طور پر تقسیم پائے گئے اسماءِ ذات و صفات و افعال اگرچہ تمام ناماں ذاتی ہیں لیکن جس نام سے ذات ظاہر ہوتی ہے اسے اسم ذات بولے اور جو ناموں سے صفات اور کاماں ظاہر ہوتے ہیں انکو اسما صفات و افعال کہے یعنی جو نام کہ ذات پر دلالت کرے وہ اسم ذات ہوا اور جو کہ دلالت صفت پر کرے وہ اسم صفت اور جو کہ فعل پر دلالت کرے وہ اسم فعل ہے اور اسما ذات جیسا کہ اللہ و رب و ملک و قدوس و سلام و مومن و مہیمن و عزیز و جبار و متکبر و علی و عظیم و ظاہر و باطن و اول و آخر و کبیر و جلیل و مجید و حق و متین و واجد و ماجد و صمد و متعالی و غنی و نور و وارث و ذوالجلال و رقیب اور اسما صفات یہ ہیں حی و شکور و قہار و قاہر و مقتدر و قوی و قادر و رحمان و رحیم و کریم و غفار و غفور و ودود و رؤف و حلیم و صبور و بر و علیم و خبیر و محصی و حکیم و شہید و سمیع و بصیر اور اسمائے افعال یہ ہیں مبدی و وکیل و باعث و مجیب و واسع و حسیب و مقیت و حفیظ و خالق و باری و مصور و وہاب و رزاق و فتاح و قابض و باسط و حافظ و رافع و معز و مذل و حکیم و عدل و لطیف و معید و محی و ممیت و والی و تواب و منتقم و مقسط و جامع و مغنی و مانع و ضار و نافع و ہادی و بدیع و رشید اور یہ چار نام اسمائے ذات میں جامع سب کے اور امہات اسمائیں اول و آخر و ظاہر و باطن کہ تمام اشیا اس چہار صفت سے جو ظاہر و باطن اور اول و آخر ہے خالی نہیں اللہ تعالے فرماتا ہے وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا یعنے خدا ہی کے لئے ہیں ناماں اچھے نیک تو پکارو یاد کرو وہ ناموں کے ساتھ خدا کو پھر فرماتا ہے فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ یعنے یاد کرو مجھے تم تو یاد کرونگا میں تمکو بیت کیا لطف اور مزہ ہیں اللہ ذاکراں میں ؛ بندہ بذکر مولی مولی بذکر بندہ ؛ حدیث میں فرماتا ہے خدا جو کہ اپنے دلمیں مجھے یاد کرے میں یاد کرتا ہوں اپنے علم اور ذات میں اور جو کہ مجھے مجلس میں یاد کرے میں بھی اسے جماعت میں یاد کرتا ہوں وہ ایسی جماعت ہے کہ اسکی جماعت سے بہتر ہے مراد اس سے ملایک کی جماعت

صحیحین میں آیا فرماتے آنحضرت جب خدا تعالی کسی بندیکو دوست رکھتا ہی تو فرماتا ہی جبرئیل کو میں
فلانے کو دوست رکھتا ہوں تو بھی رکھہ تب جبرئیل ندا کرتا ہی آسمانکے ملائکان میں کہ فلانے کو خدا دوست رکھتا ہی
اُسکو تم بھی رکھو بعد اُسکے اہل زمین کے دلوں میں اُسکی محبت اور قبول ڈالتے ہیں امام مالک رحمۃ اللہ کہے کہ کوئی بندہ
محبوب و مقبول خلق میں نہیں ہوتا ہی جبتک کہ اول خدا نا کرے اور کعب الاحبار بھی توراۃ سے یہی روایت
کرے چنانچہ بزرگان دین کی محبت بغیر دیکھنے اور نفع پانیکے دلیل اسی پر ہے مَنْ لَہُ الْمَوْلیٰ فَلَہُ
الْکُلُّ یعنے جو کہ خدا کے ساتھہ ہی اُسکی ساتھہ خلق ہے اسیطرح مردود اور ملعون کا حال ہی جو کہ خدا کے
غضب میں ہے خلق کے طعن میں گرفتار ہوتا ہی بیت ہو خدا کا کہ تا خدا ہو ترا؛ جب تری پھر کرے ولا ئیں
جگا؛ حدیث اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاھَا
دَخَلَ الْجَنَّۃَ یعنے حقتعالی کو نو د پر نوں نام ہیں جو کہ اُن کو معانی کے ساتھہ یاد کرے اور جانے اور
اعتقاد کرے بہشت میں داخل ہوگا اور بخاری احصا کی معنی حفظ سے کرے اور اکثر لوگ اسی بات پر
ہیں اور مشہور یہ ہے کہ جاننا اور یاد رکھنا ترمذی اور بیہقی وہ نامونکو مقرر کرے سو یہہ ہیں ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ
لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یہہ نام ایک ہی خاص خدا کا جو غیر کو وہ نام سے پکارنا جایز نہیں اصل علم جامد ہے صحیح قول سے
اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمُ چاہنے والا انعام اور احسان کا خلق پر یا بخشنے والا بہوتے بڑے نعمتان کا خلق پر دنیا اور آخرت
میں اَلْمَلِکُ بادشاہ ایک ایسا جو سب اُسکے قبضے میں ہی عزت دیوے یا خوار کرے جسکو کہ چاہے
اَلْقُدُّوْسُ تمامی عیبونسے پاک اور بری اور وہم اور دیکھنے سے دیکھے اور پہچانے بچاوے اَلسَّلَامُ سالم
تمام نقصانونسے مطلقا ذات وصفات وافعال میں اپنے یا اُسکے ساتھہ ہی حاصل ہونا سلامتی کا خلق کو اول و آخر
میں اَلْمُؤْمِنُ سچا ذات سے اپنے اُن چیزان میں جو خبر دیا ہی بیچ ایک ہنے اور رب پہلے ہنے یا خبر دینے والا
بندونکو امن سے ہمیشہ یا امین اپنی ذات سے اپنے کاموں میں اور باتوں میں اَلْمُھَیْمِنُ شاہد
علم میں یا سچوتی میں بات کے یا سچا اپنی بات میں یا زور والا سب پر اور نہیں گنجائش دینے والا کسو کو اپنے کلام میں
اَلْعَزِیْزُ بے مثال اور توانا اور غالب اور پیارا سب کا سب طرحکی عزت اسی کو اور جسکو چاہے عزت
دیوے اور اسی پر ہے مزدوری نیکونکی اَلْجَبَّارُ زبردست تمام پر اور مصلحت جاننے والا خلایق کے کاموں کا
یا جبر کرنے والا خلق پر یا بہت بلند ہی وہ بندونکے نظران اور فکران سے یا بے پروا تمامی سے اَلْمُتَکَبِّرُ
غیر کو اپنے سے بہت کم دیکھتا ہی موافق حقیقت کے بڑا ہی سب پر اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ اندازہ
کرنے والا مخلوقات کا اول اور پیدا کرنے والا انکا اور صاحب بھلائی کا کسیطرح سے نسبت عیب کی
نہیں اودہر اور صورت اور زینت بخشنے والا ہر ایک کا تازہ اور نادر طور پر بغیر صورت پکڑنے اپنے اَلْغَفَّارُ

بہت ڈہانپنے والا گناہ کا اور کوتاہی غصے کی چاہنے والا حقدار سے اسکے بعد بخشنے والا تقصیر کا اَلْقَهَّارُ غالب
تمام پر اور غضب کرنیوالا اہل خطا کا پکڑ دہر کرنیوالا محاسبہ کا وار کا اَلْوَهَّابُ بہت بڑا بخش دینے والا بغیر
عوض کے اَلرَّزَّاقُ بہت روزی پہنچانے والا اَلْفَتَّاحُ بہت بڑا آسان کرنے والا دشواری کا
یا کام لانے والا مصیبت کے وقت اور فتح و نصرت دینے والا اور بہت حکم کرنیوالا اَلْعَلِیْمُ اور جاننے
والا بہت بڑا تمامی کا اَلْقَابِضُ تنگ کرنے والا روزی کا یا اپنے قبضے میں رکہنے والا ہر چیز اَلْبَاسِطُ
کشادہ کرنیوالا بخشش کا ایسی کہ نہیں کمی ہوتی اسکے خزانے میں اَلْخَافِضُ دفع کرنے والا بلا کا یا زیر کرنے والا جسکو کہ
چاہے اَلرَّافِعُ بخشنے اور بلند کرنے والا منزلان اور مرتبون کا اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا اور قوت بخشنے والا
اَلْمُذِلُّ باطل کرنیوالا مقامون کا اور خوار کرنیوالا کفار کا اَلسَّمِیْعُ اَلْبَصِیْرُ اَلْحَکَمُ سننے اور دیکھنے والا اور
حاکم یا علم اور بات اور کام اسکے سچے ہیں اَلْعَدْلُ برابر انصاف کرنیوالا بدنہو وے اُس سے جو کچھ کہ کرتا
ہے اَللَّطِیْفُ پیار اور لطف اور نرمی کرنے والا اپنے بندوں سے اس طور پر جو نہیں جانتے اور بوجہتے یا جاننے والا
باطن کے کاموں کا اَلْخَبِیْرُ واقف تمام کا یا خبر دینے والا سچے بات سے اَلْحَلِیْمُ بردبار جلدی نہیں کرنیوالا کسو کا اُپر عذاب
میں گناہ گار کے اَلْعَظِیْمُ بزرگ ذات اور صفات اور کامان میں اَلْغَفُوْرُ بہت بخشنے والا اَلشَّکُوْرُ دونیک
جزا دینے والا شکر کرنے والوں کو اور رایگان نہیں کرنیوالا کسو نیک کام کو اور بہت ثواب دینے والا تہوڑی تابعداری
پر اور تعریف کرنے والا اپنے تابعداران کی اَلْعَلِیُّ بلندی رکہنے والا اپنے رتبے میں اَلْکَبِیْرُ بزرگ ذات میں
اَلْحَفِیْظُ دانا اور نگہبان تمام کا اَلْمُقِیْتُ پیدا کرنیوالا قوتون کا تمام حیوانوں کے یا روزی دینے یا تقدیر کرنے والا
اُنکا یا شاہد اور جاننے والا حاضر و غایب کا اَلْحَسِیْبُ کفایت کرنیوالا پیدا کرنے میں جو کچھ کہ بندوں کو ضروری ہے
یا حساب لینے والا عاقل و بالغ کا نیک و بد سے رتی رتی کا اَلْجَلِیْلُ بہت بڑا اور صفت کیے گیا تعریفان سے جلال اور
جمال کے اَلْکَرِیْمُ صاحب بخشش یا بہت قدرت رکہنے والا بخشنے پر یا بلند مرتبہ یا بخشنے والا گناہوں کا اَلرَّقِیْبُ
نگہبان تمام کا ایسا جو ذرہ بھی غافل نہیں اَلْمُجِیْبُ قبولنے والا بندوں کی دعا و معذرت و نذروں کو اَلْوَاسِعُ بخشش اسکی
بہت کشادہ اور تمام کو گھیری ہوئی اَلْحَکِیْمُ صاحب حکمت اور جاننے والا تمامی کا اس حقیقت اور عوارض سے جو حقیقتین
ہی اَلْوَدُوْدُ محبوب عارفان کے دلان کا عاشقان سے میل رکہنے والا صدیقان کی چاہت رکہنے والا شہیدان
کی مہمانی کرنے والا بہت دوست رکہنے والا اپنے تابعداران کو اَلْمَجِیْدُ کامان اسکے تمام نیک اور فضلان بہت
یا تعریف میں اسکے صفتان کے کوئی شریک نہیں اَلْبَاعِثُ اُٹہانے والا اور پھر پیدا کرنے والا خلق کو قیامت
میں اَلشَّهِیْدُ جاننے والا حاضر و غایب کا یا گواہی دینے والا صدیقون کی دوستی کا جلوہ دکھانیوالا عاشقان
کی محفل کا اَلْحَقُّ عادل یا سانچا کرنے والا یا کہنے یا ظاہر کرنیوالا سانچ کا اَلْوَکِیْلُ چہوڑے ہوئے کام کو اپنے

تمام خلق کے حاجتوں میں ضامن انکا یا کام نکالنے والا سبکا اور آراستہ کرنیوالا ہر چیز کا اَلْقَوِیُّ ہر چیز پر توانا
اَلْمَتِیْنُ بیحد قدرت میں اَلْوَلِیُّ نگہبان اور مددگار اور سر انجام دینے والا ہر کام کا اور قایم اسپر اَلْحَمِیْدُ سراہے گیا
تمامی صفتان اور کامان میں اَلْمُحْصِیْ جاننے والا ہر چیز کا اور خبر دینے والا گنتی سے تمام گنے گیون کا اور اپنے قبضے سے
کسو کو نہین جانے دینے والا اَلْمُبْدِیُٔ پہلے کام کرنے والا اور فضل کرنیوالا پیدا کرنے مین ہر ایک نعمت کے اور پیدا کرنیوالا خلق
کا نابودی سے اَلْمُعِیْدُ پھر پیدا کرنے والا خلق کا بعد موت کے اَلْمُحْیِیْ اَلْمُمِیْتُ پیدا کرنے والا حیات
اور موت کا اَلْحَیُّ زندہ ازل سے کبھی نہین زوال اسے اَلْقَیُّوْمُ باقی ہمیشہ اور تدبیر کرنیوالا مصلحت پر تمام کے اَلْوَاجِدُ
بے نیاز کسی سے عاجز نہین پانے والا عاشق کا لینے والا عارف کا پہچاننے والا عابد کا اَلْمَاجِدُ بلند اور
بلند قدر اَلْاَحَدُ یکا ذات اور ہستی مین اَلْوَاحِدُ یکا صفاتین اَلصَّمَدُ صاحب اور مالک اور کسی سے عاجز نہین
اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ توانا اور بہت مقدور رکھنے والا تمام پر اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ آگے اور پیچھے کرنے والا جسکو
کہ چاہے یا آگے رکھنے والا سبکو ساتھ اپنے قدم کے اور پیچھے کرنیوالا سبکو سات اپنی بقا کے اَلْاَوَّلُ
اَلْآخِرُ ازلی و ابدی یعنے ہمیشہ تھا اور ہمیشہ رہیگا کہ کوی چیز اسکے آگے اور پیچھے نہیں ہے اَلظَّاهِرُ
دلیل قاطع سے معلوم ہین اسکے نشانیان ظاہر یعنے کھلے کھلے جلوہ نما سب مین سبکا اَلْبَاطِنُ چھپا ہوا
ہے مخلوق کی عقل اور حواس سے یعنے چھپے چھپے وہی راز نہان سبکا اَلْوَالِیْ بادشاہ تمام عالم کا اور مالک یا
دوست و مددگار سبکا اَلْمُتَعَالِیْ تمامی سے بہت بلند اَلْبَرُّ نیک کام کرنے والا اور احسان کرنیکی
خصلت والا اَلتَّوَّابُ بہت پھرنے والا فضل و رحمت سے اپنے توبہ کرنے والونکے طرف اَلْمُنْتَقِمُ
بدلا لینے والا نافرمانی کرنے والونسے اَلْعَفُوُّ محو کرنے والا گناہون کو اور درگذرنے والا خطا سے اور
دور کرنے والا گناہون کے نشانیان کو اعمال نامے سے اَلرَّءُوْفُ مہربان بندون پر مَالِكُ الْمُلْكِ
تصرف کرنے والا مخلوقات کا جو نکہ چاہے ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ صاحب و بدبے کا اور صفات
جلال اور کمال اور نرمی کا اَلْمُقْسِطُ عدل کرنے والا قیامت مین اَلْغَنِیُّ بے پروا کام سے تمام کامان میں
اَلْمُغْنِیْ بے پروا کرنے والا بندونکو غیر سے اپنے احسان و فیاضی کے سات اَلْمَانِعُ پھیر رکھنے والا نفع کو
جس سے کہ چاہے اَلضَّارُّ اَلنَّافِعُ نقصان دینے والا دکھ میں ڈالنے والا ابتلا مین گرفتار کرنے والا آزمایش کے
رو سے جسکو کہ چاہے اور نفع دینے والا راحت کو پہچانے والا مصیبت سے نکالنے والا اپنی مہر و عنایت
سے جسکو کہ چاہے اَلنُّوْرُ ظاہر اپنی ذات سے اور ظاہر کرنے والا غیر کا یا روشن و جلوہ نما اپنی ذات
سے یا اجالا کرنے والا غیر کا اَلْهَادِیْ پہچانے والا مقصد سے اور رہ دکھانے والا ہدایت کے طرف اَلْبَدِیْعُ
بے مثال اور عجیب و نرالا صنعت والا اور نادر اور عجایب کامان اور ہنران کرنے والا نئے نئے طرز اور آئین کے ساتھ اَلْبَاقِیْ

ہمیشہ ہے جو نہایت نہیں رکہتا اَلْوَارِثُ باقی رہنے والا بعد فنا تمام کے اَلرَّشِیْدُ نیکی کی سید ہے
راہ بتانے والا اور سیدہی راہ پر حکم کرنے والا اور لیجانے والا یا صاحب بھلائی کا اپنی ذات سے ۔
اَلصَّبُوْرُ بار بار جوہر گناہگاران کے عذاب دینے میں جلدی نہیں کرتا جانیں کہ اسمائے حسنی یہی ہیں
جو حدیث میں آئے اگر یہہ ناموں برکت سے دعا مانگے تو رد نہیں ہوتی ابیات یارب بیہ نامہائے
تو برکت سے کر عطا ؛ ایمان وخیر خاتمہ اور بخشش خطا ؛ ابواب فیض ورحمت عالی کو کرکشاد ؛ تا دل بیر بلطف
وکرم سے دو جگہیں شاد ؛ ذاتی سات صفتان کی معنی اوّل حقتعالی حیّ ہی ازلی حیات سے کہ کوئی
طور کی مشابہت بندونکے حیات سے نہیں رکہتا یعنی بغیر جسم وجان اور موت وزوال کے کہ خود فرماتا ہے
هُوَ الْحَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یعنے وہی زندہ ہے نہیں ہے کوئی معبود موجود سوا اُسکے مگر حیات اُسکی
نفس اور تن سے نہیں کیونکہ روح عالم امر سے اُسکے بندون کے واسطے ہی چنانچہ فرمایا قُلِ
الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ یعنے کہہ ای محمد صلے اللّٰہ علیہ وسلم کہ روح حکم رب میریکا ہے اور حیات اُسکی
اُسکی سے اور دوسرے تمام زندگان اُسکی پرتو سے زندہ ہیں هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ یعنے حیات اُسکی
ہمیشہ قایم ہے وہی زندہ سبکا بنانے والا ہیت لاموت ہے تو خالق زندہ اگر ہے خالق جو
مرنے کو ہیں تو ہم ہیں معدوم ہیں تو ہم ہیں دوسری صفت علم حقتعالی ذی علم ہے بے مثال یعنے
ہرشی کو جاننے والا ہے بغیر فکر وتردد کے اپنی ذات سے اور جہل دور ہے اُس سے بسبب ہونے
وہ جہل نقصان بندونمیں اور شان تو الوہیت کی تمام سے بلند اور بالا ہے اور پیدا کرنا خلق کا
ذات وصفات کے جاننے پر موقوف ہے اور بغیر اُسکے پیدا کرنا محال چنانچہ فرماتا ہی وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ
یعنے وہ حقتعالی تمام شی کو جاننے والا ہے کہ حساب دوجہان کا ذرہ ذرہ کیا ظاہر کیا مخفی کیا ۔
چہوٹا کیا بڑا اُسکے علم میں موجود ہے اور تمام پر اُسکا علم گہیرا ہوا ہے اگر نجانتے تو لیسے رنگارنگ کے
کامان پرکاری سے نکر سکتا ہیت جانے ہے وہ سبہون کو ذرہ ہو یا بڑا ہو ؛ گہیرا ہے علم خالق
اونچا ہو یا گرا ہو ؛ تیسری قدرت حقتعالی سکت رکہنے والا ہے تمامی مخلوقات پر اور قدرت
اُسکی بے مثال ہے اگر قادر نہوتا تو عاجز ہونا لازم آتا تھا پس عاجز لایق الوہیت کے نہیں فرماتا ہے وَهُوَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنے وہ اللّٰہ تعالی اُپر ہر یک ہونہار کے توانا ہے اپنی ذات سے یعنے بغیر مددگار
ہتیار واسباب کے اور وہ ایسا قادر ہے کہ کسی کام میں کسی کا عاجز نہیں بلکہ مختار ایسا کہ کسی کو دم مارنے
کی طاقت نہیں فرد عکس قدرت خدا کی قدرت خلق ؛ نہ مقابل نہ کوئی ہے برتر فَائِدَہ اس مانے
میں اکثر جاہل مردان اور عورتان دیو بہوت سایہ پری میں بہہ قدرت سمجہتے ہیں کہ کسی کو مار یا خون بہاوے

یا دیوانہ یا پریشان یا بیمار کرے بغیر ارادے خدا کے اسواسطے اقسام کے ٹوٹکے اتار فال وغیرہ مانند مذہب کفار کے کرتے اور
کرتے ہیں اور یقین جانتے کہ ایسے خوشامد یونسے دیوان خوش ہو کر چھوڑ دیتے ہیں نعوذ باللہ منہا کہ مشرک ہو جاتے ہیں نہیں
سمجھتے کہ اس قادر کے روبرو کسے قدرت جو کسیکو خوب یا خراب کر سکے اور بے ارادے اسکے نفع یا نقصان پہنچ سکے
کہ کوئی سوا خدا کے نفع اور نقصان کا مالک نہیں چنانچہ خود فرماتا ہے وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا
بِإِذْنِ اللَّهِ یعنے نہیں وہ جادوگران نقصان پہچانے والے کسی ایک کو ہرگز مگر ارادے سے اللہ تعالی کے کسیکو نقصان
پہنچا سکتے ہیں کیونکہ شیاطین بہر طور عدو ہیں بنی آدم کے مگر انکی کچھہ چل نہیں سکتی پس نفع پہنچانے میں بھی یہی طور ہے
حدیث وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ یعنے کوئی شخص پھیرنے والا نہیں کسی چیز کو جو تو حکم کیا خداوندا ہے
إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ یعنے حکم ہے خدا ہی کے لئے نہ دوسرے کو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ یعنے نہیں پھرنا
گناہوں سے اور نہیں طاقت نیک کاموں کی کسی کو مگر مددگاری سے اللہ تعالی کے پس معلوم ہوا جسے اللہ تعالی خوب
کرنا چاہتا ہے کوئی اسے خراب نہیں کر سکتا جسے خدا خراب کرے کوئی اسے خوب نہیں کر سکتا کسو سے کچھہ کام نہیں
نکلتا مگر اُسے کہ جنکو اللہ نے مقرر کیا ہے کام نکالنے آیات اور احادیث جو اس باب میں آئے ہیں آیندہ
معلوم ہوں گے جانیئے کہ جو اگر نفع یا نقصان اسے آوے خدا کے طرف سے وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ
اللَّهِ تَعَالَى یعنے تقدیر ہر شے کی نیکی بدی خدا سے ہے یہہ تو ایمان ہے ہمارا اگر نیکی بدی سعد و نحس
کسی سے ہمکو حاصل ہو تو چاہیے صبر کرے کہ سمجھنا خدا کی مرضی سے ہوا پس کہنا رَضِينَا بِقَضَاءِ اللَّهِ
یعنے خوش اور راضی ہوائیں ہم اس چیز کے جو اللہ تعالی نے تقدیر کیا بیت شیطان کو گر قدرت ہوتی
تو خدائی میں پر کیوں آپ پڑا پھرتا زندان میں لعنت کے ؛ غور سے سمجھو کہ مثلا ایک بادشاہ ہے کہ
اسکے کارخانے میں اقسام کے لوگ ہیں جیسا جلاد بھی ہے اور طبیب بھی اگر کسیکو جلانے میں حکمت جانا
تو مسلط کیا طبیب کو اسکے بستر پر اگر کسیکو مارنے میں حکمت بوجھا تو جلاد کو بھیجا سر پر اس صورت
میں جلاد اور طبیب محکوم اپنے صاحب کے ہوے جب ہم محکوموں کو صاحب کے سر لگا پوجیں تو کیا نفع
کہ ہمارے سر لگا وہ بھی محکوم ہیں مگر اپنے خدمات پر مقرر پس چاہیے کہ صاحب کو پوجیں اور پکاریں کہ گنہ بخش اور آفت
سے چھوڑا شاید اسے رحم آوے تو چھوڑا دیوے اور تقصیر بخش دیوے اگر محکوموں کو حاکم کے برابر قوت دار بوجھہ
کر پکاریں تو یقین ہے کہ حاکم اور بھی غضب میں آ کر سخت عذاب میں ڈالا دیوے قطعہ
وقت آفت نہو محتاج کا محتاج اصلا ؛ کہ نہ حق بن کوئی آسان کرے دشواریہا ؛ ہاں شفاعت کو
کسی خاص کتیں لاویں گر ؛ ہوگی مقبول خدا اس وسیلے سے دعا کیسا جیسا بادشاہ کے کارکن کے سبب سے
بادشاہ کے وہاں سرفرازی پاتے ہیں جو تھا ارادت اللہ تعالی بغیر دل کے ارادہ کرنے والا محکمانست کا

سے مثال ارادتیسے یعنے ممکنات کو چاہا کہ کرون مین بعضونکو نکرون اگر مرید یعنے چہنے والا نہوتا تو مضطر
ہونا لازم تھا پس مضطر لائق الوہیت کے نہیں اللہ تعالی فرماتا ہے یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ
یعنے کرتا ہے اللہ تعالی چیز ایک جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے چیز ایک جو ارادہ کرتا ہے جسکو چاہا کہ نہو نہیں ہوتا
اور جسکو چاہا کہ ہو ہو گیا اگر خلاف اسکے ارادے ہووے تو ارادیکا نقص ثابت ہوا یہہ بات محال ہے کیا سبب کہ صفات خدا کے
تمام کامل ہیں ابیات الملک امر اور نہی ہے وہی ؛ جونکہ چاہا کیا کریگا کبھی ؛ اسکے بے چاہ نلتے یکتار ؛
مسیت نہو کوئی یک کار ؛ پانچوان بصر حقتعالی تمام چیزان کو کیا چھوٹے کیا بڑے کیا اندھیرا کیا اجالا بغیر انکہہ
کے دیکھتا ہے کہ کوئی چیز اسکی نگہہ کے باہر نہیں بندون کی جو بصر ہے اسکی پرتو سے خود فرمایا وَهُوَ السَّمِیعُ
الْبَصِیرُ یعنے وہی ہے سننے اور دیکھنے والا مراد یہہ کہ حقیقت میں سننے اور دیکھنے والا ہے تو خدا ہے دو مردن
کو اسکی پرتو سے فیض د وہ دیکھتا ہے فلک پر ہو یا زمین کے تلے ؛ اندھیرا یا وہ اجالا ہو ذرہ یا کمتر چھپتا سمع اللہ
تعالی سنتا ہے اگر آسمان یا زمینون میں زبان ہو دل سے جو کچھ کہے دعا یا مناجات سے آہستہ ہو یا پکار کر اور
اسکی سماعت کا پرتو ہے جو بندون کو حاصل ہے مگر سننا اور دیکھنا اسکا ہمارے سر لیکا انکھون اور کانون سے نہیں
ابیات اگر تحت الثری میں کوئی پکارے ؛ وا چیونٹی زمین پر کچھ بچارے ؛ وہ سنتا ہی نہان اور آشکارا ہے
یکسان اسپہ آہستہ پکارا سا توان کلام حقتعالی بات کرنے والا ہے مگر بندون کے سر لیکا منہہ اور زبان
نہیں کہتا اور اسکی بات میں آواز اور لحن نہیں فرماتا ہے وَکَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا یعنے بات کیا
اللہ تعالی موسیٰؑ سے کوہ طور پر کہتے ہیں کہ کلام خدا کا بے آواز اور بے نغمہ اور الفاظ اور حروف اور اگے پیچھے
ہونے اور توتے اور چپ رہنے کے ہے پس موسیٰؑ کو یہہ قابلیت نہ تھی جو ایسی بات کو سن سکے اور محققونکے قول
سے ثابت ہے کہ موسیٰؑ جو سنتے تھے آواز یک تھا جو دلالت کرتا تھا خدا کے کلام پر اور یہہ بات مطابق ہوتی ہی اس
قول کے اِنَّ جِبْرِیْلَ یَسْمَعُ صَوْتًا دَالًّا عَلٰی کَلَامِ اللّٰهِ یعنے خواہ مخواہ جبریل سنتے تھے
آواز ایک جو دلالت کرتا تھا خدا کے کلام پر یعنے وہ آواز وسیلہ تھا درمیان جبریلؑ اور خدا کے مگر وہ آواز کلام
نفسی یعنے خدا کا ذاتی کلام نہیں جب خدا تعالی ذاتی کلام ظاہر کرنا چاہتا ہے تب اسکو حرف سے بدل کر لوح محفوظ
یا جبریل کی زبان پر لاتا ہے تب جبریل رسولان کو اور رسولان تمام عالم کو پہنچاتے ہیں پس موسی اور محمد صلے
اللہ علیہما وسلم اور ملایک مقرب ایسی آواز کو سنتے ہیں مگر ذاتی کلام کو نہیں سنتے کہ وہ کلام زبان و دل میں
کسی کے نہین آتا اور کلام نفسی خدا کی ذات سے قایم ہے اور یہہ کلام کو کلام لفظی کہتے ہیں اور کلام لفظی
کو کلام اللہ کہے اس معنی سے کہ تالیف یعنے جمع کیا گیا اور ترکیب دیا گیا خدا کا ہے کہ بندیکے ترکیب دینے
سے نہیں اگرچہ ہمارے آواز و حروف سے ملا ہوا ہے لباس کے سر لیکا اور یہہ حروف و آواز حادث ہیں اور کلام

نفسی قدیم پس اُس کلام کے سُننے پر موسیٰ کا نام ہوا کلیم اللہ اور علماے اہلِ سُنّت و جماعت کہتے ہیں کہ اِس
کلام کے روبرو فصیحان عرب کے عاجز ہیں اور کسی رسول اور ملک سے اِسکے سر کا بنانا نہو سکیگا
قول قدیمان کا اَلْقُرْاٰنُ کَلَامُ اللّٰہِ غَیْرُ مَخْلُوْقٍ یعنے قرآن کلام خدا کا مخلوق نہیں
اور معجزہ ہے خدا کا اگر کوئی اعتقاد کرے کہ قرآن کلام بندے کا ہے بیشک کافر اگر کوئی کہے کہ معنا
اُسکا قدیم اور عبارت دلیل معنا سے قدیم پر ہے اِس رُو سے کافر نہیں ہوتا اور بعضے کہے کہ ما بین
دفتین یعنے جلد کے درمیان جو کہ ہے قرآن شریف ہے چھینا بغیر وضو کے جایز نہیں تھوڑے صفات اُسکے
معجزات اور آسمانی کتابان کے بیان میں پایا جاوینگے ابیات مخلوق کی ہے طاقت اُس سے کلام کی ؎
سُننے کلام اُسکا نہ طاقت تمام کی ؎ لفظی کلام سُن سکے ذاتی نہ سُن سکے ؎ ہے اتفاق اِسپہ بھی خاص و
عام کی ؎ پانچوان باب جسم و جوہر تدبیر و تقدیر اور ناواجب و لازم
ہونا خدا پر کوئی کام اور بے غرضی و حکومت حق و ملائک و کتابان
و خلاف امت عیسیٰ و نبوّت و رسالت و فضایل کل کے اور میثاق
نبوّت آنحضرت علیہ السلام و جواب یہودی و زلّات اور فضیلت
نبی کی ولی پر اور فضیلت ولایت کی نبوت پر وغیرہ کے بیان میں اللہ تعالیٰ
صاحب جسم و جوہر اور عرض نہیں یعنے غیر سے قایم نہیں جیسا کہ رنگ انسان کا قایم انسان سے ہے پس
حقتعالیٰ محتاج کسیکا نہیں بلکہ سب محتاج اُسکے یعنے اُس سے قایم ہیں اور حقتعالیٰ جوہر نہیں کیونکہ جوہر جسم کے
جز کو کہتے ہیں وہ محتاج مکان کا ہے پس جسم کے جز ہونے سے حقتعالیٰ پاک ہے اور صاحب شکل
اور مرکب نہیں اور گنے اور حد کئے گیا نہیں اور سمت اور جہت یعنے اوپر نیچے (آگے پیچھے) بازو نہیں مُراد
یہہ کہ تمام صفتان بندونکے ہیں خدا تعالیٰ اُس سے پاک ہے اور خدا کا کوئی مانند اور ضد پشتیبان
اور مددگار اور مشورت دینے والا نہیں اور صفت کرے گیا نہیں صفات کمال سے اور پاک ہی ہر عیب نقص
و زوال سے مُراد یہہ کہ جو کچھہ کہ بقا اور کمال سے ہے خدا کو ثابت اور جو کچھہ کہ نقص و زوال سے ہے خدا اُس سے پاک اور
پیدا کرنیوالا تمام چیز الکا وہی ہے اُسکے پیدا کرنے (سے) ذات اور فعل اہلِ آسمان و زمین کے اور تدبیر و تقدیر
کرنے والا تمام کامون کا اور چیزون کا حقیقتاً وہی ہے اور تدبیر اُسے کہتے ہیں کہ انجام کام کا پہچاننا اور
مضبوطی کرنا پیدا کرنے میں اُسکے اور تقدیر وہ ہے کہ پیدا کرنا ایک چیز کو اوپر قدر مخصوص اور اندازے کے جو مقرر کیا گیا ہے ازل
میں نیکی یا بدی نفع یا نقصان نرم یا سخت سے کہ تمام قضا اور قدر سے لکھے ہیں باقی احوال قضا اور قدر میں آگے آچکا ؎
ابیات نہ عرض ذات اُسکی نا جوہر ؎ نہ اُسے شکل و رنگ نا ہمسر ؎ نہ بلند اور نکوئی اُسپہ قدیر ؎ نہ مدبّر اُسے شریک و مشیر ؎

نہ مرکب کہ قایم اُس سے ہو یا اُس سے قایم سوا اُسکے ہی جو یہ صفت بندگان ہی نقص و زوال ہے صفت حق ہی لایزال
کمال ہ خدا پر نہ کوئی کام واجب اور لازم نہ کسو کام میں غرض ہی وَلَا یَجِبُ
عَلَیْهِ شَیْءٌ یعنے کوئی چیز خدا تعالی پر واجب اور لازم نہیں مہربانی اور غصے یا ثواب اور عذاب سے کیونکہ
شرع میں جب یہ کوئی چیز واجب ہووے اور وہ ادا نکرے گنہگار رہوتا ہے پس خدا کے جناب میں یہہ بات تو سزاوار
نہیں کہ اگر خدا کچھہ ترک کیا وہ بھی حکمت ہی حکمت ہی اگر عطا فرمایا عین کرم کا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ یعنے نہ پوچھے
جائیگا خدا تعالی کہ کیوں کیا یہہ چیز اور کیوں نکیا وہ کام مگر وہ پوچھیگا تمام بندونکو قیامت میں فرد فرد جو چاہیگا
سو کریگا خدا سے صاحب حکم اسکی تجہیہ زبان شکوہ کہاں سچا ہی محکوم بیت ثواب اہل طاعت کا فضل سے
اسکے ہ عذاب اہل خطا کا ہے عدل سے اسکے ہ پس حق تعالی دونو حالیں پاک ہی اور کسیکا اسپر حق نہیں بلکہ اسکا حق
تمام پر واجب لیکن وہ خبر دیا کہ اطاعت کرنیوالونکو ثواب دونگا اور اہل گناہ کو عذاب پس جیسا کہ فرمایا ہے ویسا ہی
ہوگا اس صورت میں وعدے کا وفا کرنا اللہ تعالی کے خبر دینے سے از راہ کمال اسکے کہ کامل سے خلاف ممکن
نہیں اس عیب سے وہ پاک ہی لہذا کہا جاتا ہی کہ ادا واجب وہ خواہ مخواہ کریگا اپنی سچائی کے واسطے یہی معنی کے
رہے سے واجب ہی اگر خدا خلاف اپنے کہے کا کرے تو اُسکو طاقت جو کہہ سکے کہ کیوں ایسا کیا وہ حاکم اور مالک اپنی
ملک پر جو کچھ چاہے تصرف کرے لاکن خلاف آنا اُسکے خبر دینے میں ممکن نہیں ہرگز اسی سبب سے وعدہ ادا ہونا حق کا
ضرور جاننا مگر وعید میں خلاف ہونا اُس کا ہے ممکن ہے کیونکہ یہہ دلیل اُسکی رحمت کے ہے اور خلاف وعدہ دلیل اسپر
خست کے ہوتی ہے بیان اسکا آگے آویگا لَا غَرَضَ یعنے حق تعالی کے کام میں غرض نہیں
ہے کیونکہ جو صاحب غرض ہو اپنے غرض کے حاصل کرنے میں محتاج ہے اللہ تعالی سب چیز سے بے نیاز کہ
کسی سے غرضمند نہیں بلکہ تمام سے مستغنی کہ خود فرماتا ہے فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ یعنے خواہ مخواہ
کہ خدا تعالی بے نیاز ہے تمام جہان سے صورتان رنگارنگ کے اور مخلوقات پیدا کرنے سے اور مارنے جلانے
اور روزی دینے اور شفا اور بیماری اور نفع و نقصان دینے سے ایسے تمام کامان میں خدا کی کمال حکمت اور مصلحت
ہے نا غرض نہیں اور مالک اور حاکم تمام کا خدا ہے وَلَا حَاکِمَ سِوَاہُ یعنے سوائے خدا کے کوئی حاکم نہیں
اور اُسکے حکم میں فعل واجب و حرام اور نیک و بد ہوتے ہیں جسکے سبب سے ثواب و عذاب ہوگا مثلا
نیک فعل وہ کہ جسکے کرنے پر حکم فرمایا اور بد وہ کہ جسکو منع فرمایا اور عقل کو اس جاے دخل نہیں جو پوچھے کہ یہہ
فعل ثواب کا کیوں اور یہہ کام عذاب کا کیوں ہوا یہاں تابع شارع کے ہوا چاہیئے اور جو لوگ کہ پہاڑان پر رہتے ہیں
اور وہاں پیدا ہو کر مرتے اور دعوت شرع کی اُنکو نہیں پہنچی اور دوسرے آدمیوں سے نہیں ملے پس ویسے لوگ گنہگار
نہوگے اور آخرت میں بھی عذاب نہوگا خدا فرماتا ہی وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا یعنے نہیں

ہم عذاب کرنیوالے کسی کو جبتک کہ پیغمبر بھیجاین واسطے دعوت وتعلیم کے ہیں پس نیک اور بد کام شرع کے حکم سے ہے
او فعل اپنی ذات سے نہ نیک نہ بد اور نیک و بد اسی معنی سے ہے جو سبب ثواب یا عذاب کا ہووے اس بات کو
عقل سے نہین پاسکتے ٭ بیان حق تعالی جو کچھ کرے نکرے ٭ وہ کسی کام سے غرض نہ دھرے ٭ اور نہ واجب ادا ے
اسپر ٭ ہیگا مستغنی اور حاکم تر ٭ ہے تصرف بملک اپنے اسے ٭ طاقت دم زنی نہ اس سے کسے ٭ بلکہ وہ جس سے
چاہے پوچھ سکے ٭ جرم وعصیان اور خطاؤن سے ٭ گروہ پیدا کرے و یا مارے ٭ عین حکمت ہین فعل یہ سارے ٭ جسکو امر و نہی
سے نہیں ہے خبر ٭ نکریگا عذاب اسکے اپر ٭ گر کرے بھی عذاب ہے مختار ٭ کسکو ہے اس سے طاقت گفتار ٭ فضل اسکا ہے گر ثواب
کرے ٭ عدل اسکا ہے گر عذاب کرے ٭ **ملائکان کا بیان** خدا فرماتا ہے **وما یعلم جنود ربک
الا ہو** یعنے اور نہین جانتا کوی شمار لشکرون کا خدا کے سوا اسکے اور جسم انکے لطیف اور نورانی ہیں اور وہ ہر
شکل میں آسکتے ہیں عجایب غرایب کامان پر قدرت دیئے گئے اور جابجا ہیں خدمتان مقرر اور مستعد ہر وقت کبھو تغافل نہیں
کرتے اور عورت اور مرد نہین اور جننے اور جنے جانے اور کھانے پینے سے بھی پاک ہیں اور ملک فقط آسمان اور زمین پر نہیں
کہ ہر شی کے ساتھ نگہبان اور پرورش اور تدبیر کرنے والے حکم سے خدا کے ہیں خصوصا آدمی کے ساتھ کتنے ملک موکل
یعنے نگہبان بعضے اعمال لکھنے پر جنکو کرام کاتبین کہتے ہیں سیدھے بازو پر نیکی لکھنے والا ہے اور باوین طرف بدی
لکھنے والا ہے مواہب الرحمن میں لکھا ہے حدیث میں آیا کہ سیدھے طرف کا فرشتہ حاکم ہے باوین ہات کے بدی لکھنے والے
پر جب عاقل و بالغ نیک کام کیا تو آپ دس حسنات لکھتا ہے اگر بدی کیا تو باوین طرف کے فرشتے کو کہتا ہے سات ساعت
تک مت لکھ گناہ اسکا شاید کہ اس عرصے میں وہ خدا کو یاد کرے یا نماز پڑھے یا بخشش مانگے انتہی اور یہ تاخیر
دلالت کرتی ہے خدا کے کمال رحمت و مہربانی ومنت پر مومنین کے ساتھ اور بعضے فرشتے آدمی کی حفاظت
کے واسطے شیطان اور جن اور انس سے مقرر ہیں حدیث میں آیا کہ ایک سو ستر فرشتے نگہبانی کرتے ہیں اور دو جہان
میں کوی جاے اور مکان نہین جو فرشتون سے بھری نہیں حدیث میں آیا کہ خلق تمام دس حصے نو حصے فرشتے
ایک حصہ تمامی خلایق اور قرآن شریف میں بازوان اور پران ثابت ہیں حدیث میں آیا کہ آنحضرت علیہ السلام جبرئیل
کو چھے سو بازوان سے معراج کی رات مین دیکھے اور بعضے فرشتے عبادت کے واسطے ہیں کوی قیام میں ہمیشہ کوئی رکوع میں
کوی سجود میں کوی تسبیح میں یعنے **سبحان ربی الاعلی** کہتے ہین کوی تہلیل میں یعنے **لا الہ الا
اللہ** کہتے ہیں کوی تحمید مین یعنے **الحمد للہ** کہتے ہیں اور کتنے فرشتے مقرر جنت میں ہیں سبکے بڑے
کا نام رضوان ہے اور کتنے دوزخ مین مقرر سبکے بڑے کا نام مالک ہے باقیو کو زبانیہ کہتے ہیں اب چار فرشتے عرش
کو اٹھائے کھڑے ہین قیامت کے دن اور چار فرشتے انکی کمک آوینگے وہ ایسے ہونگے کہ درمیان پھلو اور
زانو انکے دو آسمان کی مسافت رہیگی اور درمیان سر اور کھاند انکے چالیس برس کی راہ ایک روایت سے

سات سو برس کی راہ ایک روایت سے دو ہزار برس کی راہ ہے اور ہر آسمان اور زمین پر کتنے فرشتے مقرر
ہیں اور حدیث میں آیا کہ کتنے فرشتے مقرر ہیں خدا کے طرف سے آنحضرت پر کہ اُمت کا درود اور سلام پہنچایا
کریں اور حدیث میں آیا اعمال اُمت کے ہمیشہ فرشتے عرض کرتے ہیں جب آنحضرت اُمت کا گناہ سنتے
ہیں تو قلب مبارک خاطر بہ غم ہوتا اور ملال آیا ہے بھی کتنے فرشتے مقرر ہیں برسات اور ہوا اور ابر کے ساتھ اور وہ سب
خدا کے پیدا کئے ہیں فرماتا ہے وَمَا مِنَّا اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ یعنے نہیں ہے کوئی ایک ہم سے مگر
واسطے کھڑے رہنے اسکا بارے ایک جگہ معلوم کر رکھی جیسے مقرر ہے اور کم زیادہ اور غفلت و بدکاری اور
نافرمانی نہیں کرتے خدا تعالی فرماتا ہے لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَا اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ
یعنے نہیں نافرمانی کرتے خدا کی ہر کام میں جو حکم کرتے ہیں اور کرتے وہی جس چیز سے کہ امر کئے جاتے ہیں اور ابلیس جو
نافرمانی کیا ملائک سے تھا جنات سے تھا لیکن تابعداری اور عبادت میں ملائک کے صفت کے برابر ہوا اور اُنہون
سے تھا لیکن آخر اپنے اصل کے طرف گیا اللہ تعالی فرماتا ہے کَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ یعنے تھا
ابلیس فرشتے سے جن کے پس تجاوز کیا حکم سے پروردگار اپنے جن کہتے ہیں جسم ناری کو وہ صورت پکڑ لیتے ہیں مختلف
اور ہاروت و ماروت دو تو فرشتگان کافر نہیں بلکہ مسلمانوں کو نصیحت کرتے تھے خدا کا غصہ انپر خطا
کے سبب سے ہی اور خطا انکی بشر کے لباس میں آیا اسلیے ہوئی بعضو کے پاس ملائک اور جن پیدائش میں قریب
ہیں کہ ناری وہ اور نوری تفاوت ہوئیں کا ہے اگر نار سے دہوان نکلجاوے تو نور رہا واللہ اعلم تمام فرشتوں
سے چار فرشتے ہیں کہ بڑے بڑے کام ان ملائک اور ملکوت کے انپر سونپے گئے چنانچہ جبریل پہچانت دینے
اور وحی پہچانے انبیا کو مقرر ہیں اور میکائیل فرشتہ رحمت بندوں کے واسطے تعین رزق کا اور مقدار انکے بات ہی
اور برسات کے برسانے والے اور اسرافیل صاحب صور منتظر ہیں قیامت کے دوبار پھونکنے پر کہ پہلے پھونکنے میں عالم
فنا ہوگے دوسرے میں پھر پیدا ہوگے اور عزرائیل قبض کرنے پر جانون کے مقرر ہیں اکثر روایت سے جبریل چارون میں
افضل بعضے قول سے چارو برابر اور مقربان میں حاملان عرش اور سوائے انکے بھی داخل ہیں آیات ملک کو جان لو
لشکر خدا کا ؛ بڑی قدرت دیا ہے انکو مولا ؛ وہ آسکتے ہیں جس صورت میں چاہیں ؛ وہ جاسکتے ہیں جو چاہیں وہ ایسے
ہوئی جنات کو بھی ہے یہہ قدرت ؛ کہ سکتے میں بدل جانیکو صورت ؛ مگر انمیں ہیں مسلم اور کافر ؛ ہوئے بعضے ہیں
صالح اور فاجر ؛ ملک کو سانچ جانو بد نہ بولو ؛ کہ ایمان فرض ہے انپر سبھوں کو کتابان کا بیان جانئے کہ
حقتعالی کتابان خلق کی ہدایت کے لئے بھیجکر سب کو انکا تابع کیا فرماتا ہے ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ
فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ یعنے وہ کتاب جلیل الشان جسکا نام فرقان ہے وہی کتاب ہے ایسی کتاب کہ
نہیں ہے کوئی ریب اور شک اسمیں ہدایت دینے والی ہے ڈروالون کو اور تمام کتابان آسمانی ایک سو چار

ہیں سب میں مشہور چار توریت موسیٰ علیہ السلام پر آئی عبرانی زبان میں اتباع بنی اسرائیل اسکے تابع تھے اور
توریت کے دس تختیان تھے درازی ہر ایک کی بارہ ہاتھ کی تھی لکڑی اسکی سدر جنت سے بعضے قول سے مطلق
کوئی لکڑی سے تھی بعضے قول سے سبز زبرجد کے بعضے قول سے سرخ یاقوت کے بعضے قول سے پتھر کے تھے عبارت انکی
پتھر کے پر بھی کھدی ہوئی تھی ابن انس روایت کرتے کہ توریت اتنی بڑی تھی کہ ستر اونٹ اٹھاتے تھے اور ایک
سال میں ایک جز اسکا پڑھتے اور موسیٰ اور یوشع اور عزیر اور عیسیٰ کے سوائے کوئی اسے تمام نہیں پڑھ سکے اور بھی عیسیٰ اس
کتاب سے حکم کرتے تھے اور ہر ایک نقل اسکا نہیں ... اور ... انکی بعقلمند انکو پھیر رکھے جھل اور زیادتی سے
دوسری کتاب زبور عبرانی زبان میں بعضے قول سے یونانی زبان میں آئی داؤد علیہ السلام پر اکثر اسمیں تسبیح
اور دعایان اور قصے تھے لکھا تھا اسمیں کہ بعد احوال توریت کے کہ نیک بندے ہمارے امت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہی وارث ہونے کے طور پر تمام امتان کے آخر زمین کو لیکر خلافت اور حکومت پاینگے جیسا کہ اللہ تعالی وعدہ
کیا تھا خلفائے راشدین کو امت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے شام اور مصر کا ملک اور دولت کسری اور قیصر کی
عطا فرمایا تیسری انجیل سریانی زبان میں نازل ہوئی عیسیٰ علیہ السلام پر لکھا تھا اسمیں حق دین اور شریعت
کو پانے اور انجیل راست کرنیوالی تھی توریت کو دونو کی موافقت ہونیکے سبب سے اور ہدایت دینے والی تھی
پرہیزگاروں کو جو شرک اور کفر سے ... اور گناہ سے پاک تھی اور تفصیل سے انجیل میں لکھا تھا ایمان لانا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اسکی شریعت پر تابع ہونے اور قرآن کو تحقیق جاننے اور شریعت انکی محو کرنے
والی تمام شریعتوں کی ہوگی پس حق کہ نہیں پھرے طریقے پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اہل انجیل نہیں بلکہ
کافر ہیں لیکن ان بنی اسرائیل نے بسبب عداوت اور بغض کے توریت و زبور و انجیل کو بھی تحریف کر دیا
لیکن پھر بھی بعضے مقام پر خبر ہمارے حضرت کے آنے کی اب بھی اسمیں باقی ہے اَلْحَقُّ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی
چنانچہ انجیل متی میں عیسیٰ نے خبر دیئے کہ ایک فارقلیطا آویگا یعنی شفیع اللہ تعالی فرماتا ہے کہ کانوا ...
اور آنکھ اور کان حیوانوں کے سریکھے ہیں کہ کوئی نفع اور ہدایت کو پہنچ نہیں سکتے اور نیک بات سن نہیں سکتے اور کھانے
پینے شہوت میں حیوانات سے بھی زیادہ ہیں کہ حیوان جو کھانیکہ نقصان دینے والا ہے نہیں کھاتا فی الجملہ نفع اور نقصان
کی تمیز کرتا ہے اور عذاب سے آخرت کے بیفکر ہے گمراہان وہ حیران ہے کہ حاصل کرتے ہیں جان بوجھ کر عذاب کو آخرت کے جو سراپا نقصان
سے بھرا ہوا ہے قبول کرتے ہیں عیسیٰ کی امت بدلنے کا سبب امام محی السنہ تفسیر
معالم میں لکھے کہ نصارا بعد عیسیٰ کے اسی پر ایک سال تک قائم تھے اپنے دین پر کہ نماز پڑھتے تھے قبلے کی طرف
اور روزہ رکھتے تھے رمضان کا بعدہ یہودیان سے جنگ ہوا شجاع پولس یہودی اکثر عیسیٰ کے تابعان کو مارا
اور اپنی قوم میں کہا کہ اگر عیسیٰ کا دین حق ہے تو ہم سب کافر ہوئے پس ہم دوزخ میں جانا اور نصارا بہشت میں اسواسطے

ایسا حیلہ کرتا ہون جو یہہ بھی کافر ہوکر سبکے سب ہمارے ساتہہ دوزخ میں جاوین پس پہلے جس گھوڑے پر بیٹھہ
کے جنگ کیا تھا اُسکے ٹلپچے مارا اور خاک سر پر ڈال کے نہایت شرمندگی ظاہر کرنے لگا اور کہا نصارا
سے کہ آسمانسے مجھے ندا آئی کہ جبتک تو نصرانی نہووے تیرا توبہ قبول نہوگا نصرانیان سچ سمجھے بعدہ بولس
ایک مکانمیں سال ایک پوشیدہ رہکر انجیل کا علم پڑھا بعد سال کے باہر نکل کے کہا توبہ قبول ہوا نصارا قول اُسکا سچ سمجھے
بعدہ بیت المقدس کو جاکر نسطور کو نصارا پر خلیفہ کرکے سکھایا کہ عیسیٰ اور مریم اور خدا تینو الٰہ ہین بعدہ روم کے
طرف جاکر یعقوب کو سکھایا کہ عیسیٰ انسان نہیں اور اُسکو جسم نہیں وہ خدا کا بیٹا ہے بعدہ ملکا کو سکھایا کہ خدا عیسیٰ
ہے ہمیشہ تھا اور رہیگا بعدہ تینو کو جدا جدا بلاکر ایک ایک کو کہا کہ تو میرا رفیق ہے خاص اور میں عیسیٰ کو
خواب میں دیکھا کہ میرے سے بہت خوش ہے اُسکی خوشی کے واسطے کل اپنے کو ذبح کرتا ہون بعد میرے تو قوم
کو بلاکر اپنے مذہب طرف پھرا بعدہ ذبح ہو گیا تیسرے روز وہ تینو قوم کو دعوت اپنے اپنے دین پر کرنے لگے اور
آپسمیں جنگ پڑا اب قوم پھوٹ کر تین ٹکرے ہوی اور عقیدہ ہر یک کا بدل گیا پس ملکا اپنی قوم کا نام ملکائیہ
اور نسطور نسطوریہ اور یعقوب یعقوبیہ رکھا اصل سبب نصارا کے بگڑنے کا یہی ہے بعد اُسکے شاخان بہت طور پر کتنے
نکلے مگر جڑان اُنکے یہی تین ہیں اور ہر فرقہ موافق اپنے دعوے کے انجیل کو کم زیادہ کرکے بیان کرنے لگا اور تمامی کتابان
میں بعد ذکر خدا کے اور بعد شرع کے حکمانکے احوال آنحضرت علیہ السلام کا اور صفتان اولاد اور اصحاب اُن کے اور آگے
کے انبیا کے مجلسان کا بیان اور انبیا جو نیک تعریف سے آنحضرت کے خدا کے پاس وسیلہ چاہتے تھے اُسکا بیان
تھا وہ تمام نکال دیئے اس سبب سے وہ کتابان لکھنا اور عمل کرنا جایز نہیں اور دس صحیفے آدم علیہ السلام پر اُترے اور تیس
ادریس علیہ السلام پر اور پچاس شیث علیہ السلام پر اور دس ابراہیم علیہ السلام پر چوتھا فرقان
مجید بھیجا گیا اور خلاصہ اور افضل تمام آسمانی کتابانسے ہے صاحب سفینہ اپنی تفسیر میں لکھے کہ شیخ جلال الدین
سیوطی اتقان مین ذکر کرے کہ آیتان قرآن مجید کے چھے ہزار ہین اسپر علما کا اجماع ہے بعضے کم زیادہ بھی گنے
ابن عباس روایت کرے کہ چھے ہزار چھے سو آیت ہیں اور حرفان تین لاک تیویس ہزار چھے سو ستر یہ ایک
ہیں اور آنحضرت پڑھتے وقت ہر آیت کے مقام میں کچھہ ٹھہرتے تھے لوگون کو لکھے گئے ہیں اختلاف پڑا
نازل ہوا عربی زبان مین خاتم النبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اسمین تمامی احکام لکھے ہیں اور حکم تمامی کتابانکا باطل
ہوا اور قرآن شریف کا حکم قیامت تک باقی رہیگا اور اسمین تمام معجزے ہیں اور قیامت تک امن مین
رہیگا اور بھیدان اور اشارے جو آگے کتابان میں تھے وہ تمام اسمین جمع ہیں اور قرآن شریف کو حقتعالی ایک
بارگی رمضانکے مہینے میں دنیا کے آسمان پر جو اپنا گھر بیت العزت ہے برکت کے واسطے اُسپر اُتارا بعد اُسکے دنیا میں
ایک بار بھیجا [illegible] واسطے بزرگی اور عزت وشرافت کی تیویس برسمیں تہوڑا تہوڑا کرکے اُتارا اور قرآن شریف [illegible]

مختصر ہونیکے ہر اور کامل تمام کتاب انسے ہی بیان اُسکا آگے کلام تفسیح ساتہ صفات میں ہی آچکا مگر تہوڑا بیان
اُسکا معجزات میں بھی آیگا **رسولان کی فضیلت کا بیان** + تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا
بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ یعنے یہہ پیغمبران کو یعنے بنی آدم کے بزرگی دیئے ہم اُنہونسے بعضونکو بعضون پر تمام
پیغمبرانمین فضیلت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے بعد حضرت ابراہیم بعد حضرت موسیٰ بعد حضرت عیسیٰ کو بعضے
حضرت نوح کو بھی انہین میں گنے اب کلام ملایک میں رہا کہ اُنکو بھی اللہ تعالےٰ نے بزرگی دی ہی اسطور پر کہ بنی آدم
کی پیغمبران ملایک کے پیغمبر انسے افضل اور عوام بنی آدم عوام ملک سے افضل ہیں کیا سبب کہ اللہ تعالیٰ آدم کو
اپنا خلیفہ کیا اور جائے سجدہ ملایک کا کیا اور تمام چیزان کے نامان سکہا کر علم میں ملایکان پر غالب کیا ا بیات
از بس حق خدا خاکی کو بخشا ہی کرامت ؛ نوریانپہ ہو غالب لیا سجدہ ہی بشوکت ؛ جتنیک رسولان بھی کتابان ہیں
خدا کے ؛ تعلیم و ہدایت کے لئے آئی وراکی ؛ جو اُنسے عقیدہ نکیا مُنہ کو پھرایا ؛ کافر ہوا ابلیس بنا ناری کہایا ؛ اور نبی
اور رسول کی ایک معنی ہی کہ واسطے ہدایت کے خدا بھیجا جو کہ رسول ہی نبی کی صفت سے صفت کرے گیا ہی +
اور نبی رسول کے صفتانسے صفت کئے گیا نہیں تفاوت عام اور خاص کا ہی مواہب الرحمن میں آیا کہ فرق
نبی اور رسول میں وہ کہ رسول کو حقتعالی بھیجا تازی شریعت سے خلقکو اُسپر دعوت کرنے اور نبی عام ہی رسول سے کہ خدا
اُسکو بھیجا اگلی شریعت کا اقرار کرنے جیسا انبیاے بنی اسرائیل کے ہو موسیٰ کے زمان میں اسی واسطے آنحضرت اپنی اُمتکے
عالمانکو شریعتکے تقدیر کرنے میں تشبیہ دئے بنی اسرائیل کے انبیا سے جب پوچھے کہ پیغمبران کرام کتنے ہیں تو فرمائے
ایک لاک چوبیس ہزار اور مرسلین تین سو تیرہ جم غفیر ہیں بعضے کہے رسول وہ معجزہ اور کتاب لاوے اور نبی سوائے رسولکی
وہ جسے کتاب نہو بعضے کہے رسول وہ جو آوے فرشتہ نزدیک اُسکے وحی لیکر اور نبی وہ جو وحی اُسپر ہووے
خواب میں یا الہام سے اول کا معنا مشہور ہے انتہا اور تہوڑا بیان چھٹے باب کے آخر آیگا اور پیغمبران پر اعتقاد
کرنا فرض ہے ترک کرنا کفر مراد فضیلت سے جو ایک کو ایک ہی زیادتی مرتبہ اور ثوابکی خدا کے پاس ہے نہ اعتبار سے
دنیا کے حال و خدمت کے کیونکہ نفس خدمت میں سب برابر ہیں اللہ نے فرمایا لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن
رُّسُلِهِ یعنے نہین جدائی ڈالتے ہم بیچ مین کسی ایک کے رسولانسے کہ اُنکے رسالت بڑھکے اور اُنکے رسالت
گہٹکے نفس رسالت میں برابر ہیں پھر فرمایا لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ
اور خدا تعالی پیغمبران کو آدمیان کے جنس سے اسواسطے بھیجا جو خبر دیوے خدا کی معرفت اور
پہچانت سے اور خلق اُنسے سیکہیں اور قول اُنکا مقبول کریں اور وحشت نہ لیوین اور وہ جو راہ جلا دین وہی راہ
جاوین کہ جسمین خوبی دین و دنیا کی ہی اگر خدا کسی فرشتے کو نبی بنا کر بھیجتا تو عالم وحشت کرتے اور بھاگتے خود فرماتا
ہے وَقَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً یعنے اور کہے کفار اگر چاہتا پروردگار ہمارا ہمارے طرف

رسول بھیجا تو اللہ اتارتا فرشتوں کو پیغمبر کرکے تاکہ ہم اسکے عظمت سمجھتے اور یقین کرتے نہ یہ خواہ مخواہ خدا کا بھیجا ہوا ہے
پھر خدا انکا رد فرماتا ہے وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا
يَلْبِسُونَ یعنے اور اگر کرتے ہم رسول کسی فرشتے کو تو خواہ مخواہ کرتے ہم مرد انسان کی صورت میں کیونکہ جو تفضیلت
رکھتا ہی عورت پر اور پہناتے انکو وہ لباس جو پہنتے ہیں تا انکو دیکھکر تم نہ گھبراؤ اسواسطے کہ قوت بشر کا
فرشتیکو اصلی صورت سے دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا چنانچہ جبرئیل آنحضرت کے حضور میں اصلی صورت سے آئے تھے
تو حضرت ایسے صاحب تحمل و ضبط و نسق دیکھکر متحیر ہوگئے تھے تو دوسرے بشر کا کیا حال ہوگا اسی سبب سے اکثر جبرئیل آدمی
کی شکل سے آیا کرتے تھے ظاہر ہے کہ شیطانکو کوئی اصلی صورت سے دیکھتا تو مارے ہیبت کے بے ہوش ہو جاتا
بلکہ کبھی مرجاتا ہے جب شیطانکے پیکر کو دیکھنے سے یہ حال ہو تو فرشتے کے دیکھنے سے کیا حال ہوگا کہ فرشتیکے
پیکر شیطانسے ہزار درجہ زیادہ ہیبتناک اور اسی سبب سے جنات کو انکے جنس سے پیغمبر ہوا ہے اور ملایکہ
کو انکے جنس سے پیغمبر ہوا اسلیئے کہ دعوت کو قبول کرنے یک انس چاہیئے باہم چنانچہ آدم پیدا ہونیکے آگے ہی جنات
کا زمانہ تہا پس رسول بھی انکے گروہ سے ہوتا تہا جب آدم خلیفہ ہوئے سبب سے عزت اور شرف انسان کی جنات
پر بھی خلیفہ ہوئے اللہ فرماتا ہے قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ اس آیت سے معلوم
ہوا کہ تہوڑے عدد سے جنوں نے حضور میں پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکر قرآن شریف سنکے پھر اپنی
قوم میں جاکے سنائے تھے چنانچہ سورہ رحمان میں بہت آیات اس معنی پر آئے ہیں کہ جنات آنحضرت کے امت میں ہیں

نبوت اور جواب یہودی اور رسالت کا بیان

نبوت و رسالت ایک خدمت و منصب ہے
کہ اللہ نے جسکو لایق جانا اسکے واسطے ابتدا سے رکہا مگر ظہور خدمت کا جیسا چاہا منتہا الوقت کسی پر چالیس
برسکے بعد کسیکو آغاز میں چالیس کے کسیکو بچپن میں کیا واسطے عاجز ہونے اور ہدایت پانے عوام کے اور امتحان کرنے
کو اسباتکے کہ کون مانتا ہے اور کون نہ مانتا چنانچہ عیسیٰ اور یحییٰ علیہ السلام بچپن کی شروع سے اس منصب
پہونچے تہے جب بنی اسرائیل کی قوم جوق جوق آکر مریم کے روبرو پوچھنے لگے کہ یہہ بچا کہانسے لائی اور کسطرح
گمان کرتے تہے کہ وہ پاک بی بی مانند بدکارونکے جنی ہی اور کہتے تھے کہ تو بڑا خراب کام کرے ماباپ نہ جنتے
تہے پس وہ پاک بی بی ظاہر میں شرم سے کچھ جواب نہ سککر بچے کے طرف اشارہ کری اس ارادے سے کہ
تب غصے میں آکر کہے کہ کیا مسخری کرتی ہی ایسا برا کام کرکے کہ بچہ تو یہہ شیر خوار ہی قابل جواب دینے کے نہیں کہ جسکو
نہیں آتی تب وہ بچہ منہ سے دودہ پینا چہوڑ دیکر کہتا تہا قوم سے تحقیق میں ہوں بندہ خالص خدا کا اور خدا دیا ہے
مجھے علم اس کتاب کا جو بھیجیگا منجملہ انجیل اور دیا مجھے علم توریت کا جو اسکے موافق بھی حکم کروں اور کیا مجھے پیغمبر
بڑی اولوالعزم میں اور کیا صاحب برکت اور خیر جہاں رہوں میں اور حکم کیا مجھے نماز پڑھنے اور قایم کرنے اسکو

کہ کسو نے کہا یہ مال یا یہ بچہ میرا نہیں اور گواہان بھی کہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ اسکا نہیں پس تماہونا
اُس مال اور بچے کا تو اصل ہی یعنے ظاہر ہے کسواسطے کہ مخلوقات میں نفی اور عدم اصل ہی اور وہ خود کہتا
ہے کہ یہ چیز میری نہیں پس گواہی گواہانکی کیا چیز کو فایدہ دی اور جو گواہی کہ بے فایدہ ہوی عبث ہی حاصل یہ
کہ گواہی جایز ہے تو کسو چیز کے ثابت کرنے پر ہے نہ نفی پر دوسرا جواب یہ کہ یہود نصاریٰ کے نزدیک اور نصارا
یہود کے پاس کاذب ہیں پس دونومیں کوی ایک کاذب ہوگا ہم کو علم نہیں کون کاذب ہے سواسواسطے انکی گواہی معتبر
نہیں علاوہ یہ کہ ہر دو قوم بنی اسرائیلی ہے اور نبی بھی اپنی قوم کا جب اپنے قوم کے نبی کو وہ انکار کرنے نہ چوکے تو غیر
قوم کے نبی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کب نہ انکار کرینگے تیسرا جواب یہ کہ مومنین کے حق میں کفار کی گواہی
درست نہیں اور وہ دونو گواہ کفار کے فرقوں سے ہیں پس گواہی انکی نامقبول ہے چوتھا جواب یہ کہ کفار
دشمن ہیں مومنین کے پس ہمارے دین سے دشمن کی گواہی باطل ہے اگرچہ گواہی دیوین کسی چیز کے ثابت کرنے پر اور بغیر
غرض اور عداوت کے بھی گواہی دیوین تو منظور نہیں اگر دشمنی اور حسد اور عناد سے بہت بدغرضان اس
میں رکھکر دیوین تو کب روا ہووے پانچوان جواب یہ کہ وہ دونو جو گواہی دیئے اسکو گواہی
نہیں کہتے ہیں کہ وہ انکار ہے کیونکہ گواہی کیا ہے کہ اپنے علم سے جو چیز کہ سچی جانتا ہے اُسکے خبر دینا
ہے پس وہ جو کہے انکار ہوا نہ گواہی ہے چھٹا جواب وہ کہ پیغمبری کسی پیغمبر کے جبکہ معجزون
سے ثابت ہو چکے تب اگر کفار انکار کرین تو کچھ اُس پیغمبر میں نقصان نہیں آتا کسواسطے کہ ہر قوم کے
کفار ہر ہر پیغمبر کو اُنکے انکار کرتے ہیں جیسا نوح کو اور ہود اور صالح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ
کو اور سوا اُنکے جو جو کہ ہوے علیہم الصلوات والسلام کہ تمام کو ایک ایک قوم انکار کرتے آئے پس
انکے انکار کرنے سے وہ پیغمبر انکی پیغمبری میں کچھ نقصان نہیں آیا سچ ہے کہ آفتاب کی روشنی کو منہہ سے پہونک
کر کون بجھا سکتا ہے ساتوان جواب مثال سے وہ کہ کھلے جائے پر میدانمیں دو پہر کے وقت اور بغیر
ابر کے آسمان صاف نظر آتا سو حال میں ہزارون آنکھیں والے اور باریک بینان بھی جو بہت دور کے باریک چیزان
دیکھتے ہیں وہ سب دیکھکر کہیں کہ یہی ہے آفتاب جو ہمارے سر پر ہے اور دو ماپیدہ کے اندہے کہتے ہیں کہ ہم آفتاب کو نہ دیکھتے اور
نہ پہچانتے ہیں کہ وہ کیا چیز ہے بلکہ کہتے ہیں کہ آفتاب ہمارے سر پر نہیں ہے مگر یہ کہ سخت گرمی ہمکو جلاتی ہے پس آیا کوی
یہ دو اندہون کی بات کو قبول کریگا بلکہ ہر یک شخص باطل جانیگا وہ اندہے معذوران کی بات کو انتہا مراد
اندہونسے وہ دونو کافر ہیں اور مراد آفتاب سے پیغمبر علیہ السلام اور مراد آنکھیں والونسے قایلین حضرت کے پھر
جواب وہ کہ فقط ایک توریت کے پڑھنے پر عزیر کو رسول کہے احتمال ہو سکتا ہی کہ کسو سے پڑھکے صحیح کرلیا ہو
اور ایک شخص نئی نبی سو کتاب ایسی لایا کہ جس سے سبھی فصحاے عرب عاجز آئے اور علانیہ پڑہا اور ہزارون معجزے

بتلایا پر تم اسکے نبوت کے قایل نہیں ہوے اور تم مریم پر ایمان لاکے باوجود معجزہ دیکھنے کے جو تہمت اُن پر کرنے
ویرانے کہے اور جسپر کہ ایمان ہے نہ لاے اسکو کیون نہ جھٹلاوینگے اور ہمارے پیغمبر اُمّی لقب تھے یعنے کچھ نہ
پڑھے چنانچہ یہ بات اسوقت کے کفار خوب جانتے تھے کیونکہ آنحضرت وہی لوگو نمین پیدا ہوے اور انہی مین رہے چالیس
برس کی عمر تک اور جو کلام کہ فرماتے تھے موافق وحی آسمانی کے کیونکہ حقتعالی ہر چیز کی تعلیم آپ فرماتا تھا سو اُمّی تھا انبیا
دہو دہو کے باطل کتب تمام ہے عالمہ دین جنکے کیا سب علوم عام و امام محی السنہ عبد اللہ بن عمرو بن کعب رضی اللہ
عنہ سے تفسیر معالم مین ذکر کرے کہ تحقیق پایا ہو مین کہ خدا فرمایا توریت مین کہ محمد خدا کا بھیجا ہوا ہے سخت دل نہ سخت
خصلت نہ فرمایا اور آواز کرنے والا بہت جو بازار مین بدلا کرنے والا بدی کا بدی سے بلکہ چشم پوشیدہ کرتا ہے
اور بدلا کرتا ہے نیکی سے اور اسکی امت جو رحم کئے گئے ہے خدا کی بہت تعریف کرنے والی ہے ہر حال اور ہر زمانے مین
اور اپنی رہنے کی جگہ مین اور بزرگی سے یاد کرتے ہیں خدا کو ہر نشیب اور فراز اور چلنے مین اور ازار پہنتے ہیں
اور لنگی باندتے ہیں آدہی پنڈلی تک کہ علامت صالحین کے ہے نہ نیچے کرتے ہیں آدہی پنڈلی سے کہ علامت
اوباش اور متکبرین کی ہے اور صف باندکر نماز پڑہتے اور جہاد کرتے ہیں خدا کی راہ مین اور صف باندنا انکا نماز
اور جہاد کے وقت یکسان ہے دل کی خوشی سے محبت مین خدا و رسول کے پروا نفس کے تلف ہونیکی نہیں رکہتے اور
انکی تسبیح اور تہلیل کا آواز بلند ہوا اور سننے والوکو لذت اور حظ ملتا ہے جیسا کہ شہد کی مکہیا انکا آواز انکے
کان مین نہایت خوش اور لذت انگیز ہوتا ہے اور جاے تولد مکہ جنکے ہوتا ہے اور شام کے ملک مین انکے دین کا
ظہور ہوگا اور آخر مین معجزات کے بعضے معجزے جو دلیل اس مضمون پر ہین لکھے جاینگے **زلات کا بیان** پیغمبران پاک ہین
گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے مگر بعضو نسے بہولکر صغیرہ نادر ہوا ہے اسکو زلت کہتے ہین معنی اسکی لغزش قدم کی
جیسا گیہون کہانا آدم کا اور طمانچہ مارنا موسی کا وغیرہ بعضے روایت سے بہولکر کبیرہ اور جان بوجہکر صغیرہ ایسے انبیا
ہونا جایز ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ انبیا کے شان سے یہ بات دور ہے نہ جانکر نہ بہولکر پیغمبر سے کوئی خطا نہین ہوئی
خصوصا کبیرہ اور محققین اسی بات پر ہیں کہ جان بوجکر صغیرہ بہی نہین ہوتا خصوصا رسالت کے منصب مین بہی جایز نہیں
اور تفصیل زلات کی بڑے کتابونسے معلوم ہوگی مگر بعضون کے باب مین اکثر زلات صحیح ہیں اور بعضے زلات مصلحت اور حکمت
کے ساتھ ملے ہوے ہیں اور انبیا افضل ہیں اولیا سے کیونکہ مرد ولی نہیں ہوتا جبتک کہ کسی نبی کا تابع نہو اگر ولی قول اور عمل
مین مخالف نبی کا ہو تو مبتدع ہو یعنی اسکی خلاف کرنا صحابا یا تابعین کا اسلیے مرتبہ ولایت کا تو کیا ہے کہ
صلاحیت کا نہیں دیتے اور آگاہ کرنے والے کو لغت مین نبی کہتے ہیں اور نزدیکی رکھنے والے کو ولی صوفیہ کہتے
نبی کو دو رخ ہیں ایک خدا طرف جسکو ولایت کہتے ہیں کہ وہ مقام خدا کے ساتھ قرب کا ہے نعمت و اسرار
وفیض پانیکا دوسرا رخ طرف خلق کے ہے اسیکو نبوت کہتے ہیں نعمت ہدایت و فیض پہنچانیکا خلق کو پس نبی

کی حقیقت پر نظر کرنے اُسکے نبوت کے مقام ولایت کا افضل ہوا جانیئے کہ ولایت نبی کی اُسکے نبوت سے افضل ہی نہ ولایت
ولی کی افضل ہوسکیگی کسی نبی سے اَلْوِلَایَۃُ اَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّۃِ یعنے ولایت افضل ہے نبی کی اُسکے نبوت سے مگر
شیعہ مطلق ولایت کو نبوت سے افضل کہتے ہیں اسواسطیکہ بارہ امام برابر ہون انبیا سے یہہ عقیدہ مردود ہے
اور محض فضل و کرم خدا کا ہے جو واسطے باقی رہنے عالم کے اور کامل ہونے افرادِ انسانی کے اور واسطے صلاحیت
دین اور دنیا کے پیغمبر انکو بھیجا اور رزق کا دینا اپنے لازم کیا کیونکہ عام لوگ کو یہہ قابلیت نتھی جو فیض درگاہ الٰہی
سے لے سکے اسواسطے اُنمیں سے بعضے آدمیونکو چنکر اپنے ذات اور افعال اور صفات ان کا علم سکا کر واسطے خوبی آغاز
اور انجام کے عام لوگانکے طرف بھیجا تا دعوت کرین ہدایت کے طرف جن باتون سے وہ دنیا اور آخرتمیں محتاج
ہیں اُنہون نے سیکھیں اور نیک راہ جنت کی اور بد راہ دوزخ کی معلوم کرین تا قیامت میں خدا کے پاس کسیکو عذر
وحیلہ باقی نرہے کہ ہم پر کوئی تربیت کرنیوالا نہین آیا خدا فرماتا ہے لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ
بَعْدَ الرُّسُلِ یعنے تا نہو آدمیانکو حجت اوپر اللہ تعالیٰ کے بعد بھیجے پیغمبرانکے پھر فرماتا ہی وَمَا اَرْسَلْنَاکَ
اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ یعنے بھیجا ہی ہمنے تجھکو رحمت و بخشایش کرنے کی راہ سے تمام عالمپر تحقیق کہ پیدایش
زمین اور آسمان کی اور کمالات اور علم اور عقل پیغمبر کی واسطے سے خلق کو حاصل ہوے اور علم حاصل ہونے
کا سبب وحی آسمانی ہے کہ تمام علما اور حکما اسی سے سند کرتے ہیں تھوڑے گروہ اپنے اول کے
پیغمبر کے دین پر رہے اور دوسرے پیغمبر کے دین کو اختیار نہیں کیے اور تھوڑے لوگ وحی آسمانیکو کچھہ کم زیادہ
کرکے بیان کرنے لگے ایسے کامون سے اختلاف دین اور مذہب میں پڑگیا

چھتا باب اقسام معجزات اور کرامات اور مقامات اولیا و علم الیقین و حق الیقین و مکاشفہ وغیرہ اور گنتی اور سچوٹی فقولکی انبیا کے اور وحی اور حیات انبیا اور خاص فضیلت اور حقیقت محمدیہ اور رسالت آنحضرت کے جو تمامی مخلوقات پر ہے

اسکے بیانمین پیغمبران جو دعوت رسالت کی کرتے ہیں خدا اور بندے میں دلیل اُسپر معجزہ ہے اور معجزہ کے
معنی کیا کہ مدعی دعوا کرے نبوت کا اوسپر خرق عادت کرے اور خرق معنی توڑنا اور عادت وہ ہے کہ حقتعالیٰ نے تمام
کام اسبابسے تعلق کیا اور عادت خدا کی ایسی ہی کہ بغیر پیدا ہونے اس سبب کے وہ چیز پیدا نہیں کرتا جیسا
بغیر ما نباپ کے بچہ ظاہر نہیں ہوتا ایسا چہ ہر چیز کے ہونیکو ایک سبب ہی پس کبھی اپنی قدرت سے خرق یعنے پہاڑنا
عادت کا اپنے رسول کے ہاتھہ پر کرتا ہے واسطے بتلانے رسالت اُسکے یعنے تا خلق بوجھے کہ خدا کی عادت کو
پہاڑنا بندیکا مقدور نہیں تحقیق کہ یہہ رسول ہے جو اُسکے ہاتھہ پر یہہ کام ہوا اور معجزہ رسول کا کام ہے بمدد خدا کے
اور معجزہ سچوٹی پر رسول کے برحق ہے پس خرق عادت تمام چار قسم کے ہیں اگر انبیا سے ہو تو اُسے معجزہ کہتے

ہیں اور خرق عادت بغیر دعوی نبوت کے خاص مومن سے ہوتی ہو تو کرامت ہے اور اگر بغیر دعوی
کے انجام پائی سے عوام مومنین اہل تقوی سے ہوے تو اسے معونت کہتے اگر ولی ایسا نہیں ہے تو استدراج
کہتے ہیں یہ کہ انکی لعنت سے ہوتی ہے اور مددگار شیطان سا حقیقت میں یہ افعال خدا ہیں کہ ذات
بندگان مخلوق سے صادر ہوتے ہیں مگر بندے ذکر جیسے عزت وشان کرامات انکے ہاتوں پر ہے رحمان اور آنحضرت کے معجزے
جنس سے خاص کر کے گئے ہیں کہ اول کے انبیا کو ایک یا دو جنس سے معجزے تھے پس معلوم ہوا کہ آنحضرت تمام پیغمبر ہوے اس
سبب سے معجزے بھی ہر جنس سے ہوے جاننے جو کرامت اور معونت کہ ولی و متقی سے ہوے وہ معجزہ انکے پیغمبر کا ہے اور تمام معجزے
تین قسم کے باہر نہیں قولیہ و فعلیہ و حالیہ اور آنحضرت کے پیدا ہونیکے آگے جو کچھ ہوے انکو ارہاصات
کہتے ہیں معنی اسکی پایہ اٹھانا اور اسکی مضبوطی کرنا اور انکو کرامات بھی کہتے ہیں مصنف تر تمام معجزات کے
لکھنیکا کہاں مگر تھوڑے سے واسطے حصول برکت کے لکھتا ہوں سو یہ ہیں کہ عبد اللہ [illegible] اپنے دادا
سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ [illegible] جاکر ایک یہودی کے گھر اترا تھا [illegible] مجھ سے پوچھا
کہ کس قوم سے ہے کہا قریش سے پھر پوچھا کون قبیلہ سے ہیں کہا بنی ہاشم سے تب کہا اگر حکم دیو تو [illegible]
اعضا دیکھوں کہا میں سوا ستر عورت کے جو دیکھنا ہے سو دیکھ لے تب وہ [illegible] کہا سو
کہا گواہی دیتا ہوں اس بات پر کہ تیرے ایک ہاتھ میں نبوت [illegible] شاہی پھر وہ پوچھا [illegible] تو
[illegible] کہا نہیں وہ [illegible] بولا جب تم سفر سے گھر جاؤگے تو [illegible] عورت کی نکاح [illegible]
عبد المطلب مکہ میں جاکر اسی طرح بنی زہرہ سے ہالہ بنت وہب [illegible] عبد مناف [illegible] کو
جن سے حمزہ اور صفیہ پیدا ہوے اور بعد اپنے انکے [illegible] کے فرزند جو عبد اللہ تھے انکو آمنہ بنت وہب [illegible]
نکاح کر دی جن کے پیٹ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوے اور سعد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں
کہ عبد اللہ اپنے ایک نئے بنائے ہوے مکان میں آئے اور ہنوز گرد و غبار مکان بنانے سے بدن پر باقی تھا
وہاں سے لیلی عدویہ نام والی عورت کے نزدیک گئے وہ عورت جب انکے آنکھوں پر نظر کی تو ایک نور [illegible]
طمع سے اس نور کے لینے پاس بلا کر کہی اگر میرے ہم بستر ہو تو سو اونٹ دیتی ہوں تب عبد اللہ وہاں سے
جاکر آمنہ سے مشغول ہوے اسی وقت حمل ہوا پھر وہاں سے عبد اللہ اس عورت کے نزدیک آکر پوچھے کیا اب تجھے
مجھ سے حاجت ہے کہی اب کچھ حاجت نہیں کیونکہ جس نور کے واسطے چاہی تھی وہ تمہارے آنکھ میں باقی نہیں شاید
آمنہ وہ نور تم سے پائے ہوگے خدا کی قسم ہے اگر تم آمنہ سے ملے ہیں تو البتہ وہ ایک بادشاہ کو جننے گی
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جب مطلب عبد اللہ کے نکاح کے واسطے نکلے تھے راہ میں ایک عورت کا
ساتھ ہوی وہ عورت اگلے کتابان بھی پڑی ہوی تھی نام فاطمہ خثعمیہ تہا وہ عبد اللہ کے رخ پر نبوت کا نور چمکتا

دیکھکر یہی سمجھون تجھے جاہیے جیسے تجھ سے تھے ہم بستر ہو سو اونٹہ دیتی ہون عبد اللہ نے کہا کیون چاہتی ہے اس
کام کو جو بعد حلال کے ہی بعد اسکے آمنہ بنت وہب سے نکاح کرکے تین دن انکے نزدیک رہے وہ نور عبد اللہ سے
آمنہ میں منتقل ہوا پھر وہ عورت کاہنہ عبد اللہ کو دیکھکر کہی کہ میں بدکار عورت نہی کیا کرون کہ دیکھی تمہاری آنکھہ میں نور
ایک چمکتا ہوا تھا جو اب وہ مجھے آوے خدا تعالی پھیر رکھا مجھے اور دیا جسکو چاہا اور آنحضرت علیہ السلام کامل
نو مہینے آمنہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ میں تھے مگر کبھو انکے پیٹ میں درد یا پیچ جیسا کہ اور عورتونکو تولد کے یا دوہر
وقت ہوتا ہے نہ ہوا۔ اور جب عبد اللہ باپ آنحضرت کے وفات پائے تب فرشتے خدا سے عرض کرے کہ تیرا
پیغمبر یتیم ہے۔ فرمایا میں اس والی اور نگہبان و مددگار اسکا اور تم برکت لو پیدا ہونے سے اسکے اور کھولو دروازے
آسمانوں اور بہشتونکے اور آمنہ کو جب چھ مہینے کا حمل ہوا کوئی خواب میں کہے کہ تو تمام عالم کے خیر کو اٹھائی ہے
اور جنیے بعد نام اسکا محمد رکھہ مولود شریف قادری اور طالبی میں لکھے جب نون مہینے پورے ہوے ربیع الاول کے مہینے
میں دوسری تاریخ دوشنبہ کا روز صبح صادق کے وقت آمنہ اپنے گھر میں اکیلے تھے تب تجلی کا وقت شروع
ہوا اور ستارے آسمان کے لٹک گئے ایسے نزدیک ہوے تھے کہ زمین پر گر پڑینگے اور عبد المطلب اسوقت گھر
سے باہر طواف کعبہ کے مشغول تھے اور معجزے عجیب وغریب دیکھکر حیران تھے کہ کیا ہے اور آمنہ گھر میں اپنے تنہائی پر حیرت
کر رہے تھے اور جب مادر ما در حیران دیکھتے کچھ خوف کرتے اور دعا مانگتے تھے الہی میں تنہا ہون قوم کی کوئی نہیں
بھی پاس نہیں اور عبد المطلب کو بھی اس حال کی خبر نہیں اسوقت بیکسی مین تو ہی میرا یار ہے اور مددگار تب یکایک
دیکھتے کیا ہیں کہ گھر اپنا بی بیان سے بھر گیا ہر یک بی بی خوش سیرت خوب صورت بالا قامت بالان کالے روشن
چہرے سے اور حسین لباس پر کچھ غبار کا نشان نہین تا کوئی نہ سمجھے کہ دور سے آئے ہیں گھبرا کے آمنہ نے پوچھا تم کون ہو
حور العین ہیں امر حکم اللہ سے آئے ہیں جنت سے برکت لینے اور عزت پانے اس بچہ سے جو تو اب جنیگی پھر اسی حال میں دیکھی
کہ سفید پرندے اپنے پران کو میرے دل پر رکھے ہیں اس رکھنے سے دہشت وخوف جاتی رہی اور نور ایک دیکھی روشن اور
دیکھی کہ لوگ ہوا پر کھڑے ہیں ہاتھیں روپے کے آفتابے لئے ہوئے اور دیکھے سبز جو جان والے پرندے
کو کھولکر میرے سکانکو ڈہانپ لئے ہیں تب نگاہ میری ایک اتنی تیز ہوی کہ مشرق ومغرب نظر آتے تھے
محلات کسری کی اور ملک شام اور سلطنت روم کی میں دیکھہ لی اور تین
کھڑے ہوے ایک مشرق میں دوسرا مغرب تیسرا کعبے کی چھت پر اور گھر میں بہت سواریان آئے
رنگ سے خوش لباس حضرت حوا اور حضرت مریم اور حضرت آسیہ علیہن السلام کے میرے پاس آکر
بیٹھ گئے اور بہت خاطر داری میری اور دلجوی اور تسلی خوش ہوئی سے کرتے تھے کہ اسمین دیکھے
ایک جوڑی سبز رنگ میرے سامنے آکر آدمیکی سری خوبصورت صاحب جمال ہو گئی اسکے ہاتھہ

ایک پیالہ شربت کا تھا دودھ سے بڑھ کے سفید شہد سے زیادہ شیرین شکر سے زیادہ خوشبو مجھے بھی پلایا جب
پی لی پھر کہی پی پھر پی پھر کہی پی پھر پیا میں بعد اسکے ایسا ماند نکال میرے پیٹھ پر یہ کہتی ہوئی پھیرتی تھی کہ نکل
اے ابن اسد کے نکل اے حبیب اللہ کے نکل اے رسول اللہ کے نکل اے محمد رسول اللہ بسم اللہ نکل اے نور اللہ کے
تب پیدا ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم انتہا غزل جب ہوا سرور عالم وہ زمین پر پیدا ؛ عرش سے فرش تلک
صلِ اعلیٰ کی تھی صدا ؛ نور سے اسکے رخ کون و مکان تھا روشن ؛ جشن مولود مبارک ہوئے پیدا ہر جا ؛ کھل گئے
تھے در جنات ملک آتے تھے ؛ آمد آمد کی خبر زیر و زبر تھی ہر جا ؛ پیٹ میں ماں کے بھی آئے جو نبی تب سے خبر ؛ انبیا اور کتبہا
سے دیا آج خدا ؛ ہو وہ ارواح کے عالم سے نبیان کا خاتم ؛ آیا ناسوت میں جب ڈنکا بجاتا آیا ؛ گر پڑے رعب سے
تھا سبھی اوندھے اوندھے ؛ کعبہ خوش ہو کے کھا اب میں بتوں سے چھوٹا ؛ کنگرے تو ٹوٹ بڑے قصر سے ہر کسریٰ کے
ٹوٹ ہے اسدن ہوئے سب بادشہانِ دنیا ؛ ساحران سے ہوا اس دن ہے عدم انکا علم ؛ بادشاہ ہو نکا ہوا تخت تھا
ہر جا اوندھا ؛ ہاتھ پھیلا کے تو اب مانگ لے مقصد طاہر ؛ ہوگے برکت سے یہ مولود کے مقبول دعا ؛ یا الٰہی ترے محبوب کے
صدقے سے مری ؛ زندگی موت محبت میں محمد کے گرا ؛ فایدہ ثویبہ باندی ابی لہب کی حضرت کے تولد کی خوشخبری جا کے ابولہب
کو سنائی کہ تمھارے بھائی کے گھر میں بچہ پیدا ہوا تب ابولہب اسکو جان و مال کے ساتھ آزاد کیا اس ولادت کی ایک خوشی سے
تو یہ باندی ہینے کی قید سے چھوٹ گئی کیا عجب کہ مولود شریف کی خوشی کرنے سے اگر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت ہر
سے عذاب عصیان کے نکل جائے اور حضرت عباس چچا آنحضرت کے ابی لہب کو خواب میں دیکھے جسکے حق میں خدا نے غصہ سے
سورہ تبت یدا کا اتارا پوچھے حضرت عباس کہ اے بھائی کیا حال ہے تیرا کہے دوزخ کے درکہ میں پڑا ہوا جلتا ہوں نہ
کوئی یار نہ مددگار نہ چین کسو وقت قرار مگر دوشنبہ یعنے پیر کا روز میرے دو انگلیوں سے پانی نکلتا ہے وہ پیکر سیر
ہوتا ہوں اور جلنے بھوننے سے امان پاتا یہ دولت پایا اسکے بدلے میں جو حضرت کے تولد کے خوشی سے ثویبہ کو اشارہ
سے دو انگلیاں کے آزاد کیا تھا اور کچھ مال خرچا تھا خوشی کر کے سو منہ دیکھو کہ ابی لہب کافر جسکے امان کی کوئی صورت
نہیں جب اس خوشی کے بدلے یہ پایا تو امت محمد صلے اللہ علیہ [illegible] جو اپنی نبی سے وعدہ بیعت کا رکھتی ہے اگر مولود شریف
سے روز خوشی کرتے رہے تو جنت کے ہمیشہ کیوں نہ نعمت پائیں [illegible] دوزخ سے آزاد ہی [illegible] ہوا کہ جہاں
مولود شریف کے مجلسیں ہوتے ہیں وہاں برکت ہوتی ہے اور [illegible] ذاکرین قبول ہوتی خصوصاً اولاد ہونے اور کتخدائی
بچونکی ہونے اگر کوئی کہے کہ بدعت ہے تو انکے فہم کا قصور ہے کیونکہ نفس قصہ ولادت تو بدعت نہیں کہ صحابہ خود
کرتے تھے اگر نہوتا تو ہمکو کاہیکو پہنچتا اور امام [illegible] گے ہے جو کی ہر بیٹھ کر بطریق وعظ کے بیان فرماتے
تھے اسی طور پر اکثر علما شاہ ابو المظفر کے زمان تک کچھ اوپر سات سے برس کا زمانہ ہوتا ہے مولود شریف بیان کرتے
تھے اسنے کیا کرتا کہ بارہ دن تک جشن ولادت کا کرتا اور فوج کو آراستہ کر کے گھر اگر تا روشنی اور فرش مکلف سے مکان سنوارتا

اور حلوے کے کٹورے اور کھانے مکلف تقسیم کرنا اور حکایت ولادت شریف کی تعظیم سے توقیر
ادب توقیر سے سُننا اُس مجلس میں چارو مذہب کے علما عزت سمجھکر حاضر رہتے تھے اور ولادت کا لفظ سنتے ہی
دست بستہ سرنگون چشم زیر سب کے سب کھڑے ہو جاتے تھے چنانچہ اسکو ابن حجر مکی اور سیوطی اور شیخ دہلوی اور بہت سے محدثین
نہایت توضیح و ترغیب سے بیان کئے اور بہت سے نقل کئے اور رسایل خاص مولود کے لکھے تا لوگونکو پڑہنیکے واسطے آسانی
ہووے اور طولات سے ڈہونڈنا نا پڑے علی الخصوص اس زمانہ میں علی الرغم مخالفونکے ضروری ہی اور حیف کہ نصارا عیسی کے
ولادتکا جشن کرنا اور مسلمانان اپنے ایسے پیغمبر کے پیدائش کا جشن نکرنا باوجودیکہ علماے سلف سے ثابت ہے کہتے ہین لیلت الولادت
تمامی راتونسے افضل بعد اُسکے لیلت المعراج ہے انتہا اور جب حضرت پیدا ہوے سر سجدہ میں رکھے تھے اور کلمہ کے دونو
انگلیان اُٹھے ہوے تھے اور آمنہ کہتی ہیں کہ ایک سفید ابر کا ٹکڑا آسمان پر سے آکر آنحضرت کو ڈہاپ لیگیا اور آواز
آنے لگی کہ محمد علیہ السلام کو پھراؤ مشرق سے مغرب تک اور تمامی دریا پر لیجاؤ تا پہچانے سبھی مخلوق نام اور
صفت اور صورت کو اُس کے پھر آواز آئی کہ طواف کراؤ تمامی ارواح پر پیغمبران وغیرہ کی اور جن و
انس اور پرندون پر خبر دو تا کہ مشرف ہووین حضرت کی زیارت سے اور بخشو محمد علیہ السلام کو صفائی آدم
کی اور رقت اور نرمی نوح کی اور دوستی اور محبت ابراہیم کی اور زبان اسمعیل کی اور صبر یعقوب کا
اور جمال یوسف کا اور آواز داؤد کا اور بھی صبر ایوب کا اور زہد یحیی کا اور کرم عیسی کا پس تمامی
خلاق پیغمبران کے ڈہاپ دیے بعدہ تین شخص آئے ایک کے پاس ابریق یعنے آفتابہ روپے کا تھا دوسرے کے نزدیک زمرد
کا طشت تھا تیسرے کے ہاتھ میں سفید حریر تھی تب حضرت کو اُس ابریق کے پانی سے اُس طشت میں تین بار نہلائے
بعدہ حریر کہولکر نکالا اُسمین سے ایک مُہر کہ جسکے دیکھنے سے حیرت آوے بعدہ حضرت کے دونو شانون میں مُہر
کرے اور لپیٹے آنحضرت کو حریر میں اور تہوڑا وقت اُٹھا کر اپنے دلمیں رکھے بعدہ لیجا کر آمنہ کے گود میں لٹا دیے
اور جس رات کو حضرت پیدا ہوے کوئی کاہن تھا جو اُس سے چھپا نتھا شیطان یار اُسکا اور علم اسکا اور کوئی بادشاہ روے
زمین کا ایسا نتھا جو صبح کو اُس رات کے تخت اُسکا اُلٹا نتھا اور وہ بادشاہ وہ تمام دن گونگا رہا اور پرند جاتے تہے مشرق
سے مغرب کو خوشخبری دینے آپسمین بھی دریا کے جانورون کا حال یہی تھا اور جب سے حضرت مان کے پیٹ میں آئے
تب سے نون مہینے تک زمین و آسمان میں آواز ہوتی تھی کہ خوشخبری ہو تجکو کہ قریب ہوا ہے آنا ابو القاسم کا زمین
پر اور حسان بن ثابت روایت کرے کہ حضرت پیدا ہوے جس رات کے صبح کو ایک یہودی سخت
بُرے آواز سے پکارتا پھرتا تھا یہودیان سب جمع ہو کر پوچھنے لگے کہ تجھے کیا غم ہوا ہے جو ایسے بد آواز
سے پکارتا ہے تب وہ کہنے لگا کہ اے گروہ یہود ستارہ احمدی طلوع ہوا ہے شاید کہ آج رات کو احمد پیدا
ہوا اور جب حضرت پیدا ہوے تب ہاتھان اور زانو کو اپنے ٹیککر بیٹھے اور آسمان پر نگاہ کرکے مٹی اپنے مٹھی میں پکڑے

مراد اُس سے غالب ہونا اپنا روے زمین پر + اور حضرت پیدا ہوے بعد کتنے دن انکت آواز آتا تہا کعبہ سے تمامی
لوگ سُنتے سرکا اَلْآنَ یُرٰی مَا عَلٰی نُوْرِیْ یعنے اب دیکہے جایگی روشنی میری جو صبح مین ہے اور اب اوینگے زیارت
کرنے والے میرے میرے پاس اور اب پاک ہونگا مین پلیدی سے کفار کے ای عزا تباہ اور باطل ہوا تو اور تین رات
دن مکہ معظمہ مارے خوشی کے زلزلہ کرتا تھا اور عایشہ صدیقہ روایت کرے کہ یک یہودی مکہ مین تجارت کرتا
تھا جس رات کو حضرت پیدا ہوے وہ یہودی قریش مین آکر کہنے لگا کہ ای گروہ قریش آج رات کو تمہارے مین
بچہ پیدا ہوا ہی وہ جواب دئے ہم نہین جانتے تب کہا یاد رکہو کہ آج رات کو تمہارے مین نبی ایس آخری امت کا
پیدا ہوا اور اُسکے دو شانون مین ایک نشانی ہے اُسپر بال اُگے ہوے ہین لوگ تعجب کرے اور اپنے اپنے عورتان
سے جاکر پوچہنے لگے تب وہ عورتان کہے کہ تحقیق عبد اللہ بن مطلب کو بیٹا پیدا ہوا نام محمد رکہے تب وہ
لوگ جاکر اُس یہودی سے کہے اُسنے وہ سبکو اپنے ساتہہ لیجاکر حضرت کو دیکہا - جسوقت کہ اُسنے مہر نبوت کی
نشانیان پر نظر کیا بیہوش ہوا بعد ہوشمین آنے کے ساتہہ کے لوگ کہے افسوس ہے تیرپر کہ تجہے یہہ کیا ہوگیا تھا تب
وہ بولا قسم ہی خدا کی ای گروہ قریش کیا نبوت جو بنی اسرائیل سے جاتی رہی تمکو خوشی ہی کہ یہہ بچہ تمکو سخت
پکڑیگا اور تمہارے کاریگو حملہ کریگا اور ایک راہب یعنے پارسا نصارا کا عبد اللہ کو خبر دیا کہ تمکو پیر کے دن بیٹا
پیدا ہوگا اور اُسی دن خدا اُسے نبوت دیگا اور اُسی روز وہ مریگا اور عمر اسکی ساٹہہ پر ایک یا تین سالکی ہوگی اور اکثر
اسکی امت کی بہی عمر ساٹہہ یا ستر سالکی ہوگی اور حضرت پیدا ہوے سو سال حمل والے جتنے عورتان تھے سب جنے
سے فرزندان جنے اور تمامی جہاڑان بار دار ہوے - اور تمامی گہر اور مشرق اور مغرب روشن ہوے اور
بتان تمام گر پڑے اور محل کسری کی لرزانی - اور چودہ کنگرے اُسکے ٹوٹ پڑے اور فارس کا آتشکدہ
جو ہزار سال سے روشن تہا بجہ گیا اور پیدا ہوے حضرت ختنہ کرے گئے کہ جبرئیل کرے تھے اور مبارک
دل کو دہوے اور گہوارے مین حضرت چاند سے باتان کرتے تھے اور چاند حضرت سے کہتا تہا - اور جدہر
اشارہ فرماتے تھے چاند اُدہر پہرتا تھا اور کبہو روتے نہین اگر کبہو کچہہ ملال آتا تو جہولا جہولانے والا کہتا اگر
تم روے تو زمین پر سبزہ رحمت نہین اوگے گا اور فرشتے گہوارہ ہلاتے تھے ابن عباس حلیمہ سے روایت
کرے کہ آنحضرت کو دو سال کے بعد دود پلانا موقوف کرے اور جب حضرت باتان کرنا شروع کئے
تو اول یہہ بات کرے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً
وَّاَصِیْلًا بکرت صبح اور اصیل شام اور سید ہے جہاتی سے دایہ حلیمہ کے دود پیتے تھے باوین
سے نہین پیتے تاکہ اپنے دودہبہائی کا حق ہے سمجکر اور یوسف کا حسن کرسی کے نور سے اور سرور عالم کا
حسن عرش برین کی نور سے سوا نرے تھے اور حضرت کا اسقدر نور تھا کہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت

کرتے ہیں + اگر سیتے وقت سوئی گم ہو جاتی تو بہت ڈہونڈتے اور نہیں ملتی جب آنحضرت حجرہ میں آتے اسوقت
روشنی چہرۂ شریف کی ایسی پڑتی کہ گم ہوئی سو سوئی دِس جاتی اور مبارک بدن ایسا تہا کہ کوئی بشر آگے نہ یا اسوقت با
بعد اس بے نظیر بند یکے ہوا اور منہہ حضرت کا نہایت روشن تہا اور مبارک سر بڑا تہا اعتدال کے ساتہہ وہ بڑا اپنا
دلیل بتاتا تہا قوائے نفسانیہ اور عقل اور حواس کے زیادہ ہونے پر اور سر کے مبارک بال لو لکی تک کانوں کے پہنچے لٹکتے ہوئے
اگر اپسے آپ جدا ہوتے تو ہوتے۔ نہیں تو اسیطرح لپیٹکر چہوڑتے اور کبہی سر کو تیل بہی ڈالتے تھے اور سر بہی منڈہا
ہیں اور رنگ منہہ اور بدن کا سفید سرخی آمیز تھا اور پیشانی کشادہ اور بہوان کامل اور دراز اور خمیدہ کمان
کے مانند تھے اور دونو بہوان میں ایک رگ تھی کہ غصے کے وقت خون سے سرخ ہوتی تھی اور چہرۂ مبارک
ناکہ کی باریک اور بانسی بلند تھی اور اسپر خاص ایک نور تہا کہ ہمیشہ جلوہ دیتا تہا اور مبارک آنکہیں بڑے اور سیاہ
اور سپیدی انکی سرخی آمیز تھی اور مژگان دراز تہے اور نظر اکثر گوشۂ چشم پر نیچی رہتی تہی اور اپنی آنکہہ سے
بغیر دیکہے کے پیچہے کے لوگان پر سلام کہتے تہے پیٹہ کے آنکہہ سے دیکہکر کہ دونو شانو میں سوئی کی ناکہ برابر دو
آنکہہ تہے اور رونے میں آنسو کے جاری آواز نہ تہا اور رونا خدا کے خوف سے یا امت کے واسطے تھا یا قرآن شریف
پڑہکر اکثر انکی نماز میں روتے تہے اور سوتے تو یہہ آنکہہ بند ہوتی مگر دلکی آنکہہ ہشیار رہتی تھی اور رخسار دراز
تھے اور منہہ کشادہ کہ عرب میں کشادہ دہانی حسن ہے اور دندان شریف خوش آب اور پر نور تھے اور مبارک لبان
باریک اور لطیف تھے اور مبارک لعاب آیت یک تھا فشانیانسے ظاہر کے کہ یکبار ڈول سے آنحضرت پانی
پیکر بچا سو پہر باؤڑیمیں ڈالے وہ ایسا شیریں ہوا کہ مدینہ میں اس باوڑیکے پانی برابر کوئی پانی نتہا اور جب
حضرت علی کو خیبر میں آنکہہ کا درد پیدا ہوا آنحضرت تب اپنا لعاب ڈالے اسیوقت اچہا ہوا اور ایکبار
امام حسن پیاسے ہوئے تہے پانی بہت ڈہونڈے نہ ملا تب آنحضرت منہہ میں انکے اپنی زبان شریف ڈالے
وہ چوم لئے بس پیاس جاتی رہی کہ سیراب ہو گئے ایسے معجزے مبارک لعاب کے بہت ہوئے اور باتان حضرت کے نہایت
فصیح اور شیرین تہے تمامی خلق سے کہ سننے والونکی روح کو وجد و ذوق میں لاتے تہے قطعہ ختم ہوئی تمام
مرسل پہ ہی شیرین سخنی ہے تصدق وہ حلاوت پہ سد شہد و نبات ہا اُسکے باتانکی فصاحت ہو بشر
میں کیونکر جسنے درگاہ الہی سے سیکہا ہی ہر بات اور حاجت کے بغیر بات نہیں کرتے تہے کہ اکثر خاموش رہتے
اور کسی بات میں لغو نتہی اور آواز بلند تہا روایت ہے کہ حضرت کے خطبہ کا آواز دور دور دانہ سے لوگ سنتے تہے
بہر دیکان سنتے سر کیا اور اکثر بیٹہے ہنستے تہے کہ ایسا نہ ہنستے جو حلق یا منہہ دیسے مگر کبہی دندان شریف نظر
آتے ہیں اور تبسم کے وقت چمک دیوار پر پڑتی تھی اور مبارک داڑہی انبوہ تھی اور قریب وفات کے
سر اور داڑہی کے کچہہ بال سفید ہوئے تہے اور اکثر داڑہی کو گنگہی کئی ہیں اور پیلا خضاب بہی کئے اور چہرہ

مطہر گول اور روشن اور حسن مین زیادہ چاند اور سورج سے تہا بعضے روایت سے زیادہ گول تہا مگر انداز پر تہے اور گردن
شریف بلند بلور کے دستے کے سر پیکے تہے اور مبارک پنجہ کشادہ اور نرم اور پر گوشت اور خشبو اور سہرا تہا اور گرہ ہاتہہ
اور پاونکے دراز اور موٹے اور شفاف تہے اور جب ہاتہہ دعا یا سجدہ کے واسطے اٹہاتے تہے تب سپیدی ہتہا بک
بغل کی نظر آتی تھی اور بغل مین بال نہتے اور خشبوتہی اور درمیان سینہ اور ناف کے ناف کے سر تک ایک خط
بالونسے تہا اور درمیان دو شانونکے بائیں طرف خاتم نبوت یعنے مہر نبوت تہی یعنے گوشت اٹہا ہوا کبوتر
کے انڈے برابر سرخ رنگ اطراف اسکے بال تہے لکہا ہوا تہا اسمیں محمد رسول اللہ اور سینہ
اور پیٹہ یکسان صاف اور ہموار تھا اور پنڈریان گول اور صاف و شفاف دستہ بلور سے تہے اور مبارک
قدم سبک اور اسکے انگلیان دراز تہے خصوصاً انگوٹہے کے بعد کی انگلی سبہین دراز تھی اور تلوے سپاٹ
اور چلتی وقت قدم جلد اوٹہاتے اور دراز رکہتے تہے اور مبارک قد میانہ تہا اگر بلند شخص کے ساتہہ کھڑے
ہوتے تو اس سے بلند دستے تہے اور قد شریف کو بالکل سایہ نہ تہا اسواسطے کہ سایہ تو وہ خدا کا ہی ؎
سایہ کو سایہ کون دیکہا ہی ؎ اور رنگ تمامی بدن کا سفید سرخی آمیز تہا قطعہ منبع حسن معدن
اعجاز تھا سراپای سرور عالم ؎ جملہ حرکات انکے کل سکنات ؎ شاہد راز حق سے تہے ہمدم ؎ اور کبہی
لباس اطہر پر مکہی نہیں بیٹہی اور مچہر اور ڈانس ایذا ندیتی اور بعضی وقت پتہر پر حضرت کا قدم پڑ کر پاؤں انکا نقش
اٹہا ہے چنانچہ ویسے پتہر کو بعضی لوگ بتر کا قبر میں لیگئے روایت ہی کہ گلاب کا پہول حضرت کے پسینے سے
پیدا ہوا اور کبہی جمائی اور انگ مروڑی نہیں آئی کہ یہہ شیطانسے ہے اسیطرح تمام پیغمبران کا حال ہے اکثر
کا ماننا ہے اور ابن عباس کہے کہ فرزندان ابوطالب کے جب بچہا نونسے اٹہتے تو انکہونمین چیپڑے رہتے جب
آنحضرت اٹہتے تو پاک اور صاف اور سرمہ لگائے ہوئے آنکہونسے دستے اور سر روغن لگایا ہوا رہتا
اور حضرت بچپن یا جوانی مین کبہی بہوک سے شکایت نہیں کرے اور جو بچے کہ آنحضرت کی ساتہہ بچپن میں کہاتے
تہے بس تہوڑی غذا میں سیر ہوتے تہے اور ایک پیالہ دودہ کا رہا تو پہلے آنحضرت کو پلا کر بعد دوسرے بچونکو
پلاتے تہے کہ حضرت کے جہوٹے کی برکت سے تمام کو سیری ہوتی تھی اور جوانی میں آنحضرت بی بی خدیجہ کے
مال کے ساتہہ تجارت کے طور پر ہمراہ غلام انکے میسرہ نام شام کو گئے تہے۔ ایک دن ایک جہاڑ کے نیچے راہب کے
کنیسے کے نزدیک تہا حضرت جاکر کھڑے رہے تب وہ راہب میسرہ کو بلاکے پوچہا کہ کون آدمی ہے جو یہہ جہاڑ کے
نیچے کھڑا ہے اور کوی اسکے نیچے نہیں کھڑا سوائے پیغمبر کے اور دونو آنکہونمیں اسکے سرخی ہوگی میسرہ کہا ہان تب
وہ راہب جو نام اسکا نسطورا تہا کہا یہی ہے برحق پیغمبر آخری زمانیکا اسطور کے روایتان بہوت آئے ہین
خوف سے طول کلام کے تمام نہیں لکہا اور ابن عساکر روایت کرے کہ آنحضرت کے چہلے مین خیبر کے لوٹہ سے

کالا گدھا آیا تہا حضرت اُس سے نام پوچہے کہا یزید بن شہاب اور اللہ تعالی میرے دادا کے نسل سے ساٹھ گدھے
کو پیدا کیا۔ وہ تمام پر سوائے پیغمبر انکے کوئی نہین سوار ہوے اب میرے سوائے کوئی باقی نہیں رہا اور پیغمبر بھی سوائے آپکے
سوا کوئی نہیں اور آپکے آگے میں یہودی کے ملک میں تہا سو وہ میرے پیٹھ پر مارتا اور بہوکا رکھتا تہا اسواسطے
میں اُس سے شرارت کرتا رہا تب آنحضرت اُسکا نام یعفوری رکہے اور کبہی آنحضرت اُسکو فرماتے کہ فلانے شخص
کو بلا لا اُسدم وہ اُسکے گہر کو جاکر دروازے پر سر سے مارتا جب مالک گہر کا نکلتا تب اشارے سے
سر کے کہتا انکو حضرت بلائے آخر آنحضرت وفات پائے بعد وہ بہی غم والم سے باوڑی میں گر کر مر گیا اور ایک اونٹ
اپنے حال کی شکایت کر کے سفارش چاہا حضرت سے واسطے اپنے اور جس پتہر یا جہاڑ کے نزدیک حضرت تشریف لیجاتے
وہ سجدہ کرتا اور السلام علیک یا رسول اللہ کہتا اور ایک اعرابی کو حضرت دعوت اسلام کی
کرے وہ معجزہ چاہا تب جہاڑ کو بلائے وہ زمین چیرتا آکر تین بار گواہی نبوت پر دیا دوسری روایت ہی کہ وہ جہاڑ
السلام علیک یا رسول اللہ کہکر گیا تب اعرابی عرض کیا کہ حکم ہو تو سجدہ کرون فرمائے اگر کسکو خدا
کے سوا سجدہ جایز ہوتا تو البتہ عورتونکو حکم کرتا کہ اپنے مردونکو سجدہ کریں اور وہ اعرابی اسلام لایا دوسری روایت
ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک اونٹ اہل بیت انصار کی ملک کا مست ہو کر کسیکو نزدیک نہیں آنے دیتا
تہا اور بوجہ اُتہانا اور پانی لانا چہوڑ دیا مالک حضور میں شکایت کر کے کہا کہ پانی نہیں لانے سے اُسکے جہاڑ سوکہ
کہہ جلتے ہیں تب آنحضرت یاران کے ساتہہ پہونچکر اونٹ کے نزدیک جانے کا قصد کرے تب لوگ عرض کرے نزدیک
نجاؤ کہ کتے کے مثل کاٹتا ہے فرمائے میں نہیں ڈرتا ہون اُس سے جب نزدیک ہوے تو اونٹ
سجدہ کیا حضرت اُسکے پیشانی کے بال پکڑ لئے وہ آگے سے زیادہ نرم ہوا تب اصحاب عرض کرے کہ ای خدا کے رسول
جانور آپکو سجدہ کیا ہم عاقلان ہیں کہ سزاوار تر ہیں جو آپکو سجدہ کریں فرمائے اگر بشر کو سجدہ روا ہوتا
تو البتہ حکم کرتا عورتانکو جو اپنے مردونکو سجدہ کریں کیونکہ حق مردان کا عورتان پر نہایت ہے ان روایتون
سے ثابت ہوا کہ سجدہ کرنا سوائے خدا کے کسکو جایز نہیں تو اب کوئی سجدہ لیوے یا سجدہ کرے سوائے خدا کے تو
یقینی مرتکب حرام کا ہے درصورتیکہ عبادت کی راہ سے نہو اگر عبادت کے طریق پر ہے تو کفر لازم آتا ہے
اور بیہقی اور ابونعیم سے روایت ہے کہ آنحضرت صحرا میں گئے تہے وہان تین بار آواز سُنے کہ کوئی
پکارتا ہے پہر کر دیکہے تو کیا سے ہے کہ ایک ہرنی سخت قید میں پڑی ہے اور اعرابی نزدیک اُسکے کملی
بچہا کر سوتا ہے آنحضرت پوچہے کیا حاجت ہی تجہے ہرنی عرض کری کہ اعرابی مجہے شکار کیا بچے میرے
بہوکے اس پہاڑ پر ہیں اگر اس قید سے چہوڑائے تو بچونکو دودہ پلا کر پہر آتی ہون پوچہے کہ ایسا ہی کریگی
عرض کی اگر خلاف کرون تو خدا عذاب کرے تب حضرت چہوڑ دئے وہ جاکر دودہ پلا کے پہر آئی حضرت

باندہے اِس عرصے میں اعرابی اوٹہہ کر عرض کیا کہ ای رسول خدا کے اِس ہرنی نے اپکو جواب
ہہ فرمائے چہوڑ دے وہ چہوڑ دیا ہرنی کودتی چلی اور دونو پانو نکو زمین پر مارتی یہہ کہتی تہی اشہد
ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ اور صحیحین میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
عصر کا وقت جب قریب آیا اور صحابہ پانی وضو کے واسطے بہت ڈہونڈتے پہرتے تہے تہوڑا پانی
تہا سو حضور میں لائے تب آنحضرت مبارک ہاتہہ اُس میں رکہکر فرمائے سبکو کہ وضو کرو اور انگشتان
کے اطراف سے پانی آنے لگا تب تمام لوگ وضو کر لئے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہیں کہ پانی حدیبیہ میں مبارک انگلیان سے اسقدر نکلا کہ تمام آدمیان لشکر کے اور جانوران سیراب ہو
اور جمع کر لئے اور جابر کہتے ہیں کہ اگر ہم سو ہزار ہوتے تو بہی کفایت کرتا لیکن ہم سب پندرہ سو آدمی
تہے اور پہر جابر کہتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت کو بہوکے پاکر ایک صاع جو تہے سو اُسکا آٹا پیسایا
اور بکری کا بچہ تہا اُسے ذبح کر کے گوشت اُسکا دیگچہ میں ڈالکر آنحضرت کے پاس حاضر ہوکے عرض کیا کہ
ای رسول خدا کے روٹیان اور گوشت تیار کیا ہوں چند آدمیان کے ساتہہ حضور تشریف لانا
تب آنحضرت تمامی اصحاب کو فرمائے کہ جابر تمہارے واسطے کہانا پکایا ہے چلو اور جابر کو فرمائے
کہ میں آئے تک چولہے پر سے دیگچہ نہ اُتار اور خمیر سے روٹیان نہ پکا بعد تشریف لا کے اُنمیں جو ایک
لعاب ڈالے اور برکت کے واسطے دعا کرے اسی طرح ان اور شوربہ سے ہزار آدمی سیر ہوکر گئے بعد
بہی شوربہ پکتا تہا اول کے مانند اور روٹیان تیار ہوتے تہے دوسری روایت ہے کہ فرمائے آنحضرت
وہ گوشت کہاؤ اور ہڈیان نہ توڑو بعد وہ تمام ہڈیان کو کہانے کے پاس میں جمع کر کے اُسپر دست
مبارک رکہے اور کہے تو چلے پہر تب یکایک وہ بکرہ کان جہٹکر اوٹہہ کہڑا اور زندہ کرنا عیسی کا مردونکو
اگرچہ خلاف عادت کا ہے لیکن ایسا نہین جو آنحضرت سے زندہ ہوئے پتہر اور کنکرے مبارک ہاتہیں
فصیح آواز سے تسبیح اور تہلیل کئے اور جہاڑان چلکر آئے اور سلام کرے انس روایت کرے کہ ابو طلحہ اُم
سلیم کو کہے کہ سنا ہوں میں بہوکسے آنحضرت کے آواز میں آج ضعف ہے تم پاس کچہہ ہے تب وہ ٹکڑے
نکالے جو کے اور اُنکو تہوڑے کپڑے میں لپیٹکر بغل میں انس کے دئے اور باقی کا کپڑا اُنکے سر پر باندکر روانہ
کرے حضرت کے پاس جب مسجد میں انس جاکر پہونچے اور سلام کرے حضرت اُنکو دیکہکر پوچہے کہ ابو طلحہ تجہے کہانے کے
ساتہہ بہیجا ہی عرض کرے سچ تب فرمائے تمام ہم نشینا نکو کہ اُٹہو پس سبکو ساتہہ لیکر حضرت ابو طلحہ کے
گہر کو گئے ابو طلحہ اُم سلیم کو پوچہے کہ حضرت یاران کے ساتہہ آئے ہیں اور کچہہ نہین ہے ہم پاس جو کہلا دین
اُم سلیم کہے اللہ رسول اُنکا جانتا ہی حال ہمارا پس آنحضرت اُم سلیم کو فرمائے کہ لا جو کچہہ کہ تیرے پاس ہے

تب وہی جھکے ٹکڑو نکو روغن یا شہد لگا کر حاضر کرے تب آنحضرت برکت کے واسطے دعا فرماکر حکم فرمایے
کو دس دس آدمی آکر کھاتے جانا سب ستر آدمی تہے کہ سبکے سب سیر ہوگئے اور گھرکے آدمیاں تمام کھائے پھر
کر باقی رہے ٹکڑے روایت کرے ابی ہریرہ کہ ایک عورت مسلمان ہوکر مکے سے حضرت کے نزدیک مدینہ
کو جانے کے واسطے صحبت ڈھونڈتی تھی کہ ایک یہودی ملا کہی اُسے تیرے ساتھ میں بھی آتی ہون کہا اچھا تیرے
ساتھ مدینہ تک آونگا جب وہ چلنے لگا تب عورت کہی ذرا ٹھہرجا ہیں اپنی مشک میں پانی بہرلون یہودی
کہا مجھ پاس ہے تب عورت چلدی اور شام کے وقت جب منزل پر اُترے تو یہودی کھانا
کھانے لگا اور وہ عورت کو بھی بلایا وہ کہی کہ میں بہت پیاسی ہون اول پانی پلا بعد کھانا کھاونگی
یہودی کہا ایک قطرہ پانیکا ندونگا جبتک کہ تو یہودیہ نہووے عورت کہی خدا کی قسم کہ ہرگز نہونگی وہانسے
آکر اپنے اونٹ کے دونو گڑگے باندکر بٹھادی اور اپنے سر کو اسکے زانو پر رکھکر سورہی عورت کہتی ہی کہ مجھے کوی
نہ اُٹھایا مگر سردی غیبی ڈول کی کہ اُسمیں سے پانی نکل کر میرے پیشانی پر ٹپکتا تھا تب سر کو اُٹھاکر دیکھی
تو کیا ہے کہ دودھ سے زیادہ سفید پانی اور شہد سے زیادہ شیرین ہے پس پیکر اُس سے سیراب ہوئی
اور اپنے مشک میں بہرلئی بعدہ وہ ڈول میرے روبرو سے چلا گیا آسمان پر صبح کو یہودی پوچھا کہ پانی پائی
کہی ہاں آسمان سے جب وہ بی بی جاکر حضرت کے نزدیک پہونچی تب حضرت زید کو نکاح کردئے اور تیس صاع گیہون دیکر
فرمائے کہ اُسکو کھاؤ اور ماپومت اور اُس عورت کے ساتھ ایک مشک گہی کی تھی کہ حضرت کے ہدیہ کے واسطے لائی تھی باندی
کو کہی حضور میں پہنچادے۔ باندی پہنچادی بعد آنحضرت خالی کراکے مشک کو اُسکے ہات میں دیکر فرمائے کہ اسکو
لٹکادے اور کوی دوسری چیز سے مت بھر پس باندی اُسیطرح کری ام شریک بی بی اُسکی آکر دیکھی تو
کیا ہی کہ مشک بھری ہوی ہے پوچھی کہ حضرت کو پہنچائی نہیں باندی کہی واللہ کہ پہنچادی اور موافق
حکم کے لاکر لٹکا رکھی ہون چنانچہ لائی سو وقت اسمین ایک قطرہ گہی کا ٹپکتا تہا یہ جو بھرا ہی معجزہ سے ہے
غرض تمامی گھرمین وہ گہی لیکر کھاتے تہے پھر وہ مشک بہر جاتی تہی کم نہین رہتی اور اُس گیہونسے کھائے
جاتے تہے پھر جب دیکھے تب اُسیقدر باقی رہتے تہے کم نہین ہوتے برکات کے معجزے اسی طرح ہزارون ہوے
مگر یہان تیمناً تہوڑے لکھا اور بخاری سے روایت ہے کہ آنحضرت علیہ السلام ہر جمعہ کو جو تیکا لگا
تے تہے وہ خرمیکا سوکھا جہاڑ مسجد کا کھام تھا اسے ٹیکا دیکر خطبہ پڑہتے تہے ایک انصاری منبر تیار
کرسے جب جمعہ آیا تو آنحضرت اُس منبر پر سوار ہوکر خطبہ پڑھنے لگے تب وہ جہاڑ اول کا مُتکا تھا چلانے
لگا آنحضرت اُس منبر پر سے اوترکر اسکو مبارک سینہ سے لگا کر فرماے اگر چاہتا ہے تو تو تجھے دُنیا میں
پھیر تا ہون تا تو ثمر دار ہووے اور تیرے پھل سے لوگ نفع پاوین اور اگر چہتا ہی تو تو تجھے جنت میں بوتا ہون

تا وہاں ثمردار ہوا اور اہل جنت تیرے پہل کہاوین تب وہ جہاڑ جنت میں پہرینیکے واسطے راضی ہوکر رونے
لگا مانند رونے بچے کے جو بعد سمجہانے کے آہستہ آہستہ روتا ہے اور عبد اللہ ابن مسعود سے روایت
ہی کہ فرماتے تہے حضرت تحقیق کہ سنتا ہون مین تسبیح کرنیکو کہانیکے جسوقت کہ کہاتا ہون میں پہر انہی سے
روایت ہے کہ اہل مکہ جب معجزہ چاہے تب اشارہ سے انگشت شریف کے ہوا دو ٹکڑے چاند واسطے بتانے
کفار کے چنانچہ ایک ٹکڑا کہڑا اوپر کوہ حرا کے دوسرا نیچے اسکے تب اصحاب کو فرمائے گواہ ہو گواہ رہو جب اطراف
سے مکہ معظمہ کے لوگ آئے اُنسے پوچہے تو مسافران کہے دیکہے ہم شق قمر کو اپنے آنکہونسے یہہ معجزہ بہت قوی ہے
کہ کسی پیغمبر کو میسر نہیں ہوا روایت انس ابن مسعود سے آئی کہ یہہ معجزہ کفار کے واسطے دو بار ہوا ایک بار
مکے میں ہجرت سے آگے ایک ٹکڑا کوہ ابو قبیس پر دوسرا کوہ سوید پر تہا بعضے کفار کہے کہ یہہ جادو ہے حالانکہ جادو
کا کام دور اور دراز سے نہیں ہوسکتا بعضے کفار کہے اگر شق قمر آسمان پر ہوتا تو تمامی ملک کے لوگون پر ظاہر
ہوتا جواب اول یہہ کہ اگر وہ معجزہ ہو چکتے آگے شہرت تمام اقلیمان پر ہوتے اور لوگ اسکے دیکہنے پر تیار رہتے
تو البتہ بعضے ملک کے لوگون پر ظاہر ہوتا لیکن یہہ معجزہ تو یکایک ہوا اور لوگ اس سے غافل کہ اپنے کہانے
پینے سونے میں تہے پس کیونکر تمامی کے نظر میں آسکے دوسرا زمین کے شکل کروی ہے ایک ملک میں شام تو
ایک ملک میں صبح ہے اسیطرح اختلاف ہر ہر شہر میں رہتا ہے پس شق قمر کے وقت مہتاب جس حد پر
مکے میں تہا اور بلاد میں نکلا تہا یا نہیں اسصورت سے کیونکر تمامی بشر کو نظر اسکے تیسرا تواتر
کا منکر کوئی دانا نہیں ہوسکتا تواتر وہ کہ ہر وقت میں اسکے خبر کو کثرت سے لوگ نقل کریں کسوقت
روایت میں خلل نہ پڑا ہو پس یہہ معجزہ تو تواتر کے حد کو پہنچا ہے کوئی دانا منکر اسکا نہیں سوا اسکے کا فرمانا
سے کہ قرآن سے ثابت ہے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یعنے نزدیک ہوا روز قیامت کا
پہٹ گیا مہتاب اور بڑا معجزہ آنحضرت کا قرآن شریف ہی کہ خدا کے صفات اور قدیم کلام ہے
کفار کہے کہ قرآن شریف آنحضرت کا کلام ہے اللہ فرماتا ہے وَاِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى
عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّنْ مِّثْلِهِ یعنے اگر ہیں تم شک میں اس چیز سے جو نازل کئے ہم اوپر بندے
اپنے تو لاوین تم کوئی سورہ ویسا اگر قرآن شریف آنحضرت کا بنایا ہوا ہوتا تو موافق حدیث کے البتہ
فصاحت اور بلاغت میں ہوتا اور فصیحان اور بلیغان پر عرب کے ظاہر ہے کہ قرآن شریف کے فصاحت
اور بلاغت کو کوئی حدیث یا کسی بندیکا کلام نہیں پہنچتا ہے اور تمام عرب کے فصیحان ایک چہوٹا سورہ
بنانے میں عاجز آئے ہیں کہ بلاغت اور فصاحت قرآن کی عرب کے فصیحانسے بہت زیادہ ہے جیسا
وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ کہ اس دو کلمہ میں جو دس حرف ہیں بہت معنی کو دخل ہے اور

طور سے بلاغت میں عرب کے نزدیک زیادتی رکھتے ہیں اور یَا اَرْضُ ابْلَعِی مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ
اَقْلِعِی وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُودِیِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِلْقَوْمِ
الظّٰلِمِينَ یہہ بہی کمال اختصار اور بلاغت میں ہے ہرچند اہل کفر اور الحاد چاہے کہ اپنے کلام کو خدا
کے کلام کے برابر کریں لیکن ایک چہوٹے سورہ سے انا اعطینا اور والعصر اور مانند اسکے بنا نہ سکے عاجز
آگئے اور مسیلم کذاب جو دعوت اپنے نبوت کی کرتا تہا جواب میں یا ارض ابلعی کے کلام خام اور ناپسند خاص
و عام اپنی نبوت پر دلیل لایا یاصفدع نقیکم تنقین اعلاك فی الماء واسفلك فی
الطین لا الماء تکدرین والاشرب تمنعین یعنے ای مینڈک پاک کرتے ہیں ہم تکو پاک
کیا تم نے اوپر اپنے بیچ پانیکے اور نیچے اپنے بیچ مٹی کے نہ پانیکو میلا کرو تم اور نہ پینیکو منع کرو تم مجھکو
اور سورہ کوثر کے جواب میں انا اعطیناك الجواهر فصل لربك وهاجر ان
مبغضك رجل كافر یعنے خواہ مخواہ دیا ہے تجھکو جواہر تو نماز پہر تو واسطے رب اپنے اور
جدائی کر تو خواہ مخواہ بغض رکھنے والا تیرا مرد کافر ہے بعضے روایتوں سے اسمیں کم و بیش بھی ہے اور
جواب میں نزعات کے کہا والمبذرات زرعا والحاصدات حصدا والذاریات
قمحا والطاحنات طحنا والباذرات بذرا والاقمات لقما لقد فضلتم
علی اهل الور وما سبقکم اهل المدر بیہودگی اس کلام بدانجام کی ہر صاحب
لسان پر ظاہر تر ہے کہ حاجت بیان کی نہیں اور یحیی بن حکیم مبعوث فصیح تھا چاہا کہ قل ہو اللہ
کے برابر اپنے بھی سورہ بناوے پس یکبارگی دہشت اور رقت پیدا ہوئی اور حیرت ڈہا پلی
تب اس خیال سے توبہ کیا اور ہزوا عجاب کبادا یہہ تینوں لفظ کو کفار قریش نے جنکو عرض
کئے اگر کلام خدا کہو تا تو ایسے رکیک غیر فصیح لفظ نہو تے حضرت حکم کئے کہ تم میں سے کسو بڑے فصیح کو
بلاؤ وہ ایسے کو جنکو لائے جو رات دن میں کہا سو لفظ مگر نہیں کہتا تہا اسے فرمائے اٹہ اٹہا پھر
فرمائے بیٹہ بیٹہا اسیطرح تین بار کئے تب چڑھکر کہا انا شیخ کبادا اتتخذونی هزوا
هذا شیئ عجاب یعنے میں بوڈہا بڑا کیا مجہے بنایا مسخرا یہہ بات عجب ہے حضرت مسکرا کر انکو فرمائے کہ
تمہارے بڑے فصیح کے زبانی ایک مرتبہ وہ تینو لفظ نکل گئے تب وہ فصیح غضب میں آکر کہا انکے برابر سخا پر
زبانمیں دوسرے بہی کوئی لفظ ہیں تب شرمندہ ہوئے اور جابر سے روایت ہے کہ قریش کو حضرت خبر دیئے
کہ تمہارا قافلہ فلانے روز آئیگا جب وہ روز آخر ہونے لگا اور وہ قافلہ نہیں پہنچا تب آنحضرت ایک ساعت آفتاب
کو غروب ہونے سے ٹھیرائے جب قافلہ نمودار ہوا تب آفتاب ڈوب گیا یہہ معجزہ معراج کے بعد کفار

کی امتحان کے واسطے ہوا اور طحاوی روایت کرے کہ خیبر میں علی کو دیر ہوئی غنیمت بانٹنے میں یا آنحضرت کا مبارک
سر علی کے گود میں تھا اور حضرت نیند میں تھے یا وحی آئی تھی اس سبب سے حضرت علی بیٹھے تھے کہ آفتاب
نیچے اترا تب آنحضرت ہشیار ہو کر علی سے پوچھے کہ یا علی عصر کی نماز پڑھے عرض کیے سے نہیں فرمائے

اللهم انه كان في طاعتك وطاعة رسولك فاردد عليه الشمس

یعنے خدایا خواہ مخواہ وہی یعنے علی رضی اللہ عنہ تھا بیچ تابعداری تیرے اور تیرے حبیب کے
اسمیں وقت ہو گیا تنگ نماز کا اور تھا کام اسکے نفس کا پس پھیر اسپر سورج کو تا نماز عصر کی پڑھے اسماء بنت
ابی بکر کہتے ہیں کہ دیکھی میں نے غروب ہوا سو آفتاب اتنا بلند ہوا جسکی روشنی پہاڑان اور زمین پر پڑنے
لگے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ابوجہل ملعون قریش سے کہا کہ خدا کی قسم کل کا دن پتھر لیکر
بیٹھونگا جب آنحضرت نماز میں رہینگے مار کر مبارک سر کو ایذا دونگا بعد اسکے تم تمام لوگ انکو جو چاہو سو کرو
پس اسیطرح دوسرے دن آنحضرت مسجد میں تھے سو وقت حملہ کرکے جب نزدیک ہوا ڈر کر پھر گیا اور
رنگ منہہ کا اڑ گیا اور ہاتہان پتھر پر سوک گئے تب قریش جو اسکے منتظر تھے آکے پوچھنے لگے کہ یہ کیا
ہوا تجہے تب کہا جب نزدیک محمد علیہ السلام کے گیا یکایک معلوم ہوا کہ میرے اور انہیں بڑی گردن
اور سر اور تیز داتان والا اونٹ حایل ہے اور چاہتا ہے کہ مجھے کھا جاوے اسواسطے مارے ہیبت
کے پھر گیا سنکر حضرت فرمائے کہ وہ جبرئیل تھے اور روایت ہے کہ ابوجہل ایک شخص کا قرض نہیں دیتا تھا
لوگ قرض خواہ سے کہے کہ آنحضرت علیہ السلام سے فریاد کیا تو تیرا قرض وصول ہوگا وہ اگر فریاد کیا آنحضرت
اسکے ساتھ ابوجہل کے گھر تشریف لیجا کر فرمائے کہ اسکا حق دیوے وہ سننے کے ساتھ کیتنے درہم قرض کے موافق
لا دیا لوگ ابوجہل کو پوچھے تو کہا قسم خدا کی ہے کہ دیکھا میں محمد کے ساتھ غصے اور تازیانہ لیئے ہوئے لوگان
تھے ڈرا میں کہ قرض اسکا نہ دونگا تو البتہ میرا پیٹھ پہاڑ والینگے وہ ملایک تھے اور روایت ہے کہ قریب ہجرت
کے آنحضرت اور ابوبکر صدیق کوہ ثور کے غار میں چھپے تھے کافران چارو طرف ڈھونڈکر جب غار طرف
آکے دیکھے تو کیا ہی کہ دروازے پر اسکے مکڑیاں گھر ان باندہی اور جنگلی کبوتر انڈے ڈالے ہیں یقین
جانے کہ اسمیں نہیں جب آنحضرت غار پر پہنچے تھے تب ابوبکر صدیق عرض کرے کہ اگر کوئی ہمارے پاؤں کو
جو ہمیں پھر ہمیں پا دیں تو شاید ہمکو دیکھینگے فرمائے کیا گمان ہے تجہے اون دو سے جو تیسرا انکا خدا ہے کہ
فرشتے اپنے پر اسنے ہمکو چھپائے ہیں اور بھی صدیق اکبر کو کفار کے آواز سننے سے شفقت کے غلبت
جو حضرت پر تھا یعنے حضرت کو ایذا کہاں پہنچاتے ہیں کر کے دہشت اور خوف پیدا ہوا تب فرمائے لا تحزن
ان اللہ معنا یعنے مت کڑہ تو میرے واسطے تحقیق کہ خدا تعالی ہمارے ساتھ ہے حفاظت کرنیکو اور

دعا کرے یہانتک جو دل انکا تسکین پایا نازل ہوا فانزل اللہ سکینتہ علیہ یعنے پس اُترا اُسی ابوبکر
پر دل جمعی سے کہتے ہیں کہ غار میں اندھیری تھی ابوبکر جگہ صاف اور برابر کیئے حضرت آرام پانے جب حضرت ابو
کے زانو پر سر مبارک رکھکر آرام کیئے تب ابوبکر عالم اسباب طرف نظر کرکے دیکھے کہ وہان سوراخان
بہت ہیں اپنی چادر کو پھاڑ کے سب کو بند کیئے باقی ایک رہا سو ہمیں اپنے پاؤنکا انگوٹھا لگا دیئے غلبہ
محبت سے خوف کیئے مبادا حضرت کو سانپ بچھو ایذا ندیوے جو کچھ ہو تو مُنجھ پر ہی ہو اس میں ایک سانپ
نکلا حضرت سے مشرف ہونے جبکہ آڑ دیکھا پاؤن کو تو خباثت ذاتی سے کاٹ لیا ابوبکر عاشق
رسول نے بہی کہا پاوں تو کیا اگر کوئی سر بہی کاٹ لے قبول ہر جا ن جانان سلامت رہے ۔ س
جان دیوے رہ معشوق میں اور اُف نکرے ۔ گر فلک ٹوٹ پڑے عاشق صادق نہ ڈرے ۔ پاؤن
سوراخ سے نہ کھینچے نہ کچھ دم مارے اس خوف سے جو کہیں حضرت کے نیند میں نہ خلل ہو آخر وہ زخمی زہر کے شدت
سے عرق عرق ہوئے ماتھے پر سے قطرہ پسینہ کا حضرت کے روے مبارک پر ٹپکا حضرت جاگ اُٹھے تو دیکھے
رنگ ابوبکر کے چہرہ کا اُڑا ہے پوچھے حال تو عرض کیئے کہ پاؤنمیں کسو نے کاٹا پاؤن کھینچا دیکھا تو سانپ
نظر پڑا یہ دو میں تہا تیسرا رقیب تب حضرت اوسپر غصہ میں آئے وہ اپنا عذر بیان کیا پھر اُنکا انگوٹھا
لیکر مبارک لب سے زہر دفع کیئے ابوبکر تریاقی پاکے جان تازی ہوی بیت جس جا کہ محمد نے مسیحائی پہ آوے
عیسی بھی ہو گر فیض دم عالی سے پاوے ۔ سبحان اللہ کیا خوش نصیبی ابوبکر کی کہ زانوے مبارک سر سے
روشن ہوے اور سر پاؤن کا کوثر سے لب کے سرسبز ہوا جب اُس غار سے نکلے تو مدینہ کو ہجرت فرمائے
اور روایت ہے کہ حضرت کے حضور سے راتکو دو صحابہ اُٹھکر اپنے مکانکو چلے تب دو چراغ کے مانند
دو روشنیان ساتھ چلے جب وہ صحابہ جُدا ہوے تب وہ دو روشنیان بھی علیحدہ ہوکر ہر یک
کے ساتھ ایک ہوگئے ایسے معجزے بھی بہت ہوے اور مبارک دعا اور ہاتھ پھیرنے سے بہت سخت
مرضان جاتے رہے چنانچہ ایک اندھا تھا کہ اُسکے آنکھ میں لعاب مبارک ڈالے آنکھ ایسے روشن ہوگئے کہ
اندھے کی عمر اسی برس کی تھی سوی میں دھاگا پرا تا تھا اسی طرح طاعون اور وبا اور برص اور مرض
وغیرہ کہ ایسے ہزارون مرضان درست ہوے ہیں اور بیہقی سے روایت ہے کہ آنحضرت پاس ایک عورت
بچے کو لاکر عرض کری کہ زخم اسکے پاؤن پر ہے تمامی اطبا اُسکے علاج سے عاجز آئے ہیں تب حضرت
انگشت مبارک اپنے لعاب میں تر کرکے مٹی میں آلودہ کرکے زخم پر رکھے اور یہ دعا پڑھے بسم اللہ اللھم
ریق بعضنا بتربت ارضنا لیشفی سقیمنا باذن ربنا ۔ یعنی اے بار تعالی میرا لعاب
تھوڑا ملا ہوا مٹی سے زمیں ہماری اسواسطے کہ وہ لعاب مٹی سے ملا ہوا خوب کرے بیمار کو ہمارے

حکم سے پروردگار ہمارے پس وہ زخم چنگا ہوگیا اور اسما بنت ابی بکر کا سر اور منہہ سوج گیا تھا آنحضرت
کپڑے پر سے اسکے سر پر ہاتھ رکھہ کر یہہ پڑہے بِسْمِ اللّٰهِ اذْهِبْ عَنْهَا سُوْءَتَ وَ فُحْشَهٗ
بِدَعْوَتِ نَبِيِّكَ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ پس شفا ہوگیا اور ایک عورت بچے کو لاکر عرض کری
کہ دیوانہ ہے آنحضرت صلعم نے اسکے ہاتہہ پہیر کر دعا کرے اچھا ہوگیا معجزات قولیہ بھی بلاحساب
ہیں چنانچہ امام حسن علیہ السلام کے قتل ہونیکی خبر دیتے تھے اور فتنہ اور فساد سبب بنی امیہ اور بنی
عباس کے خبر کرے اور مٹھی مٹی امام حسین کی مقتل کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس دیتے کہ وہ خاک
شہادت کے بعد سرخ ہوگئی تھی اسی طرح ہزاروں دلالے ہیں بیدان فرماے اور قیامت تک جو جو کہ ہوگا
فرما چکے تفصیل تمام کی حوصلہ سے اس مختصر کے دور ہے اور بیہقی اور ابونعیم روایت کرے کہ آنحضرت کے وقت
کافران آپسمین عہد کرلئے تھے کہ کوئی قریش بنی ہاشم سے خرید او فروخت نکاح اور جلسہ بات التفات
نکرنا عرض اسطور سے تین برس گذرے تب مسلمانون پر بہت سختی اور تنگی ہوی یہان تک کہ کتنے
لوگ حبش کو نکل گئے اور بنی ہاشم تمام شعب ابی طالب میں بہت سختی اور رنج سے رہتے تھے اور
کفار قریش کے ایک کاغذ آگے ذکر کرے سو مضمون پر لکہہ کر کعبہ کے چہت سے لٹکا دئے تھے
پس اللہ تعالی دیوک کو حکم کیا کہ وہ خدا کے نام کے سواے باقی تمام کاغذ کو کھا گئی تب آنحضرت
ابو طالب کو خبر دئے انہوں تمام کافران کو کہے کہ اگر میرے بھتیجیکا یہہ کہنا سچہ ہی تو جو خبر دیا ہوں
میں تمکو پس تم تمام اپنے عہد سے پھرو قسم خدا کی ہی کہ ہرگز محمد کو نہ دونگا میں تمکو جب تک کہ مرین
تمام بنی ہاشم اگر یہہ بات اسکی جہوٹ ہے تو دیتا ہوں مین تم کو جو چاہو سو اسے کرلو کافران جواب
دئے ہم اسبات سے بہت خوش ہوے الحاصل کفار تمام جاکر دیکھے تو کعبہ میں حضرت کا فرمان سچہ
ہوا تمام شرمندے ہوکر کہے یہہ سحر ہی اور ابن مسعود روایت کرے کہ ایک روز آنحضرت ہمارے
واسطے خطبہ پڑھکر فرماے ای لوگ تمہارے میں منافقان ہیں پس جسکا نام میں کہوں اٹھہ جاوے
وہ مجلس سے تب فرمانے لگے اٹھہ ای فلانے تینتیس آدمی تک اٹھہ گئے ایسے روایت بھی کتنے آئے ہین
اور عتبہ بن ربیعہ حضرت سے عرض کیا اگر غرض تمکو دین کے دعوی سے ریاست کی ہے تو تمہارے
واسطے کہڑے کرتے ہیں ہم جہنڈے اور تم ہمارے رئیس رہا چاہئے تک اور اگر قوت باہ کی زیادہ
ہے تو دس لڑکیاں خوبصورت قریش کے قبیلہ سے جسکو چاہو پسند کرو ہم کر دیتے ہیں اگر غرض
مال سے ہے تو ہم اسقدر جمع کر دیتے ہیں کہ تم سب اولاد جنتے تک غنی رہیں آنحضرت تقریر اسکی تمام
سنکر سورہ حم سجدہ کو پڑہنے لگے مراد پڑہنے سے وہ کہ میں رسول ہوں اللہ تعالی کے طرف سے تمام کی ہدایت

کے واسطے نہ واسطے دنیا جمع کرنے کے حضرت کو نبوت عالم ارواح میں ملی سوا اس کے
یہہ معجزی دلیل ہیں بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم خلیفہ بن عبیدہ سے روایت کرے کہ پوچھا
میں محمد بن عدی بن ربیعہ کو کہ جاہلیت کے وناں میں تیرا باپ نام تیرا محمد کیسا رکھا یہہ بات میں
اپنے باپ سے پوچھا تہا تو کہا ہم چار شخص جب شام کے شہر میں جاکر کنیسہ کے نزدیک اترے کنیسہ والا
اوپر سے دیکھکر کہا کون ہو تم تب ہم کہے مضر کے قبیلے سے ہیں کہا وہ کہ قریب ہی تمہاریمیں سے ایک
پیغمبر خاتم النبی پیدا ہوگا نام اسکا محمد اور تم اس سے جلد نفع اٹھاؤ تابعدار ہوکر ہم وہاں سے آئے بعد ہمکو
فرزندان پیدا ہوئے ہم نبوت کے طمع سے نام رکہے محمد ایسے روایتاں بھی بہت سے آتے ہیں نمونہ کی طور
پر ایک لکہا جب حضرت پیدا ہوکر ان کے خراب کاموں کو منع کرنے لگے تو مارے حسد اور بغض کے جنگ پر
کمربند کر اپنے آخرت کو خراب کرے جو لوگ کہ تابع ہوے دین و دنیا کے فائدے جمع کرے اور اول کے جتنے
پیغمبران کہ دعوہ نبوت کا کرے دلیل تمام کو معجزات پر تہی اور آنحضرت تو محض امی ہتے باوجود اسکے نبوت
کی دلیلاں تمام انبیا سے زیادہ لائے آسمان اور زمین سے تمام چیزاں میں جب ان کے نبوت کو باطل
جانے تو تمام پیغمبران بطریق اولی باطل ہوگے اور طبرانی اور ابن حبان و حاکم و بیہقی و ابو نعیم عبداللہ
بن سلام سے روایت کرے کہ زید بن شعبہ ایک علمائے یہود سے تہا وہ تمامی علامات سے نبوت کے حضرت
کو دیکھکر خبر دار ہوا لیکن دو علامات اسے اپنی کتاب سے معلوم تہے مگر حضرت سے پایا تہا وہ کیا کہ ایک
زیادہ ہونا علم کا غصے پر دوسرا حلم زیادہ ہونا یعنے نرمی اور خاموشی زیادہ ہونا جسوقت کہ غیر شخص جہل سے شدت کرے پس
وہ آزمائش کیلئے حضرت کو خرما وعدہ سے قیمت اسکی مقرر کرکے دیا بیع سلم کے طور پر اور کہا ہی وہ عالم
کہ ہی وعدے کے تین دن آگے جاکر یہاں تک تقاضا کیا کہ حضرت کے پیرہن اور مبارک چادر کو پکڑا اور
غصے سے گہور کر کہا یا محمد کیا حق میرا نہیں دیتے ہو اور تم اولاد عبدالمطلب کے تمام قرض دینے میں ڈہیل کرنے
والے ہیں۔ جناب عمر غصے میں آکر کہے کہ ای دشمن خدا کے کیا بولتا ہی تو رسول کو خدا کے اور قسم ہے
خدا کی اگر خدا اور رسول کی ناخوشی کو نا ڈرتا تو تلوار سے تیرا سر کاٹتا تب آنحضرت عمر کے طرف دیکھکر
فرمائے خاموش ہونے اور اسکا قرض ادا کرنے اور اسکے قرض کے سوائے غصہ کرے سو اسکے بدلیمیں
بیس صاع خرما زیادہ دینے پس عمر پہنچائے بعد زید کہا کہ رسول کو پہچاننا منظور تہا جو دو صفت نہیں
دیکہا تہا سو آزمالیا ابو نعیم روایت کرے کہ ابن عباس کعب احبار سے پوچھے کہ تم پیغمبر کے وقت
ایمان نالا کر عمر کے زمانے میں لانے کا کیا سبب ہی کہے کہ میرا باپ تورات سے ایک کتاب لکھکر
مجہے دیا۔ اور کہا کہ اسکے مضمون پر عمل کر تو اگلے زمانے میں اور شرط لیا مجہ سے اسکے نکہولنے پر

جب میں اسلام پر نظر کیا کہ خیر اور نیکی سے معمور ہے تب یاد کیا اس کتاب کو جو باپ میرا مہر کرکے رکہا تہا تب کہول کر اُسے دیکہا تو لکہا ہی اسمین صفت کو محمد اور امت کے اس سبب سے اسلام لایا میں ابو نعیم ابی ہریرہ سے روایت کرے کہ فرمائے آنحضرت کہ موسیٰ علیہ السلام توریت اُتری بعد عرض کرے خدایا پاتا ہون الواح میں تورات کے صفت گروہ ایک کی جو آخر پیدا ہوگے اور ثواب میں اول تو اُن کو میرے امت بنا کہا پروردگار کہ وہ امت احمد کی ہی پہر کہے خدایا پاتا ہونمیں الواح میں تورات کے کہ وہی ہیں قبول کرنیوالے حق کے دعوت کو اور مستجیب الدعوات تو اُن کو میری امت کر فرمایا وہ امت احمد کی ہی پہر عرض کرے کہ پاتا ہونمیں الواح میں کہ کتاب اُن کے نبی پر جو اُترےگی ہمیشہ اُن کے پاس رہینگی اور یاد سے اپنے اُسکو پڑہے گے ظاہر مین اُن کو میری امت کر کہا رب کہ وہ امت احمد کی ہی پہر عرض کرے کہ پاتا ہون اُن کو جو کہانا کہاویگے نیت سے ثواب کے تو آخرت مین فقط اُس نیت پر ثواب ملیگا اور جب دل میں نیکی کا ارادہ کرینگے ابہی اُن سے وہ کام ظاہر نہیں ہوئے تک فقط نیت کے سات ایک ثواب ملیگا اور وہ کام کرینگے تو دس ثواب اور بدی کے ارادے میں وہ کام نہیں ہوئے تک ایک بہی گناہ نہ لکہے جاویگا اور علم اول اور آخر کا اُن کے نصیب ہوگا اور صاحب نفع ہوگے اور قتل کرینگے گمراہون کے سردارون کو اور مسیح دجال کو خدایا اُن کو میری امت کر تب کہا خدانے کہ وہ امت احمد کی ہی بعد اسکے عرض کرے کہ خدایا مجھے احمد کی امت سے کر تب وہ بزرگ خصلت بارگاہ الہی سے موسیٰ کو ملے اِس امت کی آرزو کرنے کے سبب سے اور کہا حقتعالیٰ یا موسیٰ انی

اصطفیتک علی الناس برسالاتی وبکلامی فخذ ما اتیتک وکن من الشاکرین

قال رضیت یارب یعنے ای موسیٰ تحقیق کہ چُنیا اور پسند کیا میں تجہکو لوگون میں سے تیرے زمانے کے واسطے پیغام پہونچانے میرا اور میں بات کرنے تیرے سات تو لے تو جو کچہ کہ دیا میں تجہکو اور ہو تو شکر کرنے والون سے تب موسیٰ کہے کہ خوشنود ہوا میں اسبات پر ای پروردگار ابو نعیم حلیہ میں وہب سے روایت کرے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص دو سو برس نافرمانی خدا کی کیا آخر مرا تو لوگ بغیر غسل اور نماز کے گہوڑے میں ڈالدئے موسیٰ کو وحی آئی کہ وہانسے نکال کر نماز پڑہ عرض کرے کہ بنی اسرائیل گواہی دیتے ہیں اسکے نافرمانبری پر تیرے ساتہ پہر حکم ہوا سچہ ہے مگر ہر وقت وہ توریت کہول کر نام محمدؐ کا دیکہتا اور بوسہ دیتا تہا اور اپنے آنکہون پر رکہکے درود پڑہتا تہا اسکے بدلے مین ہم بخشے تمام گناہ اسکے اور ستر حورجوڑہ کردئے اُسے العظمت للہ کہ اس نقل سے شان محمدی جو

درگاہ میں ایزدی کے ہے بوجا چاہئے سبحان اللہ کہ بنی اسرائیل اس گنہگاری کے ساتھہ فقط نام محمد کو
بوسہ دینے اور آنکہین پر لگانے سے خدا کا ایسا مقبول ہوا تو محمدی جو ہمیشہ بوسہ دیتا اور آنکہیں کو لگاتا اور
سر کو جہکاتا ہے کیسا کچہہ مقبول درگاہ ہوویگا اذان میں شہادت کے وقت اگر بوسہ دیویتو عین سعادت ہے
ابن عساکر حضرت علی سے روایت کرے کہ ایک یہودی کو حضرت قرض کچہہ دینا تہا وہ ازمایش کی نیت سے
سخت تقاضا کیا تو وہ اگاہ دل فرماے کہ اب حاضر نہیں کہا وہ کہ چہوڑ نہجاؤنگا فرماے بیٹہہ غرض ظہر کے وقت
سے دوسری صبح تک بیٹہہ رہا اور حضرت بھی حجرے کو نجا کر اسکے ساتھہ مسجد میں رہے تب صحابہ اُسے ڈرانے لگے
اور حضور میں عرض کرے کہ ایک یہودی آپ کو گھر کے جانے سے پھیر رکھا فرماے پروردگار میرا منع کیا ہے مجھے وعدہ کرے سو
آدمی پر ظلم کرنے سے اور جب خوب دن روشن ہوا وہ یہودی اسلام لا کر آدہا مال اپنا خدا کی راہ پر دیا اور کہا
کہ میں صفت حضرت کی توریت میں پاکر آزمایش کیا جب خسرو پرویز کو آنحضرت اسلام کی دعوت کا خط لکھے سے
تب وہ غصے میں آکر پھاڑ دالا بعد جب سویا تو خواب میں آنحضرت گھوڑے پر سوار ہوکر کسرا کو قمچی
سے مارنے لگے تب وہ دہشت اور ہراس سے اُٹھا جب رات یا دن کو سوتا تو بس یہی حال کو دیکھتا آخر
بہت گھبرایا جو ہول پیدا ہوگیا اور کھانا پینا اور زندگانی تلخ ہوگئی بہوت بیقرار اور بے چین ہوکر ہر طرف
پھر کر دل بہلانے لگا۔ اور مارے شرم کے دل کا حال کسیکو کہتا نتہا اور جواہرات اور اعمارات اور خزانہ کو
دل بہلانے کے واسطے دیکھنے لگا اُنہین ایک کوٹھی قفل پڑی تھی خزانچی کو کہا کھول وہ عرض کیا کہ یہہ دو ہزار
سال سے تیرے باپوں کے وقت سے قفل کرکے ہی اور ہمارے باپوں نے اپنے بچوں کو وصیت کرتے
آئے کہ اُسکو نکہولنا پھر حکم کیا کہول تب ناچار ہوکر کھولا جب کسرا اندر جاکر دیکھا تو ایک صندوق مقفل رکہا
اسکو کھول کر دیکہا ایک تختی ہی بہت غلافوں میں لپٹی ہوئی اُسکو بھی کھولا تو کیا دیکہا کہ تصویر ہی اور اُسکے
اطراف قدیم خط سے کچہہ لکھا ہی تب گھبرا کے بے اختیار بول اُٹھا کہ یہی صورت والا شخص میرے خواب
میں آکر کوڑے مارتا ہے اور اُس خط کو کوئی نہ پڑسکا مگر ایک بڑا موبد تھا قدیم وہ پڑکر کہا کہ یہہ تصویر والا
آخری زمانے کا پیغمبر ہے نام اُسکا محمد مکہ اسکے پیدائش کی جگہہ ہے اور تمامی دینوں پر اُسکا دین غالب
ہوگا اور کسرا اسکے لوگوں کے ہات سے پریشان ہوگا معارج النبوہ میں ملا معین ہشام بن العاص
سے روایت کئے کہ صدیق اکبر مجھے ایک قریشی کے ساتھہ ہرقل شاہ روم پاس اسلام کی دعوت دینے
بھیجے ہم جب غوطہ دمشق میں خراج گذار ہرقل کا جبلت ابن ایہم غسانی کے جب پایہ سریر تک پہنچے تو باغ
ایک دیکھے بہت بڑا وہ شاہ تخت پر بیٹھا ہوا تھا دور سے ہم کو دیکھہ کر دریافت کے لئے مترجم کو
بھیجا ہم کچہہ سواے جبلت کے نہ کہینگے جب نزدیک گئے تو دعوت اسلام کی دے نہ مانا

ہم اُسکا کالا لباس دیکھکر سبب پوچھے تو کہا غصے سے پہنا ہوں کہ جب تک تمکو شام سے نہ نکالوں کالا
لباس نہ اُتاروں ہم جواب دئے واللہ کہ جس جاے کہ تو بیٹھا ہے ہم لینگے اور تیرے اقا کا جو بڑا ملک روم
ہے ہم تصرف میں لاوینگے کہ ہمارے پیغمبر اُسکی خوشخبری دے چلے اور وعدہ فرمائے تب کہا تم ایسی گروہ
نہیں جو مالک اِس مُلک کے ہوسکیں وہانسے روم مین جاکے جب شاہ ہرقل کی حویلی کے پاس پہنچکر اللہ اکبر
کی آواز کئے مارے ہیبت کے حویلی لرزائی تب ہرقل دریچہ سے جہانک کر ہمکو پیغام بھیجا کہ تم اپنے دین
وملت کو ظاہر نکرو سوائے پیغام دینیکے ہم کہے سوائے ہرقل کے دوسرے سے نکہینگے جب نزدیک گئے
تو دیکہے اُسکو تخت پر اور روبرو اُسکے بڑے بڑے قوی ہیکل سُرخ لباس والے لوگ گھرے ہیں جب
اُسکی نظر ہم پر پڑی تو مترجم سے بولا پوچھ انکو بادشاہی کے قانون موجب سلام کیون نہین کئے
ہم جواب دئے تحیت تمہارا ہم پر حلال نہین پوچھا تمہارے بادشاہ کے سات کیا دستور ہے
کہے السلام علیکم جواب بھی اسیطرح پوچھا بڑی بات تم میں کیا ہی کہے لا الہ الا اللہ
اللہ اکبر کہتے ہی حویلی پھر لرزنے لگی پوچھا تم اپنے گھران مین بھی کہے تو گھران لرزتے ہیں کہے نہین
دیکہے ہم بولا کاش تمہارے گھران لرزکر تمہارے سران پر پڑتے اور میرا آدہا ملک تباہ جاتا تو
بہتر تھا اِس دین کے آشکارا ہونے سے پھر ہم سے جو جو سوال کیا ہم جواب شافی دے بعد نماز
وروزے پوچھا ہم بیان کئے تب ہمکو اچھے دلکشا فرحت افزا مکان میں اُتار کر بہت رعایت کیا
تیسرے دن اپنی مجلس میں بُلاکر چار پہلو سونے کا صندوق نکالا جسکو خانے بہت سے تھے ہر خانہ مقفل
پہلے یک خانے کا دروازہ کہولکر نکالا ٹکڑا کالے حریر کا جسپر تصویر تھی مرد کی سرخ رنگ چہرہ کشادہ
چشم بلند گردن پیچ کھاے بال صاحب حسن ودبدبہ پوچھا ہم سے یہہ تصویر کسکی ہے ہم کہے نہیں پہچانتے کہا
آدم علیہ السلام کی صورت ہے پھر دوسرا دروازہ کہولکر اُسیطور سے نکالا تصویر سفید رخسارہ
جوڑہ دار بال آنکہہ سرخ سر بڑا حُسن دار پوچھا پہچانتے ہو کہے نہیں بولا یہہ صورت نوح نبی اللہ علیہ السلام
کی ہے پھر یک دروازہ کھولکر نکالا تصویر سفید مُنہہ روشن آنکہہ چوڑی پیشانی بلند ناک
سفید داڑہی چہرہ ہستا کھلا کھلا پوچھا جانتے ہو کہے نہیں کہا صورت ابراہیم خلیل اللہ
کی ہے علیہ السلام بعد نکالا تصویر سفید حریر پر لکھا ہوا تھا اُسپر چہرہ مبارک محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم کا پوچھا پہچانتے ہو کہے ہاں یہہ صورت ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی ہے ہم رونے لگے بادشاہ
یہہ حال دیکہہ کر اِس صورت کی تعظیم کے لئے اُٹھا پھر بیٹھا اور کہا تمکو خدا کی قسم کہو سچ کہ یہی صورت
ہے آنحضرت علیہ السلام کی ہم کہے واللہ بعینہ وہی صورت ہے کہا یہی صورت آخری

زمانے کے پیغمبر کی ہی تم کو جو یہ جلدی سے بتایا یہ میرا آزمایش تھی پھر دوسرا دراز
کھول کر تصویر نکالا گندم رنگ سیاہ بال اچھے آنکھہ تیز منظر منہہ غصے کا سوٹے لب صورت
موسیٰ کی اس تصویر کے پہلو میں تصویر ایک دوسری تھی موسیٰ کے سر کی کالے بال چوڑی
پیشانی گول آنکھہ صورت ہارون کی بھائی موسیٰ کے علیہما السلام بعد نکالا تصویر گندم رنگ
لٹکے ہوے بال اچھی صورت غصے والے جہت لوط علیہ السلام کی پھر نکالا تصویر سفید
سرخی آمیز اہل تواضع کے مانند ڈھلکی ہوی گردن اچھی صورت اسحاق کی علیہ السلام
بعد نکالا تصویر مانند صورت اسحٰق کے مگر نیچے کے لب پر ایک خال تہا صورت یعقوب کی
علیہ السلام بعد نکالا تصویر سفید سرخی مایل خوبصورت چمکتی ہوی تواضع کی تاثیر چہرے سے
نمایان خوش قد اونچی ناک صورت اسمٰعیل کی علیہ السلام یہہ بتا کر کہا یہہ جد تمہارے پیغمبر کے
ہیں بعد نکالا تصویر آدم کے سر کی صورت یوسف کی بعد نکالا تصویر سرخ رنگ باریک پنڈریان پست
بڑا قد میانہ تلوار داب میں صورت داؤد کی علیہ السلام بعد نکالا تصویر سر بڑا تہا دراز پاؤن گہوڑے
پر سوار صورت سلیمان کی علیہ السلام بعد نکالا تصویر سفید چہرہ کالی داڑھی انبوہ بال اچھی آنکھہ
زیبا منہہ صورت عیسیٰ کی علیہ السلام تب ہم پوچھے قیصر روم سے یہہ تصویران تیرے ہاتہہ کیونکر
لگے کہ سب سچے ہیں کہ ہم آنحضرت کا حلیہ اس تصویر سے بعینہ یقیناً پاے اس سے معلوم ہوا
کہ سب تصویران صحیح ہوگے کہا ہرقل نے کہ آدم علیہ السلام حقیقی مصور یعنے خدا سے سوال کیا ھُوَ
الَّذِی یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَاءُ یعنے وہ شخص ہی صورت بناتا ہی بیچ رحمون
کے جیسا کہ چاہتا ہی کہ ای خالق صورتان خاص میرے فرزندان کے جو نبوت کا عہدہ پاوینگے بتا مجہکو
تب یکبار اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے پاس خاطر یہہ تصویران بہیجا مغرب کے شہران میں کوی
شہر تہا جو یہہ آدم کے خزانے میں وہان تہے اور ذوالقرنین تک تہ پہنچے ایک کے بعد ایک کو بعد دانیال کے
بادشاہوں کے خزانے میں چلے آئے اور اب میرے ہاتہہ ہے اور اب مجھے تسلی تمام ہوی کہ تمہارے
پیغمبر کی صورت صحیح ہوی تو دوسرے پیغمبران کے صورتان بھی صحت کو پہنچے اور کہو ابوبکر صدیق
کو اگر خدا توفیق دے تو یو تصرف کا ہاتہہ دولت سے باز رکہونگا اور تم سے بھی کمتر ہو کر غلامی کی
باندہونگا وہان تک جو تقاضا اجل کا سر پر پہنچے اور حیات کا چراغ موت کے باد سے گل ہووے ہشام
بن العاص کہتے ہیں کہ ہرقل ہمارے ساتھہ کئی طور کے الطاف شاہانہ و مروت خسروانہ بجا لایا جب
ہم صدیق اکبر کے حضور جاکر یہہ حال عرض کئے تو خلیفہ نے رو کر فرمایا ہرقل کے حق میں خدا چاہتا تہا کہ اُس خیر کو

تھے اسواسطے دین اسلام کی دولت ناتہہ گیا اتھا عز و جل یا محمد ہے ترے واسطے دو جگ کا ظہور ؎ باعث
کل وجودات ہوا تیرا ہی نور ؎ ہی جو توارات و زبور ہور کتاب انجیل ؎ معہ فرقان ہوئے نام کے تیرے
منشور ؎ نا بیان آپ کے آدم سے لے تا دور مسیح ؎ کہ نبیی سے کتبہا میں تو ئی ہی مذکور ؎
کن سے تو مقصد اصلی تہا خدا کا واللہ ؎ جس سے موجود ہو سب پائے ہیں خالق کا شعور ؎ وحدت
ذاتی پہ اللہ کے ہیون جو جو دلیل ؎ بے نظیری پہ ترے دال وہ ہوتے ہیں ضرور ؎ دامن قرب
مین تیرے ہی دُرِ وصل خدا ؎ یا محمد ہو طاہر کبھی درگاہ سے دُور ؎ اور جو معجزے کہ اول کے انبیا سے
ہوئے وہ بہی آنحضرت کے معجزون سے ہیں کیونکہ وے سب نا یبان حضرت کے اور اُسی نور
سے فیض پائے تھے اور جو معجزات کہ بطور کرامات کے ہاتون پر اولیاے امت کے ہوئے
بیحد ہیں چنانچہ بیہقی روایت کئے کہ ایک شخص صحابہ کے زمانے میں گدہے پر سوار ہو کر یمن سے جہاد کے
واسطے نکلا اتفاقا راہ میں گدہا مرگیا وہ شخص وضو کرکے دوگانہ نماز پڑھکر کہنے لگا خدایا تحقیق کہ واسطے
جہاد کے تیری راہ مین تیری خوشنودی چاہکر نکلا اور گواہی دیتا ہون میں دل کی سچوتی سے کہ تو
مردے کو زندہ کرتا اور گور سے اُٹہاتا ہی آج مجھے غیر کی منت نہ اُٹھانے دے کہ جلا دے میرے
گدہے کو تب یکایک مرگیا سو گدہا کان جھٹک کر اُٹھ کھڑا اور ایک شخص خولان کے قبیلے سے
اسلام لایا قوم اُسے کفر طرف پھیرنا چاہی نہ مانا اسواسطے اُسے آتش میں ڈالے نہ جلا مگر وہ
جا یان جو اُسکے قصور سے وضو کا پانی نہیں پہنچا تھا کچھہ اثر آتش کا پائے باقی تمام بدن امن میں
رہا بعد اُسکے وہ شخص مدینے کو صدیق کے زمانے میں آکر کہا کہ میرے واسطے خدا سے شفاعت
چاہو خلیفہ فرمائے یہہ مانگنے تو مجھہ سے زیادہ سزاوار ہے کہ آتش مین پڑا اور نہ جلا لوگ اُسکو
ابراہیم خلیل اللہ سے مثال دیتے تھے اور ابن عساکر روایت کرے کہ اسود یمن مین دعوی نبوت
کا کرکے مسلم خولانی کو بلاکر کہا کہ تو گواہی میری نبوت پر دے مسلم کہا کہ تیری بات میں کچھہ نہیں
سُنتا ہون پھر اسود پوچھا کیا گواہی دیگا کہ محمد رسول ہی سچ تب اسود غصے میں آکر لوگون
سے کہا کہ بہت سی آتش سلگا کر مسلم کو ڈال دو اُسیطرح ڈالے سو ہرگز نہ جلا تب ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ سُنکر فرمائے کہ الحمد للہ امت کو محمد علیہ السلام کے ابراہیم خلیل اللہ کا معجزہ کرامت کی راہ سے ملا
اور انس سے روایت ہے کہ اپنے فرزند کو کہے کہ کھانے کا خوان لاکر میرے ساتھہ کھا بعد کھانے کے کپڑا ہنگا کر
منھہ پونچھ کر کہے کہ اسکو تنور کی آتش میں ڈالو اُسیطرح ڈال دئے وہ آگ میں پڑکر سفید شیشے
کے سریکا پاک و صاف ہو گیا لیکن جلا نہیں لوگون نے پوچھا کہ یہہ کیا ہی تب کہے کہ کپڑا ہی جو آنحضرت

بجھے دئیے تھے اور بجھے دینے کے آگے حضرت اپنا مبارک مُنہہ پونچھے تھے جب یہہ میلا ہوتا ہی تب انگار پرڈالکر
دُہوتا ہوں کیونکہ جو چیز پیغمبران کے مُنہہ تک پہنچتی ہے وہ آتش میں نہیں جلتی سبحان اللہ کہ ہاتھہ چھوا
اور پسیں کا پونچا ہوا کپڑا آگ کا اثر نہیں لیتا جن آدمیوں کو جو حضرت مس کئے ہیں وہ یقینی نار کو گلزار کریگی
اور بیہقی اور ابونعیم روایت کرے کہ یکبار آتش مدینہ کے پتھروں میں سے نکلی حضرت عمر کے زمانے
میں تب تمیم داری اُسکو اپنی چادر سے بجھا دی وہ چادر نہیں جلی بعضی روایت میں آیا کہ ہاتان
سے بجھائے مگر ہات نہ جلے اور ابونعیم سے روایت ہے کہ لپنے آنحضرت ساتھہ عشا کی نماز پڑھکے
اندھیری رات میں برسات ہوتا تھا سو وقت اپنے گھر کو جانے لگا تب یکایک نور یک میری ہاتھہ
کی لکڑی سے پیدا ہوا اور اُسکے اُجالے میں اپنے گھر کو پہنچا اور ابن کثیر کی تاریخ میں لکھا ہی کہ جب
مصر اہلِ اسلام کے ہات میں آیا تب لوگ وہاں کے عجمی مہینا ماہ بونہ میں عمر بن العاص سے جو وہان
کے صوبہ دار تھے آکر کہے کہ ای امیر ہمارے نیل کبھی جاری نہیں ہوتی جبتک کہ اسطور سے نکریں کہ
بلکوین تاریخ میں ماہ بونہ کے ایک ناکتخدا لڑکی کو اُسکے ماںباپ سے پیسوں کے عوض لیکر زر و زیور سے
آراستہ کرکے اُسی نیل میں دلے تو پانی بھرکر آتا ہے تب صوبہ دار کہے کہ ہمارے دین میں ایام
جاہلیت کے رسم نہیں کرتے غرض وہ تمام مہینا گذرا کہ نیل جاری نہیں ہوی یعنے سیلاب نہیں
ہوی اور لوگ زراعت نہونے سے وطن چھوڑ جانے کا ارادہ کرے تب صوبہ دار حضرت عمر کو لکھے
اور عمر جواب لکھہ کر یہہ بھیجے کہ خوب کیا تو جو جاہلیت کے رسم کو موقوف کیا میں ایک ٹکڑا کاغذ
روانہ کیا ہوں اُسکو نیل میں ڈالدے لکھے تھے اُس کاغذ میں کہ میں بندہ خدا کا امیر المومنین
عمر ہوں ای نیل مصر کی اگر تیری ذات سے جاری ہوتی ہی تو مت جاری ہو ہمکو کچھہ حاجت نہیں
اگر حکم سے ربِ قادر کے ہی تو سوال کرتا ہوں میں لپنے قادر سے کہ جاری کروا دیوے جب نیل میں
یہہ کاغذ ڈالدئے تو بس ایسی جاری ہوگئی کہ کبھی اسقدر نہیں بھر آئی تھی تب سے ابتک وہ رسم
موقوف ہوگیا جب عمر کا حکم نیل و فرات لگ ملتے ولے برحال اُن آدمیاں کے جو لپنے حکم سے ٹل جاویں
شفا قاضی عیاض میں لکھا ہی کہ عمر کے روبرو یک شخص نے کہا محمدؐ اور ابوبکرؓ یون کہا عمر غصے میں آکر کہے
دوسرے بار اگر حضرت کے نام کے ساتھہ کسیکا نام ملاکر کہے تو کوڑے مارونگا روایت کرے کہ ایک
شیشہ زہر ہلاہل کا شاہ روم کے نزدیک سے آیا تھا خالد بن ولید پی گئے کچھہ اثر نکیا ابونعیم انس رضی اللہ
عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری بیمار تھے انکی اعادت کو گئے ہم ہنوز بیمار پرسی سے فراغت
نہیں پائے تھے کہ وہ بیمار مرگیا ہم آنکھیں اُسکے ڈھانپ کر کپڑے سے مُنہہ باندھے ماں اُسکی بہت ضعیفہ

اور کوزہ پشت تھی اُسے صبر کرنے کے واسطے کہے وہ پوچھی کہ سچ بچہ میرا مر گیا ہی ہم کہے ہان وہ بوڑھی
آسمان کے طرف ہاتھہ اُٹھا کر کہنے لگی خدایا کفر اور کفار سے دور ہو کر آئی میں تیرے طرف اور تیرے حبیب کے
اِس امید سے کہ میری فریاد کو پہنچے ہر شدت اور مصیبت میں اور مت اُٹھا مجھہ پر یہہ مصیبت آجکا دن انس
فرماے کہ قسم خدا کی ہی ابھی اِس بات اور حال سے فراغت نہیں ہوی کہ وہ مردہ مُنہہ پر سے اپنے کپڑا اُٹھایا
اور کھانا کھانے لگا ہم بھی اُسکے ساتھہ کھاے ہی انس کہتے ہیں کہ ایک عورت مکے سے نکل کر حضور
میں حضرت کے آئی اُسکے ساتھہ ایک فرزند نوجوان تھا آتے کے ساتھہ مدینے کے وبا سے بیمار ہو کر مر گیا آنحضرت
اُسکے آنکھیں ڈھاپ کر کفن و دفن کا حکم دیکر فرماے کہ ماں کو بھی اُسکے خبر کرو جب ماں آئی تو مُردے
کے دونو پاؤں پکڑ کر بیٹھہ گئی اور کہنے لگی خدایا تحقیق کہ میں اسلام لائی تیرے واسطے دلکی چاہ سے
اور چھوڑی بُتان کو کراہت سے اور آئی تیرے طرف رغبت سے خدایا طعنون مین بُت پرستان
کے مجھے گرفتار نکرا اور اُنکو میری مصیبت پر خوشنود نکرا اور میرے پر اِس مصیبت کا بوجا نہ دے کہ نہیں اُٹھا
سکتی ہوں انس کہتے ہیں کہ ابھی وہ عورت باتاں تمام نہیں کی تھی کہ وہ مُردہ پاؤں ہلایا اور مُنہہ پر
سے کپڑا اُٹھایا اور آنحضرت کے وفات شریف تک جیتا رہا اور عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کا دن خطبہ پڑہتے
تھے اور اسلام کا لشکر کہ جسپر ساریہ سردار تھا عراق کے سرحد سے جاتا تھا اور کافران اُن کے مارنے
پر قابو جو چُھپے بیٹھے تھے تب حضرت عمر عین خطبہ میں یہان سے فرماے کہ یا ساریہ پہاڑ کا آسرا لے کہ
دشمن قابو جو ہی اللہ کی قدرت دیکھو کہ دو مہینون کی راہ پر سے آواز عمر کی پہنچی وہان ساریہ پناہ
لیکر دشمن پر غالب ہوی اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ خیبر کا دروازہ اُکھاڑ کر پھینک دئے وہ ایسا تھا کہ
سیکڑون آدمی ہلاتے تو بھی نہ ہلتا اور زید بن ارقم سے روایت ہی کہ سر امام حسین کا نیزے پر کوفیکے
کوچے پھرتے وقت یہہ آیت پڑہتا تھا وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ یعنے قریب
ہی کہ جانینگے وہ لوک جو ستم کرے ہیں کیا لوٹنا لوٹینگے جہنم میں روایت ہی کہ جب راہبین اور علماے
نصارا چار سو تن روم کی دین کا بحث کرنے بغداد کو آئے تب ہارون رشید کی خلافت کا وقت تھا
وہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو بحث کرنے کا حکم کیا امام فرماے کہ خلیفہ اور تمامی اہل بغداد اور وہ بحث
کرنے والے کل صبحدم ندی پر حاضر رہیں پس اسیطرح جمع ہوی اور امام بیچ ندی کے پانی پر کملی کا
مصلا بچھا کر دوگانہ نماز ادا کر کے کہے کون ہیں جو ہم سے بحث کرتے ہیں یہان آوین تب وہ تمام علما
ایمان لا کر کہے کہ دین تمہارا حق ہے رسطور کے کرامات اُمتکے اولیا سے بہت ہوے اور قیامت
تک باقی رہینگے پیغمبران کے معجزون کے سی یکے کرامات اللہ تعالی ما نند وہ معجزون کے جو اوکے

انبیا کو و اشرا علیہ کو ... سے کے اوپر کے ہاتون پر تخت ... بہ تکلیف آتش میں پڑے اور ... سے چلے
[illegible] ... سعد بن ابی وقاص نے اپنے تمام لشکر کے ساتھ ... کے
کنارے ... سے ... سوتی جاتی تھی باوجود اس طغیانی کے سوار اور پیادون کو
اپنے ... سے کہا کہ ... کے اوپر ... پڑھتے ہوئے چلو بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ
شیئا فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم وہ تمام سوار اور پیدل
جس حال سے تھے اسی حال سے ... کے اوپر سے گذر گئے تب پیادون کے توبڑے
اور گھوڑون کے سمون تک ... بھیگے ... تھا اور قاضی عین القضاۃ ہمدانی
اپنے حال میں فرماتے کہ قم باذنی ... یعنی اٹھ میرے حکم سے اور عیسیٰ اپنے معجزہ کے
کمال میں قم باذن اللہ بولا کرتے تھے یعنی اٹھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے خود قاضی اپنے قصیدے
میں کہتے ہیں کہ قم باذنی و قم باذن اللہ ہر دو یک نغمہ ایست از لب یار ما اور قرآن شریف
سے کرامت یعنے اولیاے امت کی ثابت ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قال الذین عندہ علم
من الکتاب انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک یعنے کہا آصف بن برخیا وزیر
سلیمان کا جو نزدیک اسکے توریت کا علم تھا اسم اعظم کو جانتا تھا کہ میں تیرے نزدیک لاتا ہون تخت کو
بلقیس کے دو مہینون کی راہ سے پلک مارنے میں اسی طرح لایا یہ دلیل کرامت پر ثابت ہی اور قرآن شریف
میں آیا ہے کہ ذکریا علیہ السلام مریم کے پاس جب آتے تھے ان کے نزدیک ایسے میوے دیکھتے تھے جو اس موسم
میں کہیں نہ تھے یعنے برسات کا میوہ دھوپ کالے میں اور دھوپ کالے کا میوہ برسات میں پاکر پوچھے
ذکریا کہ یہ میوہ کہان سے آیا کہی مریم خدا کے نزدیک سے اور امام حسن بصری فرماتے کہ مریم جس روز سے
پیدا ہوی مان سے دودھ نہیں پی کہ غذا ان کی جنت کے میوؤن سے تھی پس یہ کرامت ہے
مریم کے اور معجزہ ذکریا کے ہی غرض کرامات صحابہ اور تابعین اور اولیاے امت کے حد تواتر کو پہنچے
ہیں وہ تمام کا بیان کریں تو طول ہوتا ہی اسقدر مومنین صادقین کے اعتقاد کرنے کو بس ہی اور
کرامت حقیقت میں اس نبی کا معجزہ ہی جو صاحب کرامت امت میں جس نبی کے ہی اور معجزہ خدا کا کام ہے
انکار کرنا اسکا گناہ کبیرہ اور بدی آخرت کی ہے نعوذ باللہ منہا ابیات اولیا سب عاشقان
خدا ہ نہ خدا ہیں نہ تربیت سے جدا ہ آئینہ دار قدرت قادر ہ اسلئے ہیں کرامات ظاہر ہ جو کہ مقبول کبریا ہووے
اسکے مقصد نکیون روا ہووے ۔ اولیا کے مقامات کا بیان اولیا ان کو کہتے ہیں کہ سب سے
زیادہ معرفت اور عبادت میں ہووین اور انکار لذتان اور شہوتان اور گناہان پر سب سے

زیادہ کہیں اور مخلوقات جو خدا کے ظاہر کرائے گئے ہیں اُن کو دیکہہ کر خدا کے طرف کہوج لجاوین
بغیر شک کے اور مقصد کو اپنے ظاہر کے موافق جانے اور صحیح جانا اور اعتقاد سے کہ یہی بہی مرتبہ
علم الیقین کا بعد بڑہے طرف کشف اور شہود کے یہی ہے مرتبہ عین الیقین کا بعد ہے اس سے اور
اپنے مقصد کو عیان دیکہے اور طمانیت اور حضوری کا حاصل کرے کہ یہی ہے مرتبہ حق الیقین کا حضرت
امام ربانی امام غزالی اپنے رقعات میں فرماتے ہیں کہ علم الیقین خدا کی ذات میں مراد ہی آفاق کے شہود سے
یعنے دلیل پکڑنا دلیلان اور نشانیان سے ماسوی اللہ کے اپنے اور حقیقی مطلوب کے لحاظ میں ایسا
جو دلالت کرے ذات پر جلشانہ کے کیونکہ ظہور اور شہود ذات کے سوا ہے ذات مقدس سب تجلی سے
ہوگی اور سوا ذات کے جو کچہ کہ دیکھتے ہیں تمام نشانیان اور دلیلان اس ذات کے ہیں تجلیہ
جو صورت اور نور میں ہوتے ہیں سوا اسکے صورت جناب کی [illegible]
صورت اور نور جو ظاہر ہووے نور یا رنگ اور بے رنگ سے بس عقل میں آوے یہ حضرت
مولانا جامی لمعات کی شرح میں لکہے بیت ای دوست ترا بہر مکان می جستم ہر دم خبرت زین و آن
می جستم [illegible] آفاق یعنے ماسوای اللہ کے مشاہدے سے [illegible] علم الیقین [illegible]
حضور نہیں بلکہ پانا نشانیان اور دلیلان کو ہے جیسا کہ حرارت انگار کی حضور کا فایدہ دینے والی
نہیں یعنے ذات کا آتش کے نہیں [illegible] اسکی [illegible] ہے کہ وہ دلیل آتش کی
بتاتی شیخ اکبر رضی اللہ عنہ فتوحات میں لکہے کہ علم الیقین وہ ایسی قوی دلیل کہتا ہے کہ پہر
شک نہیں آتا اور عین الیقین وہ جو مانند دیدار کے یقین ہووے کشف سے اور حق الیقین وہ بیچ دل
مین حاصل ہووے وہ علم کہ جس علم کو حاصل کرتے شہود چاہتے ہیں مثال اسکا یہہ کہ پیادر پی ہمکو خبر آوے
کہ کعبہ ایک نیک جا پر ہی اور اس میں کچہہ شک کو دخل نہیں کہ علم اسکے سننے والے کا یقین کو پہنچا بعدہ وہ
شخص کعبے کو اپنے آنکہہ سے دیکہا پس علم اسکے ولیکن قرار پکڑا مانند عین کے کہ آگے اسکے علم الیقین سے اسقدر
قرار نہیں پایا تہا پس اسی کیفیت مقرری کا نام عین الیقین ہے بعد اسکے [illegible] سے دل کا دیدہ کہلکر
روشن ہو وے تو حقیقت اس مکان کی اسپر کہلتی ہی اور علم اس کا اسپر السیاحق ہوتا ہے جو کبہی لغزش
نہین کرتا اس کیفیت کا نام حق الیقین ہے جانین کہ علم الیقین پردہ عین الیقین کا ہے اور عین الیقین پردہ حق الیقین
کا ہے بعضے کہے کہ علم الیقین وہ جو دلیلان سے بوجہے اور عین وہ جو یقین سے اور حق وہ جو اپنے دوربینی
سے حاصل ہووے بعضے روایت کرے کہ کشف کی صبح روشن ہونے سے ہے اور عوارف مین لکہے ہین
کہ علم الیقین اولیا کو ہے اور عین الیقین خاص اولیا کو ہے اور حق الیقین پیغمبران کو اور حقیقت حق الیقین

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور جانین کہ سالک جب حق الیقین کو پہنچا ہی تو اسوقت اسکی نظر مین خدا سواے کچہہ نہین آتا کہ کامل موحد ہو اویسے کے شان مین یہہ قول ہے اَللّٰہُ مَحْسُوْسٌ وَ الْخَلْقُ مَعْقُوْلٌ یعنے اللہ تعالی دیکہا ہوا ہے اور خلق بوجہے گئے اگر ویسے شخص سے کرامت ہو تو ہجا ہی اصل ولایت کیا ہی کہ قایم ہونا دین پر کہ اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ یعنے ثابت رہنا دین پر کرامت کے اوپر ہے اور اکثر اولیا ایسے ہوے کہ اُنسے کرامتان ظاہر نہین ہوے "

انبیا کی گنتی کا بیان آگے تمام پیغمبران کے آدم علیہ السلام اور آخر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ یعنے لاکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہیجے گئے خدا کے اور خاتم تمام پیغمبران کے ہین کہ بعد اُن کے کوی پیغمبر ہوگا اور بہتر وہ ہے کہ حصر پیغمبران کی اتنے ہین کرکے نکرین اگرچہ بعضے حدیثان احاد مشہور المعنی سے معلوم ہوا کہ تمام انبیا ایک لاکہہ چوبیس ہزار ہین اور مرسل تین سو تیرہ مگر قرآن شریف مین قریب تیس پیغمبر کے نامان آئے ہین کہ جن کو قریش جانتے تھے اور احوال اُن کا اہل کتاب سے سُنے خود خدا تعالی فرماتا ہے مِنْھُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَیْکَ وَمِنْھُمْ مَنْ لَّمْ نَقْصُصْ یعنے تو انہین پیغمبرون سے وہ کوی ہے جو بیان کیا ہمنے اوپر تیرے اور اُنہین سے وہ کوی ہی کہ نہین بیان کیا ہم نے یہہ بات عدم حصر کی ہی اور حضرت کا فرمانا ایک لاکہہ چوبیس ہزار بعد نزول اس آیت کے ہی قایل کہتے ہیں صحابہ ایک لاکہہ چوبیس ہزار ہوے اور پیغمبران بہی واہ واہ کیا شان محمد ہے کہ فوج روز ... میں فوج محمدی بہی آئی تو ایک صحابی ایک نبی کے مقابلے میں پڑا پس ہر یک صحابی سے حسن ظن رکہنا کیسا ہی گویا ایک نبی اللہ سے رکہا اور بدگمانی سے خدا پناہ دیوے بیان اسکا فضیلت انبیا میں آچکا انبیا کی باتکی سچوٹیکا بیان پیغمبران جو کہتے ہیں سچ کہتے ہیں اور جو خبر کہ دیتے ہیں خدا طرف سے ہے اور جو امر و نہی کرتے ہیں فرمان الٰہی ہے اللہ فرمایا وَمَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ یعنے اور نہیں ہی اوپر رسول کے مگر پہنچانا اگر جہوٹ کہیے تو حکمت رسالت کی باطل ہوگی اور عالم نفرت سے بہاگینگے اور نصیحت وارشاد دلان میں اثر نکرینگے وحی انیکا بیان وحی آنا تین طور پر تہا اول جسقدر خدا چاہتا اُسقدر جبرئیل کو لوح محفوظ سے بتادیتا تب جبرئیل وہ عبارت خدا کا کلام سمجہکر آنحضرت کو پہنچاتے اکثر داحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل سے آتے دوسرا وحی کبہی پہنچاتے حضرت کے دل مین حدیث اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ یعنے تحقیق کو جبرئیل ہونکے منہہ مین تیسرا کبہی آنحضرت جبرئیل کو نہین دیکہتے مگر سُنتے

آواز مانند گھنٹے کے اس طور کی وحی آنحضرت پر سخت ہوتی تھی کہ اسوقت اگر کسیکو ٹیکا دئے ہوتے
تھے تو وہ شخص سمجھتا تھا کہ اپنے ہڈیاں توجہ سے ٹوٹ گئے اور حضرت کے مبارک بدن سے پسینا
ٹپکنے لگتا اگرچہ وہ ٹھنڈے دنان بھی رہیں اور انبیا نبوت اور رسالت کے مرتبے سے معزول
نہیں ہوتی کہ بعد موت کے بھی یہہ مرتبہ باقی رہتا ہے

انبیا کی حیات کا بیان

انبیا مردہ نہیں موت انکی وہی ہی جو یکبار مرہ چکھے بعد روح کو انکے بدن میں داخل کرکے حقیقت حیات
کی بخشتے ہیں جیسا کہ دنیا میں تھے مگر انکی شریعت موقوف ہوجاتی ہے سوائے شریعت محمدی کے
اور انبیا بعد موت کے قبرون مین زندہ رہتے بدن کی قوت کے ساتھ اور بدن سے کام لے سکتے ہیں جیسا
کہ دنیا مین لے سکتے تھے اور قبر میں ایسے ہیں جیسا ایک گوشے میں ہیں مگر انکو تعلق دنیا سے نہیں رہتا سوائے
آنحضرت علیہ السلام کہ درود و سلام امت کا اور ان کی نیکی بدی کی خبر واسطے سے ملائکان کے
عرض کئے جاتی ہے اور حضرت خدا پاس انکی اصلاح چاہتے ہیں جیسا کہ دنیا میں چاہتے تھے اور فرمائے آنحضرت
دیکھا میں موسیٰ کو قبر میں نماز پڑھتے ہوئے اور کبھو باہر بھی سیر کرتے ہیں جیسا شرکت حج الوداع میں
حضرت کے ساتھ انبیا کو ہوی اور حقتعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ مت کہو مردہ وہ لوگان کو
جو مارے گئے میری راہ میں کہ حقیقت میں وہ زندہ ہیں مگر تم انکو نہیں پاتے ہو نہیں [illegible]
اور بھی کتنے آیات اس باب میں آئے ہیں اور عیسیٰ آسمان پر ادریس جنت میں [illegible]
علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام زمین پر حیات سے ہیں اور انبیا کے تن کو مٹی نہیں کھاتی [illegible]
ہمارے حضرت ہی کو اسلئے کہ کہ صور اول کا صدمہ سب پاوینگے مگر حضرت طبیعت کے [illegible]
کاملہ سے جسد کے اور روح کے استقلال سے کسی طرح کی ہیبت [illegible]
آگے جو مرتے ہیں رہ مولا میں ؎ پھر کہاں مرتے ہم آغوش بقا ہوے [illegible] اولیا کو خوف [illegible]
کا موت تک ہی ہے ؎ عجبے نیست کہ سرگشتہ بود طالب دوست ؎ عجب اینست کہ من واصل و سرگردانم

خاص فضیلت حضرت کی

افضل تمام انبیا سے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس سبب سے
اول اپنے نابیان کو بھیج کے آخر سب کے خاتم ہوکر بادشاہ آئے اور نبوت انکی معجزون سے ثابت و قرآن کے
آیتون سے روشن ہی ہر نبی کو معجزے ایک یا دو جنس سے مخصوص ہوتے تھے آنحضرت کے ذات میں
سب سے زیادہ ہر جنس سے ہوے اس بات سے معلوم ہوا کہ حضرت کو تصرف تمامی جنس زمینی اور آسمانی
اور ملک و ملکوت پر تھا اور تمامی کمالان جو اگلے انبیا کو خاص تھے وہ تمام سونپے گئے بلکہ اس سے
زیادہ جو اوپر بیان ہوا حضرت کو ملے حدیث اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ یعنے مین ہون

سردار اولاد آدم میں اور نہین فخر مجھے حدیث آدم ومن دونہ تحت لوائی یعنے آدم اور جو پیغمبر کہ بعد
اسکے ہے میرے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہونگے فایدہ کہتے ہیں قیامت میں لوائے محمدی کھڑا
ہونگا اُسکے ایک لاک چوبیس ہزار ڈوری ہیں ہر ڈوری کو ایک ایک صحابی پکڑا رہیگا اور بلا اینگا
نیچے اُسکے اپنے تمامی محبین کو ای مسلمانو صحابیون سے محبت رکہو اور خیر کی امید کرو تا فردا ئے
حشر اُسکے نیچے بلائے جاؤگے اور امان پاؤگے شرحین لکہے کہ نبوت حضرت کی اصل ہے اور دوسرون
کی نیابت سے اسواسطے صاحبان کشف وشہود آنحضرت کو نبئ حقیقی یعنے عالم ارواح سے ہوے
سو نبی دوسرونکو نبی شہودی یعنے جسم سے پیدا ہوے بعد ہوے سو نبی کہے اور نبوت کو دو رو ہیں ایک
حقکے طرف دوسرا رو خلقکے جانب پس اول رو خالص خدا سے وہ مرتبہ خاص حضرت کا ہے دوسرے
رو سے رسالت آنحضرت سے دوسرے مرسلین میں معتبر ہوے اور صوفیہ کا اجماع اس بات پر
ہے قدس اسرارہم کہ محمد کی حقیقت تمامی خلقتان کی جامع بڑی کیونکہ حقیقت اُسکی اسم ذات الہی کی
مظہر تام ہے اور روح مقدس تمامی روحان پیدا ہونے کی جا ہوی مواہب لدنیہ میں لکہا ہے
کہ جب ارادہ حقکا خلقکے پیدا کرنے اور تمام کامان کی تقدیر کرنے پہ ازل میں تعلق پکڑا تب حقیقت محمدیہ
کو انوار صمدیہ سے حضرت احدیت روشن کیا بعد اُسکے عالم بلندی اور پستی کو محمد کے نور سے موافق اپنے علم
و ارادہ [illegible] یا آنحضرت ظاہر میں فرد حقیقی ہین باطن میں منصب عالی ایسے کہ جبت
[illegible] اور ظاہر میں فرزند آدم کے باطن مین اُن کے باپ بڑے ہین اور
[illegible] بیان ساتویں باب مین جو خصایص میں آیگا تمام انبیا ایک یا دو گروہ پہ
بہیجے جاتے تھے آنحضرت تمامی خلایق پہ اسلئے رسول الثقلین کہے کہ بہیجے گئے دو گروہ پہ یعنے تمامی جن و
انسان پہ اور اکثر قول سے حضرت کے رسالت ملایک اور پہاڑان اور جہاڑان اور آسمان
اور زمیں اور حیوانان اور تمامی مخلوقات پہ ہے اور حق یہی ہے اس دلیل سے آیت وما ارسلناک
الا رحمۃ للعالمین یعنے اور نہین بہیجے ہم تجھکو یا محمد علیہ السلام مگر واسطے رحمت اور
بخشایش تمام خلقکے جیسا کہ رب العالمین پیدا کرنیوالا تمام عالم کا ہے ویسا ہی آنحضرت رحمت
تمام عالم کے ہین اور اول کے انبیا ایک یا دو گروہ پہ نبی ہوکر آتے تھے آنحضرت تمامی گروہ پہ نبی
بنکر آئے شرحین لکہے کہ بعد آنحضرت کے نایب ہوکر تین انبیا عیسیٰ اور الیاس اور خضر دین احمدی
کے نگہبانی میں اپنے اپنے وقتان پر قایم ہیں سوا اسکے اقطاب اور ابدال اور اوتاد کے ساتوان

آنحضرت کی اور امام اور خلیفہ اور بیعت خلفائے راشدین وغیرہ و

پیروی خلفاء

چہار امام کے بیان میں

معراج آنحضرت کو بہت علما پاس دو بار ثابت ہی ایکبار ہشیاری میں مبارک جسم سے مکے میں پچاس پہ دو سال میں آنحضرت کی پیدایش سے اکثر روایتان سے رجب کی ستاویسوین شب کو دوسرے بار نیند کے وقت مدینے میں بعضے کہتے ہیں کہ معراج روحسے بہت بار ہوا اور تھوڑے لوگ معراج روحانی ثابت کرے جسمی کے قایل نہیں گمان ان کا صحیح نہیں اور معراج میں آنحضرت کو بیت المقدس میں بھی لیگئے تھے کیونکہ وہ جاے اکثر انبیا کی ہجرت کی ہی تا آنحضرت سے کوی فضیلت باقی نرہے چنانچہ بہت نشانیان وہانکے فرماتے تھے با وجود مکہ عمر بہر نہیں گئے اور ایمان کی آزمایش سانچ جاننے میں معراج کی ہی کہ آنحضرت ایک راتکو مکہ معظمہ کے حرم سے مسجد اقصی تک گئے ہیں اسکا ذکر کہ خدا فرمایا ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرَا بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ آیَاتِنَا اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ یعنے نرالا ہے پروردگار اُس چیز سے جو لایق اسکے شان کے نہیں ہر یک عیب و عاجزی سے پھرایا اپنے بندے کو جو محمد رسل ہے کچہ ایک رات میں مکہ معظمہ سے مسجد اقصی تک کہ خیر و برکت دئے ہم گرد و پیش اُسکے وہ کون شام یعنے شہر دمشق تا دکھاوین اپنے نشانیان اور قدرتان عجیب عجیب نادر نادر اس بزرگ بندے کو خواہ مخواہ وہی ہے سننے والا اسکا اور مطیعان کے باتان اور دیکھنے والا سچ جاننے اور جہوٹ سمجھنے والون کو تمامی حضرت مولوی جمال الدین احمد صاحب مد اللہ برکاتہ رسایل معراج مثل معارج النبوہ وغیرہ سے یہہ تحریر کئے کہ فرمائے حضرت مین سوتا تھا یکبارکہ جبرئیل پاؤن پاس کھڑا ہوکے اُٹھانے میں بے ادبی سمجھکر پیچ رہتا تھا کہ خبر دینے والے نے کہا پیغمبر چشم ظاہر سے سوتے ہیں پر چشم دلسے ہشیار تب جگا دئے حضرت کہے میں آنکھ کھولا تو عرض کیا یا رسول اللہ حقتعالے بعد سلام کے کہا ای حبیب میرے تو دنیا میں میرے علامتیں اور نشانیون وغیرہ بہت دیکھا اب سیر کر لامکان اعلی کا کہ کسو کو آج تک ایسی مہمانی کرکے نہ بلایا تھا مگر اب تجھکو مہمان کیا اور میں مہماندار ہوا تا میرے لطایف و عجایب اور ظرایف و شرایف اور علامات قہر و مہر کے بتلاؤن اور آسمان کے واسطے ہراسان رہتا ہی اب حال اُنکا دیکھکر دلجمعی اختیار کر بعد جبرئیل ہاتہ میرا پکڑ لیکر باہر نکلا تو اسرافیل ستر ہزار فرشتون کے ساتہہ دروازے پر سے سلام کیا وہانسے بیت الحرام کو آکر زمزم سے طہارت کیا وہان میکائیل کو دیکھا ستر ہزار فرشتون سے بعد سلام کرکے براق آگے لایا جب مین

سوار ہو کر چلا تو داہان رکاب لیا میکائیل تھا اور باہان اسرافیل میں نے یہہ بندگی فرشتون
کی ایسی خدمت سے شرما کر بہت عذر کیا تو اسرفیل کہا ہم اس خدمت کے واسطے بہت دعا کئے
وہ آج میسر ہوی آپ ہی سرفراز کرنا ہمکو اور آج تجھے اللہ ایسی برکت دیا کسو مرسل کو نہ دیا نہ دیگا اور رب مجھے
حق نے جو یہہ خدمت عطا کی نہ بخشا کسی ملک مقرب کو اور چلتے وقت جبرئیل کہا اگر کوئی تجھکو راہ مین پکارے
تو تو التفات اور بات نکر یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی راہ گیا میں کہ سیدہے طرف سے کسو نے کہا کہ
ای محمد جلدی نکر کہ راہ بھٹکا ہی میری بات سن میں کچہہ جواب ندیکر چلا تو بائیں طرف سے کسو نے پھر ویسا ہی
کہا اور پھر پیچھے سے اور پھر آگے سے میں کسو کے طرف خیال نکیا تہوڑی دور گیا تہا کہ ایک خوبصورت
جوان زیور پہنے ہوئے عورت لباس فاخرہ سے حسنکا جلوہ بتائی ہوی ہزارون ناز و نخرے سے
دل لبہاتی ہی ای محمد مجھے دیکہہ کہ تیرا اور تیری امت کا دل بھلانے اور وقت کاٹنے والی ہون
میں جبرئیل سے پوچہا کہ ای بہائی یہہ کون ہے وہ کہا ای محمد بڑی بردباری کیا مجھے خوف تہا کہ مبادا
لغزش نکرے کہ بڑے بڑے دانا یان یہان کہو گئے پہلے جو پکارا وہ داعی یہود کا تہا اگر تو اسکے
طرف التفات کرتا تو تیری امت یہودی ہوتی دوسرا جو پکارا داعی نصارا کا تہا اگر ذرہ سا خیال
کرتا تو سبہی امت نصرانی ہوتی تیسرا جو پکارا وہ داعی گبر کا تھا اگر گردن اودہر پھیرتا تو امت تمام گبر ہوجاتی آتش
کو پوجتے چوتہا جو پکارا صاحب شرک تہا اگر نگہہ اودہر کرتا تو امت مشرک ہوجاتی العیاذ باللہ اور وہ عورت دنیا
تہی اگر ذرہ خیال دوڑاتا سبہی امت دنیا دار ہوجاتی حضرت کہے ای میرے اللہ تو نے بچایا مجھکو وہ آفتون
سے جب اور آگے بڑہے تو دیکھا بہت بڑے پتھر کے بیچ میں ایک چہوٹا سوراخ ہی جس سے پانی بہتا چلا جاتا
ہے اور وہ پتھر بہت چہتا ہے کہ گرتا سو پانی پتھر کے آوے سوراخ میں پر نہیں آتا تہا میں جبرئیل سے
پوچہا تو کہا یہہ تعلیم ہے تمہارے واسطے اور تمثیل ہے منہہ کی کہ یہہ پتھر منہہ ہی اور سوراخ زبان اور پانی
بات جانو کہ جب بات زبان سے نکلی تو پھر پلٹ کے نہیں آسکتی ہر چند پشیمانی کہا دے وہان
سے جو آگے بڑہا دیکہا ایک بوڑہی اور ایک اودہیڑ اور ایک جوان کو سبہون مجھے پکارا اور آگے
آیا نہیں جو لگے سوائے کسو طرف التفات نکیا جبرئیل کہا واہ ای محمد بڑی دانائی کی آپنے کہ بوڑہی دولت
تھی اور اودہیڑ بخت اور جوان عافیت آپ دولت و بخت پر نظر نکئے کہ بیقرار اور ناپایدار ہیں اور عافیت کو
لیلیا کہ دوجہان کی نعمت ہی پھر جو آگے بڑہا تو دو پیالے ڈھکے ہوے روبرو لائے ایک دودہ کا دوسرا
شراب دودھ پی لیا شراب چہوڑ دیا جبرئیل نے کہا نیک تعریف اس خدا کو ہی جو تجھے یہہ راہ دکہایا
کہ تو اپنی امت پر کہانا بھی اختیار کیا اور پینا بھی اور امت کے لئے اس جہاں کی بھی نعمت لیا اس

جہانکی بھی دو دراہ راست تھا امت پر حلال کیا اور شراب بد حرام جب آگے بڑہا تو اور دو جام لگے
آئے ایک شہد کا دوسرا پانی ہیں دونو کو پی لیا تو جبرئیل کہا واہ رے عقلمند شہد امت کے
بقا کا سبب ہی پانی طہارت کا اور آگے بڑہا تو جبرئیل کہا یہ یثرب ہجرت گاہ تیرا ہی دو
رکعت نماز پڑھ بعد نماز کے جب آگے بڑہا تو پہنچا طور سینا کو جبرئیل اشارہ کیا دو رکعت نماز
پڑہ کہ معراجگاہ موسیٰ کا یہی تہا اور جائے کلام اور معراجگاہ تیرا عرش پر بعد نماز کے آگے بڑہا تو بیت
اللحم کو پہنچا جبرئیل کہا یہ عیسیٰ کی پیدائش کی جائے ہے اور ظہور قدرت کی دو رکعت نماز
پڑھ بعد نماز کے آگے بڑہا تو ایک شخص کو دیکھا وہ لکڑیاں کا بوجھ لادتا جاتا تہا اور اٹہا نہیں سکتا
میں جبرئیل کو پوچھا تو کہا یہ حرص ہے مال جمع کرتا ہے خرچ نہیں کر سکتا جب اسکے آگے بڑہا تو دیکھا
ایک شخص ڈول باولی میں ڈالتا ہے اور جب کہینچتا ہے تو خالی آتا پوچھا جبرئیل سے تو کہا یہ اہل ریا
کی عبادت ہے کہ محنت کہینچتا ہی اور ہات خالی بد پہنچا بیت المقدس کو جب اندر داخل ہوا تو دیکھا جوانان
خوش نما کو جبرئیل کہا یہ انبیا ہیں میں سلام کہا وہ جواب دئے خوشی سے جبرئیل کہا تو امام ہوکر
نماز پڑھ تا سب مقتدی ہوں تب ابراہیم کو دیکھکر مجھے شرم آئی کہ بڑے بڑوں کے آگے کیونکر ہوں
جبرئیل کہا تو سب کا امام ہے تمام مقتدی تیرے تو سب کا سردار ہے تمام تابعدار تیرے تو سبکا حاجت
روا ہے تمام حاجتمند تیرے تب دو رکعت ادا کیا انتہا امام محی السنۃ معالم میں بخاری رحمۃ اللہ
علیہ سے روایت کرے معراجکے حال میں کہ فرمائے آنحضرت لائے مجھے سونیکے طشت میں جا دیئے آب
زمزم سے دہونیکا معجزہ دو جاگہ آیا بعضے روایت کرے حضرت کے بچپن میں ہوا بعضے ثابت کرے
معراجمیں بعضے چار بار کہے اور وہ طشت بھری ہوئی ایمان و حکمت سے تھی بعد اسکے چیرے سینہ میرا
ناف تک اور دہوے زمزم کے پانی سے پیٹ کو میرے اور بھرے حکمت و ایمان سے اور مسجد اقصیٰ
سے سوار کئے چارپائے پر جو سفید تھا اور قد گدھے سے بڑا خچر سے چہوٹا نام براق اسکی تعریف کی
حدیث يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَا طَرَفِهِ یعنے پڑتا تہا پاؤں اسکا نزدیک انتہائے نظر اسکے
اور زمیں سے آسمان تک اسکا ایک مد نظر تھا پس گیا میں سوار ہوکر ہمراہ جبرئیل کے پہلے آسمان تک آئے
نگہبان وہاں کے پوچھے کون ہے جو دروازہ کہولنا چہتا ہے جبرئیل کہے میں ہوں پوچھے تیرے سات
کون ہی کہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پوچھے کہ رسول کئے گیا وہ اور خلق کے طرف بھیجے گیا ہی ان
دنوں میں کہے ہاں تب مرحبا کہے اور بہلے نیک آنا آیا بعد وہاں آدم کے پاس جاکر سلام کیا تب آدم کہے
مرحبا ای فرزند بزرگ اور نبی بزرگ پھر آیا میں نزدیک دوسرے آسمان کے پھر اسی طرح پوچھے

اور وہی جواب سنکر مرحبا کہے اور تحسین کرے بعد آیا میں نزدیک عیسی اور یحیی کے اور سلام کیا وے کہے تحیہ
مرحبا ای بڑے بھائی ای بڑے نبی پھر آیا میں نزدیک تیسرے آسمان کے پھر وہی بات چیت ہوی اور
مرحبا کہے وہان نزدیک یوسف کے جاکر سلام کیا وہ مرحبا کہے اسیطرح ہر ہر آسمان پر وہان کے
رہنے والون سے باتین ہوے چنانچہ چوتھے آسمان پر ادریس اور پانچوین پر ہارون اور چھٹے پر جب
موسی سے جاکر ملا تو وہ رونے لگے تب پوچھے گئے حضرت موسی کو کیا چیز رولائی جب تب کہے کہ ای
پروردگار یہہ لڑکا جو بعد میرے بھیجے گیا جب جنت میں آیگا تو اپنی امت کے ساتھ آیگا میری امت
سے زیادہ پھر وہان سے ساتوین فلک پے گیا ابرہیم کو سلام کیا وہ تحسین و مرحبا کہے بعد بلند کر
میرے واسطے بیت المعمور تو پوچھا جبرئیل سے یہہ کیا ہے کہے بیت المعمور کہ نماز پڑہتے ہیں اسمیں ہر دن ستر
ہزار ملک اور جو ملک کہ ایکبار آکر نماز پڑہتے ہیں پھر نہیں آتے کہ ہر وقت تازہ تازہ ملایک آیا
کرتے ہیں اور بلند کرے واسطے میرے سدرۃ المنتہی دیکہا میں کہ پھل اسکے بیر ہیں رنجنان
اور بہا چران کے مانند اور پتے ہاتی کے کانون سے اور پیڑ سے اسکے چار ندیان بہتے ہیں دو چھپے
ہوے جنت کو جاتے ہیں اور دو ظاہر ہیں جاری ہیں ایک فرات دوسری نیل مواہب الرحمن
میں روایت کرے امام مجی السنہ سے کہ پانچ ندیان بہشت سے نکلے ایک سیحون نہر ہند کی بی دوسری
جیحون نہر بلخ کی تیسری چوتھے دجلہ و فرات دونو نہر عراق کے پانچوین نیل نہر مصر کی ہے انتہا بعد فرض
کیے مجہپر پچاس نماز رات دن میں پھر جو میں موسی کے پاس گیا تو پوچھے موسی کہ کیا کیے تم کہا میں
پچاس نماز فرض ہوے موسی بولے تمہارے سے زیادہ میں امت کا حال جاننے والا ہون
سچ جانو کہ امت تمہاری اسقدر نماز پڑہنیکی قدرت نہیں رکہتے ہے تب پھر گیا اور چاہا کمی خدا سے تو چالیس
نماز فرض ہوے پھر کمی چاہا تو تیس نماز فرض ہوے پھر کمی چاہا تو بیس پھر کمی چاہا تو دس پھر کمی
چاہا تو پانچ نماز فرض ہوے موسی کہے کہ ابھی کم کراؤ میں کہا اسقدر قبول کیا تب ندا آئی تحقیق میں جاری
کیا فرض کو اپنے موافق قبول کرنے محمد کے اور سبک کیا میں اپنے حبیب کے لوگون کو زیادہ بوجھ اٹھانے
سے اور ثواب دونگا میں ایک وقت کی نماز کو دس نماز کا یعنے پانچ نماز کو پچاس کا واہ رے
انعام دلانے والے اور واہ رے خلعت پہنانے والے کہ کام لو تہوڑا مزدوری دلاؤ بہت زیادہ
سفارش کرنے والا اسکو کہتے ہیں اور کام روا اسکو بولتے بخاری سے روایت ہے کہ فرمائے آنحضرت
لاے میرے روبرو دو قدح بھرے ہوے ایک شراب کا دوسرا دودھ کا اسمیں میں قبول کیا دودھ
کو تب جبرئیل کہے نیک تعریف اس خدا کو ہے جو دکھایا اور پہنچایا دانائی کو اگر آپ قدح شراب کا پیتے تو

ست تمہاری گمراہ ہوتی روایت ہے کہ جب آنحضرت سدرۃ المنتہیٰ کو پہنچے وہانسے جبرئیل ہمراہی سے رہے کہ مقام اُن کا وہی تہا حدیث میں آیا کہ درمیان رب العزت اور جبرئیل کے نوری ستر پردے ہیں اگر ایک پردہ اُن میں کا اُٹہے تو روح القدس جل جاوینگے لیعنے جبرئیل اور تحقیق کہ خلوت تک پہنچا شان حبیب کی ہے حدیث لِی مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ یعنے مجھے خدا کے ساتھ وقت ایک ہے کہ نہیں سماتا ہی اُس وقت میں کوئی فرشتہ مقرب اور نبی مرسل ابیات خیال یار دل وجان میں جب گذرتا ہی تو ہو غیر کو اول وہ دور کرتا ہی گیا ہے خاکی نئے ایسے مقام کے اوپر جو کوئی نوری گمانسے بھی نا گیا ہے گذر وہانسے رف رف یعنے نور کا تخت آیا وہ تخت ایک تہا جہان سلیمان کا تخت پست تہا اُسپر آنحضرت سوار ہوکر پردون کو طی کرتے ہوئے ایسے مقام پہ پہنچے کہ نہایت پاک اور بزرگ تہا جو کوئی فرشتہ پاہی وہ جگہہ دیکہا تہا کہ وہ نہ جانے تہی نہ اُسے حد نہ کنارا نہ زمان نہ مکان وہان اجماع تہا عاشق ومعشوق کا اور جلوہ تہا محب ومحبوب کا بیت یار رخسے اُٹہا دیا جو نقاب فصل کو دیدیا ہے وصل جواب اسی سبب سے اُسے لامکان کہتے ہیں اور سواے خدا کے کوئی اُسکا جاننے والا نہ تہا پس دیکھے آنحضرت جو کہ دیکہنا تہا اور سنے جو سننا تہا بھی آنکھہ اور کان سے اور نزدیکی کا بیان خود خدا فرماتا ہے فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی یعنے پس نزدیکی جبرئیل کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ دو کمان کی درازی کے برابر یا نزدیکی پیغمبر علیہ السلام کی اپنے پروردگار کے ساتھہ بھی دو کمان کے برابر یا اُس سے بھی کمتر ابیات گذر خاکی کیا اُس اوج اوپر جو تہا وہم ملایک سے بھی برتر بلک ... تک جا لامکان تک چلا ہے یار سے اللہ اکبر لیا ہے عالم نور اس سے زینت وہ خاکی تہا کہ نوریان کا سرور فلک اُسکے بنے تھے پاے انداز ملک قربان ہوئے تہے نقش پا پر جو کچھہ کہ عہد پیمان اپنے رب سے واسطے شفاعت ورحمت اپنی امت کے لینا تہا سولے پھر رخصت ہوکر جیسے آئے سیر کرتے ویسے تماشا دیکہتے ہوئے جسدم کہ آنحضرت مبارک بستر پر پہنچے تو ابھی بچھانا گرم تہا نظم جو نعمتان کہ خدا کا رسول پایا ہے مدہ گروہ میں لینے بھی وہ چکایا ہی جو کوئی تا مقام محمدی پہنچا وہی یہ بہید کی نعمت کو ہاتمیں لایا خصایص سید المرسلین کے شرح میں سفینے کے ذکر فرماے تحقیق مجھو کہ اول کے انبیا سے بڑھکر بہت زیادہ چیزانکے ساتہہ ہے کہ کسی پیغمبر کو وہ باتان حاصل نہوے کیونکہ حقتعالیٰ وہ شان خاص

بہ نگاہ ... ۲

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا ہے اور اللہ تعالی جو شرطان کہ آدم سے عیسی تک تمامی پیغمبران اور
انبیا سے لیا تھا سو یہہ ہیں کہ کہا محمد علیہ السلام کو سچا جانو وہ رسول برحق اور آخر میں تمام کے
خاتم المرسلین ہوگا اور تم ای پیغمبرو اپنی اپنی امت کو تاکید کر جو اُن کے وقت ہو وے ایمان
لاکر تابعداری اور مددگاری کرے اسیطرح وہ پیغمبران بھی خدا کے حکم موافق اپنے امتانکو
تاکید کرتے گئے اور آپ بھی خدا سے عہد کرے سرِیکا امت سے عہد لیتے آئے چنانچہ یہہ
بیان آگے آچکا اور یہہ بھی حضرت کے خصیصے ہیں اور ابن حاتم وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ
النَّبِيِّينَ کی تفسیر میں آخر تک آیت کے لکھے ہیں کہ کوی پیغمبر کسی زمانے میں نہیں ہوا
جو خدا یتعالی اُس پیغمبر سے محمد علیہ السلام پر ایمان لانے اور یہہ باتون کو بیان ہوے بجالا
عہد نہیں لیا اور حدیث میں آیا کہ آدم علیہ السلام اپنی مغفرت کے واسطے جب خدا سے دعا
مانگتے تو محمد علیہ السلام کے وسیلے سے اور ابن عساکر کعب احبار سے روایت کرے کہ
آدم علیہ السلام کو حقتعالی موافق گنتی پیغمبران کے عصے بھیجا تھا آدم اپنے فرزند شیث
علیہ السلام کو وہ دیکر فرماے کہ ای فرزند تحقیق کہ بعد میرے خلیفہ تو ہے یاد کر ہمیشہ خدا کو اور
ساتھ اُسکے حبیب کو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کسو اسطے کہ دیکھا ہون میں نام اُسکا ساق
پر عرش کے لکھا تہا اور میں اُسوقت ہنوز عالم ارواح میں ہون جب تمام آسمانون میں پھرا میں
تو دیکھا کہ تمامی جاے پر نام محمد کا لکھا ہوا تہا کوئی جاے خالی نام سے نہی کیا جھاڑیان
اور دریچے جنت کے یہانتک کہ تمامی گردنون پر حورون کے اور تمامی پتون پر جنت کے
جھاڑان کے اور طوبی اور سدرۃ المنتہی کے اور اطراف اور آنکھون میں فرشتون کے
لکھا ہوا تہا پس تو ذکر اُسکے نام کی بہت کیا کر کہ ملایک بھی بہت کرتے ہیں اور ابن
عدی اور ابن عباس انس سے روایت کرے کہ فرماے آنحضرت کہ مجھے آسمانون
پر لیگئے بعد دیکھا میں ساق پر عرش کے لکھا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ
اللّٰهِ اَيَّدْتُهٗ بِعَلِيٍّ اور ابن عساکر علی سے روایت کرے کہ آنحضرت فرماے معراج میں
دیکھا عرش پر لکھا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ اَبُوْبَكْرٍ صِدِّيْقٌ عُمَرُ
فَارُوْقٌ عُثْمَانُ ذُو النُّوْرَيْنِ اور ابن عساکر جابر سے روایت کرے کہ فرماے آنحضرت
جنت کے دروازے پر بھی یہی کلمہ لکھا ہوا دیکھا اور یہہ بات جو ہم لکھے کسو کو جاے انکار نہیں کیونکہ
حکماے ہند کے شاستر میں بھی کلمہ عنبے کا لکھا ہوا ہے جو گذرا آدم کے بیان میں اور

سلیمان کی انگشتری مین لکہا تہا اِنَّا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ دوسری
روایت مین آیا کہ فقط کلمہ کہو دیا ہوا تہا بڑا خصیصہ ختم نبوت کا ہے اور ہونا مہر نبوت کا مبارک
پیٹہ پر اور ہونا اخلاق کا بڑی اور سایہ کرنا ابر کا حضرت پر اور نہ بیٹہنا مکہی کا پاک بدن پر اور نظر آنا
حضرت کو پشت سے ایسا جیسا آگے سے نظر آتا تہا اور دعوت ہونا حضرت کی تمامی خلق پر اور ہونا
شریعت کا اُٹہا دینے والی حکم کو پہلے شریعتان کے اور کہو دینے والی تمام ملتان کو اعتدال کے حکمان
کے ساتہہ اور تقسیم غنایم یعنے بانٹنا لوٹ کا مال جہاد کرنے والون پر اور بانٹنا زکوات کا فقیران
اور مسکینان پر اور نماز مخصوص وقتان مین اذان اور تکبیر کے ساتہہ تمامی پاک زمین پر اور جایز
ہونا تیمم کا پاک خاک پر اور توبہ ندامت سے قبول ہونا اور ہونا پیغمبر کا عالم ارواح سے اور باقی رہنا
بعضے معجزیان کا مانند قرآن شریف کے قیامت تک اور شفاعت کبرا یعنے شفاعت عامہ
عرصات مین کہڑے رہنے والون کے واسطے اور اول دروازہ کہولنا شفاعت کا واسطے بڑے
بڑے گنہگارون کے کہ سوائے آنحضرت کے کسیکو اُسدن بات کرنے کی طاقت نہ ہینگے اور ملنا
اُسدن حوض کوثر کا حضرت کو اور ہونا لواے حمد کا کہ تمامی انبیا اور امت حضرت کی اُسکے نیچے
کہڑی ہوگی اور داخل ہونا حضرت کا امت کے ساتہہ جنت مین آگے تمام انبیا کے اور ہونا ثواب
کا امت کو زیادہ باوجود کم کامان اور کم وقتان کے اور ہونا معراجکا اور دیکہنا خدا کو سر کے
آنکہہ سے بیت سب نبیان سے بڑے پیغمبر ۂ اسلئے ہین خصیصے افزون تر ۂ اطاعت
وتابعداری انبیا کے ساتہہ کرنا گویا خدا کے ساتہہ کرنا ہے فرماتا ہے
وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنے جو کہ تابعداری کرے رسول خدا کی
تو خواہ مخواہ فرمانبرداری کی خدا کی چنانچہ ایک روز یک صحابی مسجد مین نماز پڑہتے تہے اُنکو
آنحضرت پکارے وہ متوجہ نہین ہوے بعد نماز کے جب حاضر ہوے تب حضرت پوچہے کیا ہوا
تہا تجہے جو میرے بلانے کو قبول نہین کیا عرض کرے مین نماز مین تہا فرمائے نماز توڑکر آنا
ضرور تہا پہر عرض کرے یہہ بات معلوم تہی اگر جانتا تو ویسا ہی کرتا پس معلوم ہوا کہ اطاعت
آنحضرت کی واجب اور چہوڑنا گناہ کبیرہ ہے امام کا بیان امام لغت اور شرع مین مقتدا
یعنے پیشوا امام ہونے کو کہتے ہین ہر کام مین نیک ہو یا بد اللہ تعالی فرماتا ہے وَجَعَلْنٰهُمْ
اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا یعنے کئے ہم ابراہیم و اسحق و یعقوب کو مقتدا حق دین
مین جو وہ نیک راہ بتاتے ہین حکم سے ہمارے پہر فرماتا ہے وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً

يَدْعُونَ اِلَى النَّارِ یعنے کئے ہم فرعون اور عون کے ساتہہ والون کو مقتدا کفر و شرک میں
جو وہ بلا کر کہ لیکئے لوگون کو آتش میں دوزخ کے چنانچہ بادشاہ اپنے ملک میں اور پیش
امام نماز کا اپنی جماعت میں امام ہے اسیطرح ہر فن میں جو بڑا ہوتا ہی امام کہلاتا ہی مگر
شیعہ کے پاس امامِ دین کے واسطے عصمت شرط ہی یعنے پاک ہے گناہ صغیرہ اور کبیرہ
سے پس وہ لوگ قید کرے ہیں امام کے لفظ کو بارا امام میں حضرت علی سے مہدی تک یہہ قید کا ہے
ہی اور حصر باطل کیا سبب کہ وہ شان انبیا کی ہی اور خلاف آیات و احادیث کا اور لغت
کی معنی کا اور عصمت انبیا ہی کے واسطے ضرور تا نظر میں خلقکے برائی انکی دے کہ باوجو
قوت بشریہ کے تابع نفس و ہوا کے نہیں ہوتے حقیقت میں یہہ شان برگزیدگی کی ہی پس امامت
[illegible] درکار نہیں کہ امام کا کام لوگون کو تھامنا ہی بزور ریاست و غلبہ
[illegible] ت عدالت کے اگرچہ وہ اپنے افعال میں کیسا ہی ہو چہ خوش عو اصحب
اہلبیت [illegible] فاطمہ کی اولاد کو امامت سے نکالنے حصر کر دے بارا میں تا بارا گذر گئے بعد دوسرے
امام نہ کہلا سکے اور بارا دین کو انبیا ٹھہرایا تراش کر کہ امام آخری زمان بھی اگر دعوا امامت کا
کرے تو لوگ شک کریں اور عصمت کی شرط ایسی کی جو کسی سے کچہ بھی خلاف ہو تو
کہیں تم امام نہیں کہ تم سے یہہ بڑا گناہ ہوا کیا اچھا فرقہ تفرقہ والنے کی بات نکالا وہ مطلب
ہونا تو ایسے ہونا جو گھر کہو کے صاف کر دیا **خلیفے کا بیان** اصطلاح میں اہل سنت و
جماعت کے خلیفہ نایب و قایم مقام کو پیغمبر کے کہتے ہیں جیسا کہ خلفاے راشدین جانشین
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں رضی اللہ عنہم بزرگتر تمام اصحاب سے یہہ اصطلاح موافق لغت کے
ہی کہ معنی خلافت کی کسی کے جاے پر ہونا کسی کام میں اور کسی کے جاے پر خلیفہ کرنا کسیکو لازم
و متعدی دونو بھی ہیں پس وہ تمام خلف رسول اللہ کے تھے کہ پیروی اپنی اگلے کی بعینہ کئے ظاہر
و باطن میں اور شرحین سلکے مراد امام سے آزاد مرد اور مکلف و عادل و متقی و مجتہد و شجیع و
صاحب عقل و تدبیری اگر اسمین کم ہو تو لایق امامت کے نہیں اور امام کو قایم کرنا واجب ہی
نزدیک اہلِ حق کے اور صاحب مواقف کے قول سے امامت خلافت پیغمبر کی ہے انتہا

فضیلت و پیروی خلفاے راشدین وغیرہ کا بیان اَلْخُلَفَاءُ

اَلْاَرْبَعَۃُ اَفْضَلُ الْاَصْحَابِ یعنے اشخاص با صفا چار یار با وفا خلفاے راشدین اور
جانشین پیغمبر خدا کے افضل ہیں تمام اصحاب سے بزرگی چارون کی مانند ترتیب خلافت کے

ایک کے بعد ایک افضل ہے تمام پیغمبران میں محمد رسول اللہ علیہ السلام افضل اور تمامی امتان مین امت محمد افضل اور اس امت میں یہہ چار خلفا افضل ایک کے بعد ایک اور مقتدا ہوے سب کے قیامت تک کہ آنحضرت فرماے اَللّٰہ اَللّٰہ فِی اَصْحَابِی اَللّٰہ اَللّٰہ فِی اَصْحَابِی یعنے اللہ اللہ کیا اچہا ہی یار انین میرے صواعق مین لکہا ابویعلی انس سے روایت کے مَثَلُ اَصْحَابِی مَثَلُ الْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یُصْلِحُ الطَّعَامَ اِلَّا بِالْمِلْحِ یعنے حضرت فرماے مثال میرے اصحاب کا مانند نمک کے ہی کہانے مین اچہا نہین ہوتا مگر نمک سے کہ باوجود ایمان نیک اعمال کے عاقل وبالغ کو گزیر نہین ہے محبت اصحاب کے اعمال سب بے محبت اُن کے فاسد ہین حسن بصری فرماے جب ہمارا نمک گیا تو صلاحیت نا بود ہوی انتہا اللہ فرماتا ہی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنے ہو تم بہترین گروہ نکالے گئے لوگون کے لئے تا نفع پاوین سب حدیث اَصْحَابِی کَالنُّجُومِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ یعنے میرے صحابہ ستارون کے مانند ہین جو انکے پیچہے لگوگے تو راہ پاوگے معلوم ہوا چہوٹے بڑے سب صحابہ معاویہ ہو یا عمر بن العاص یا ابوبکر و علی صفت احمد یان کے ہین کیونکہ راہ کہانے والے اور طریقت کے کہانیکے نمک ہیں ان سب مین مہاجرین وانصار کو فضیلت ہی جنہون نے خدا واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ہوکر گہر سے بے گہر ہوے ور سے بعد وصیت کے وقت شریک ہوے جنگ کے وقت نصرت کئے جان ومال سے فدا ہوکر جان نثار کہلاے ایمان میں سبقت مئے لوگون کے واسطے رحمت ہوے مہاجر اہل مکہ ہیں جو ساتہہ حضرت کے ہوے چنانچہ مواہب الرحمن میں آیا کہ ابی بکر صدیق جب آنحضرت کی عمر سولا برس کی تہی صحبت میں آئے بیس برس کی عمر ہوی بعد حضرت کے ساتہہ ہوکر شام کئے تجارت کے لئے جب حضرت چالیس کے ہوکر نبوت کا دعوا کئے تو ابی اول ایمان لائے انکے بعد ما نباپ انکے باپ کا نام ابی قحافہ فرزند کا نام ابی عتیق بیٹیان عایشہ و اسماء انتہا انصار اہل مدینہ ہین جو تائید کئے حضرت کے ساتہہ اُن کے شان میں خدا فرماتا ہے وَالسَّابِقُونَ الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِینَ وَ الْاَنْصَارِ وَالَّذِینَ اتَّبَعُوهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ یعنے وے لوگ جو گہر نکلنے والے ہیں اب سے پہلے سب کے مہاجرین وانصار سے اور وے لوگ جو پیچہے لگے اُن کے محبت و عقیدہ اور عمل کے شرکت کی رہ سے خوش ہوا اللہ تعالی اُنسے اور وے خوش ہوے اللہ سے جانتے ہیکہ انکی حقیقت پا اللہ نے اشارہ کی ہے کہ کوئی ہو

ان کی پیروی سے پھر نہیں سکتا اگر کسو ایک سے بھی پھرا تو دین کو باطل کیا خدا اُس سے ناخوش
وہ خدا سے اِن میں دس جوان صاحب بستان اہل جنان جنکو عشرۃ المبشرہ کہتے ہیں وے کون طلحہ و
زبیر و عبد الرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص و سعد بن زید و ابو عبیدہ بن الجراح سمجھے اور خلفائے
راشدین چار جملہ دس تن میں ہر یک کو فرمائے آنحضرت جنت میں میرے ساتھ رہوگے اور خلفائے
راشدین کو تو بہت صفتوں سے خاص کئے ہیں سب پر ترجیح دئے اور لوگوں نے بھی اُنکی فضیلت
پر اقرار کی اور افضل تمامی اصحاب میں اور اکابر قریش سے اور مہاجرین میں چنے گئے اور قرابت
آنحضرت کے سوائے اُن کے بھی جو بشارت پائے بیان اُن کا آیندہ آویگا اللہ نے بھی ہر یک
کو ایک صفت سے منسوب کیا فرماتا ہے مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ
عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ
رِضْوَانًا یعنے خدا کہتا ہی ای محمد تجھے یہ کفار مکہ رسول اللہ کہنے سے انکار کرتے ہیں انکی بات کو
سند نہیں قول جھوٹا فعل مردود اُسکا کہنا معتبر جو سب سے بڑا اور غالب بات سچی وعدہ پکا کام
بڑا وہ کون میں ہوں وعدہ کرتا ہوں کہ تو رسول اللہ کا ہی اور برگزیدہ اور پیارا ہمارا بلکہ وہ لوگ جو
تیرے ساتھ ہیں وہ بھی ہمارے پیارے ہیں کہ ہم اشارہ کرتے ہیں اُن کے طرف تیرے نام کے ساتھ
وے لوگ جو ساتھ اُسکے ہیں سخت ہیں کفار پر اور پیار کرنے والے آپسمیں کہتے ہیں ارادہ اُس سے ابوبکر
و عمر و کہتا ہے تو انہیں رکوع سجدہ کرنے والے وہ کون عثمان و علی ہیں وہ کیسے ہیں کہ ڈھونڈتے
ہیں فضل کو اللہ سے اور خوشنودی کو اِن چاروں میں افضیلت ہی شیخین کو کہ حضرت بیٹھا تے
تھے اپنے سید ہے طرف اور ختنین کو بائیں طرف وہ دو میں سب جانتے ہیں کہ حضرت امام
کئے ابوبکر کو اور آپ اقتدا کئے پوری نماز میں اسی سبب سے حضرت علی جو ماہر غموض کلام
و آگاہ رموز افعال سے تھے جنکے باب میں انا مدينة العلم وعلى بابها آیا وہ سمجھ لئے
کہ جسکو نبی نے اپنا امام کیا امر دین میں اُسے ہم کیوں نہ کریں دنیا کے امر میں اپنا امام کہ
وہ ہم میں افضل ہے اِس بات پر محمد حنیف کی حدیث گواہ ہے جو مشکات اور دوسرے کتب
میں مشہور ہے کہ پوچھے محمد حنیف علی سے کہ ابوبکر و عمر کی کیا قدر ہے تو خطبہ پڑھکے بر سر منبر
فضائل اُنکے بیان کئے بعد پوچھے آپ کا کیا رتبہ ہے تو فرمائے مرد ایک ہوں تم میں سے نظم
شان اصحاب کی ثابت ہے تو قرآن سے ہے ؛ یا علو رتبہ رسول اللہ کے فرمان سے ہے ؛ جسکو اللہ
نبی اللہ سراہے ہو وین ؛ مدح اُنکی نہیں ممکن کسی انسان سے ہی ؛ جانشین احمد مرسل کے جو ہیں چار

اصحابِ دولتِ دینِ نبی کا ہر یک ارکان سے ہے خویشِ احمد بھی قریش اور مہاجر ہیں
بڑے دوسرو نسے نہیں اُن کے کوئی ہمشان سے ہے ابوبکر کے شان کے آیات
ابن جوزی سے روایت ہی وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِی یُؤْتِی مَالَهٗ یَتَزَکّٰی
یعنے کنارے کرے جائیگا دوزخ کی آتش سے وہ بڑا پرہیزگار جو مال دیتا ہی خدا کی راہ میں خدا نے
صدیق اکبر کی شان میں فرمایا چنانچہ اس بات پر اجماع مفسرین کا ہے کہ تمامی امت سے صدیق اتقی
ہی ابن مسعود روایت کئے وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی صدیق اکبر کے شان میں ہی اور اجماع
امت کہتی ہے ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ یعنے اس حال ایک میں جو دوسرا ہی
دو میں کا وقت یک کہ تھے دونو غار میں صدیق اکبر کے شان میں ہی اَلَّذِیْ جَآءَ
بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ یعنے وہ رسول جو لایا سچی
بات اور وہ جو سچا جانا اُسکو وہ ابوبکر ہے وہی وہ ہیں پرہیزگاران ابن عساکر کہے علی اسکی
تفسیر یوں کئے مراد الذی جاء بالصدق سے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور والذی صدق
سے ابوبکر ہے رضی اللہ عنہ بہت سے آیات و احادیث صدیق اکبر کے شان میں آئے اسطرح
عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کے شان میں وہ تمام کے بیان کو یہ مختصر کفایت نہیں کرتا مثال کے
واسطے تھوڑے پر اختصار کیا خلافت کا بیان حدیث اَلْاَئِمَّةُ مِنَ الْقُرَیْشِ
یعنے امام قریش ہو نا معلوم ہوا اس سے کہ خلافت کا مقدمہ قریش پر موقوف ہے تو ضرور ہوا ڈھونڈنا
کسی قریشی کو خلیفہ کرنے جب کہ فرمائے حضرت مرض موت میں خلیفہ کرو ابوبکر کو نماز کے لئے
میرے جاگے پر تو ثابت ہوا اس سے کہ ابوبکر افضل ہے اس کام میں ابوموسیٰ اشعری عایشہ
روایت کرے فرمائے حضرت شروع بیماری میں عایشہ اور بعض اصحاب کو کہو ابوبکر کو واسطے
امامت نماز کے تب عایشہ عرض کئے ابوبکر نرم دل ہے اپنے آپکے جاگے کھڑا دیکھیگا تو
غم سے دل کو سنبھال سکیگا تب خلل سب کی نماز میں ہوگا تین بار حضرت فرمائے عایشہ آپ اور حفصہ
رضی اللہ عنہما کے زبانی وہی عرض کئے اور کرلے غصے میں آکر حضرت فرمائے اِنَّکُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ
یُوْسُفَ یعنے خواہ ہو تم عورتاں سے مصر کے جو یوسف کو بہشکانا چاہے جب آواز عمر کے
قرأت کی سُنے تو فرمائے یَاْبَی اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ یعنے انکار کریگا اللہ و مومنین کسیکو
اس کام میں مگر ابوبکر کو صحیحین میں آیا فرمائے حضرت عایشہ کو بُلا باپ اور بھائی کو اپنے تا لکھوں واسطے
ابوبکر کے نامہ خلافت کا حدیث لَنْ تَجْتَمِعَ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَةِ کبھو نہ اکھٹا ہوگی امت میری

گمراہی پر بقیعے میں عمر و انصار تمام جمع ہو کر ابو بکر سے بیعت کئے بعد سب مہاجرین جو موجود تھے اور دوسرے صحابہ بھی کرتے گئے پس خلافت پر اُن کے اجماع ہے اور گواہ اُسپر فرمان حضرت کا صواعق میں آیا کہ ابن عساکر ابن عباس سے روایت کئے کہ عورت ایک حضرت پاس آئی فرمائے پھر آ عرض کی تب آپ نہون تو فرمائے اِنْ جِئْتِ فَلَمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِ اَبَابَكْرٍ فَاِنَّهٗ خَلِيْفَتِيْ بَعْدِيْ یعنے جب آوے تو اور نہ پاوے مجھکو تو آتو ابو بکر پاس کہ وہ خواہ مخواہ خلیفہ ہے پیچھے میرے بخاری و مسلم میں بھی یہی آیا بہت آیات اس خلافت پر دلیل ہیں طوالت کے اندیشے سے نمونہ وار دو پر اختصار کیا یا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ یعنے ای وہ لوگان جو ایمان لائے جو کو پھرے تم میں اپنے دین سے تو جلدی ہی لائیگا اگی جائے پر خدا اُس قوم کو جو دوست رکہتا اور وہ دوست رکھتے ہیں خدا کو وہ کیسے کہ نرم و عاجز ہیں مومنین سے اور غالب و سخت کفار پر اور جہاد کرنے راہ میں اللہ کے اور نہیں ڈرتے ملامت سے کسی کے فضل و رحمت خدا کی ہے لوگون پر جو یہ صفت والان کو اُنپر مسلط کرتا ہے اور یہہ صفت کسو میں کرنا یہہ بھی فضل اللہ کا ہے دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور خدا بڑی عطا کرنے والا ہے اور جاننے والا حقدار کا حق بیہقی حسن بصری سے [illegible] کئے قسم خدا کی ہے کہ مراد اُس قوم سے ابو بکر و یاران اُسکے ہیں کہ بعد وفات حضرت کے مرتدین سے ابو بکر و یاران کے ساتھ نہایت تنگ جہاد کئے جو پھر کر اسلام لائے ثابت ہوا کہ یہہ آیت ابو بکر ہی کے شان میں ہے ذہبی روایت کئے کہ جب انحضرت کے وفات کی خبر مشہور ہوئی جنگلیان مرتد ہو کر نماز و زکوٰت کو منع کئے تب ابو بکر اُن کے قتل پر اُٹھے تو عمر اور دوسرے اصحاب مصلحتاً منع کئے ابو بکر جواب دئے جو کوئی حضرت کے جاری کرے کام کو منع کریگا اُسے قتل کرونگا عمر کہے کیون کر سکو گے کہ فرمائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم کیا گیا میں قتل کرنے وہ لوگون کے جو نہ کہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس جو کہ یہہ کہا اُسکا جان و مال میری نگاہ بانی میں آیا مراد یہہ کہ جو مسلمان ہوا اور کہلایا اُسکے باطن کا حال نہ دریافت کرونگا کہ وہ مخلص ہے بطون کا حساب لینے والا خدا تب ابو بکر جواب دئے قسم خدا کی اُس سے جنگ کرونگا جو کہ نماز اور زکوٰت میں فرق ڈالے کہ زکوٰت ہمارا حق ہے اور نماز خدا کا عمر کہے تمہارے سینے کو خدا کشادہ کیا اور حق تمہارے طرف ہی

کہتے ہین کہ جب ابوبکر جنگ پر متوجہ ہوکے نجد کو آپہنچے جنگلیان بہاگ گئے دارقطنی کہے جب ابوبکر سوار
ہوکر چلنے لگے تھے تب علی باگ پکڑ لیکر کہنے لگے ای خلیفے رسول کے کہتا ہون مین تمکو وہ بات
جو کہتا تھا اُحد کے روز آنحضرت کو یہہ کہ اپنی شمشیر کو نیام کرو اور اپنی ذات سے ہمکو غمگین نکرو پھر جاو
مدینے کو خدا کی قسم اگر تمکو کچھہ ہوجاویگا تو ہم تشویش زدے ہوگے تب اسلام کا انتظام ٹوٹ جاویگا اُسدم خالد
بن ولید کو بنو اسد و غطفان کے قبیلے کے ساتہہ اُنپر روانہ کئے اور آپ مدینے کو علی کے ساتہہ پھر آئے
کہنا علی کا دلیل قاطع ہی جانشینی پر صدیق کے اور مشیر ہونے پر اُنکے کہتے ہین خالد جاکر کتنون کو قتل
کرے بعضون کو قید دی اور کتنون کو پھر اسلام سے مشرف کرلے وہانسے یمامہ کو جاکر مسیلمہ کذاب
کو گھیر لئے وہ قلعے میں چھپا رہا چند روز کے بعد ایک حبشی کے ہاتسے جو وہ حمزہ کا قاتل تھا قتل
ہوا ابھی اہل عمان کے اور دوسرے مرتدان پر عکرمہ وغیرہ کو بہیجکر قتل کراے غرض ابوبکر کے زمانے
مین مرتدین باقی نہ رہے ابن عساکر ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین خدا کی قسم اگر ابوبکر خلیفہ
نہوتے تو لوگ خدا کی عبادت نکرتے بھی ابوہریرہ سے روایت ہی کہ آنحضرت بیماری مین اسامہ
بن زید کو سو آدمی کے ساتہہ روم طرف روانہ کئے تھے کہ وفات پائے جنگلیان مرتد ہوکر اطراف
مدینے کے تاراج کرنے مستعد ہوے اسلئے صحابہ جمع ہوکر ابوبکر سے کہنے لگے ہمارے آس پاس فتنہ ہے
اور لشکر روم جانے مصلحت نہین خلیفہ کہے قسم اُس خدا کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر درندے مجھکو مدینے میں پھاڑین یہان تک کوئی
باقی نرہے جو کُتّے بابیون کے پاؤن کھینچے تب بھی اُس لشکر کو نہ پھیرونگا کہ آنحضرت کا روانہ کیا گیا
ہے اور نہ کہونگا اس جھنڈے کو جو حضرت ترتیب دے گئے کیونکہ میں رسول اللہ کے جگہہ ہوا اُنکے قول و فعل
کا خلاف نکرونگا انتہا یہی باتون کو نظر کرکے مقولہ اصحاب کا تہا اَنْتَ خَیْرُنَا وَاَفْضَلُنَا یعنے تو
اچھا ہمارا اور بڑھکے ہمسے علی کہتے تھے یا خلیفہ رسول اللہ یعنے ای خلیفے رسول اللہ کے علی سے اسرار وان کا
کہنا بڑی حجت ہے خلافت پر اُن کے القصہ بیعت کا مقدمہ خلافت کا کام رسول اللہ کے چاہے موافق
اللہ کا وعدہ تہا ہونا ہی ہوتا ہے کسو سے موقوف نہو سکتا کہ خود فرماتا ہے وَعَدَ اللّٰہُ
الَّذِیْنَ آمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا
اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ
وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یعنے وعدہ کیا اللہ نے ان لوگون سے جو ایمان لائے
تم مین سے اور کام نیک کئے وے کون صحابہ کہ البتہ خلیفہ کریگا اللہ اُن کو بیچ زمین کے واسطے رفع فتنہ
وفساد کے جیسا کہ خلیفہ کیا تھا اُنکے اگلون کو یعنے بنی اسرائیل کو اُن کے خلیفہ کیا تہا مصر و شام مین

بعد غرق ہونے فرعون وقوم جبابرہ کے اور خواہ مخواہ ٹھہرادیا اُن کے لئے دین اُنکا وہ دین کہ راضی ہوا
اللہ اُس سے لُٹکے لئے اور خواہ مخواہ بدل دالے پس از خوف اُنکے امن کو پس وعدہ خلافت کا
ازلی تھا جو ابوبکر کو خلیفہ کیا لوگون نے خلاف اُسکا ہو نہین سکتا گویا سبکے پہلے بیعت علی
کئے اِس رو سے کہ کہے ابوبکر یا علی تم مشغول ہو تجہیز و تکفین مین حضرت کے مین جاتا ہون بقیعے
کو فتنہ دفع کرنے آگے بیان کر چکا کہ اسمین لوگون کو گمان ہوا کہ اہلبیت خصوصًا علی
بیعت نہین کی اُسدم ابوبکر خطبہ پڑھکر کہے جو صحیحین مین آیا یہہ کہ خدا کی قسم مین حریص نتھا
سرداری کرنے مومنین پر اور جاہ و حشمت کے لئے ظاہر و باطن کے کہ نہین مجھے اُسمین راحت
ایک ہرگز بلکہ غرض میرا فتنہ دور کرنا تھا مومنین سے کہ انصار خلاف کرے یعنے اپنے مین
امام چاہے اُن کو کہا امام نہو گا مگر قریش سے جو لوگ کہ یہہ حدیث حضرت سے سُنے تھے
سب گواہی دئے تب انصار اُس خیال سے باز آکر کسی قریشی سے بیعت کرنا چاہے پس میرے
کئے اب وہ خلاف اُٹھہ گیا بیعت اپنی پھیر لو دوسرے کو سب کے آگے مین کرتا ہون اُسدم
تمام لوگ کہہ اُٹھے کسیکو تیرے سے افضل نہین جانتے نہ توڑینگے تیری بیعت کو کہ تو صاحب
غار حضرت کا اور امام ہمارا ہی او قدی کہے بیعت روز وفات واقع ہوی تحقیق اُسدن
کے آخر یا دُسرے روز علی بیعت کئے اور ہمیشہ پنجوقتہ و جمعہ و عیدین کی نماز علی ابوبکر کے
پیچھے پڑھتے تھے اور جنگ مین بنی حنیفہ کے جو مُسیلمہ کذاب مارا گیا بردے جو آئے اُنمین
سے ایک باندی محمد حنیف کی مان حضرت علی کو ابوبکر دئے جب ابی بکر صدیق کو برحق
امام نجانتے تو اُن کے جنگ کے لوٹ سے باندی کیسا لیتے کہ جایز ہی نہین اَلْقُرْآنُ
مَعَ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ یعنے قرآن علی کے اور علی قرآن کے ساتھہ ہی او تمام
عمر نماز و عبادت مین گذارے اور عباس چاہے کہ بیعت علی سے کرے تب علی اپنے کو حقدار
نہ سمجھکے سخت انکار کرے اگر جانتے اپنے ہی کو خلافت کا حقدار حدیث یا قرآن سے تو حق کیون
نچاہتے خاموشی کا کیا سبب اگر حق ابی بکر کا نجانتے تو کبھی نہ چپ رہتے کیونکہ علی حق کے ساتھہ تھے
نہ باطل کے اگر کہین شیعہ تقیہ کئے تقیے کا معنا یہہ اپنے مذہب کو چھپانا دشمن سے تا وہ ایذا نہ دے
جواب یہہ اُس جگہہ تقیہ لازم جو دشمن غالب ہو اور حقدار مغلوب لیکن یہا تو نتہا کہ علی کے ساتھہ فاطمہ
بنت رسول اللہ کیا کچھہ مرتبے اور منصب کے ساتھہ تھے اور مردان مین حسن حسین محبوب
عالم اور زبیر اور عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کے کیسی شجاعت والے اور بنو ہاشم کیا کچھہ

شوکت و شجاعت سے ساتھ تھے اور اہلبیت کے روبرو انصار تمامی سرنگون تابعدار مدینے مین بھرے ہوئے تھے اگر چاہتے تو خالی کرلیتے اور خود اسد اللہ الغالب مظہر العجایب والغرایب باوجود اس قوت کے تقیہ کیسا کرتے حق کہونے والے ہوتے تو معاویہ سے کون حقکے واسطے جنگ کرتے پس قول شیعہ کا غلط اور محض بہتان ہی ظاہر ہی کہ صحابۂ کرام مومنین کامل تھے اور کتنے مدت صحبت مین آنحضرت کے رہے اور خدا اور رسول کی محبت و خوشنودی مین عورت بچے ماں باپ بھائی اور بہن قرابت گھر مال و متاع چھوڑ کے اور راہِ الٰہی مین جان بازیاں اور خون فشانیاں کرے اور عزیزانکو بھی اپنے فدا کردئے سچوتی اور صفائی و محبت و وفائی زہد تقویٰ انکا آیات و احادیث سے ثابت ہے پس ایسے حق پرستون سے غضبِ حق اور امانت کی بدگمانی کرنا کمال بغض و عداوت پر دلیل ہی ماشکا تین آیا قول علی کا خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ یعنے بہترین مردم بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر بعد انکے عمر اور علی کی بیعت ابوبکر صدیق کے ساتھ سنّی اور شیعہ کے قول سے ثابت ہی مگر شیعہ عداوت سے بزرگی مین انکے کلام کرتے ہین جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ علی کی شکایت کرنے سے چاہے کہ دلونسے وہ شکوہ دور کرنا تو تب ابوبکر و عمر کے سامنے خطبہ پڑھکے کہے مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ تب عمر خوشی سے علی کو بیعت کر مبارک بادی دیکے شادمانی کئے و بیاچہ ابی بکر بھی جانے کہ عمر سے لوگ ترساں ہین ایسا نہو جو اُس سے بیعت نکرین اسواسطے اپنے آخری وقتین عمر و عثمان کے روبرو وصیت نامہ لکہے مضمون یہہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یہہ عہد ایک عہد جو کرتا ہی ابوبکر بیٹا ابی قحافہ کا اپنے بھایونسے جو مسلمان ہین آخری وقت اپنے کہ دنیا سے اُٹھنے اور آخرت مین جانے والا ہے یہہ زمانہ ایک ہی جو نیک کام قبولتا ہی بدکار اور پھرتے ہین کفار طرف اپنے خدا کے اور سچ کہنا اختیار کرلے ہے جھوٹا تحقیق کہ مین خلیفہ کیا تمہارے پر عمر ابن الخطاب کو اپنے مصلحت سے تمہارے حقمین نیکی چاہکر اگر وہ راستی اور نیک خصلتی کرے خلافت کے بابمین تو وہی ہی گمان میرا اُس سے اور نیک مصلحت میری بیچ اُسکے جو چاہا ہو مین اور اگر خصلت اُسکی خلاف میرے گمان کے ہووے تو وبال اُسکا اُسی پر ہے کہ ہر مرد کو بدلا نیکی بدی کا اُسکے اعمال کا ہی جو اپنے قصد سے کرتا ہی یہہ لکھکر سر مہر کرکے چھوڑ گئے جب وہ محضر بعد وفات اُنکے اعیانِ صحابہ مین آیا تو علی نے عمر خم غدیر مین خوش ہوے سرکا آپ بھی ہوکر کہے قبول کرلیا اسکو جب کا نام اِس خط مین ہے اگرچہ ہوے عمر بعد کہے سبکو بیعت کرو کہ عمر الیق ہی اس کام کا پس خلافت عمر کی سبکے اتفاق سے ثابت ہی اور حضرت عمر کے زمانے مین خلیفے کو امیر المؤمنین کا لقب مقرر پایا اور عمر ہمیشہ یہہ دعا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ یعنے ای بارتعالی روزی کر مجھے مارکے جانا تیری راہ مین اور گردان موت کو میرے بیچ شہر تیرے رسول

کے قبول ہونے سے یہہ دعا ابو لولو مجوسی کے ہاتہ سے صبحکی نماز میں زخمی ہوی اور خلافت چھے صحابہ میں چہوڑے عثمان علی طلحہ وزبیر وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن وقاص رضی اللہ عنہم مراد یہہ کہ اُنکے مصلحت سے خلیفہ مقرر ہووے تب عبد الرحمن اور سعد اپنے کو خلافت سے بری کرے دوسرے صحابہ خلیفہ مقرر کرنے عبد الرحمن کو مختار کرے وہ علی کو ٹھہراے علی بھی اپنے کو بری کرے قصہ مختصر عثمان ٹھہرے تمام صحابہ بیعت کرے تابع ہوے پس خلافت عثمان کی اتفاق سے اہل شورہ واجماع سے ثابت ہے جب عثمان شہادت پاے بڑے بڑے فتنے مدینہ منورہ میں پیدا ہوے کہ باغیان اوراوباشان خیرہ سری کرنے لگے اور صحابہ افسوس سے ناحق خون عثمان کے غمگین رہے بعد تین دن کے انصار امیر المومنین علی کو خلافت قبول لینے خدا کے نام پر قسم دیئے تب علی ناچار قبول کئے جب مسجد میں انصار جمع ہوے تو علی دیکھے کہ اہل حل وعقد سے کوی نہیں تب کہے کہاں ہے طلحہ وزبیر اور میں نہ بیعت لونگا جبتک یہہ یاران دین سے نہو اُسدم لوگ جاکر طلحہ وزبیر سے کہے کہ تم کہتے تھے جسکو چاہو خلیفہ کرو ہم لایق پاوینگے تو بیعت کرینگے اسلئے ہم جاکر علی کو ٹھہرلے تب وہ دونو مردان صاف دل بولے اگر علی خلیفہ ہوتے ہیں تو ہم بخوشی بیعت کرینگے مسجد میں آکر سبکے پہلے طلحہ نے سیدھے ہاتہ سے بیعت کی وہ شل تہا تو لوگوں نے کہا یَدٌ شَلٌّ فِیهَا غِلٌّ انکے بعد زبیر کئے پھر انصار وغیرہ کرنے لگے پس خلافت حضرت علی کی متحقق اور ثابت ہی جب علی کوفے مین شہادت پاے کوفیان سب ملکر امام حسن علیہ السلام سے بیعت کئے تو امام حسن پانچوین خلیفہ ہوے تحقیق جانئے کہ معاویہ کو جو حضرت علی سے مخالفت تھی خطاے اجتہادی سے خالی نتھی مگر فضیلت خلافت مین علی کو تھی جب امام حسن اپنے وقتین یاد کرے ناناکی حدیث کو ان ابنی ھذا سید سیصلح بین فئتین من المسلمین یعنے تحقیق میرا فرزند امام حسن جو اسوقت منبر پر حضرت کے ساتہ تھے سردار ہے قریب ہے کہ آشتی یعنے صلح کریگا درمیان دو گروہ مسلمانون کے دیکھے حسن خلاف مسلمانون مین علی کے وقت سے جو پڑا سو نہ اُٹہا بھی پاے کہ بعضے انہیں سے کچھہ محبت بھی رکھتے ہین اپنے اجتہاد کے رہ سے کہ وہ بھی صحابی ہیں خطاے فاحش نہوگی اور احادیث ویسے آئے صحابہ کے شان مین جو آگے بیان ہوے تو چاہئے وہ خلاف اُٹھادینا تب خلافت کے امر کو اعیان مسلمانون میں معاویہ کے سپرد کئے کتنے عہد وپیمان سے بیان مفصل انکا بڑے کتابون سے معلوم ہوگا اور کہے دین کے امر کو اب تم انتظام دو جیسا کہ اوپر کے لوگ دیتے آئے پس بعضے لوگ معاویہ کو چھٹے خلیفہ کہے بعضے امام بولے کہ امام حسن خلافت دئے بعضے اُنکو اور خلفاے عباسیہ کو امرا جانے واللہ اعلم حضرت پیر دستگیر غوث الاعظم معاویہ کو پانچوان خلیفہ کہے یہہ اجتہاد اُنکا ہی بعضے

اخبار احاد سے ثابت ہی حدیث اَلْخِلَافَۃُ بَعْدِیْ ثَلٰثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ بَعْدَھَا مُلْکًا عَضُوْضًا
یعنے خلافت بعد میرے لگی ہوی تیس سال ہی پیچھے اسکے بادشاہ ہوگا پھاڑ کھانے والا یعنے احکام باطنی
سے واقف نہوگا ظاہری پر حکم کریگا کھایگا امور دین کو دنیا کے زبان سے کہتے ہیں مراد اُس سے یزید ہی کہ
وہ سلطنت پر آیا بعد ثلثون کے اور خلافت باطنی اولیا و شیوخ دین کو عطا ہوی اور خلافت ظاہری سلاطین
کو ملی کبھی ایسا بھی ہی جو دو نوبات ایک ہی میں جمع ہوے جیسا کہ کتب تواریخ مین لکھا ہی تاریخ ابن کثیر سے
آنحضرت کا وفات ربیع الاول کی بارہوین کو پیر کا دِن سنہ گیارا میں ثابت ہے اور اسی دِن خلیفہ
ہوے صدیق اکبر وفات ان کا جمادی الآخر کی باوسیوین کو سنہ تیرا وفات عمر کا انیسوین کو ذالحجہ کے
سنہ تیوسیں روز جمعہ وفات عثمان کا روز جمعہ اٹھارہوین ذالحجہ یا روز نحر یا ایام تشریق سنہ پینتیس ۳۵ھ وفات
علی کا انیسوین رمضان سنہ چالیس امام حسن خلافت دئے معاویہ کو ربیع الاول کی پانچوین کو سنہ چالیس
پس بارہوین سے وفات کے حساب سے تیس سال میں آٹھ دِن باقی تھے کہ معاویہ خلیفہ ہوے اور اثنا و ثلثون
کے و ثلث و ثلثون کے روایتونسے دو سال آٹھ روز اور تین سال آٹھ روز باقی رہے بہرکیف دخل معاویہ کا بیعت
میں نہین ہوتا اور اُس سے مراد یہ کہ جو کوئی تیس سال کے اندر ہی خلافت کاملہ مین داخل ہی اور جو کہ بعد اُسکے
ہی ممکن ہے اگر ظالم و فاسق ہو تو وگرنہ مہدی پر بھی وہی حرف آتا ہی حدیث میں آیا کہ میرے بعد بارہ خلیفے
ہوںگے پس اُنپر بھی وہی حرف لگتا ہی شیعہ وہ بارا کو بارا امام آل رسول میں کہے اور بہت سلاطین اورع
و اتقی و عادل ہوے مثل عمر ابن عبد العزیز وغیرہ بلکہ بعضے صحابہ بھی جیسا عبد اللہ ابن زبیر وغیرہ اور اعدل ہونا
صحابہ کا ظاہر ہی جنکے اعدلیت مین کلام نہین کہ حضرت فرماے مطلق میرے صحابہ کے اقتدا سے ہدایت پاوگے اور
جنگ و جدال جو آپسمین ہوے تو ثابت ہی حقیقت علی کی مگر دوسرے کو بے اجتہاد بھی کہہ نہین سکتے کیونکہ ابن
حجر صواعق میں اور سیوطی اپنی تاریخ مین لائے حدیث اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا وَمَھْدِیًّا پس
کوئی مومن صحابی سے ہوا پرستی کا گمان نہین کر سکتا بھی دعا کرے حضرت حج الوداع میں انکے لئے
اور بشارت ہی دے دلیل اُسپر ہی انصاف کرو مومنو کہ تمہارا اور تمہارے باپکا کوئی صحبتی ہم نوالا و ہم پیالا ہو تو اُسکو
بُرا نہین کہتے کیونکہ وہ بدی اپنے طرف بھی آتی ہی کہ بد تہا جو بد سے صحبت کیا واہ محمد رسول اللہ کے صحبتیان یاران
ہم نوالا و ہم پیالا بلکہ نسبت ناتے والے باوقار ونکو کوئی سالا کوئی بہائی کوئی سُسرا کوئی داماد عیب دار کرکے
مشہور کرتے ہو خدا سے ڈرو رسول اللہ سے شرماؤ کیا خوب بات ہے اپنا صحبتی بد نہین مگر رسول اللہ کا اچھا
برخود نہ پسند بر رسول اللہ پسند ہی العیاذ باللہ صاحب سیف نے لکھے کہ آنحضرت کے ایک دیدار کا فیض چہل اربعین سے
ولی کے بڑکے ہی اِس سے مقام اُنکا بوجھ لو نظم عیوب اپنے عزیزان کے کیا کماؤ ناکتے ہین ؛ بدی نبی کے یارونکی

منہہ سے بکتے ہین ؛ کمالِ بے ادبی ہی کمالِ گستاخی ؛ گویا خوشی سے جہنم کے منہہ کو جہانکتے ہین ؛ پیچھے وسے
خلفا و چہار امام کا بیان پیچہے چلنا اور اپنے پر لازم کرنا خلفا کے طریق کو قول و فعل میں ضرور ہے
انکار و خلاف کرنا سخت عذاب میں آخرت کے گرفتار کریگا احادیث و اسکے آگے ذکر ہوچکے شیخ ابن حجر اربعین
مین لکہے کہ ہمارے زمانے مین عوام کو تقلید یعنے پیروی سوائے چار امام کے جایز نہین کیونکہ تابعداری انکے ساتہہ کی گویا صحابہ
و تابعین سے ہے اور یہہ چار امام احادیث و آیات و آثار سے اسواسطے ایک ایک مذہب قرار دئیے کہ دور ہونے
سے زمانہ حضرت کا کچہہ دین و مذہب مین اختلاف نہ پڑجاوے کیونکہ زمانے میں صحابہ کے اسکی حاجت نتہی کہ وہ کو
خود آنحضرت سے سند کرتے تہے جب آخر مین مغالطہ پڑھنے لگا اور ہر شخص کچہہ کچہہ کہنے تو قید باندہے آئمہ ان

باب فضیلت و محبت اصحاب و آل و ازواج و علم و تقویٰ و سب صحابہ و ذکر خیر و فضیلت و منت تابعین و علما وغیرہ و لعن یزید و تکفیر اہل قبلہ کے

بیان مین صحابی محدثین کے اصطلاح میں اسکو کہتے ہیں جو بالغ و ذی شعور ایمان کے ساتہہ حضرت کے ساتہہ
ملاقات کیا اور اسی ایمان پر موا ہو بعضے قول سے جنات بہی صحابی ہیں سوائے ملایک کے کہ انپر نام صحابی کا جاری
نہین کئے راوی روایت کرے جب حضرت رحلت فرماے اسوقت سو ہزار صحابی سے بہی زیادہ روئے زمین پر تھے
شاہ عبد الحق لکہے بعضے کہتے ہیں صحابی وہ جو آنحضرت کی صحبت میں اکثر رہکر جہادون میں شریک رہے ہوں یا کم از کم
چہہ مہینے صحبت کئے پس حضرت کو فقط دیکہنے سے صحابی نہین ہوتے لیکن اکثرون کے قول سے ثابت ہے کہ ایمان
سے حضرت کو دیکہہ کر اسی ایمان پر موا وہ صحابی ہے انتہا بعد عشرۃ المبشرہ کے جو کہ بشارت
و فضیلت رکھتے ہین انکا بیان کہ بشارت پائے ہیں آنحضرت سے فاطمہ اور حسن اور حسین اور خدیجہ
اور عائشہ اور عباس اور حمزہ اور سلمان اور صہیب اور عمار بن یاسر اور ازواج مطہرات تمام امام سبکی فرماتے ہیں کہ مقرر ہمارے دین
مین فاطمہ افضل ہی بعد خدیجہ بعد عائشہ جاننے کہ آلِ پیغمبر اہلبیتِ اطہار ہیں وہ کون علی اور فاطمہ اور حسنین رضی اللہ
عنہم اور بعضون کے پاس اہلبیت دو قسم پر ہین ایک اہلبیت نسب یعنے مومنین بنی ہاشم اور بنی مطلب
کہ جن پر صدقہ حرام ہے دوسرا اہلبیت سکنیٰ وہ کون ازواجِ طاہرات آنحضرت کے یہہ بات لغت و محاورے کے برابر ہی کہ اہلبیت
کا ترجمہ گہر کے لوگ مشہور ہی اور اکثرون کے پاس ہر مومن متقی آلِ رسول ہی اور بعد محبت خدا کے محبت رسول
کی ضرور بلکہ محبت رسول کی عین محبت خدا کی ہی صحیحین میں انس سے روایت ہی حدیث لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی
اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ وَوَلَدِہٖ وَمَالِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنے نہ ایمان لایا تم سے کوئی ایک جبتک
ہو جاؤن مین نزدیک اسکے پیارا ذات سے اسکے اور مال سے اسکے اور تمام لوگون سے آیات و احادیث سے ثابت ہی کہ
دوستی آل و اصحاب کی بہی دین کے کمالان سے ہی شکا تین آیا حضرت فرما من اَحَبَّ اَصْحَابِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ

اَحَبَّنِیْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰہَ یعنی غرض ہے مَنْ اَبْغَضَ صَحَابِیْ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ
فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰہَ وَمَنْ اَبْغَضَ اللّٰہَ فَقَدْ کَفَرَ معنی ظاہر ہے اور بہت آیات و احادیث فضایل اور تعظیم
میں اہل بیت نبوی کے بھی آئے ہیں اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ
الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا یعنے سوا اسکے نہیں چاہتا ہے اللہ کہ لیجاوے تم سے پلیدی یعنے گناہ کو اے
گھر والے لوگ نبی کے پاک کرتا ہے تمکو اللہ جیسا کہ پاک کرنیکا حق ہے علی اور فاطمہ اور حسنین کے حق میں ہے اور احمد
اور ابن جریر اور طبرانی کہتے ہیں کہ پنجتن کے حق میں آئی وہ کون نبی و علی و فاطمہ و حسنین اور فضیلت بعد عشرۃ
المبشرہ کے اہل بدر کو ہے جو دوسرے سال ہجرت سے جنگ ہوا تھا چنانچہ اسمین قتل ہووے دین کے دشمنان ابوجہل
و عتبہ و شیبہ اور مانند انہون کے اور اہل بدر میں عشرۃ المبشرہ بھی داخل ہیں انہین سے طلحہ کو لیے جنگ پر
چڑھنے کے آگے شام تجارون کی خبر لانے روانہ کئے اور عثمان کو اپنے گھر کی حفاظت پر مدینے میں رکھے مگر انکو بھی
اہل بدر سے سمجھکر لوٹ کے مال کے حصے میں شریک کرلے اور اہل بدر تمام تین سو تیرہ ہیں بیشک بہشتی اور تین ہزار
ملایک مسلمانان کی کمک پر جنگ کرنے میں شریک تھے آیت اِنَّ اللّٰہَ قَدِ اطَّلَعَ اَھْلَ الْبَدْرِ فَقَالَ
اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ خواہ مخواہ اللہ خبردار ہوا بدر کے لوگون سے کہ کیا کیا بڑے
کام کئے کہ کئے ہیں جو جو فساد کے جڑ ان تھے مارکے کھو دئے تو کہا اللہ نے کہ کرو جو چاہو تم تو خواہ مخواہ بخشا ہمنے تمکو
بعد انکے فضیلت اصحاب احد کو ہے جو ہجرت کے بعد تیسرے سال کے جنگ میں تھے بہت آفت اور سختی اسمین اہل اسلام
کو پہنچی چنانچہ ایک ٹکڑا دندان مبارک کا پتھر سے ٹوٹا اور حمزہ بن عبد المطلب وہان شہادت پائے اور بڑے صحابیان
سے ستر تن جام شہادت سے سیراب ہوے اور عشرۃ المبشرہ بھی اہل احد میں داخل ہیں چنانچہ طلحہ حضرت کے حفاظت کے
لئے ہات آڑا لا لاکر زخمی کرلے اور ابی بکر و سعد پتھرون سے اپنا سر کٹوائے اور مشرکان کے فوج کا امیر
ابو سفیان ہوا تھا بعد اہل احد کے فضیلت ہے اہل بیعت رضوان کو جو قرآن شریف سے ثابت ہے شان
انکی لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ خواہ مخواہ خوش ہوا اللہ مومنین
سے جب بیعت کئے تجھ سے اے محمد نیچے جہاڑ کے کہتے ہیں کہ وہ جہاڑ پیلو کا تھا اور یہ بیعت عثمان کے چھوڑانے کو ہوئی
جو پکڑے تھے کفار کے ہات میں حدیث لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ یعنے نہ آیگا دوزخ
میں کوئی ایک جسنے بیعت کی نیچے جہاڑ کے پس یہہ بھی قطعی بہشتی ہیں اور فضیلت دوسرے اصحاب کو بھی ہے ایک
کو ایک پر لیکن علما انکی تفصیل نہیں کرے بھی فضیلت حسنین کی حاجت بیان کی نہیں رکھتے کیونکہ افضلیت ان
کے صاحبزادے ہیں ویسا ہی انکی اولاد سب پیشوا ہی کیا جعفر کیا باقر کیا زید کیا اسحق ہم حصر بارا کا کیا کرین سب
سورے ہیں قرآن کے کہ فرماے حضرت میں دو ثقل چھوڑ جاتا ہوں ایک قرآن دوسری اولاد اور فضیلت

علم و تقوی کو بھی ہی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم یعنے خواہ مخواہ بڑا بزرگ تمہارا اللہ کے پاس وہ جو بڑا پرہیزگار ہے تمہارے میں سے حدیث علماء اُمتی کانبیاءِ بنی اسرائیل یعنے علما میری امت کے مانند انبیا بنی اسرائیل کے ہیں تقریر کرنے میں شرع کے یا رواج دینے میں دین کے یعنے وہ جیسا کہ اپنی شرع کے احکام کو خلق پر بیان کرنے اور دین کا رواج دیتے تھے اس امت کے علما بھی ویسے ہیں صاحب سفینہ ابن عباس سے اپنی تفسیر میں روایت کئے کہ حقتعالی بنی اسرائیل پر نعمان بہت بخشا اول انکو چھوڑایا آل فرعون کے ہاتھ سے دوسرا سایبان کیا انپر سفید ابر کو تیسرا اتارا ان پر من و سلوی چوتھا انکو دیا انیسا پتھر جس سے جہاں کہ چاہتے تھے وہاں بہتر پانی پیتے تھے پانچواں روشن کیا انکے لشکر کے آگے ایک نور کا تھام چھٹا ان کا پہنا ہوا لباس پرانا نہیں ہوتا تھا ساتواں انکی جماعت سے چار ہزار پیغمبران کیا آٹھواں انپر کتاب صحیفے بھیجا اور بزرگان کو انکے فرعون کے ہاتھ سے چھوڑایا ایسے انبیا کے ساتھ اس امت مرحوم کی تمثیل آئی ہی سمجھا چاہیے اصحابکو نیکی سے یاد کرنا اور بد نکہنا اور حق ان کا تمام پر ہے طریق اہل سنت و جماعت کی ہی اور طعن و لعن اور گالیان اور سب اور ایذا انکے ساتھ کرنا نہایت بے ادبی اور لزوم کفر کا بلکہ کفر ہے سبب شرف صحبت حضرت کے اور دلیل سے آیات و احادیث کے جو اوپر ذکر کئے گئے چنانچہ احمد و شیخان و ابوداؤد و ترمذی و ابوسعید و ابن ماجہ ابی ہریرہ سے روایت کرے حدیث لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ یعنے بد مت کہو یاران کو میرے کیونکہ اگر خدا کی راہ میں دیوے کوئی تم سے کوہ احد برابر سونا تو نہ پہنچیگا وہ شخص فضیلت کیتیں صدقے ایک مد اور نہ آدھے مد انکے وزن مد کا رطل کے قریب ہی مراد یہہ کہ صحابہ کے رتبے کو کوئی نہ پہنچیگا طبرانی ابن عباس سے روایت کرے حدیث من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین یعنے جو کہ بد کہے اصحاب کو میرے لعنت اللہ تعالی کی اور ملایک اور تمامی انسان کی اسپر ہے حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرما علی کو کہ ایک قوم تیری محبت کا دعوی کریگی قتل کرتو انکو کہ وہ مشرک ہیں علی عرض کرے کیا علامت ہے انکی کہ جمعہ اور جماعت کو حاضر نہو گی اور گذرے ہوئے لوگون کو بد کہیگی جانو کہ بعد از خدا و رسول کے سنت اصحاب کی تمام پر ہے پس شکر ان کا مانند شکر خدا و رسول کے لازم جانیں اسیطرح ثابت ہی احسان تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین اور علما صالحین کا جو بیان کرنے والے کتاب و سنت کے ہیں اور احسان مفسرین اور شارحین کا پس شکرگذاری بھی انکی لازم ہے اور انکو نیکی سے یاد کرنا قول امام اعظم کا و نکف عن ذکر الصحابۃ الا بالخیر یعنے بد جانتے ہیں ہم صحابہ کو یاد کرنے سے مگر خوبی کے ساتھ یعنے خیر ہی سے یاد کرتے ہیں تو چاہئے انکے خوبیان اور کمالان ڈھونڈھے نہ بدگمانیان کریں کہ انسے بدیان کا ہیکو ہوگے کہ ہر ایک اپنے اجتہاد پر تھے عوام کو ہر قضیے میں خاموشی بہلی ہے ایک شخص کو معاویہ کے لشکر سے قید کر لائے کوئی مصاحب امیر کا اسے دیکھکر کہا سبحان اللہ جانتا ہوں اسے کیا خوب مسلمان تھا افسوس آخر

یہہ حال ہوا خلیفہ سنکر کہے کیا ہونا ہی کہ وہ ابتک مسلمان ہی ایسے خلاف سے مسلمانی سے نہین جاتا حاصل یہہ کہ طعن
و عیب کرنا کسی مسلمان پر اسلام کے شان سے باہر صواعق میں آیا فرماے حضرت قوم ایک ہوگی میرے یارون
کو بد بولینگے تم اُنکے ساتہہ نہ بیٹہو نہ کہاؤ نہ پیؤ نہ نکاح و خوشی کرو قتل کرو جہان پاؤ ابیات آداب دکہاوینگے
حضوری ؛ ہی بے ادبون کو حق سے دوری ؛ جسکے کہ نصیب ہو جہنم ؛ ہر ہر پہ کرے ہجا طعنے ہر دم ؛ یارب
یہہ بدی سے دل کو رکہہ دور ؛ ہو حسن ادب سے دل یہہ معمور ؛ **لعن کا بیان** کسی پر لعنت کرنا اور کافر
بولنا اپنے کو اچہا جانکر نفسانیت سے بد بات ہے اگر کسی سے بدکاری ہو تو وہ البتہ لایق لعنت کا اللہ کے طرف سے
ہوتا ہے پر ہمکو زبان کہولنا صواب نہین بلکہ ڈرنا عبرت پکڑنا پناہ مانگنا خدا سے مبادا ہم بھی نہ ویسے ہووین
دیکہو کہ ابلیس اپنے کو پاک و بری سمجہکر دوسرونکو کہتا تہا کہ ایک شخص خدا کی نافرمانی کرکے طوق لعنت میں گرفتار ہوگا
ای ملایک ڈرتے رہو تا تم سے کوی نہو میں اُس نافرمان پر لعنت کرتا ہون یہانتک کیا کہ سجدے کے جاے سے نقش
لعنت کا ظاہر ہوتا تھا اب دیکہو مومنو جاے عبرت کی ہے کہ آخر آپہی نافرمانی کرکے ہمیشہ کی لعنت میں گرفتار
ہوا اپنی لعن اپنے پر آئی اسلئے اہل سنت کسی پر لعنت کرتے رہنا صواب نہین جانتے بلکہ بعضے جا سے منع کئے
کیونکہ خدا جسپر لعنت کرے ہماری لعنت کیا حقیقت رکہتی ہی لیکن نصیحت کے رو سے راہ نیک بتاوے توبہ
کراوے تو بہتر ہے حضرت فرماے اُسی آدمی سے ویسا کام ہوتا ہے جو جنت ایک بالشت رہجاتی ہے
اور بعضے حرکت وہ ہوتی ہے جو دوزخی ہوتا ہے پس اگر کافر بھی ہو تو یقین معلوم نہیں کہ انجام سعادت سے
ہے یا شقاوت پر اگر موت اُسکی شقاوت و کفر پر یقین معلوم ہو تو کہہ سکتا ہی مگر اُس کہنے پر ثواب نہیں ہوتا لاکن
طبیعتاً شرعاً کے جیسا مردود ابوجہل اور ظالمان وغیرہ پر بول سکتے ہیں **تکفیر اہل قبلہ کا بیان** جو کوئی اہل
قبلہ ہیں یعنے قبلے طرف نماز پڑہے اور قایل توحید کا ہووے اور سند قرآن و حدیث سے کرے جبتک کہ کفر
اُسکا صاف و صاف ظاہر نہوے کافر نہ بولے بلکہ تا مقدور تاویل و توجیہ سے مسلمانون کے ساتہہ پیش آوے
کفر و غلاظت سے دایرۂ اسلام کے باہر نکرے حدیث جو کہ دوسرے کو کافر کہے وہ حقیقت میں نہو تو بالفعل کہنے والا ہوتا ہے
یہی حکم لعنت کا ہی کہ شرع سے کسی پر لعنت کرنے حکم نہین پاے اُسکو کوئی عبادت نہین بچانے اگرچہ نہووے ابوجہل یا دوسرا
کہ آنحضرت فرماے کفر و لعنت کرنا مسلمان بہائی پر خطر عظیم ہے قطعہ نیک کو جنتی بفال نیک ؛ یاد علما کے طریق سے تو شتر
اور بد کو یقین سے مت بول ؛ دوزخی لعنتی و یا کافر ؛ ہووے بالعکس گر خدا کے پاس ؛ جہوٹ ثابت ہوا ترا یکسر ؛
حکم کرنے سے خوب خاموشی ؛ جو ہی سالک یہہ راہ کا ظاہر ؛ اور مشہور ہے یہی جو آگے بیان ہوا مگر بعضے کہے
مراد اہل قبلہ سے وے لوگ جو بیت المقدس طرف نماز پڑہتے پڑہتے بیت اللہ کے سمت حضرت کے ساتہہ پہیر کر منہہ
کرئے یہی اہل قبلہ ہیں و گرنہ قاتلان عثمان و علی و حسین اور بد کہنے والے اصحاب کو اور قذف کرنے والے

عایشہ کے اور ایسے بہت سفاک ظالمان ہیں کہ داخل ہوسے جاتے ہیں انہیں واللہ اعلم یزید کی لعنت کا
بیان فی یزید و اعوان پر اسکے لعن کرنے میں سلف کے لوگ تامل کئے اور خلف میں شافعی و امام محمد منع کئے
امام احمد حنبل کے پاس لعنت دو قسم پر ہے ایک لعن کفری دوسری فسقی جایز کہے اور مالک کے پاس کفری جایز
نہیں اور سلف میں امام ابی حنیفہ کے نزدیک سکوت ہے اگر کوی کرے تو منع نہیں کہے صاحب امالی
وَلَمْ يَلْعَنْ يَزِيدًا بَعْدَ مَوْتِهِ یعنے اور نہیں لعنت کیا کسو نے یزید پر بعد موت اسکے کہے غزالی مَنْ
لعن علی یزید فقد فسق ولعن علی معاویہ فقد کفر معنی ظاہر ہے مگر بعضے متاخرین شیوخ مثل جوزی
و سیوطی و سعد الدین تفتازانی اور بعضے متاخرین احناف مثل شیخ عبد الحق وغیرہ لعنت کرنا جایز رکھے حق یہہ ہے
جن جن لوگون نے امام علیہ السلام سے جنگ کا ارادہ کیا اور شمشیر پکڑ و مشکوک الایمان بلکہ کافر ہے اور جو کہ بغیر کراہت
اس جماعت میں تہا اگرچہ جنگ نکرے ویسا ہی ہو تو عجب نہین اور جو کہ بغیر ارادے جنگ کے کراہت سے شریک اس جماعت
کا تہا مگر راضی نتہا اُسسے تو فاسق ہے اگر یزید شہادت پر حسین کے راضی تھا یا حکم کیا تہا تو کافر ہے وگرنہ ظاہر کرنا اسکا
وابستگی اپنی قتل پر امام کے و پیچھے اُسکے سب کا نماز پڑہنا جیسے زید بن ارقم وغیرہ جاے تامل کی ہے اور وہ سفید
تہا نہین ہو سکتی کہ من قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه [illegible] کیونکہ معنی یہہ ہے جو کوی قتل کرے ایمان
تا یعنے سبب سے کسی مومن کو تو جزا اسکی جہنم [illegible] ظاہر ہے کہ ایمان کے لیے قتل نہیں ہوا بلکہ خصومت جا
کے لیے مثل ابن سعد و شمر و خولی و سنان وغیرہ و بعضون کو خصومت قلبی اگلے سے تھی مثل عبید اللہ ابن زیاد
وغیرہ بعضون کو بیچ [illegible] کے لیے عداوت تھی مثل [illegible] ان و یزید وغیرہ بہر کیف یہہ سب بیجا ہیں حکم بیجا
کا ظاہر ہے پر عوام کو [illegible] ضرور شیخ عبد الحق لکہے کہ بعضے لوگ لعنت میں شک نہیں کرے کیونکہ اسکے واقعہ
جو فسق و فجور پیدا ہوا کسی وقت نہیں ہوا تہا اور وہ جو بدی کیا بدلا کیا اُسکا اگر تمامی عالم لیوین تو بھی نہو سکے
اور جو کہ خدا [illegible] پر ظلم کیا اور [illegible] جگر گوشے کو انکے قتل کیا ملعون ابد ہے نہ خدا سے ڈرا نہ رسول سے شرم
کیا [illegible] حدیث اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ ع حیا ہی شاخ پاک شجر ایمان
اور اکثر لوگ اس بات پر ہیں آیت يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ یعنے بخشیگا جسکو کہ چاہیگا
اور عذاب دیگا جسکو کہ چاہیگا حدیث قدسی سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ عَلٰى غَضَبِيْ یعنے پیشدستی کرگی میری رحمت
میرے غضب پر اور رسول اکرم کے اخلاق تو ظاہر ہیں اسواسطے یزید کے حال پر اکثر لوگ سکوت کرے کیا معلوم
کہ آخر کار کیا ہے اور اولیاء اللہ بھی حذر کئے اور بعضے لوگ جو جایز رکھے اسمین شک ہی ابیات صاحب جو
کہے کرے ہی مختار ہا محکوم کو حکم نین سزاوار ہا کیا قتل امام میں تھے اسرار ہا حق جانے و یا رسول مختار ہا لعنت کا نہ
حکم ہمکو تیرہ ہا اس قضیئے مین خاموشی ہی بہتر ہا الحاصل وہ نہایت البغض والا تہا تمام پاس اور جو بد کا مان کر

وہ کیا کوئی نہیں کیا اور بعد از قتل امام اور اہانت اہل بیت نبی کے لشکر بھیجا واسطے خراب کرنے مدینہ مطہرہ کے اور
قتل کیا وہاں کے لوگان اور صحاب اور تابعین کو بعد مکہ معظمہ کے حرم کو خراب کرنا چاہتا تھا کہ ایسے حال میں دنیا
سے اٹھا اور حجاج اور دوسرے ستمگاران بنی مروان و بنی عباس نکلے فاسق و فاجر ہیں کہ حجاج ایک لاکھ بیس
صحابہ اور تابعین کو قتل کیا آخر تمام سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو اور سوائے اسکے صحابہ بھی بہت صالحین و حافظین
کو اس امت کے تہ تیغ کیا اللہ تعالی وہ ظالمان اور غاصبان حق آل رسول کی محبت سے تمامی مسلمان کو دور
رکھے اور یہاں محبت و دوستی آل اطہار کی نصیب کرے اور انہی کے مذہب پر چلاوے اور وہاں انکے دوستان کے
زمرے میں اٹھاوے انتہا نظم یا رب بخزان سے بغض و عداوت کے تو بچا ؛ آل نبی کے حب سے ہو یہ باغ دل ہرا ؛ رشحات
ابر قرب سے شادی نصیب ہے ؛ تا اس کے پھل کا چکھوں دو عالم میں خوش مزا ؛ نواں باب نزاع و موت و

روح و گور و پرسش و عذاب قبر و بعث و تولد و علامت قیامت و ذکر مہدی و عیسی نصلہ و یاجوج و دابہ و سد سکندر وغیرہ کی بیان میں

جانو کہ موت ہر صاحب
حیات کو ناگزیر ہے یعنے مرنا محکم مرنا ہے فایدہ لوگ بعد تولد بچے کے گنت کے لئے اور اپنے واسطے بھی تاگے میں ہر سال
ایک تازہ گرہ دالکر برسے ہونیکی اقسام سے خوشی کرکے سمجھتے ہیں کہ اتنا بڑا ہوا یہ افسوس نہیں کرتے کہ گانٹھیاں تاگے کے جتنے
بڑھے موت کے رشتے سے اتنے گرہ کھلے نقصان عمر کا ہوا نفع موت کا دوری پیدایش سے ہوی نزدیکی موت سے
لازم تھا کہ سدا موت کے خیال سے عمر کو غنیمت سمجھکر دنیا کی آخرت کے نفع کے رہے کہ دنیا جائے عمل و زوال ہی بیت کل کرنے
کا اچھی کرے اور اچھی کا کر اب ؛ اب کرنے کا اب ہی کرلے پھر کرنا سو کب ؛ اور کوئی سوائے تمام ہونے اجل کے نہیں
مرتا اگرچہ کسی ہاتھ سے مارے جاوے اللہ تعالی فرمایا وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا
یعنے نہیں ہے کسو جان کے لئے کہ مرے مگر ساتھ حکم اللہ کے یہ مرنا لکھا ہوا ہے لکھے جانیکے بیچ تقدیر الہی وقت معین
میں جب وہ وقت آویگا تب مریگا نہ پہلے اسکے نہ پیچھے صحابہ سے ثابت ہے کہ حشر میں بعد انصاف کے موت کو بھی
بصورت مینڈھی کے اہل دوزخ و بہشت پر بنا کر ذبح کرکے کہینگے اب کسیکو موت نہیں احادیث میں وارد ہوا کہ مومنین صالحین کے
روح آسانی کے ساتھ بدن سے نکلتی ہے اور کفار کی سختی سے مانند بھیگی ہوئی پتلی کملی کے جو کانٹوں کے جھاڑ پر سے
ڈالکر کھینچے ہیں او مومنین سے یوں نکلیگا جیسا پانی کا قطرہ مشک سے ٹپکا اگر کسی مومن پر سختی ہووے تو نزع میں معفو
پاک کرتا ہے گنہ سے بعضو کو پاداش ہے ہسیطرح قبر کا عذاب بھی مومن کے حقمیں پاک کرنیکو اور حقتعالی صالحین پر
جو عفو میں آنے والے ہیں موت کے وقت اپنی رحمت کو ظاہر کریگا صاحب سفینہ تفسیر میں عبد اللہ بن عمر سے روایت
کئے کہ جب بندہ مسلمان موت کے قریب آتا ہی تو خدا تعالی اسکے نزدیک دو فرشتوں کے ہاتھیں جنت کا تحفہ دیکر بھیجتا
ہی وہ آکر کہتے ہیں کہ ای بندہ مسلمان خدا تجھسے بہت راضی ہی بعد روح اسکی نکل آتی ہی مشک سے زیادہ خوشبو

ہوکر اور طرف آسمان کے فرشتے کھڑے ہوکر کہتے ہیں کہ تحقیق زمین سے آتی ہے پاکیزہ روح اور تمامی فرشتگان اسکے
واسطے خدا پاس پہنچنے تک مغفرت مانگتے رہتے ہیں جب حضور میں داخل ہوتی ہے تو سجدہ کرتی ہے تب حکم ہوتا ہے
میکائیل کو کہ اسکو بجا کر مومنین کے ارواحین داخل کر اور ستر گز چوڑائی اور لنبائی میں قبر کو اسکے کشادہ کر دے اگر وہ روح والا
کوئی قرآن کا سورہ یاد ہے تو روشنی اسکی اسکو کافی ہے نہیں تو گورمین اسکے فرشتے روشنی کرتے ہیں مانند آفتاب کے اور حال
اسکا سوتے ہوے عروس کا رہتا ہے انتہا بعضے آثار میں آیا جب عزرائیل آنحضرت پاس آئے تو فرمائے سکرات موت کی
نزع روح کی بہت سخت ہے عرض کیے آپکے پاک جسد سے بآسانی جدا ہوگی فرمائے اے عزرائیل تجھے جتنی سختی میری امت
پر منظور ہے آج مجھپر کر لے امت ضعیف ہے جو آسانی کہ مجھپر کریگا میری اُمت پر کر اور موت وہ کہ جدا ہووے روح بدن سے
اُس جدا ہونے میں روح کو درد و الم سخت ہوتا ہے اور کمال غم و ناتوانی سے دنیا کے طاقت بات کرنیکی نہیں کہتا ہے
کیونکہ سالہا بدن میں رہکر اُس سے محبت و اُلفت پیدا کیا یکایک نکلنا دشوار پڑتا ہے جاننا کہ روح جسم ایک ہی لطیف
پیوست بدن میں جیسا پانی جگر میں اور آتش کوئلے میں مخلوق خدا کا کیفیت اسکی آدم کے بیان میں آچکی جب حیات انسانکی
تمام ہوتی ہے تب پتّا ایک کہ جسپر علامت اور نام و نشان اُسکا لکھے گیا رہتا ہے سدرۃ المنتہیٰ کے جھاڑ سے روبرو ملک الموت
کے گر پڑتا ہے وہ گرنا گویا حکم ہے جان نکالنے فرشتے کو تب نکالتا ہے اور مومن کو پہلے جائے دوزخ سے بتا کر کہینگے کہ گھر تیرا دوزخ
میں تھا مگر اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے اسکو جنت کے گھر سے بدل فرمایا بعد جنت کا گھر بتاتے ہیں تو خوش ہوتا ہے
پھر ندا کرتے ہیں یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ آخر تک آیت کے اِس ندا سے بندہ اور بھی خوش ہوتا ہے کافران کو اسکا
خلاف بتا کر ندا کرتے ہیں حدیث مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ
یعنے جو چاہتا ہے خدا کی دیدار تو چہتا ہے خدا اُسکی دیدار جسکو بُرا لگتا ہے ملنا اللہ کا بُرا لگتا ہے اللہ کو ملنا اُس سے
العیاذ باللہ موت اگرچہ ظاہر میں فنا ہے پر حقیقت میں ادنا منزل سے اعلی طرف لیجاتی ہے اسلیئے آنحضرت طالب موت
کے تھے جو فرمائے الموت تحفۃ المومنین یعنے موت تحفہ ہے واسطے مسلمانوں کے کیونکہ پیغام خدا کی رویت کا ہے حدیث
اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَجَنَّةُ الْكَافِرِيْنَ یعنے دنیا قیدخانہ ہے مسلمانان پر اور باغ کافران کے لئے کیونکہ
تنگی دل ہے یہان ہونے سے محل محنت کا اور مقام فتنے اور دوری رویت الٰہی سے اور باغ کفار پر اسلئے کہ دوری ہونے سے
قہر خدا و بادشاہی کے شادی و دولت ہے اُن پر جیتے تک نقل ہے کہ امام حسن سے کوئی کافر سوال کیا کہ اگر دنیا تمپر قیدخانہ ہمپر
باغ ہے تو دیکھو کہ تم آج صاحب فراغت میں محتاج ہمپر جنت کیونکر ہوسکے فرمائے نظر کرتے خواری وہان کے جو کفار پر ہے
دنیا جنت دیکھتے خوبی وہان کی جو مسلمانان کو ہے دنیا دوزخ بعضے کہتے ہیں کہ امام کرامت کے زور سے حقیقت حال کی
آنکھوں سے بتا دیئے غزل پیدا جو ہوا ہوویگا پنہان بھی جہان سے ❊ دنیا ہے سرا بندہ مسافر ہے یہ حیرت ❊ گر شوق
نہ چلنیکا بندے ہے اصل مکان سے ❊ پنجرے سا یہ عالم ہے ہمیں صید کے مانند ❊ شادی ہے چھٹتیں گر قفس پنج زمان سے ❊

اورِ ۵۵
بحر ہزج [illegible]

نزدیکی وہ خالق کی ہی سو مانسے جو افزود ؛ گر دوری پڑے نفس زبون دشمن جانسے ؛ ہوبن یہہ مقام دلی سے چہوٹتے تو بعد حسنِ
اعلی یہ قدم دہرتا ہی کس شوکت وشانسے ؛ جسکی بہار اور چمن نور علی ہی ؛ دم تن سے چلے ہونگے گرباد خزانسے ؛ بولیگی دم
نزع ملک رہ مسلمان ؛ چل جنت فردوس کو خوش ہو کے یہانسے ؛ بخشا ہی خدا راحت و آرام بہت یہا ؛ دنیا کے چہٹا تو محن و بار
گرانسے ؛ حدیث میں آیا کہ قبر میں ہمیشہ اپنا مقام دوزخ ہو یا بہشت دیکہا کرینگے کہ روز ان بہشت یا دوزخ سے
ہوگا اور روحکو مومنین کے لیجاتے ہیں نیچے عرش کے جو ساتوین آسمان پر ہی اور شہیدان کے ارواح کو سبز پرندون کے
بیچ میں رکہینگے وہ پرندے جنت کا میوہ کہاتے اور وہانکے نہران سے پانی پیتے اور نور کے قندیلون میں
عرش کے نیچے رہتے ہیں اور کفار کے ارواحکو سجین میں رکہینگے اللہ تعالی فرماتا ہی کلا ان کتاب الابرار لفی
علیین ابن عباس فرماتے وہ مقام تخت ہی زبرجد کا سبز الگ ہی نیچے عرش کے اعمال مومنین کے اس جگہہ لکہتے ہیں بعضے
کہے وہ جنت ہی اللہ تعالی فرماتا ہی کلا ان کتاب الفجار لفی سجین وہ مقام ایک ہی ساتوین طبقے
میں زمین کے جو نیچے تمامی زمینونکے ہی جانتے کہ قبر اول منزل ہی منزلونسے آخرت کے جزا نیکی بدی کی وہانسے شروع ہی شرح مین لکہے
ہیں قول امام حجت الاسلام غزالی کا کہ سانپ بچہو کی گنتی قبر میں موافق بداعمال کے ہی جسقدر یہہ سخت ہے وہ بہی ہونگے بداخلاق انکے اژدہا
اور سانپ بچہو کے صورتونسے کاٹ کر عذاب دیتے رہینگے اور قبر کا عذاب تمامی صحابہ و تابعین کے قول سے ثابت ہے
مگر نادیکہنا غیر کا دلیل بے عذابی پر نہین ہوسکتی کیونکہ سویا آدمی ظاہر آرام میں نظر آتا ہی پر باطن میں اپنے حالکے بیچ لذت
بہی پاتا اور عذاب بہی کہینچتا ہی چنانچہ صاحب احتلام کہ لذت جماع کے نیند میں محتلم اور کبہی دردمند بہی ہوتا ہی اور
ہشیار ہوے بعد وہ نشانیان نظر آتے ہیں سبب پر غزالی تین مقام لکہے اول وہ کہ سانپ مردیکو کاٹتا ہی کوئی آدمی دیکہہ
نہین سکتے کہ ہم صلا ملکوت کے حال دیکہنے کی نہین رکہتے آخرت کے تعلق کے کام ان ملکوتی ہین جیسا کہ صحابہ سوا نبی کے جبرئیل کو
نہین دیکہہ سکے مگر فرمانے پر نبی کے اعتقاد کرے پس تو عذاب پر قبر کے اعتقاد نہین کرنیکا کیا سبب دوسرا مقام وہ کہ سوتا
ہوا آدمی خواب میں دیکہتا ہی کہ اپنے کو سانپ کاٹا اور اسکے سبب سے بہت درد و الم کہینچتا ہی اور غیر شخص سمجہتا
ہی آرام نیند میں ہے اسکے آنکہونسے کچہہ نظر نہین آتا پس حال قبر کا بہی اسیطرح ہی تیسرا مقام وہ کہ سانپ خود ایذا دینے والا
نہین بلکہ ایذا اسکے زہر سے ہی اور زہر بہی خود ایذا نہین دیتا مگر عذاب اسکے اثر سے ہی اس صورتمین اگر سانپکے زہر کے اثر
کے مانند اس سے زیادہ اثر بغیر سانپکے خدا کی قدرت سے پیدا ہو کر مردیکو عذاب دیتے رہے تو ہوسکے اور ظاہر میں دیکہنے والے کو
کیا دسے اور اسکی تعریف کیا بیان ہوسکے مگر بیان اسکا سانپ بچہو کے مثال سے کرسکتے ہیں تا لوگ موافق اپنی عادت کے
سمجہے حاصل شیخ کا یہہ کہ قبر میں اسباب ثواب اور عذاب کے مردون پر ثابت اور عقل اور ادراک باقی ہی اگرچہ بدن ظاہر فنا
ہو وے بہی معاد کے مسئلے میں بیان آویگا مگر سب کو نہین دستا سوا پیغمبر انکے تو ایمان ہمکو رسول کے قول پر لانا لازم ہی اور حنفی
قایل ہیں کہ جسم عود کرتا ہی اور روح میت کے بدن مین داخل ہوتی ہے تا لذت ثواب عذاب کی پاوے جانتے اگرچہ جسد میت کا خاک

ہو تمھاری نظر میں مگر قدرت الٰہی میں جسد اور روح محفوظ ہیں اسکو محال نہ جانو کیونکہ دیکھتے ہو بچہ صلب میں باپکے موجود ہے اور گلتا نہیں نازے
کے رہتے ہیں پھر قرار پکڑتا ہے رحم میں ماںکے اور وہاں جسد اور ہی تازہ ہوتا ہے جو مرکب جسد اصلی کا پڑتا ہے اور غذا کھاتا ہے پیٹ میں اور حرکت
کرتا باوجود اسکے رحم جتنیکا اتنا ہی ہے اگرچہ موافق اسکے بڑھے تو بیت کئے ثنعاری کے برابر ہو جاوے اور پھر کس تنگ راستے سے ہات بھر
کا بچہ سوا بالش کا چوڑا اپنے ہات پاوں کے ساتھہ سالم نکل آتا ہے اسکو محال نہیں سمجھتے پر جسد نہ دیسنے سے شک کرتے ہو عجب
ہے کہ قادر حکمتاً اسکو سالم رکھکر تمہاری نظر سے چھپاوے تو کیا محال کہتے ہیں کہ جو گلتا ہے طل مرکب جسد اصلی کا عقل
و ادراک نہیں رکھتا مگر جسد اصلی جو محتاج روح کا ہے وہ نفع و نقصان کی عقل رکھتا ہے اور جو کہ گلتا ہے باریک اجزا
اسکے بھی باقی بعضے بغیر اعادہ روح کے فقط بدن کے زندہ ہونے پر قایل ہیں یہہ دور عقل سے ہے کہ زندگی عبارت اتصال روح سے
ہے اور معتزلہ کہتے ہیں کہ قبر میں مردہ زندہ نہیں ہوتا جو عذاب اور ثواب پاوے مگر دو صور کے درمیان اور بعضے منکر قبر
کے عذاب کے ہیں وہ مخالف ہیں صحیح حدیثونکے صحیح مسلم میں زید بن ثابت سے روایت کرے کہ آنحضرت خچر پر بیٹھے ہوے
دو دیواروں میں سے بنی نجار کے جو راہ تھی جاتے تھے یکایک خچر تڑپنے اور بھاگنے لگا تھا نزدیک قریب تھا جو حضرت کو
گرا دیوے وہاں کتنے قبراں تھے حاضرین سے پوچھے یہہ کسکے قبراں ہیں اور کسطرح مرے ایک شخص نے عرض کیا
ایام جاہلیت اور شرک میں مرے فرمائے تحقیق یہ امت آزمائی جاتی ہے قبروں میں اگر گور کا حال ایک دوسرے پر نہ چھپاتا خدا
چھپانے تو البتہ خدا سے میں چاہتا تمپر انکا حال ظاہر ہونیکے لئے جو میں سنتا ہوں یہہ حدیث مدامی عذاب پر دلیل ہے
اور امام معاد کے بحث میں لکھے ہیں کہ عقل موتہ کی موت کے سبب سے بدل نہیں جاتی بلکہ سوائے بدن ظاہر کوئی چیز تغیر نہیں ہوتی اور
مردہ عقل اور پہچانت اور لذت و درد و راحت کی رکھتا ہے مانند وقت زندگی کے اور مراد عقل و ادراک سے جلے
اور نہ کوئی اجزا بدنکے بلکہ وہ پوشیدہ چیز ہے جسے چوڑائی اور لنبائی نہیں اور اپنی ذات میں قابل تقسیم کے نہیں ہے پانیوالی
تمامی معقولات اور محسوسات کو اگر تمامی بدن گلجاوے کچھہ نہ باقی رہے تو بھی نہاں عاقل ہے اور اپنے کمال پر باقی امام سبکی کا
قول لکھے کہ روح جسد میں پھر آکر وقت سوال کے زندہ ہوتا ہے اس دنسے بعث تک نعمت یا عذاب پاوے الا ہمیشہ یا فرصت کے
ساتھہ رہیگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى یعنے تحقیق کہ تو یا محمد نہیں سکتا ہے سنانے بات اپنی مردگانکو
پھر فرماتا ہے وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ یعنے نہیں سنانے والا ہے بات اپنی اہل قبور کو اس سے یہہ مراد نہیں کہ مردگان قبر میں
پتھر کے سر کے مانند بوڑھے بے حس ہیں کچھہ نہیں سنتے یہہ عقیدہ غلط ہے کہ خلاف احادیث اور آثار کے ہے بلکہ مقصود اس کلام سے خدا کے
وہ کہ یا محمد مردگان تو ہے کوئی نفع دینیوالی بات نہ سنا سکیگا کیونکہ پند و نصیحت کے بات ان امکان ہے کہ زندہ سنکر عمل کرے اور نفع
پاوے تو جو یہہ مقتولا انکو بدر کے سناتا ہے وہ نہیں سن سکینگے کہ انکے عمل کرنیکے زمان گذر چکے مگر اللہ تعالیٰ چاہا تو سنا سکتا ہے اکثر
لوگ کہتے ہیں کہ مراد موتی و من فی القبور سے کفار ہیں کہ انکو خدا تشبیہ دیا جیتے ہوے کو تم کے ساتھہ حاصل یہہ کہ حال کفار کا مردہ
کے مانند ہے پس وہ تیری بات کو یا محمد نہیں سن سکینگے یعنے ہدایت نہ پاوینگے بعضے حدیثونسے معلوم ہوا کہ تھوڑے

مردگان قبر کے سوال اور فتنے سے امن میں رہینگے جیسا شہیدان یا جمعرات یا جمعے کے دن مرے ہوے شیخ عبدالحق انکو بھی لکھے
ہیں وہ کون غازیان جو خدا کی راہ پر جنگ کرنے تیار رہتے تھے اور جو لوگ کہ رمضان اور جمعرات کو یا جلابونسے مرا اور جو کہ ہر رات
تبارک کا سورہ پڑہتا تہا مگر یہہ حدیثان ضعیف ہیں انتہا پھر امام فرماتے ہیں لاکن زندہ ہونا انکا واسطے سوال کے
اور لذت یاب ہوئے نعمتا نسے اپنے قبروں میں بعض احادیث سے ثابت ہے حاصل کلام کہ روح بدن میں داخل ہوکر مردہ پھر زندہ
ہوتا ہی اور سونیکے وقت سے قیامت تک ہمیشہ یا انقطاع کے ساتہہ زندہ رہیگا اور عذاب روح پر جسم کے ساتہہ ہے
اور بدن جو مرکب جسد اصلی کا ہی اپنی کسافت کے سبب سے تفرقہ کیے گیا ہوتا ہی اور جسکا بدن خصلت جسد اصلی کی لیا ہی ریاضتان
کے سبب کہ کسافت رطوبات فضلیہ کی بالکل نہیں لیا اسکا باقی رہنا جسد اصلی کے ساتہہ من العجایب نہیں جیسا کہ مشاہدہ ہوا
اکثر اولیاء اللہ کا بدن اور نہ گلنا بدن نبیا کا دلیل ہے اسپر مگر عجب الذنب سے بھی حیاتی قایمی ہوگی بعد فنا کرنے صور اور
عالم فنا ہوگا تا اسپر بھی بدنکے ساتہہ معاد ثابت ہووے شاہ عبدالحق ترمذی اور ابن عبدالبر سے روایت کرے کہ قبر کی
سوال اسطور سے اس امت مرحومہ کے خصیصے سے ہے اور حکمت قبر کے عذاب کی جلدی میں یہہ جلد پاک ہوکر اپنے گناہون
سے قیامت کے دن پاک اٹھے اور شرح عقیدہ میں طحاوی کے بھی اسطرح لکھے انتہا ہی ہی صحیح مذہب اہل حق کا
اور اسپر اجماع ہی حدیث اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَحُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرَاتِ النِّیْرَانِ یعنے گور
جسے برزخ کہے وہ واسطہ ہی درمیان دنیا اور آخرت کے وہ باغ یک ہے باغونسے جنت کے نیکونکو اور غار یک ہے
غارونسے آتش دوزخ کے عاصیان و کافران پر اور سوال بعد از دفن کرنے میت کے کہ ہنوز تا وار جو تونکا صاحبانکے
سنتا ہی ہوگا اگر درندہ کھایا تو اسکے پیٹ میں کرتے ہیں اگر آتش میں جلے یا دار پر کھینچے یا پانی میں ڈوبے یہہ تمام
حالتو نمین بھی ہی مگر انبیا کو صحیح روایت سے سوال نہیں اگر ہووے تو بھی وحدانیت اور احوال سے امت کے تعلیم کی راہ سے
ہوگی اور مسلمانونکے بچونکے سوال میں اختلاف ہی مگر اکثرون کے پاس ثابت ہی لیکن پھیر وہی ملایک جواب سکھاوینگے
جیسا کہ عیسی کو گہوارہ میں بات کرے تھے اور کفار کے بچونکے عذاب میں امام اعظم سکوت کرے بعضے کہے کہ اہل بہشت کے
خادمان ہوکے بعضے بولے نابود ہوگے اور بعضے جو کہے کہ دوزخ میں جاوینگے یہہ بات ضعیف ہی اور بعضے بولے کہ اعراف
میں رہینگے اور جنات پر بھی سوال ہی اور شہیدان پر سوال نہیں انکے ارواح کو سبز رنگکے جانوران کے بیچ داخل کرینگے وہ
جانوران بہشت کے میوے اقسام اور نعمتان کھاوینگے اور وہانکے نہر انکا پانی پی کر طوبی کے جہاڑ پر خوشی سے مرغولیان
کرتے اور چہچہاتے بیٹھے گے اور قنادیل زرین جو نیچے عرش کے لٹکتے ہیں اسمیں آشیانہ کرینگے یہہ سب لذتان کھانے پینے کے
شہیدان کے ارواحکو حاصل ہیں قیامت تک اور انکی ہمیشہ کی زندگانی قرآن سے ثابت ہی اور وہ کمال خوشی و فرحت
سے عرض کرینگے ای بار تعالی یہہ خوشی اور راحت کی خبر ہمارے خویش و قرابت کو دے تا جنے تک جہاد کرکے شہید مرین
اور اس نعمت سے سرفراز ہوویں ابن عبدالبر سے روایت ہی کہ کافر جو کہ مجاہد انکے ساتہہ ہوکر کفار سے لڑے انکو بغیر

سوا اُنکے عذاب ہوگا اور منافق کو بھی سوال ہی ترمذی سے روایت ہی کہ دو فرشتے نام اُنکے منکر نکیر نہایت ہیبت ناک
صورت سیاہ رنگ سبز آنکھونکے قبر کے برزخ میں آکر بعد جا نے کے واسطے پانے راحت و عذابکے مردیکو بٹھا کر پوچھینگے
مَنْ رَبُّكَ وَمَنْ دِيْنُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ یعنے تیرا خدا کون اور دین کیا اور نبی کون ہی اگرچہ گنہگار ہووے
لیکن مسلمان ایمان والا ہی تو توفیق سے حقکے جواب دیگا اَللّٰهُ رَبِّيْ وَالْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَالنَّبِيُّ
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے رب میرا اللہ ہی اور اسلام دین اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ
تصویر آنحضرت کی بنا کر پوچھینگے کہ یہہ کسکی ہے اگرچہ وہ شخص حضرتکو دیکھا نتہا مگر نور ایمانکے قوت سے پہچانکر کہینگا یہہ
صورت آنحضرت کی ہی فرشتے کہینگے ہم جانتے تہے تو نیک جواب دیگا اور یہہ شکل پہچانیگا اب سو جا مانند سونے
نوشاہ کے کہ دین ہووے اسکے آرام و راحت سے نہ جگاوینگا کوئی بجز اُسکے مگر جو بہت دوست ہو نزدیک تیرے مراد خدا اور کافر اور منافق نہ جواب دے
سکینگے نہ وہ تصویر کو پہچانینگے تب اُنکو عذابکے شکنجے میں کھینچکر لوہیکے گرزان سے مارتے رہینگے بعضے راویان کہتے ہیں کہ آنحضرت
خود تشریف شریف لاوینگے یہہ دلیل ہی حیات سے ہونے پر حضرتکے باقوت و قدرت حق مگر ابن حجر لکھے ہیں خاص و عام قبر
میں [illegible] مرتبے سے مناسب نہیں دونوں بات بھی نہو گے شاہ عبدالحق لکھے کہ بعضے علما کہے منکر و نکیر فرشتگان
گنہگاران کے واسطے ہیں اور مطیعان اور نیکانکے واسطے مبشر و بشیر نام والے ہیں مگر یہہ بات نادر ہی کہ حدیثا نہیں کم پائی گئی
پھر کہے کہ ملایک سوا اُنکے بہت ہیں تہوڑا یانکا نام منکر اور تہوڑیانکا نام نکیر ہووے اور ہیبت پر اُس جا عیکے وہ فلاسفہ اُنکو اونہیں
تو ہو سکے جیسا کہ اعمال لکھنے پر ہر بندیکے دو فرشتے موکل ہیں واللہ اعلم انتہا اور مومن پر ستر گز طول اور عرض
میں قبر کو کشادہ کرینگے اور نور سے روشن اور بہشت سے ایک روزن ہوگا تب خوشی سے مردہ قبر میں کہیگا کہ میرے لوگونکو
خبر دیوے جو میں آرام سے ہوں فرشتے کہینگے سو جا تو نوشاہ کے مانند آرام سے **عذابکا بیان** منافقان اور گنہگاران
کے واسطے حکم ہوگا زمین کو کہ مل جا دو طرف سے ایسا تنگ کریگی کہ دونو پسلیانکے ہڈیان دیکر ادہر سے اُدہر اُدہر سے ادہر
نکل آوینگے وہ ہمیشہ اقسام کا سخت عذاب پاتا رہیگا اور دوزخ سے ایک روزن ہوگا حدیث میں آیا کہ گنہگار کی
قبر میں ننانوے ۹۹ اژدہا اور سانپان ایسے ہونگے کہ اُنمیں اگر ایک دم مارے تو تمامی دنیا اور جہاز ان جل جاوینگے اور مراد اس سے
بہت سچی حقیقت میں وہ سانپیان بچہوان مردیکے بد افعال ہیں جو دنیا میں کیا تہا لیکن اُنکو کوئی غیر نہیں دیکہ سکتا کیونکہ برزخ
یعنے قبر کا حال خدا کے حکم سے چھپا رہتا ہی تا لوگ اپنی غفلت پر باقی رہکر غیب کے ایمان سے شرف پاویں مگر وہ لوگ دیکھتے ہیں جو اُس عالم کو پہنچے مثلاً
انبیا اور بعضے اولیا بعضے روایت سے سوائے آدمی اور پری کے دوسرا احوال مردیکا سنتے ہیں کیونکہ آدمی اور پری پر وہ حال ظاہر ہو تو
کھانے پینے سے بیزار ہو جاوینگے اور دو شخص کو بڑا عذاب ہی ایک سخن چین دوسرا پیشاب سے اپنا کپڑا پاک نہیں رکھنے والا روایت ہے
کہ آنحضرت درمیان راہ کے دو قبر دیکھکر فرمایا ایک شاخ تر لاؤ اور لائے بعد اُسکو چیر کر دونو قبروں پر رکھکر فرمائے امید رکھتا ہوں خدا سے جبتک یہہ
شاخ تر رہے مردہ عذاب سے بچا رہیگا **فایدہ** شاخ تر وغیرہ تسبیح الٰہی پڑھتے ہیں اسلئے حضرت دفع عذابکے لئے اختیار کئے تھے

نقل ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ قبر کو یاد کر کے بہت روتے لوگ پوچھے قیامت یاد آئی تو اسقدر نہیں روتے کیا سبب فرمایا اول منزل قبر ہے
اگر اُس جگہ عذاب نہووے تو تمامی جا خلاصی ہے آزمایش اور سچوئی ابا کی یہہ عذاب کے ساتھ جاننے میں ہے اور عقلکے رو سے حیات میت کو
بغیر عود کرنے روحکے خرق عادتکے طور سے بھی ہوسکتی ہی احیاء علوم اور مشکات وغیرہ میں آیا کہ آنحضرت ایک انصاری کی قبر پاس بیٹھکر
کبھی آسمان اور کبھی زمین پر نگاہ کرکے کتنے بار فرمائے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ یعنے پناہ مانگتا ہوں میں خدا سے
قبرکے عذاب سے بعضے کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فرمائے اور امام حجت الاسلام فرماتے ہیں تجھے پند دیتا
ہوں یہہ کہ عذاب اور ثواب میں قبرکے بہت نگاہ اور جھگڑا مکر اور کوشش کر نیک عملسے بہر طور جو عذاب سے بچے اگر اس دریافت اور قصے
میں ہیگا تو تیرا مثال ویسا ہی کہ بادشاہ کسیکو قید کیا دوسرے دن ہات یا ناک کاٹنے یہہ قیدی تمام رات فکر کرتا رہا کہ بادشاہ
ناک یا ہات چاقو سے کاٹتا ہی یا تلوار سے یا کوئی ہتیار سے اسی سوچ میں [illegible] پر کچہ تدبیر اُسکے دفع کی اور کوئی سبیل نجاتکے
اپنے نہ ہونڈا یہہ اُسکی کمال نادانی پر دلیل ہے اسیطرح جب قطعی علم سے معلوم ہوا کہ بندہ بعد موتکے ثواب یا عذابکے حال
سے خالی نہیں لازم ہوا کہ مقدور بھر عذابکے کاموں سے دور رہے اور ثوابکے کاموں اختیار کرے حاصل یہہ کہ حجت و تکرار
میں عمر نہ ضایع کریں کہ نقصان آخر نکاہی کہتے ہیں کہ ورثہ وغیرہ میت کو ثواب پہنچانے سے چھٹکارا ہوتی ہے اور حق اُسکے
زیارت قبورکے احکام گیارویں باب میں تفصیل سے لکھے گئے بعث کا بیان آیت اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَاَحْیَیْتَنَا
اثْنَتَیْنِ یعنے مارا تونے ہمکو دو بار اور جلایا تونے ہمکو دو بار [illegible] ہی اور جلانا قبر میں روحکو جسد میں
لاکر دوسرا مارنا پہلے صور میں ہے اور جلانا دوسرے صور سے جسکو بعث و حشر و نشر کہتے ہیں تو کسی اہل ملت کو جو تابع اپنے دین
کا ہی بعث یعنے حشرکے دن پھر زندہ ہونے اور اُٹھنے میں شک نہیں ہے ایمان لانا واجب اور انکار کفر ہے مگر فرقہ سفہا اور گروہ
منکرین اور جو کوئی کہ اپنے دین اور ایمان سے پھر کے ملحد ہووے وہ پھر زندہ ہونے میں اختلاف رکھتے ہیں اور فلاسفہ میں بھی
روحکے عود کرنے پر قایل ہیں اور دین محمدی میں ثابت ہی جو پروردگار کہ حکم سے کن فیکونکے ہر چیز کو سہل پیدا کیا پھر اُسے قدرت
ہے کہ بعد فناکے اُس سے بھی سہل زیادہ پیدا کر سکے دیکھو کہ ایک شخص مع تاز بردست بیمار حقیر ایسا ہوتا ہی کہ کچھ گوشت باقی
نہیں رہتا جب تندرست ہوا تو تھوڑے دنا میں اول کے طور پر ہو جاتا ہی اسیطرح فناکے بعد بقا حاصل ہوگی اللہ فرماتا ہی

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَءُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَ

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ یعنے وہ پروردگار وہ ہی کہ نئی ایجاد کرتا ہی خلق کی جو کچھ نہتا پہلے پھر پھیریگا اُسی خلقکو
بعد بگاڑنے کے اور یہہ بنانا اور بگاڑنا بڑا آسان ہے اللہ پر کیونکہ پہلے جو بنایا بغیر نمونہ و اسبابکے تھا جب نمونہ ہو چکا
اُسے درست کرنا کیا بڑا کام اللہ ہی کے لیئے مثلیں بڑے ہیں آسمانان اور زمینان میں اور وہی اللہ غالب دانا ہی
پھر فرماتا ہی کہ دیکھتے ہو تم ای منکران سوکھی زمین کو جو دھوپ کالے میں نہایت سوختہ اور سیاہ خاک ہو جاتی ہے
ایک بارہی اُسپر پانی برسا کر اقسام کا گھانس و طرح طرحکے پھولان اور اناج اور میوے سے اسکو سرسبز و زندہ ایسی

کر دیتے ہیں ہم کہ جسکے دیکہنے سے دلان شاد شاد ہو جاتی ہیں تحقیق کہ وہ قادر ہی جو چاہا کیا اور جو چاہیگا کریگا دیکہو کہ مرخ اور
عفار دو جہاڑ ہیں اگر مسواکے موافق دو لکڑیاں انکے سبز اور تر لیکر ایک کو ایک پر گھسے تو آتش پیدا ہوتی ہی کیا قدرت ہے دیکہو
کہ کچے ہر جہاڑ میں تیز آتش رکھا حکما کہتے ہیں کہ سوا عناب کے ہر جہاڑ میں آتش ہے اور میٹھا اور کھارا پانی ایک جا ملا ہوا رہتا ہی
ہر یک اپنے ذایقے پر باقی اور ہزاران برسکے پرانے بوسیدہ ہڈیاں سے زندہ آدمی اولے سر لیکا معجزے اور کراماتسے ہوا ہے اور
حدیث میں آیا کہ ایکبار برستا آسمانسے برسیگا بعد اسکے یکایک مُردگان زمین سے نکل آیگے اور تمام حیوانان بھی سواے آدمیکے چار
پاے جانور اور پرند اور چیونٹیاں وغیرہ زمین سے پیدا ہونگے تا قصاص ایکا ایک سے لیوین تولد کا بیان عبداللہ ابن
مسعود سے روایت ہی کہ جب نطفہ رحم میں آوے فرشتے جو رحمان پر مقرر ہیں اسکو ہاتہیں لیکر پوچھتے ہیں یارب یہہ نطفہ تیرے
علم میں ہونیکا ہی یا نہیں اگر کہے ہونیکا نہیں پس رحم سے اسے گرا دیتے ہیں اگر فرماوے کہ ہونے ہارا ہی تب پوچھتے ہیں
کہ اس سے لڑکا ہووے یا لڑکی بد ہووے یا نیک اور کسقدر عمر و روزی ہی اور کون زمین پر مریگا حکم ہوتا ہی کہ جا لوح محفوظ پر
دیکہ لے معلوم ہوگا تب فرشتے وہانسے سب معلوم کر لیکر ہمیشہ اس نطفے کے ساتھ نگہبان رہتے ہیں جبتک کہ خلقت بچے کی
تمام ہووے اور جب نطفہ مرد کا رحم میں جاتا ہے تب منی عورت کی مرد کی منی سے ملتی ہے اور حیض کا لہو اطراف اسکے حلقہ
کیا رہتا ہی بعد از چالیس دنکے وہ سب خون بستہ ہوتا ہی اسکو علقہ کہتے ہیں بعضی روایت سے دو مہینے بیس دن میں گوشت پارہ
ہوتا ہی اور بعد اسکے شکل بنانا شروع کرتے ہیں اور تمام اعضا اور شکل دیر سے کامل ہوتے ہیں غذا اسکی حیض کے خون سے ہی تیسرے
چلّے تک پیدایش جنین کی یعنے بچے کی تمام ہوتی ہی بعضے کہتے ہیں تیسرے چلّے تک پیدایش استخوانکی ہوتی ہی بعد اتمام اور دیگر روح بھی
پھونکتے ہیں ابن عباس کہتے ہیں بعد از چہار ماہ و دس روز کے روح پھونکے جا کر جنین یعنے بچے کی حرکت بھی ہوتی ہی اسی سبب سے عورتکے
عدت کے چار مہینے دس دن قرآن سے ثابت ہیں تا اگر نطفہ پیٹ میں ہووے تو اس عرصے میں تیار ہو کر ظاہر ہووے اقل مدت یعنے
کم دنا نہیں اگر تولد ہوا تو چھے مہینے اتفاق سے تمام علماکے ثابت ہی اور انتہا یعنے اگر زیادہ دنا نہیں تولد ہوا تو امام اعظم کے قول سے دو برس
اور شافعی کے قول سے چار برس تک ہی اور غالب و اکثر تولد کے دنان نو مہینے قمری ہیں تفسیر مواہب الرحمن میں ابن عباس سے روایت
کرے کہ مرد کا نطفہ جو سفید اور گدگرہ ہی عورتکے نطفے کے ساتھہ ملکر جو وہ پیلا اور پتلا ہی دونو سے پیدا ہوتا ہی بچہ اور مرد کے
نطفے سے بنتے ہیں ہڈیاں اور رگان اور وہ چیزان جو قوت بدنکا انہر ہے وہ تمام مرد کے نطفے سے علاقہ رکھتے ہیں اور عورتکے
نطفے سے پیدا ہوتا ہی گوشت اور چربی اور خون اور بال اور چمڑا وغیرہ مجاہد کی روایت سے مرد کا نطفہ سفید سرخی آمیز ہے اور عورتکا
سبز اور پیلا یعنے پستائی ہوتا ہی اور منی کیا کہ خلاصہ ہے چوتھے ہضم کا جو وہ انثیین میں نکلکر صلب میں باپکے وہ کیا بیت
یا نس ہیچ اور ماں کے سینے اور اطراف کے ہاڑ انہیں آکر رہتی ہی وقت ملاقاتکے کودتی ہی رحم میں عبداللہ بن السلام
سوال کیا حضرتسے کہ کیونکر بچہ کبھو باپکے اور کبھو ماکی شکل پر ہوتا ہی فرمایا اگر ماکی منی پیش دستی کرے اور غالب ہووے تو بچہ
شکل پر ماکے ہوتا ہی اگر باپ کی منی پیش دستی کرے اور غالب ہوئے تو بچہ صورت باپکی لیتا ہی انتہا فائدہ گوش کر

بندے تو کیا تھا کیا ہو گیا کھکار زور پکڑا گیا ہو کر مرینگا تو قطرہ ناپاک دو ناپاک رستے سے نکلا ناپاک جگہ میں بھلا بھولا حقیقت
تیری یہہ ہے اب غرہ کسبا بر علامتان قیامت کے بہت ہیں تھوڑے انمیں سے یہہ کہ اول پیدا ہونا آخری زمانیکے نبی کا حدیث
بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى یعنے بھیجے گیا میں اور قیامت مثل
اُن دو انگلیانکے جیسے ایک انگلی کے بعد دوسری ہے و دنیا میں بعد کوئی ڈرانے والا نبی نہوگا مگر قیامت جسکا آنا قرآن و حدیث
سے ثابت اُسمیں خدا کی آمان کہ بڑے غضب کا ہی قیامت کے دو حال ایک صدمہ صور کا ہی دوسرا حساب کیلئے جمع ہونا
اِنکا سبکا کفار حضرت سے کہتے خبر دے سچی کہ قیامت کب ہی اللہ فرمایا ای محمد یہہ بات کہہ میرے پر تو نکہو ل جنسا میں نکہو ل یہہ علم اللہ
ہی کو ہی میں ڈرانے والا ہوں جانو کہ قیامت سر پر ہی اور رسالہ منشاء حدیث مذہب مہدویہ میں حضرت مولوی قاضی
ارتضی علی خان صاحب مدظلہ لکھے ہے کہ اکثر روایتوں سے جو درمیان سنہ تیرا یا چند را سو ہجری کے مہدی آخرالزمان پیدا ہونگے چنانچہ
شیخ الاسلام ابن حجر اور سیوطی اور شیخ محمد برزنجی اور شیخ علی قاری الہروی وغیرہ اپنے کتابانمیں لکھے سو نشانیاں یہہ کہ
فسق و فجور اسلام کے شہرانمیں بہت ہوگا ہر طرف سے مخالفین کی ہجوم مسلمانوں پر ہوگی اور باطل مذہبان اور جھوٹے بانیان نا
جایز بدعتان اور امانت میں خیانت فاسقان اور کفار سے دوستی اور رہزنی زنا کاری بیرحمی اور خون ریزی ہوگی اور
اہل علم مار جاوینگے اور نیکانسے دشمنی کرینگے اور جاری ہوگا مسلمانوں میں حسد اور رشوت اور طمع اور بد اخلاقی اور غیبت
اور عیب چینی اور جھوٹی قسم اور گواہی اور ایذا دینا اور شراب پینا اور جوا کھیلنا اور عورتانسے عورتان اور مردان سے
مردان ملکر شہوت مٹاوینگے اور مردان عورتانسے لواطت کرنا اور فحش گوئی اور عورتانکا غلبہ مردانپر اور مردان عورتانکے
تابع ہونا اور مردان کم ہوکر زیادہ ہوگے عورتان یہانتک کے چالیس عورت ایک مرد سے لذت پانے والے ہونگے اور فرمایا آنحضرت
کہ زمانہ ایک آویگا کہ ہوگی ہمت آدمیانکی پیٹ اونکے اور حرص اُنکی متاع اُنکی اور قبلا اُنکا عورتان اُنکے اور دین اُنکا درہم اور دینار
اُنکے وہ لوگ بدترین خلق میں حصہ نہیں اُنکو نزدیک خدا کے اور لیئمان اور بخیلان بہت اور کریمان کم ہونگے اور مردان عورتوں
کی شباہت اور عورتان مردان کی شکل بناوینگے اور سوا نام خدا کی قسم کھاینگے یعنے خدا کے نام کو سرسری جانکر سر اور خون
اور نمک اور عمر وغیرہ پر اور سلام کرینگے آشنا پر یعنے دوست کو دیکھے تو سلام کرینگے مگر مسلمانی کی راہ سے ہر مسلمان پر نہ کہینگے
اور اپسمیں ملاقات کریتو سلام کی جاگا لیان کھیلینگے جیسا کہ اس زمانے میں سفلے اور اراذل بہت دوستی کے سبب ایک کو ایک
دیکھتے ہی گالیاں اُنکے ساتھ ملتے ہیں و فرمایا آنحضرت نے مسلمانوں پر وقت یک آویگا سلامت نہ رہیگا صاحب دین پر دین اُسکا مگر اُسپر ثابت رہیگا
جو بہاگے اس پہاڑ سے اس پہاڑ پر اور اس سوراخ سے اس سوراخ میں مانند روباہ کے یعنے معیشت کم ہونگے مسلمانی کے راہ سے
شخص کی موت متعلقین کے ہات پر ہوگی اسطور سے کہ اقارب کھانے والے معاش کی تنگی سے مرد کو لاکر کے تکلیف دینگے وہ ایذا پانا
اُسکے طاقت سے باہر ہوگا تب وہ ناچار ہوکر ایسے جاپو نمیں اپنکو لیجا دالیگا جو ہلاک ہوگا اور جاری ہونگی ماننا ایکی فرمانی
اور علم دینکا دنیا کے واسطے سیکہینگے اور بہت ہوگی بیحیائی اور ہر قبیلے کے اراذل سردار ہونگے اور عمدہ خدمتان نالایقوں کو ہونگے

اعلا ادنا پرور ہوگا اور ادنا اعلا کو ذلیل جانیگا اور آخر کے لوگ اوگلی امت کو بد بولینگی اور پیدا ہونگے عابدان جاہل و عالمان
بدعمل اور قاریان فاسق اور بیہودہ بکنے والے مسجدین اونچی اور مسجدین ویران کرینگے گھر آباد اور زنا کی اولاد بہت ہوگی اور شراب ہو
و باری ناچ و رنگ مین شغل رکھینگے اور اراذل علم سیکھکر افتی و قضاۃ کے خدمت پر آکے دلمین آئیگے سو ریکا حکم کرینگے اور رشوت
لیکر حق ڈبائینگے اور حاکم کمانے کے واسطے حرام کو حلال کہینگے اور قرابت مین محبت و ملاپ نہوگی بلکہ آپسمین کوہ ہوگا اور نجومی و رمالی کا کہنا کو
صحیح اور قضا و قدر کو جہوٹ جانینگے اور ریا اور حسد و بغض و نفاق بہت ہوگا اور بند ہوگی نیکی و صلاحیت کی راہ اور قریب امام پیدا
ہونیکے ایک شخص ہاشمی لقب انکا نفس زکیہ مکے مین درمیان رکن و مقام کے بیگناہ مارا جاویگا اور خلاف قاعدۂ نجوم کے رمضان
کے مہینے مین دو بار چاند گہن یکبار سورج گہن ظاہر ہونگے اور مکہ معظمہ و مدینۂ منورہ کی زمین پر بڑا جنگ ہوکر خون بہیگا اور سفیانی
دمشق سے نکلیگا اسکے ساتھ اکثر کعبۂ ونکے لوگ رہینگے وہ جزیرہ و قیصرہ پر جنگ کرکے ترک و روم و مصر و غیرہ پر غلبہ کرکے کوفہ و بغداد
مین داخل ہوکر قتل کریگا اطراف کے لوگ اور بنی ہاشم کو ستاوینگے مین بڑا تیر بارا چلیگا اور شفق کے سیر کی سرخی تمامی آسمان
پر پھیلیگی اور چمکاہٹ اور گرگڑاہٹ بجلی کی اور زلزلے اور طوفان و قحط اور زمین کا پھٹنا اور مرگ مفاجات اور وبا
طاعون ہونگے اور حرستان نامی نزدیک غوطۂ شام کے زمین مین اترجاویگا اور شاخ و ستارہ دار آسمان پر سے نکلیگی جو نوح کے
وقت اور ابراہیم آتش مین پڑتے وقت اور فرعون رود نیل مین ڈوبتے وقت اور یحییٰ بن زکریا مارے جانے وقت نکلی تھی
اور سوا اسکے بھی بہت علامت خدا کے غضب کے پیدا ہونگے بعضے لکھے کہ ایک وقت دفعتاً بتان تمام گر پڑینگے کچھ جو شی
والنا بھی ہوگی وہ علامت مہدی کے پیدا ہونیکی ہی اور شبیہ رہیگی آنحضرت کے تب فساد سفیانیکے عاجز آکر مسلمان
مہدیکی تلاش کرنے لگینگے تو امام علیہ السلام مدینے سے نکل کے مکے طرف چلے رہینگے درمیان رکن و مقام کے قطب و ابدال و صلحائے امت
انکو پہچانکے خلافت کی بیعت کرینگے اسوقت آسمانسے آواز آویگی هٰذَا هُوَ الْمَهْدِيُّ الْمَوْعُوْدُ فَاتَّبِعُوْهُ وَاَطِيْعُوْا اِلَيْهِ
یعنے یہہ خدا کا خلیفہ ہے پس متابعت کرو اسکی اور اطاعت کرو اسکی عام خاص اس آواز کو سنینگے پھر امام بعد بیعت کے منبر پر سوار ہوکر خطبہ و وعظ
و نصیحتا مین پڑھینگے اور مہدی اسم کنیت ہی اور سید ہین اولاد امام حسن علیہ السلام کے نام انکا محمد باپکا عبد اللہ ماںکا آمنہ تولد کی جا مدینہ اور
علم علم لدنی ہی امام احمد و ابن ماجہ کہے حقتعالی مہدیکو ایک رات مین صلاحیت اسکی دیگا بغیر استاد جو لوگ ویسے نتھے شیعہ کہے بچپن سے
معصوم ام ر پیدا ہوکر غار مین چھپے ہین دشمنانکے ڈر سے وآہ رے امام ہنوز امت مانا کی کڑوڑنسے باقی رہتے ہوئے خوف کئے تو آینده غلبے پر کفار کے
کیا نکلکر تلوار مارینگے ایسے ڈرالو تو ابد تک نہ نکلینگے قول انکا غلط ہی اور مہدی حیوانات کی بھی زبانان پہچانینگے وزیران بھی ہوگے جیسا کہ
اصحاب آنحضرت کے تھے عمر بیعت کے وقت چالیس برس کی اور سونیکے وقت اسی کی رہیگی جب دلیل امامتکی سچولی پر جا بیٹھینگے سوکھی شاخ زمین
مین بوینگے اسی وقت وہ تر و تازہ ہوکر پہولی پھلیگی جس عمارت و قلعے پر اللہ اکبر کی تکبیر کہینگے وہ گر پڑیگی جس پرند کو اشارت کرینگے
وہ ہات پر آ بیٹھیگا اور عدل ایسا ہوگا کہ باگ بکری ایکجا رہینگے سانپ بچھو کے ساتھ بچے کھیلینگے تو نہ کاٹینگے کوئی کسیکو ایذا نہ دیگا زمین سے اسقدر
برکت پیدا ہوگی کہ ایک من تخم سے سات سو من اناج ہوگا اور نیچے کعبے کے جو گڑے ہوئے گنجان ہین نکالینگے اور زمین تمامی خزاین کو باہر کردیگی

اور امام جدہر چلے ابر اُدہر سایہ کریگا اور مدد کے واسطے جبرئیل و میکائیل تین ہزار ملایک کے فوج سے ساتھہ ہینگے اور امام کے پاس تلوار
و علم و پیراہن رسول خدا کا ہوگا اور تمامی مذاہب ایک ہوگے کوی باطل نرہیگا اور ہر شکستہ دلکو مرہم اور بے مایہ مستغنی ہوگا اسقدر عالم
مال سے غنی رہینگے کہ کوی صدقہ نہ لیگا اور تین سو تیرا اقطاب و ابدال و اولیا کے ساتھہ موافق گنتی اصحاب بدر اور یاران طالوت کے ملایک کے
فوج کے سوا انکے سے نکلینگے تب درمیان راہ کے چو طرف سے لوگ گروہ گروہ آکر جمع ہونگے جب امام نکلینگے خبر سخر سفیانی کو پہنچیگی تو انبوہ لشکر کو فوج سے
جنگ کے لئے روانہ کریگا جبدم مکہ مدینہ کی بیچ قریب ذوالحلیفہ کے پہنچیگا حقتعالی اُسے زمین میں غارت کردیگا تب امام اپنی فوج ظفر موج
سے مدینے کو جاکر وہانکے حاکم کو جو سفیانی طرف سے رہیگا مع رفیق اسکے قتل کرینگے اور حارث سیاہ علم اور بارا ہزار سوار سے اور بنی عدی
بہت لشکر کے ساتھہ سجستان سے اور شعیب بن صالح پانچ ہزار سوار کے ساتھہ آکر کمک کریگا تب امام تو جلکو سفیانی کے قتل کرکے اکثر
عجم کے شہران چھین لیکر آخر سخر سفیانی کو بھی قتل کرکے قسطنطنیہ اور رومیان پر فتح پاوینگے اور وہانکے قلعے ہیبت سے آواز تکبیر کے
ڈھل جاوینگے اور سلیمان و ذوالقرنین کے مانند مشرق سے مغرب تک امام کا ملک ہوگا اور غار انطاکیہ سے تابوت سکینہ و عصاء موسیٰ و منبر
سلیمان نکال لیکر بہت قوت اور شوکت سے بیت المقدس میں رہینگے تب دجال یہ مال اور یہود کی بیٹا خراسان یا اصفہان کے طرف سے گدہے پر
بیٹھا ہوا نکلکر تمامی جہان میں فتنہ ڈالیگا فتح الرحمن میں لکھا امام شام کے طرف گئے بعد نکلیگا اور دجال اب موجود اور جزیرہ میں مقید ہے
نکلے بعد تمامی روے زمین پر چالیس روز میں تصرف کریگا پہلا دن ایکسال کا دوسرا مہینے کا تیسرا ہفتہ کا باقی کے دن ہمیشہ کے سریکے ہونگے اور جابجا
اُسکی زمین پر پانی یا ابر کی سی ہوگی اور رنگ اُسکا سفید اور جثہ بہت موٹا قد چالیس گز کا سر کے بال زنگیانکے سر کے پیچ کھاے ہوے اور ایک
آنکھ کا کانا سیدھی انگور کے دانے سی باہر نکلی ہوی رہیگی اسواسطے جو عاقلان سمجھیں ہے خدا نہیں اگر ہوتا تو اندہا نہوتا اور ماتھے
پر تین حرف ک ف ر لکھے رہینگے مراد اُس سے کافر یا کفر ہر شخص وہ حرفان پڑھیگا مسلم کے دجال کا فتنہ دفع ہونے سورۂ
فاتحہ اور کہف شب جمعہ اور دنکو اُسکے پڑہے تو پناہ ہی اور استدراجاں او موت و حیات شیاطین آدمیوں کے شکلوں سے آکر بتاوینگے
اور ہوا پر اُڑتے پرندونکو پکڑکر آفتاب پر بہونیگا ویران زمینوں سے خزانے نکالیگا اور سوکھے ندیانکو تر کو سوکھے کردیگا اُسکے
پاس دوزخ و بہشت ہوگی تابعدارونکو اپنے جنت اور مخالفانکو دوزخ میں ڈالیگا جو کوی اُسکی بہشت میں جاے و حقتعالی عاقبت
میں اُسے اپنی بہشت ندیگا اور جو کہ اُسکا تابع نہوکر دوزخ میں جاویگا تو اُسکے دوزخ سے کچھ آفت نپاویگا آخر میں خدا کی بہشت سے
سرفراز ہوگا اور وہ دریا میں جب جاویگا تو پانی کمر تک آیگا اسیطرح عجایب و غرایب کام کریگا اکثر کام اُسکے
شعبدہ بازان کے سریکے ہیں کہ حقیقت میں کچھہ اصل نہیں رکھتے شیخ اکبر سے کہا مارنا جلانا اُسکا کچھ اصل نہیں رکھتا اور تمامی
روے زمین کو اپنا فریفتہ کریگا سواے حرمین شریفین کے کہ فرشتیانکی نگہبانی سے نجا سکیگا اور امام قسطنطنیہ کو فتح کیے
سو ساتوین سال نکلیگا اور جب یہ مردود بیت المقدس کا محاصرہ کریگا تو مسلمانون کو مقابلے کی طاقت نرہکر کوہ
دخان پر پناہ لینگے تب عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ظہر کے اول وقت ہاتہان جبرئیل و میکائیل پر رکھے ہوے
آسمان سے اُپر شرقی سفید منارے مسجد دمشق کے صندلا دو کپڑونکے ساتھہ اُترینگے نور سے جمال اُنکے تمامی روے زمین روشن ہوگی آسمان سے

ندا آویگی لوای مومنو آن پہنچا فریاد رس تمہارا اُس وقت جاکر نماز پڑھکر مہدی کے کمک کے واسطے بیت المقدس کو جاوینگے تب امام صبح
کی نماز میں ہونگے بعد نماز کے پوچھینگے کہ دجال سے مقابلہ کرنے کیا چیز مانع ہی تمکو اور دجال دیکھتے ہی عیسیٰ کو بھاگنا چاہیگا تو
زمین تنگ کریگی عیسیٰ امام کے ساتھ اُسکا پیچھا کرکے نزدیک شرقی دروازے قلعہ لُدّہ کے جو شہر فلسطین شام کے ملک سے ہے نیزے سے
قتل کرینگے تب دنیا سے فتنہ مٹیگا بعدہ امام مہدی وفات پاوینگے عیسیٰ جنازے کی نماز پڑھکر بیت المقدس میں دفن کرینگے آتہا
سفینۃ النجات میں لکھے عیسیٰ آسمان سے چھوٹی ٹیکری پر اُترینگے سرخ لباس گل ارمنی کے سرکا بدنمیں اور ہاتھ میں عصا اور تازیانہ دجال
کو مارنے کے لئے رہیگا اور روغن لگے ہوے سر کے بال ہونگے جب مسجد اقصیٰ کو پہنچینگے اُسوقت امام عصر یا صبح کی نماز میں ہونگے اور آپ سے پیچھے ہٹنا
چاہینگے یا حضرت عیسیٰ امام ہووینگے مگر عیسیٰ اُسی امام کے تابع ہوکر موافق شرع محمدی کے نماز ادا کرینگے فتح الرحمن میں لکھے بعد قتل دجال
مہدی عیسیٰ کے پیچھے نماز پڑھینگے عیسیٰ جو اول مقتدی ہوے وہ کیسا جیسا آنحضرت عبدالرحمن کے پیچھے نماز پڑھے اور حسن حسین علیہ السلام
معاویہ کے پیچھے انتہا اور عیسیٰ حکم جاری کرینگے بموجب مذہب حنیف محمدی کے اور انکو آگاہی دین کی حکما پر آنحضرت کے روح شریف سے اور
کشف سے بھی ہوگی شیخ اکبر لکہے ابو مسعود سے عیسیٰ حضرت کے صحابی اور تابع اور اولیاے امت شریف کے خاتم ہوے یہ بات آنحضرت کے کمال
اور کرامت سے ہی کہ خاتم جسکی امت اولیا کا پیغمبر مرسل ہی اور عیسیٰ افضل ابوبکر سے اور ابوبکر دوسرے اولیاے امت سے افضل ہی بعضے
بولے ابوبکر خلافت رو سے عیسیٰ سے افضل عیسیٰ نبوت کے رہ سے ابوبکر انتہا اور عیسیٰ حقیقت میں پیغمبر مرسل بھی ہیں اور انکو ولایت
ہی دو حشر ایک پیغمبرانمیں دوسرا ولایتکی راہ سے اولیاے امت میں خاص لواے حمد کے نیچے جو مخصوص اولیاے امت کو ہی
آگے سب اولیاکے آدم کے زمانے سے آنحضرت کے زمانے تک اور تابع آنحضرت کے عیسیٰ و الیاس ہوگے اور دوسرے انبیا عام لواے حمد کے نیچے شیخ
اکبر عبداللہ بن عمر سے روایت کرے کہ عمر رضی اللہ عنہ نضلہ بن معاویہ انصاری کو جنگ کرنے کفار سے حلوان عراق کو
روانہ کرے تین سو سوار وہ فتح کرکے بہت غنیمت اور باندی غلام کے ساتھ وہانسے پھر آیکدن آخری وقت عصر کے نضلہ اپنے
ساتھیاں کے ساتھ ایک پہاڑ کے پاس غنیمت وغیرہ اُتار کے نماز کے واسطے جب آواز دئے اللہ اکبر کا تب آواز آئی پہاڑ سے کَبَّرْتَ
کَبِیْرًا یَا نَضْلَۃُ جب یہ کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر پہاڑ سے وہی مجیب کہا کہ کلمہ اخلاص کا ہی یا نضلہ جب یہ کہے
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تب وہ کہا یہی دین ہے آخری زمانے کے پیغمبر کا جو عیسیٰ مجھے خبر دیا تھا اُسکی بعد قیامت ہی جب حَیَّ
عَلَی الصَّلٰوۃِ کہے وہ کہا طُوْبٰی لِمَنْ مَشٰی اِلَیْھَا وَوَاظَبَ عَلَیْھَا جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تب وہ کہا
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَجَابَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ الْبَقَاءُ لِاُمَّتِہٖ جب یہ کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تب وہ کہا
کَبَّرْتَ کَبِیْرًا جب یہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تب وہ کہا اَخْلَصْتَ الْاِخْلَاصَ یَا نَضْلَۃُ فَحَرَّمَ اللّٰہُ
جَسَدَکَ عَلَی النَّارِ راوی کہتا ہی نضلہ اذان سے فراغت پاکر بعد ہم سب کھڑے ہوکے کہے تو کون ہی ای مجیب خدا بخشے تجھے
آیا فرشتہ ہے یا جن ہے جیسا کہ آواز سنایا ویسا جسم بھی بتلا تب یکایک پہاڑ سر سے شق ہوا اُسمیں سے ظاہر ہوا
ایک شخص سفید سر و داڑھی نہایت روشن تھا پرانا جامہ صوف کا بدنمیں اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہم تمام جواب

دیئے علیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ اور پوچھے تو کون ہی کہا نام زریب بن ثملا و رضی اللہ عنہ وصی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
کا کہ رکھا ہی مجھے اس پہاڑ میں اور دعا کیا میری عمر دراز ہونے اور قایم رہنے اپنے آسمانسے اُترنے تک وہ قطع کریگا صیبر کو اور توڑیگا
صلیب اور بہت بیزار ہوگا بد اعتقادونسے نصارا کے اور پوچھا نضلہ سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہوئے کہا وفات پائے
محجیب سنکر ایسا رونے لگا جو اشک سے اُسکی داڑی بھیگ گئی پھر پوچھا اُنکا قایم مقام کون ہی کہے ابوبکر بعد اُنکے عمر ہیں
کہا محجیب اے سعود نہیں قطع ہوی دیدار آنحضرت کی ہمسے اور کہو عمر کو میری طرفسے بعد سلام کے یہہ خصلتونسے جو تمکو خبر دیتا ہوں
جب ظاہر ہوگے امت پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تب بہاگنا لازم ہوگا کہ مردان عورتونسے بے پروا ہونگے لواطت سے اور عورتیں
مردونسے اور نسبت کیے جاوینگے اپنے غیر نسب میں اور نسبت اپنیکو دینگے غیر لڑکونسے اپنے اور بڑے اپنے چہوٹونکو نہ بخشینگے اور چہوٹے
بڑونکا وقار نکرینگے اور خدا کے حکم انکو چہوڑ دینگے اور عالمان و دانشمندان علم واسطے درہم ودینار کے سیکھینگے منبر انکو لنبے بناوینگے قرآن
کو سونے روپے سے بھرینگے مسجدونکو نقش و نگار کرینگے رشوت لینگے اور دینگے عمارات بلند اور استوار بناوینگے اور خواہش
نفسانی کے تابع ہوگے دین کو دنیا کے واسطے بیچینگے لڑائی سے دلیں خشمناک رہینگے خونریزیکو سہل جانینگے اور پیتان
گراوینگے سود کہاوینگے فخر وغنا عزیز ہوگا اعلی شخص تعظیم کریگا ادنی کی عورات سوار ہوگے زینون پر یہہ کہا سو
وہ محجیب غیب ہوگیا **دابۃ کا بیان** تفسیر مواہب الرحمن میں سے لکہے کہ حدیث مین آیا دابۃ الارض حیوان یک ایسا نکلیگا
جو اونچا ساٹھ گز کا ہوگا اور ہات پاؤں اور پیلے بال ہوگے سر بیل کے سر کا آنکھیں سور کے سینگان ہرن کے گردن
شتر مرغ کی سینہ شیر کا رنگ تیندوے کا خالی جائے بلی کے مانند دُم بوکڑ کی سُم اُونٹ کے دو گرہ کے بیچ کا عرصہ بارا
ہاتہ آدم علیہ السلام کے ہاتہ سے ہوگا سر بلند یعنی ابر اور آسمانکی چونٹی تک پہنچیگا ابوہریرہ کہے کہ اُسمیں تمام دنیا کے رنگان ہوونگے دونوں
سینگونکے بیچ میں عرصہ تین کوس کا رہیگا حسن بصری کہے کہ اُسکا نکلنا تین دن میں تمام ہوگا آنحضرت فرمائے کہ دابہ پہلے مسجد حرام سے
نکلیگا دوسری روایت ہی یمن کے اطرافسے نکلکر دیر تک وہان رہیگا پھر غیب ہوکر نکلیگا مسجد حرام میں لوگ وہاں کے دیکھکر
ہولناک اور دہشت زدے ہوگے بعضے کہے دابہ اول یمن کے اطرافسے نکلکر پھر غیب ہوگا پھر حجاز کے جنگل سے نکلکر غیب ہوگا
پھر نکلیگا درمیانسے رکن و صفا کے ابوہریرہ کہے کہ آنحضرت فرمائے اس دابہ کے پاس انگشتری سلیمان کی عصا موسی کا ہوگا اُس عصے سے مومنکا
منہہ روشن کریگا اور انگشتری سے کافر کے منہہ پر نشان اُٹہاویگا بعد کہیگا ای فلانے تو جنتی ہی ای فلانے تو دوزخی ہی نجات
میں آیا کہ قیامت کی نزدیکی کی اول علامات آفتاب کا نکلنا ہی مغربکے طرفسے اور ضحا کے وقت دابہ کا نکلنا اور یہہ پہلا نشانیکے
بعد دوسرے نشانیان بغیر دیر کے پیدا ہوتے چلے آوینگے انتہا **ذکر یاجوج وماجوج کا** صاحب سفینہ تفسیر مین لکہے یاجوج
وماجوج دونو نام عجمی ہیں اور بعضے قول سے عربی دونو گروہ یافث بن نوح علیہ السلام کے اولاد سے ہیں اہل تواریخ کہے نوح
علیہ السلام کو تین بیٹے ایک سام وہ باپ عرب و عجم و روم کے یعنے نوح علیہ السلام انکو وہ ملکان دیں روانہ کیے وہ وہاں رہے اُنسے اولاد ہوے
اِسیطرح دوسرے حام کہ وہ باپ ہند و حبش و نوبہ کے تیسرے یافث وہ باپ ترک و خوز کے یہہ گروہ ایک تہائی آدمیانسے اور

نام تمام خوزستان و سقالیہ کا انہیں نام گروہ ایک کا ہی یاجوج و ماجوج سے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما کہے یاجوج و ماجوج
دس حصہ ہیں باقی بنی آدم یکحصہ حدیث مرفوع میں آیا یاجوج ایک امت و ماجوج یک امت ہر یکسے چہار ہزار امت ہیں
اور ہر شخص اُنسے ہزار فرزندان جنتا ہی وہ بچے بڑے ہو کر ہتیار باندہنے کے قابل ہوئے بعد یہہ مرتا ہی یہہ سب اولاد
سے آدم کے ہیں دنیا میں پھرتے ہیں زمیں کو ویران کرنے سب تین قسم کے ہیں اول قسم کے لوگ ایکسو بیگن کے اونچے ہیں دوسرے ایک سو
بیگن کے اونچے اور موٹے برابر ہیں بعضے کہے کہ اُنکے دانتاں اور ناخناں پھاڑ کھانیوالے جانور انکے مانند ہیں وہ دو نو گروہ سے
کوی پہاڑ اور فولاد بسر نہیں آسکتا تیسرے قسم کے لوگان کے کانان اتنے چوڑے ہوتے ہیں جو ایک کو بچھا لیتے دوسرے
کو اوڑتے ہیں اگر سامنے انکے ہاتی یا جنگلی سور یا دوسرے جنگلی جانور جیتے یا مر آوین تو کھا جاتے ہیں جب یہہ نکلینگے
جہاں نہیں اگر سامنا انکے لشکر کا جسے ہراول کہتے ہیں شام میں ہوگا تو پیچھا جسے چنڈ ول اور بھیر کہتے ہیں خراسان میں
رہیگا اتنا بڑا لشکر ہی شرقی طرف کے تمامی نہر انکا پانی پی جاوینگے اور تھوڑی خلقت نادر بہت چھوٹے قد اور چیتے والی ہوتی ہے
کہ ایک بالشت سے زیادہ اونچے نہیں ہوتے یہہ لوگ دابۃ الارض کے سوا ہیں کہ وہ انکے آگے ہی نکلیگا کعب کہے کہ آدم علیہ السلام کے فرزند نہیں یہہ چھوٹی
قسم کے نادر ہیں حقیقت یہہ کہ یکروز آدم علیہ السلام کو نیند میں احتلام ہو کر وہ نطفہ خاک میں ملا اللہ تعالی اُس نطفے سے پیدا کیا یاجوج و ماجوج کو
وہ نزدیک ہیں بنی آدم سے باپکے سبب سے نہ ماکے طرف سے جب یا کہ سیند ر بھایان اصلاح یہہ فساد یا نکا ذوالقرنین سے ہوا وہب بن
منبہ کہے کہ ذوالقرنین مرد یک تھے روم سے کسی ایک بوڑھی کے فرزند جب بالغ ہو کر بہت پرہیزگار ہوئے انکو خدا کہلا بھیجا کہ تمکو
بھیجتا ہوں میں ایسی امت پر کہ زبانان جنکے طرح طرح کے ہیں اُن امت سے دو گروہ ہیں ایکنے دیک جا غروب ہوتا آفتاب کے رہتی ہے نام
اُسکا ناسک دوسری نزدیک جا نکلنے آفتاب کے نام منسک سوا اُسکے دو گروہ ہیں ایک سیدھے طرف زمین کے نام ہاویل دوسرا
بائیں طرف زمین کے نام تاویل باقی کے امتاں درمیان زمین کے ہیں تب عرض کرے ذوالقرنین یارب کس قوت و لشکر و زبان سے انکا مقابلہ کرونگا
جواب دیا خدا نے کہ قوت و طاقت و زبان و زور بازو دونگا اور تجھے ایسا پہناؤنگا ہیبت لباس جو کوئی نہ ڈرا سکے اور تابع کرونگا نور
و ظلمت کو جو تیرے لشکر کے ساتھ رہے نور آگے آگے رہنمائی کرے اور ظلمت پیچھا پیچھے تب ذوالقرنین مغرب طرف چلے ناسک پر وہاں ایسی
خلقت تھی جنکا حساب خدا ہی جانے تب اندہیری کو حکم فرمائے انکو گھیرے تو دعوت کرے اسلام کی تب ہو کر قبول کرے باقی سر پھیرے
اُسوقت انکے گھر اندہیری بھر گئی اور پسینا انکو گرم کر دئے تو ناچار قبول لے لیس اُنسے بڑا لشکر تیار کرکے مغرب سے چلے اسطور پر کہ نور انکو آگے آگے
کھینچتا تھا اور ظلمت پیچھے سے ڈھکیلتی تھی بعد اُسکے جا پہنچے سیدھے طرف زمین کے ہاویل کی گروہ پر انکو بھی اپنے تابع کرکے آگے بڑھے اور پہنچے
گروہ منسک کے نزدیک جا طلوع ہوتا آفتاب کے انکو بھی مسلمان کرکے لشکر میں داخل کرلئے بعد متوجہ ہوئے بائیں طرف زمین کے تاویل کی گروہ
پر انکو بھی مسلمان بنا لشکر میں داخل کرکے چلدئے وہ گروہاں پر جو زمین کے بیچ میں رہتے تھے ترک کے آخر تک تب وہاں کے نیک لوگان نے
کہے کہ درمیان یہہ دو پہاڑ کے خلقت ایک ہی مانند پھاڑ کھانے والے جانوران کے جو ملے اُسے کھا جاتے ہیں سانپ بچھو اور ہر جاندار
چیز کو نوش جان کرتے ہیں پیدائش میں کثرت سے یقین ہی کہ تھوڑے دنانین تمامی زمین کے مالک ہو جا کر فساد کرینگے نام انکا یاجوج

و ماجوج ہی اور ہم اپنے مالوں سے انکو خراج دیتے ہیں تا ہمارے انکے بیچ سد ایک ایسا بناوے جو وے اگر ہمکو نہ پہاڑ کھا سکے ذوالقرنین کہے خدا نے
جو مجھے دیا بس ہے محتاج نہیں تمہارا مگر تمہارے امن و خوبی کے واسطے کمک کرو آدمیاں اور کاماں اور ہتیاران اور آہلے سے تا دیوار
ایک بنا کروں وہ قبول کرے حکم فرمائے کہ لاؤ نزدیک میرے بڑے بڑے ٹکڑے لوہے کے اور تانبے کے اور لاؤ موٹے کوئلے اور بندے لکڑیاں
وغیرہ اور کہود و پایہ زمین میں پانی تک اس پہاڑ سے اس پہاڑ تک جب تیار ہو چکا تو بھر دیا پایہ لوہے اور تانبے اور کوئلوں سے پھر بلند
کرو دیوار لوہے کے ٹکڑے اور تانبے سے اور اطراف اسکے لگاؤ لکڑیاں بندے اور موٹے کوئلے اور بھونکو آتش لوہاروں کے بھتوں سے جب وہ
لوہے کے ٹکڑے سب سرخ ہوئے اور تانبا گلکر جھگیا مانند گچ کے تب تیار ہو گئی دیوار صاف و ہموار مانند آئینے کے نہایت سخت بلند میں دو سو گز
اونچی عرض میں پچاس گز کی چوڑی بعضے قول سے بلندی اس سے بھی زیادہ ہی جانین کہ وہ سد ذوالقرنین کی خرق عادت سے ہی کیونکہ ویسی
آتش کے نزدیک ٹھہر کر پھونکنا آدمیاں کی مقدور سے باہر ہی مگر خدا کی نگہبانی سے اور ویسی گرہ جو لوہا چاب جاتی اور پہاڑ اکھاڑ
دیتی اس دیوار میں اپنے دانتان مارتی ہی گھسانیکو اگرچہ گھستی ہی بھر پور ہو جاتی ہی اور اس دیوار کی بلندی و صفائی سے کوئی چڑھ
بھی نہیں سکتا فرمائے ذوالقرنین خصوص اس دیوار کے نزدیک رہنے والوں پر یہہ بڑی نعمت خدا کی ہوئی اور بھی تمامی اہل زمین پر قیامت کے
قریب وہ دیوار توڑ کر نکلینگے یاجوج و ماجوج انتہا فتح الرحمن میں ذکر کئے حقتعالی عیسی علیہ السلام کو خبر دیگا میں ایسے بندونکو پیدا کیا ہوں
جنکے قتل پر کسیکو طاقت نہو مومنین کو طور پر پناہ دینگے تب سد توڑ کے نکلینگے یاجوج و ماجوج وہ جزیرہ طبریہ پر پہنچینگے تو تمامی پانی
وہانکا پی لینگے جب بیت المقدس کے پہاڑ تک پہنچینگے قصد تمامی اہل زمین کے مار ڈالنیکا کرینگے مگر مومنین عیسی کے ساتھ امن میں رہینگے
بعدہ اہل آسمانکے مار ڈالنیکے ارادے سے تیران پھینکینگے تب حقتعالی وہ تیر انکو لہو میں تر کرادیگا اور مومنوں کو انکے محاصرے کے سبب سے کھانا نہ مل سکیگا
تو عیسی علیہ السلام صحابہ کے ساتھ دعا کرینگے حقتعالی قبول کرکے یاجوج و ماجوج کی گردنونمیں دانہ ڈالیگا وہ کیا اونٹ اور بکریونکی ناک میں جو
ڈالتے ہیں وہ دانہ گردنونکو کھا جاویگا تمام ایکوقت ہی مر جاوینگے جب عیسی مع اصحاب میں پر آوینگے تو ایک بالشت کی زمین مردونسے
خالی نہ پاوینگے اور دعا کرینگے تو اللہ بڑے پرندونکو بھیجیگا کہ جنکے گردنان بختی اونٹونکے سے ہونگے تمام وہ مردونکو جب
جا کہ حکم ہی لیجا کر ڈالینگے نام اس جاگہ کا نہبل ہی اور مسلمانان سات برس تک انکے تیر و کمانان جلاتے رہینگے بعدہ برسات ایسا برسیگا کہ تمامی
زمین آئینے سی پاک و صاف ہوگی اور زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے میوے اور نعمتانکو باہر لا تب ایسی برکت ہوگی کہ دودھ ایک اونٹنی
کا بڑی جماعت کو اور ایک گائی کا قبیلے کو کفایت کریگا اور مسلمانان نہایت عیش میں رہینگے جب اللہ تعالی ریح طیب یکو ریح بارد
بھی کہے انکے بغل کے نیچے سے پیدا کریگا وہ باد تمامی مومنین کے روحکو قبض کریگا مگر بہت بدان رہینگے ایسے بدون پر قیامت
قایم ہوگی تب حروف قرآن سے جبرئیل اٹھا لیجاوینگے اور مسلم کہے کہ وہ باد شام کے طرف سے چلیگا تو جنکے دل میں ذرے برابر خیر و ایمان ہے وہ بھی
مر جاوینگے عبد اللہ بن عمر کہے عیسی زمین پر آکر نکاح کرینگے بچے بھی جنینگے اور چالیس یا پانچ برس کے بعد وفات پاکر دفن ہوینگے جو ایک قبر کی جاگہ
باقی ہی مقبرہ متبرکہ میں آنحضرت کے وہ گھر ہی دو نبیان اور دو ولیون کا اور حشر کے دن آکر کھڑے رہینگے آنحضرت و عیسی
ایک مقبرے میں درمیان ابوبکر و عمر کے بعضے کہے داہنے ہاتھ سے ہات پکڑینگے ابوبکر کا بائیں سے ہات پکڑینگے عمر کا بعد اٹھینگے

سبھی اور عیسیٰ کی حیات تک مسلمانان پر خوشحالی رہیگی بعد وفات کے چندے مسلمانان اپنے طور پر رہینگے بعد بگاڑ شروع ہوگا ایسا کہ اہل حق
تنگ ہوگے اور موت انکی جلد آئیگی ایک لڑکا ایسا پیدا ہوگا کہ وہ خاتم الولادت ہوگا پھر تولد وتناسب موقوف ہی یہانتک
مسلمانان نابود ہو جاوینگے کہ زمیں پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا اور کوئی قطب وولی سے باقی نرہیگا سواے کفار کے وہ مانند
چارپایانکے حصلت رکھینگے اور بت پرستی کرینگے ابو ہریرہ کہیے نہ قایم ہوگی قیامت جبتک نہ نکلے آفتاب وماہتاب مغرب سے تب تمام
لوگ ایمان لاوینگے پر فایدہ نہ دیگا کہ دروازے توبہ کے بند ہوگے پھر گھبراہٹ لوگونکو ہونے لگیگی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فَاِذَا
بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ كَلَّا لَا وَزَرَ
اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِنِ الْمُسْتَقَرُّ یعنے تو ایکدن ہوگا جبکہ چمکینگی انکہیں یعنے خیرہ ہونگے اور گہن کہاجایگا چاند اور کہیا
ہوجاینگے سورج وچاند خلاف عادت کے تو کہینگے گھبراکر آدمیان یہہ کیا بلا آنے والی ہی آجکا دن کہان ہے بہاگنے کی جگہہ فرماتا ہی
اللہ ہرگز نہیں ٹھکانا نہ پناہ مگر تیرے پالنے والے کے طرف ہی اسدن ٹھکانا اور قیامت کے دن کا حد دوسرے صور سے فیصلہ ہونے تک ہی کیونکہ دوسرے
روز یا شب وہان سطلق نہیں مسلم سے روایت آئی بعد نکلنے آفتاب کے مغرب طرف سے زمانہ ایک ایسے طور پر گذریگا بعدہ آتش ایک پیدا ہوگی
مشرق سے تو لوگ بہاگے گے مغرب طرف اور یہہ انکو وہ لوگ ٹھہرینگے آتش ٹھہریگی جب چلے تو وہ بھی چلیگی یہانتک کہ تمامی خلق
کو اکہٹا کریگی اور کہتے ہیں کہ اول جو حشر کریگی آدمیانکو وہ نار ہی شاہ عبدالحق دہلوی لکھے اگر نصیحت پاینگے آنکھونسے دیکھے
تو ہر روز قیامت کا ہی وہ کیا جب شام ہوئی تو آدمیان وحیوانان کے دلامیں وحشت وخوف پیدا ہوتا ہی کہ سب اپنے اپنے
گھر و نمیں پوشیدہ ہوتے ہیں جب رات ہوچکی سوجاتے ہیں گویا مرگئے اور نابود ہو علامت پہلے صور کی ظاہر ہی اسکے جب صبح
ہوئی تمام یکایک ہشیار ہوکر چوطرف پراگندہ ہوتے ہیں اس سے علامت دوسرے صور کی عیان ہی جس سے پھر پیدا ہوگے اخبار و
آثار قیامت کے مخبر صادق سے بہت آئے اندیشے سے طول کلام کے تھوڑے پر اختصار کیا دسوان باب صور و قیامت و
حشر و مواقف حساب وکتاب وغیرہ اور شفاعت وحوض کوثر و دوزخ و بہشت و
اعراف ورویت کے بیانمیں حقتعالیٰ حکم کریگا اسرافیل کو صور پھونک وہ مانند قرنے کے ہوگا جسے ہندمیں نرسنگا کہتے
ہیں چوڑائی اسکے دایرے کی مقدار تمامی زمین وآسمانکے ہی لنبائی خدا جانے اسمیں یک چال ہی جسمیں سوراخان ہیں جو جو اسکا مزا
چکنے والے ہیں انکے نامان اسمیں لکھے ہیں جب حکم ہوگا اسرافیل کو اب پھونک وہ پھونکتے ہی یکایک سب جٹ پٹ مرجاینگے مگر وہ
چیزان جو اللہ چاہا ہی ہیں جنکا ایک لمحہ ہلاک ہوکر پھر باقی رہینگے فتح الرحمن میں لکھے روحان اور حورعین کو موت نہیں مگر
یہہ ہوشی شہید اسمیں شریک ہی انتہا بعد پہلے صور کے اللہ تعالیٰ جبرئیل کو پوچھیگا کوئی میرا نام لینے والا ہی عرض کیئے زمین
کے پردے پر کوئی باقی نہیں تب حکم ہوگا عزرائیل کو کہ جبرئیل کا روح قبض کر بعد میکائیل بعد اسرافیل کا بعد عزرائیل سے پوچھیگا
کوئی میرا نام لینے والا ہی عرض کرینگے ای اللہ تو موجود ہی اور ایک میں بندۂ فانی تو حکم ہویگا اپنی روحکو آپ قبض کر
تو اپنی روحکو آپ ہی قبض کرینگے تو سختی جان نکلنے کی تب سمجھینگے پھر چالیس برس کے بعد حقتعالیٰ اسرافیل کو زندہ کرکے حکم دوسرے

بار صور پھونکنے کا کریگا تب تمامی مردے گوروں سے نکل آوینگے جیسا خستہ و سوختہ زمین سے برسات کے بعد گھانس اوگتی ہی شیخ اکبر
لکھے جب قبر سے نکلے تب بعضے کہینگے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بعضے بولینگے مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا بعضے کہینگے سُبْحَانَ مَنْ
اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ غرض ہر یک اپنے عمل کے موافق کہینگے کیونکہ نظر کرتے حال قیامتکا قبر کے
حال کو نیند سمجھینگے اور حال قبر کے نظر کرتے دنیا کا حال مانند نیند کے ہی اور اسرافیل کے صور میں اسقدر سوراخان ہیں کہ جسقدر
ارواح جن و انسانکے ہیں پس ہر روح اپنے سوراخ سے پھونکے جاکر اپنے بدنمیں داخل ہوگا تفسیر میں آیا بعد دوسرے صور کے اسرافیل ندا
کرینگے بیت المقدس سے کہ ای سوکھے پراگندے ہاڑان والی گوشتہا ریزہ ریزہ و بوسیدہ اٹھو چلو طرف زمین محشر کے تب تمام مردگان اٹھ کر جلدی آوینگے
اتہا روایت ہی کہ تخم آدمیکا کمر کے منکے میں ہی نام عجب الذنب اسکو خاک نہیں کھاتی رکھتے ہیں گھانس کے مانند اس سے پیدا ہوا اوگے اور تمام
جانوران پرندے چرندے درندے چیونٹیان سب اٹھینگے تا قصاص ایک کا ایک سے لیں اظہار صفت عدالت الہی کی اور کیفیت زجرہ
قبر کی آیت وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ
اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ یعنے جبکہ پھونکینگے جانگا صور میں توگر پڑینگے بیدم ہونگے اور بعضے بیہوش جو کوئی کہ
آسمانان اور زمینان میں ہیں مگر وہ کوئی رہینگے جو اللہ نے چاہا ہی وہ کون پیغمبران و انبیا و اولیا و صدیقان و
شہیدان و ملایک مقرب معہ حاملان عرش و نگہبانان جنت و دوزخ و کہ مستثنا و قبور انبیا وغیرہ کہ ایک آن تھلکے میں پھر پیدا ہونگے
خصوصا حیات النبی کہ طبیعت کے ضبط جسد سے بحال رہینگے پھونکا جائیگا دوسرا بار صور تب یکبیک اٹھ کھڑے ہونا ہی قبر سے نکلکر دیکھتے
رہینگے حال آیت يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنے جسدن
بدلائی جائیگی یہہ زمین دوسری زمین سے نام اسکا ساہرہ کم و بیش نہ رہینگے پہاڑ اور گڑھے بلکہ بلکل صاف و ہموار شرق سے مغرب تک ایک
صحن اور نمود یہ کہ فنون حصا اس سے زیادہ ہوگے اور خونریزی اور بدکام اسپر نہ ہو ہونگے بعد اسکے یہہ زمین کوٹے جاکے غبار پراگندہ
ہوگی اور پہاڑان مانند گرتے ابر کے پراگندہ ہوکر اڑینگے اور آسمانان پھٹ کر لپیٹ جائینگے مانند ورقان کتابکے بعد انکا جسم سوکھنے روئے
سیر کا گلکر پانی ہو جائیگا اور شکلان بدل جائینگے بعدہ آسمانان کرسی عرش تک بہشتان اور باغان ہوینگے اور زمینان دریا تمام
آگ دوزخکی ہوگی شعلہ یا رنگی ستارے بے نور و بدحال ہوگے اور ظاہر ہوگا پروردگار واحد قہار یعنے حکم اسکا سایہ یا نونمیں سفید ابر
آیت فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ یعنے بیچ اس روزکے جو مقدار پچاس ہزار سالکا ہے دنیا کے سالوں سے یعنے قیامتکا دن پچاس ہزار سالکا ہے
اور قول سے امام حسن بصری کہ و عطا و ابو سعید خدری کے درازی قیامتکے دنکی اسقدر کفار کے عذاب کے لیے ہی مومن واسطے حساب کے
کیونکہ حقتعالی اسرع الحاسبین ہی تھوڑے میں ظہر و عصر ما بین کے وقت تک یاد دنیا کے آدھے دنمیں اولین و آخرین کا حساب لیگا روایت ہے کہ
حقتعالی فرمایا اگر فرشتے یا جن و انسان حساب لیتے تو زیادہ پچاس ہزار برس سے لگتے میں تھوڑے وقت میں فراغت پاونگا شیخ الرحمن
میں لکھے ہیں ابو نعیم ابن عمر سے روایت کئے اول آنحضرت ابو بکر و عمر کے دوسری روایت میں عمر کے بعد عثمان کا نام بھی آیا ہی پس اٹھیں
اٹھکر بقیع کو جائینگے تب وہ لوگ اٹھینگے بعد اہل مکہ کے واسطے منتظر رہینگے آکر ہمراہ ہو تک بس مبعوث ہوگے اہل حرم میں طبرانی

سے روایت کیے کہ انبیا قبروں سے نکلکر چارپایوں پر سوار ہو محشر میں داخل ہونگے وہاں نور کے منبر ان پر بیٹھینگے اور صالح اپنے ناقے پر حضرت
براق پر حسن حسین و بلال بہشتی ناقوں پر سوار ہونگے بلال جب اذانین وہاں حضرت کا نام شریف لینگے تو سبہی خلق اولین
و آخرین گواہی دیگے اُسکی گواہی قبول ہوگی جو دنیا میں دینے تعظیم کے ساتھ مع صفاتکے اقرار کیا تھا بخاری و مسلم روایت کرتے
فرماتے آنحضرت تم لوگ برہنہ پا و بدن اُٹھوگے سوال کیئے عایشہ کہ کیا عورتان اور مردان ملے ہوئے رہینگے جو ستر بعضوں کا
بعضے دیکھیں فرمایا کے شان اُسدن کی سخت ہی کسیکو کسیکے ستر دیکھنے کی طاقت نہوگی ہر یک اپنے حال میں مبتلا رہیگا شیخین
ابن عباس سے بھی یہی روایت کرتے اور کپڑے تمام خلایق میں اول ابراہیم پہنینگے اور آنحضرت تو فضل میں سب سے کہ اول تمام
کے ختنہ کیئے گئے ہو جیسا کہ پیدا ہوے ویسا کفن سے اُٹھینگے اور معلوم ہوتا ہی کہ ابراہیم کے ساتھ دوسرے انبیا بھی کپڑے
پہنینگے بعضے روایت میں آیا کہ کفنوں سے اُٹھینگے واللہ اعلم نیکان پاس نیک عمل خوبصورت بنکر آکے سلام کریگا تو
صاحب عمل پوچھیگا تو کون ہی کہیگا میں تیرا نیک عمل ہوں جو دنیا میں مجھے اُٹھایا تھا آج مجھپر سوار ہو تا لیجاؤں تجھے
محشر میں اور سرپر سایہ ہوگا دہوپ اثر نکریگی خدا پوچھیگا اس عمل سے کیا چاہتا ہے عرض کریگا میرے صاحب پر نظر عفو و رحمت کر
تب حکم ہوگا بخشو اور خلعت دو اُسکے سرکی تاج جو موتی رہیگا اُسکی روشنی کتنے دور تک پڑیگی پھر وہ عمل عرض کریگا ای کریم یہ شخص
مشغول ما بنا کی خدمت میں تھا پھر حکم ہوگا کہ اُنکو بھی خلعت سے سرفراز کرو اور جو لوگ کہ قربانی کرے ہیں خدا کی راہ میں وہ اُسدن
اُنکی سواری اُٹھا دینگے اور بدان پر بد عمل ڈراونی چہرے سے آکر کہیگا تو مجھے دنیا میں ضایع کیا اور سوار تھا آج تجھپر سوار ہو محشر
میں کھینچ لیجاتا ہوں امام احمد روایت کرے جو کہ قرآن شریف پڑھکر بھولے اور ابن ابی حاتم ابی درداسے روایت کرے جو
کہ بیعت سے پھرے قیامت میں وہ وہ نو جزام کے مرض سے اُٹھینگے اکثروں پاس امام و سلطانکی بیعت سے پھرنے والا مجزوم
ہے اور صوفیہ کرام کے قواعد سے مرید اپنے پیر سے پھرنا اشد تر بدی ہے اور دو شیخ سے بیعت کرنا جواز نہیں اور کفار اندھے
اُٹھینگے بعضے روایت سے رفضا و جبریہ و قدریہ و سود خوار وغیرہ سور اور گدھے اور دوسرے حیوانوں کی صورت سے اُٹھینگے شیخ
اکبر لکھے کہ اہل کشف رفضا کو سور کی صورتسے دیکھے ہیں انتہا ترمذی و نسای عبد اللہ بن عمر سے روایت کرے کہ متکبران
اور مغروران چیونٹیا کے قدر آدمی کی شکل سے اُٹھینگے تا کہ ملے جاوین پاوانین تفسیر مواہب الرحمن میں لکھے کہ پوچھے آنحضرت سے حشر
کی کیفیت تو فرمانے لگے روتے ہوے لوگ میری امت کے اُٹھینگے اپنے اعمال کے موافق دس طور سے بعضے اُٹھینگے بندروں کی
صورت سے بعضے سوروں کے مانند بعضے اُلٹے لٹکے ہوے کہ سران نیچے اور پاوان اوپر اور منہہ اُنکا زمیں پر کھینچا جایگا بعضے اندھے
بعضے گونگے اور بہرے بعضے اپنے زبان چابتے ہوے زبان اُنکی منہہ سے باہر نکلکر سینے پر لٹکے رہینگے اور پیپ منہہ سے ایسا نکلتا رہیگا جو
اہل محشر تمام کراہت کرینگے بعضے پاوں ہات کٹے ہوے بعضے آتشی دار پر لٹکے ہوے رہینگے بعضے سخت بدبو کے ساتھ
اُٹھینگے بعضے کپڑے آتشی پولادکے سراپا پہنے ہوے اُٹھینگے اول کی گروہ کون جو کہ چغلی خور تھے دوسرے حرام خوار
ہیں تیسرے سود خوار چوتھے جبر کرنیوالے لوگوں پر پانچویں وہ جو اپنے کسے ہوے کاموں پر تکبر اور ستم کرنیوالے چھٹے

عقلمندان اور واعظان اور قصہ گویان ایسے جو عمل اُنکا خلاف اُنکے کہے تھا ساتوین ہمسایگانکو ایذا پہنچانیوالے آٹھوین
بادشاہان اور امراکے نزدیک لوگونکے نقصان و بدی میں سعی کرنیوالے نوین اپنے خواہشان و لذتان میں
پیسا خرچے مگر زکوٰت اور صدقات جو حق اللہ تعالیٰ کا ہے نہ دے دسوین وہ لوگ جو تکبر اور فخر و تبختر دنیا پر کیے

انتہا یعنے یہ کرامت آنحضرتکی دنیا مین مسخ ہوگی اور یہہ حکم آخرتین ہے **موافق و حساب کتاب کا بیان**

کا بیان شرحین سفینہ کے ذکر کرے کہ ملایک اطراف زمینکے ساتون آسمانون سے اترکر اہل عرصات کو گھیرے ہو
سات صف باندھے گھیر لینگے جو کوئی ڈرکر بھاگے تو روکھ دینگے وہان بائین طرف دوزخکو کھینچ لا رکھینگے تو اسے ستر ہزار مہار ہو
ہر مہارکو ستر ہزار فرشتے پکڑینگے اُسکے غصے کی آواز پانسو برسکے راہ سے سُنکر تمامی لوگ ہولناک اور بیہوش ہو جاوینگے انبیا
دہشت سے جلال کبریائی کے منھ پر گرکے کہنے لگینگے اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ یعنے ای باریتعالی سلامتی بخش ہمکو مگر آنحضرت ضبط
جیدے طبیعت کے اپنے حال پر ثابت رہکر اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ پکارینگے یہہ شان اللہ نے خاص حضرت کی کیا ہے
حال قبر سے نکلے بعد عرصات میں پہنچ گا منادی ندا کریگا پہچانوگے آجکا دن کہ کون ہیں صاحبان کرم کے اور کہان ہیں
وہ لوگ جو بازوان اپنے بچھانون سے اُٹھا کر اور میٹھی نیند چھوڑ کے خوف سے خداکو اپنے یاد کرتے تھے اور ہم جو رزق
کہ کھانے انکو دیئے مساکین و فقیران پر بانٹتے تھے تو وہ لوگ حکم کیے جائینگے جنت پر پھر ندا ہوگی ای اہل موقف کہان
ہیں وہ لوگ جو تجارت و خرید و فروخت انکو پھیر رکھا خدا کی ذکر سے اور پانچ وقت کی نماز اور روزہ وغیرہ سے
الحاصل انکی بھی برات جنت پر ہے پھر ندا کیگی کون ہیں وہ صاحبان کرم کے جو سایے کیے خدا سے وعدے لو جزا اپنی خدا سے
بعد تیسری ندا کے ایک گردن آتشی دوزخکے نکالینگے اُسکو دو آنکھ بھی ہوگے فصیح آواز سے کہیگی ای اہل موقف میں تین گروہ
پر سونپے گئی ہون تین بار کہیگی حساب کے آگے اور لوگ تمام کھڑے رہینگے ایسے حال سے جو خون بدن کا لب اور منھ تک پہنچیگا
اور دلان مارے خوف اس گردنکے تڑک جاوینگے پہلے وہ گردن ہر سرکش کو جانور دانہ چنے سرکا چن لیگی بعد انکو جو خدا و
رسولکو ایذا دے تیسرے بار انکو چنیگی جو مورتین بنا کر دیولونمین رکھکے پوجے جو لوگ کہ تصویرین بنا نقش و نگار کیے اگرچہ پوجا
مقصد نتھا فاسق ہیں سزا پاینگے حکم ہوگا اپنے بنائے ہوئے صورتونمین دم بھرو مگر یہہ لوگ ہمراہ اہل موقف کے رہینگے یہہ جو کہ
بیان ہوا اول موقف اور عرصات کے حال سے ملا ہوا ہے اور جانین کہ قبر سے نکلے بعد جنت میں گئے تک کے احوالین
جو حدیثان آئے وہ سبکا ہونا بلا تکرار تمام پاس ثابت مگر ترتیب مین لوگ اختلاف کرے کیونکہ حدیثون سے ترتیب صاف
نہیں نکلتی اسی سبب سے بعضے کہے قبر سے نکلکر حیرت و وحشت سے ہزار سال کھڑے ہوگے کسیکو معلوم نہیں کیا ہونہار ہے
وہان سوالات ہوگے اور شفاعت بھی جلد سے رہائی ہونے وہانسے عرصاتکے میدانمین جاوینگے تب وہان جہنم
کو کھینچ لا رکھینگے اور آتشی گردن اُس سے نکلیگی اور آفتاب نیزے کی بلندی پر آیگا زمین تو تپی جلتی رہیگی تو
زبانان منھ سے باہر نکل آیگے چنانچہ بیان اِسکا تھوڑا بطریق تمہید کے گیا اور کیئے جائیگا اور خلق ہر قسم اپنے ذوق سے

تب لوگ گھبرا کر شفاعت کے لئے آدم پاس جاوینگے اور دوسرے پیغمبران پاس آخر آنحضرت کے حضور مین تو آنحضرت تین
بار مقام محمود مین سجدے کر کے تمامی امت کو چھڑا وینگے بعد مواقف مین حساب کے جاوینگے آخری شفاعت حضرت کے خاص بھی نار نکالنے سے
ہر موقف میں بھی شفاعت ہوگی وہانسے جنت جاینگے۔ اکثر کہے قبر سے نکلے بعد عرصات پر جاینگے موقف میں حساب دینے تو وہان بعض
کو لا کر کھینچ کے ملایک صفین باندہے کھڑے رہینگے وغیرہ بعد شفاعت کبرا ہوگی کہ تین سجدے کرینگے اور تمامی امتکو چھڑا وینگے وہانسے جنت جاوینگے
یہہ ترتیب معقول ہے آگے جو بیان ہوئی اسمین دخل تکرار کو ہے الحاصل جو بیان ہوا اور ہوگا وہ مقدمات حق ہیں مگر ترتیب مین
کلام کر سکتے ہیں کیے اوپر سے کم و بیش کہتے آئی واللہ اعلم ابن مسعود روایت کرے فرمائے آنحضرت قیامت میں جاے کھڑے رہنے اور
حساب دینے کے پچاس ہیں اول موقف قبر ہے جب قبرونسے نکلینگے ننگے پاؤن اور سرو بدن بھوکے پیاسے کھڑے رہینگے ہزار برس اگر مومن
کامل ہے ایمان خدا اور رسول و فرشتے و کتب و صحف انبیاء و رسولان اور قیامت و نامۂ اعمال و حساب و میزان و سوال و صراط و حوض
و جنت و ثواب و عذاب پر لایا ہوا ہی تو مقصد پانے والا ہوگا اگر کافر یا منافق یا مشرک یا شک کرنیوالا اعتقاد کرنیکے چیزان پہ
ہے تو ہزار سال خواری و زاری سی کھڑے رہیگا حضرت کے شفاعت سے رہائی پاکر بعد اسکے محشر کے میدان مین لیجاوینگے تب آفتاب
نیزے کی بلندی پر آیگا اور زمین تانبے کی سیر کی جلتی رہیگی بدن گل کر عرق بعضونکی بند زبان اور بعضونکی کمر و سینہ و بعضونکی
تھڈی تک آیگا۔ بعضے غوطے کھاتے رہینگے اور زبانان منہسے باہر نکل آئینگے ہر نبی سے پکار اٹھیگا نفسی نفسی نفسی یعنے
ای رب میری ذاتکو بخش مگر آنحضرت فرماینگے امتی امتی امتی یا رب یعنے میری امتکو بخش یا رب اس عذابمیں ہزار برس کھڑے ہونگے
پاک مومن جو مسلمانونکے خونمیں ہاتھ نہیں ڈوبایا ہی اور خدا واسطے نیک نصیحت عالم کو کرتا تھا اور دوستان خدا
سے دوستی و دشمنان خداسے دشمنی رکھتا تھا ویسا مومن اس آفتسے نجات پاکر عرش کے سایہ تلے راحت سے رہیگا
اس روز سوا عرش کے کوئی سایہ نہ رہیگا قطعہ آتش عصیان سے جو کوئی گور تک ۞ اپنی تین خالق طرف کھینچی رہے ۞
گرمی خورشید سے دن حشر کے ۞ کیون نہ سایۂ عرش کے نیچے رہے ۞ کافر و منافق اس جگہہ کھڑے رہینگے جبتک کہ حکم
کرے حقتعالی اُنکے حقمین جو کچھ چاہے بعدہ تمامی خلایق چلینگے طرف اندہاری اور نور کے ہزار ہزار برس کھڑے
ہونگے وہان مگر جو مومن کہ موحد ہے اور کچھہ شک شرک نہیں لایا اور نفاق سے پاک اور اپنی ذات اور لوگونکا
حق عدل اور انصاف سے بجالایا ہوا ہوگا اور حقتعالی کا بعد ظاہر و باطن مین یکسان ہو کر راضی برضا و قناعت
کرنیوالا خداکے بخشش پر ہے تو ویسا شخص اس اندہیرے سے نجات پاکر پلک مارتک نور کے طرف جایگا اور منہہ اسکا چمکتا
اور غم سے بیفکر رہیگا اور مخالفان گرفتار و خوار کھڑے ہونگے بعدہ جاینگے طرف سرادقات حساب کے وہ دس ہین ہر
ایک مین گنہگار ہزار سال کھڑے ہوگا اول مین پوچھے جایگا حرام چیزانسے شرع کے دوسرے مین نفس کے خواہشانسے تیسرے
مین ماں باپ کی حقونسے چوتھے مین عالم کے حقونسے جو کہ انکا اُپر سوپے گئے تھے جیسا کہ سکھانا قرآن شریف کا اور دین
کے کامونکا امانت باپ و استاد وغیرہ پر مقرر ہی پانچوین مین پوچھے جایگا باندی غلامونکی حقونسے کہ انہنے ادا کیا یا نہین

چھٹوین مین قرابت کے حقوق سے ساتوین مین عام صلہ رحمی سے وہ کیا کر اپنی قرابت والونسے نیکی کیا یا نہین آٹھوین مین
شک و حسد سے نوین مین مکر و حیلہ قرابتیونسے خلق کو دسوین مین دغابازیان و بدمعاملات سے جو ظاہر نیک باطن بد تھے پس جو شخص کہ
حساب مین پاک ہی ہر مقام سے بلکہ ہی تک نکل آویگا طرف سایہ عرش کے انکھیں اسکی ٹھنڈی اور دل خوش اور منھہ ہنستا رہیگا اگر اونکا بر
ضد ہی تو ہر ایک مقام پر تین ہزار سال کھڑے رہینگا کوئی شفیع کی شفاعت وہان فایدہ نہ دیگی پھر وہانسے جاوینگے واسطے پکڑے اور پوچھے جاوینگے
وہ کام جو عمل نامہ میں لکھے گئے ہیں وہ پندرہ موقف ہیں اول میں پوچھے جاوینگے کہ وسے دوسرے مین سچ باتونسے کہ ہر بات جیسی تھی ویسی
کیا تہا یا نہیں تیسرے مین شرعکی حکمونسے چوتھی مین منع کئے گئے چیزونسے پانچوین مین نیک اخلاق سے کہ خلق کے ساتھ خوش اخلاق تہا یا نہیں
چھٹوین مین عفو سے کہ خلق کے ایذا دینے پر عفو کیا تہا یا نہیں ساتوین مین حرام کر لینے دینے کھانے سے آٹھوین مین شراب خواری اور تمامی نشہ سے
نوین مین زنا و لواطت اور تمامی فحش سے جو زبان و چشم و بدن سے کرے جاتے ہیں دسوین مین زبردستی اور فریب سے گیارھوین مین جھوٹی قسمونسے
بارھوین مین رشوت سے تیرھوین مین بہتانونسے جو مسلمان آزاد پرہیزگار عورتونپر کیا تہا چودھوین مین جھوٹی گواہی سے پندرھوین مین عالم
بہتانونسے جو خلق پاک تھے انسے پس جو کہ ایسے کامونسے پاک ہے پلک مارتے تک حساب دیکر نیچے لوائے احمد کے جاویگا اور گنہگار ہی ہر ہر موقف
مین دو دو غم و فکر کے ساتھ بھوکا پیاسا ہزار ہزار سال کھڑے رہینگا بعدہ عمل نامہ دینگے نیکو کو روبرو سے سیدھے ہاتھ میں کفار کو بائین میں بعضے روایت سے بدو کو
بھی اسی طور سے کہ سیدھے ہاتھ گردنونسے باندکر بائین ہاتھ کو پیچھے پہاڑ کر پشت کی طرف سے نکالکے عمل نامہ دینگے اسواسطے کہ تا عزت مومنین کی تمام پر
معلوم ہووے اللہ تعالی فرماتا ہے وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ یعنے وہ لوگ جو دیئے جاوینگے اعمال انکے سیدھے ہاتھ مین
وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ یعنے وہ لوگ جو دیئے جاوینگے اعمال انکے بائین ہاتھ مین اور مومنین کے دونو ہاتھ سیدھے کے برابر
ایک قوت رہینگے قیامت میں اصحاب یمین یہی لوگ ہونگے اور کفار کے دونو ہات بائین ہونگے کہ اصحاب شمال یہی ہیں جب نیک اپنے نامہ مین
دیکھینگے سخاوت انکو جو خدا کی راہ مین کئے تھے پس وہ خوشی سے آہستہ پڑھینگے اور پہنا دینگے ایسے لوگونکو لباس بہشت کا اور سر پر تاج اور عرش کے نیچے کھڑے
کرینگے جو کہ خلق کو بتانے مال خرچا ہی نامۂ اعمال اسکا بائین ہاتھ میں دیکر آتش کا ٹکڑا سر پر رکھینگے وہ ہزار برس اس دو غم میں خواری و رسوائی
سے روبرو تمام خلق کے بھوکا پیاسا کھڑا ہوگا اور گواہی دیگا ہر عضو اور ہر جگہہ جس جس مقام پر نیکی بدی کیا تہا روایت ہی کہ عباد
میں اول سوال ہوگا تو نماز سے اور معاملات میں اول خون سے اور خونیکے تمام ثواب مقتول کو اور مقتول کے گناہ قاتل کو دیگے اور خدا تعالی جب
کسیکو بخشنے آوے تب اپنی خطا تو آپ بخشیگا مگر غیرونکے گناہ کو نعمت و درجات بڑے بنا کر اسکے عوض مین بخشاویگا اور مومنین کو چھپا کر ایسا
سوال کریگا تا کوئی نہ سنے اور کہیگا کہ دنیا مین بہت تیری عیب پوشی کیا تہا آج اپنی رحمت سے بخشا طبرانی ابن عباس سے روایت کی ہی حقتعالی بندونکو
انکے نام سے پکاریگا واسطے عیسی ابن مریم کے نظم رحمت حق کے تصدق کہ یہ دیکھو تو بغور ہو غیر راضی نہیں حق غیر کا بخشنے ہی بزور ہو عیب سے
انکے تا ایک نہ ہووے آگاہ ہو مومنانسے ہی سوال انکے کرینگا یہ طور ہو بعدہ عالم جاوینگے طرف میزان کے واسطے تولے جانے اعمالونکے وہ کیا
کہ ترازو ہی ایک پلڑا اسکا ایسا ہی جو زمین و آسمان سما جاوے ایسے دو ہیں نیکی کا پلڑا عرش کے سیدھے طرف جنت کے مقابلہ مین بدیکا بائین
طرف عرش کے مقابلہ مین دوزخ کے جب نیکی کم ہوگی تب کاغذ پر کلمہ لکھکر اسمین رکھینگے وہ جھک جاویگا مواہب الرحمن میں لکھے کہ آنحضرت

فرماوے میری امت سے ایک مرد آویگا جسکے روبرو ننانوے اعمال نامے گنہ کے کہولینگے وہ ایک ایک اعمالنامہ حد نظر سے بہی دراز
رہیگا تب اُس بندے سے خدا پوچہیگا کہ یہہ کام تین تہوڑے نہیں کیا ہی یا کرام کاتبین ظلم سے لکہے اور تو انکار کریگا وہ بندہ عرض
کریگا یارب سانچ ہی پہر پوچہیگا خدا تعالی کیا تجہے اسباب اور کوی طرحکی عذر ہی عرض کریگا نہیں تب خداوند کریم
ورحیم فرمایگا تحقیق کہ ہمارے پاس تیرے آج نیکی ہے کوی قسمکا تجہپر ظلم نہوگا اسوقت خدا تعالی اُسکے واسطے ایک ٹکڑا کاغذ کا
کہ جسپر اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ لکہا ہی عرش کے نیچے سے نکالکر اُسکے ہات
دیگا تب وہ بندہ عرض کریگا ای خداے کریم ورحیم یہہ ذراسا کاغذ کا ٹکڑا ویسے بُرے اعمالناموں کے مقابلہ میں کیوں آیگا
خدا فرمایگا ای میرے بندے تجہ پر کچہہ ظلم نہوگا آج کے روز رکہہ اُسے ترازو میں تب پلہ حسناتکا جو یہہ ٹکڑا رہیگا بہاری ہوجایگا تحقیق
وہ کون چیز ہی جو خدا کی نام پر غلبہ کرسکے انتہا اللہ تعالی فرماتا ہی وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ
فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ یعنے رکہینگے ہم ترازو
عدل وانصاف سے تولینگے اُسمین نیک وبد عملان قیامت میں تا کم وبیش نہوی گناہ اور نیک عمل پس ظلم نکیجایگا کسی
نفسکا بدلے کی راہ سے اُس سے اگرچہ ہو پاداش اُسکا مقدار ایکذرہ کے رائی سے لاینگے ہم اُسیکو اور دینگے جزا
عملکو وہ اور کفایت کرنیوالے ہیں ہم بجا لیکہ حساب کرنیوالے ہیں اور میزان کو کانٹا بہی ہی روایت ہی کہ داؤد علیہ السلام
خدا سے میزان دیکہنا چاہے اور جب دیکہے تو اسقدر ہی کہ مشرق سے مغرب تک بڑا اور بلند بیہوش ہوی ہوش آئی
تو پوچہے ای پروردگار کون ہی بندگان سے جو اِس پلے کو نیکی سے بہر جواب ہوا ای داؤد جب مین بندے سے خوش
ہونگا ایک ایک دانے سے خرمے کے بہرونگا اگر اعمال بندے کے رائی برابر بہی ہی تو وزن کرکے اُسکا بدلا دونگا
کب ہمکو عمل خیر سے میزان کے برابر پڑ گر تولیں بخوبی تو یہہ احسان ہی سراسر اللہ تعالی فرماتا ہے فلا نقیم لہم
یوم القیمۃ وزنا یعنے نہین کہڑے کرینگے ہم کفار کے واسطے قیامت میں ترازو یعنے کفار کے اعمالکا وزن نہین
کہ بلا حساب دوزخ میں جاینگے اور جسکا پلہ نیکی سے جہکے وہ پلک مارتے تک نجات پایگا اور جسکے بدیکا پلہ جہکے تو وہ درد وغم
واندوہ میں ہوکا پیاسا سخت عذاب کے ساتہہ ہزار برس گرفتار رہیگا اور جانیں کہ میزان میں اختلاف ہے بعضے
حدیثان سے ثابت ہی کہ اعمالنامہ کا وزن کرینگے بعضے روایت سے حسناتکو نوری جسم اور گنہ کو ظلمانی کرینگے اور معتزلہ منکر ہیں میزان کے
خلاف کتاب اللہ کے بعد تمام مومنان پلآجاوینگے خدا طرف وہان بہی بار موقف ہیں اول میں پوچہے جاوینگے باندی غلام آزاد
ہے صورت واجب ہونے آزادی اُنکے اسپر پس جو کہ آزاد کیا نہا دیا میں خدا اُسے عقبا میں دوزخ سے آزاد کریگا دوسرے میں پوچہے جاینگا
تلاوت اور خدمت سے قرآن شریف کے تیسرے میں جہاد سے کہ فی سبیل اللہ خدا کی محبت سے کیا تہا یا نہیں چوتہی غیبت سے پانچوین میں سخن چینی
وچغلی سے چہتوین میں جہوٹہہ سے ساتوین میں جانیے علم فرض وکفایہ کے اور اسکے عمل سے آٹہوین میں خودپرستی وخودبینی وغرور سے نوین میں
تکبر وگردن کشی سے دسوین میں ناامید ہونے رحمت سے نعوذ باللہ منہا گیارہوین میں خوف ہونے سے عذاب سے خدا کے بارہوین میں پوچہے جاینگے

ہمسایہ کے حقّ سے اگر بجا لایا ہے اور تمام جواب ان نیک دیا تو آویگا روبرو خدا کے خوشحال خنک آنکھوں سے روشن چہرہ اور مرحبا اُسپر کہیگا
خدا تعالیٰ اور خوشخبری دیگا اُسوقت بندہ ایسا خوش ہوگا کہ اُس خوشی کا انتہا سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا اور جو کوئی خلاف
جواب دیا اور بے توبہ مرا تہا وہ ہزار سال غم و غصہ سے ہر ہر موقف میں کھڑے رہیگا بعدہ صراط پر پہنچیگے وہ کیا پل ہے دوزخ کی پشت
پر بنا ہے بال سے زیادہ باریک تیغ سے زیادہ تیز شب دیجور سے زیادہ سیاہ حاشیہ میں سعفینہ کے شیخ اکبر سے لکھے کہ باریکی اور تیزی و حرارت
اُسکی عام نہیں ہے پیغمبران و اصحاب و اولیا و صاحبان کشف و شہود پر صراط چوڑا ہوگا اور تہوڑے لوگوں کو صراط پر نور ایک ہوگا کہ شعاع اُسکا
اطراف اُنکے ایک کوس تک پڑیگا بعضوں کو اُس سے بھی زیادہ بعضوں کو کمتر رہیگا پس صراط اُنکے حق میں کشادہ ہے جنکو کہ نور کمتر ہوویگے
صراط بھی اُنپر باریک تر بال سے اور تیز تر دم شمشیر سے ہی اور صراط کیا کہ شریعت ہے جو کہ دنیا میں موافق اُسکے چلا تہا اسقدر اُسپر کشادہ
گی راہ کی ہے انتہا اور دو بازو اُنسے اُسکے آتش کے جیسیاں دوڑتے رہینگے درازی صراط کی چالیس برس کی راہ ہے حدیث میں آیا اول جو پیغمبر
اور امت اُسپر گذرینگے وہ میں اور میری اُمت ہی اور جنت میں جانیکو اُسکے راہ نہیں پیغمبران سوا اسباب کے نکیلیگے یا رب میری ذاتکو سلامتی او
امن بخش اور اُسپر ساتھ حضور سے ساتھ گہاٹیاں ہیں ہر گہاٹی پر [illegible] کی راہ ہزار برس کی ہے اور اُسکی سطح اور چوٹی پر چلنے ہزار برس اور
نیچے اوترنے ہزار برس لگینگے اور وہ گہاٹی تو نیپر کلالیت ہے کوڑے ہیں جیسا کہ نان نکالنے تنور سے رکہتی ہیں وہ آدمیاں کو لپٹ جاکر دوزخ میں
گرا دینگے اور تمام کو وہ گہاٹی تو نیپر سے گذرنا ہے پہلے گہاٹی پر ایمان سے سوال ہوگا دوسرے پر نماز سے تیسرے پر زکوٰۃ سے چوتہے پر روزہ سے پانچویں پر
حجت اسلام یعنے حج سے جو فرض ہے تا ہیں چہٹے پر طاہر و باطن کی پاکی سے ساتویں پر ظلم و ستم سے بعضے گذرینگے اُسپر بیجلی کے سرکیا بعضے
باریکی مانند بعضے دوڑتے گہوڑے کے طرح بعضے چیونٹیاں کے مثال غرض موافق عملکے کم و بیش گذرینگے اور گنہگاران و کافران دوزخ میں گرینگے
شہ حمیت ذکر کرے کہ صراط پر کوڑے ہیں وہ کیا کہ اُسکے اعمال کے صورتاں ہیں وہ آدمیاں کو پکڑ رکھینگے دوزخ میں گرنے سے ہو واسطے
کہ اُس عرصہ میں اگر کوئی شفاعت کرے یا خود خدا بخشے تو جنت کو چلے جاوے جو شخص کہ دنیا میں اپنا حق تمام لیوے کسی سے اور
فرصت نہ دیوے اور سختی کرے اور نہ بخشے پس خدا بھی اُسکا عوض وہاں کریگا اسی واسطے ضرور ہے انسان کو نیک اخلاق
دنیا میں ہر کسی سے کرے تا اُس سے خدا بھی وہی معاملہ کرے اور معتزلہ منکر صراط کے ہیں معاذ اللہ احمد و مسلم سے روایت ہے کہ یہاں تک
بدلا لینگے اگر بے سینگ بکرا کو سینگدار بکرا مارا ہووے اور چیونٹی جو ناحق چیونٹی کو ستائی بعضے علما کہے ہیں کہ جو کچھ سے حیوانونکو حیوانوں سے
قصاص ہوگا مگر بعد قصاص لینے کے حیوانوں کو نابود کرینگے اور جو حیوان کہ اسلام کے طریق پر ذبح ہوا اُسے بہشت کی مٹی کرینگے اور [illegible] بر
کا اور ناقۂ صالح کا گدھا عیسےٰ کا کتا اصحاب کہف کا جنت میں جاینگے اللہ فرمایا فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ یعنے جو کرے
ذرہ کے برابر بھی نیکی کرے پس دیکھیگا جزا اُسکی دنیا و آخرت میں اور کفار کو نیکی کا نتیجہ نہوگا سبب بے ایمانی کے حبط ہو جائیگا اور جو کہ کفر پر مرے
اُسکا بھی وہی حکم ابن عباس روایت کرے کہ سات آدمی قیامت میں عرش کے سایہ تلے رہینگے اول امام عادل دوسرا نیک جوان جو بالغ ہو نیکی کے
سے جنت صلاح میں رہا تیسرا خدا کی ذکر کرنے جو کہ مسجد سے دل لگا رکھا تہا چوتہا خدا واسطے آپسمیں محبت رکہا تہا پانچواں جو کہ تنہائی میں
خدا کے ڈر سے روتا تہا چھٹا جو کہ خوبصورت عورت مالدار و صاحب قدر و حکومت بلائی خدمت میں تو کہا مجھے معاف رکھ کہ ڈرتا ہوں

عذابسے خداکے سانوان بہی ایسا کہ سیدہے ہاتہسے دیا تو باوین کو خبر ہووے روایت ہے کہ پلصراط کے ایدہر سے منافقان
اُس اُمتکے مومنین سے جُدا ہوگے تب ننگ ساتہہ پھیریگے اور کفار دوزخمین جاتے وقت جن جن کو کہ پوجتے تہے ساتہہ کردیگے
یا تصویران انکے شاہ عبد الحق لکہے کہ ملایکسے بہی حساب ہوگا حدیثمین آیا اول حساب جبرئیل سے لیویگے کہ وحی انبیا کو کسطرح پہنچایا
بعضے حدیثامین ہے اول حساب لوح سے پوچھیگے کہ اُسے حاضر کریگے تو وہ بہت گہبرا کر لرزنے لگیگا پوچھیگے کہ جبرئیل کو جو تو علم ہمارا
پہنچایا سو گواہ کون عرض کریگا اسرافیل ہے تب اسرافیل کو حاضر کریگے وہ اور تمام ملک جلال سے کبریائی کے ہیبت کہا کر لرزتے
تھرتھراتے رہینگے تو سبہی سے سوال ہوگا ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ پوچھے جاینگے نوحؑ کہ پیغام خدا کا اُمتکو پہنچایا یا نہین
عرض کریگے پہنچایا پھر اُمت سے پوچھیگے تو اُمت کہینگے کوئی ڈرانیوالا خدا کے عذابونسے ہمپر نہین آیا پھر پوچھیگے نوح سے کہ
تمہارے دعوے پر گواہ کون عرض کریگے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امت انکے تب بلاویگے امتِ شریف کو اور گواہی لینگے پھر نوح کی
امت کہینگی کہ انکو کیا معلوم ہمارے بعد پیدا ہوے پھر پوچھیگے امت شریف کو تو جواب دینگے کہ معلوم ہوا ہمکو خاتم النبی صلے اللہ
علیہ وسلم ہور قرآنسے کہ علم اولین و آخرین کا وہ دونونسے ظاہر ہے بعد بلائے جاینگے آنحضرت اور پوچھینگے اُمتِ شریف کا حال تب فرماینگے
اپنے امت کی پاکی گناہان اور جہوٹسے پھر تمامی پیغمبران اور امت سے سوال ہوگا اتنا رہیگا تنکا سبہی گوشت گلکے پانی ہوتا مثل
ماہی تڑپتا رہیگا ہر ایک کو زبان پیاسونکی منہہ سے نکلکے آویگی ہونٹ بڑہائی وہ سختی ایسے شرجاویگی ذرا کسیکو عرصات قیامت کے
رہیگا دھیان کسیکا سب سے آفت کے ہی روز حشر عجب سخت مجھسے عاصی پر تو ترسِ کہ یارب عطا شفاعت کرکہ شفاعت سفارش
کریگے انبیا و رسولان و اولیا و اخیار و علما و شہدا و ملایک کہ جنکو خدا پاس آبرو و عزت و طاقت باتہہ کرینکی ہی روبرو پروردگار
کے گنہگارانکے لئے بعد آنحضرتکے اور سفارش اہل کبایر کی سبکے پہلے عام و خاص مخصوص آنحضرت پر ہی اول جو دروازہ شفاعت کا
کہولینگے تو جناب شریف فتح الرحمن میں لکہا ہے بعد آنحضرتکے ملایک شفاعت کرینگے بعد انکے دوسرے انبیا یہہ شفاعت کو بعضے
کہے قبرکے موقف سے نکلکر عرصاتمیں آئی بعد ہوگے بعضے کہے عرصاتمیں جو موافق حسابکے ہین انکو ملے کرینکے ہوگی چنانچہ آگے
بیان ہوا امام محی السنہ بخاری و قتادہ و انس بن مالک سے حدیثان اسبابمین جو روایت کرے سو خلاصہ انکا یہہ کہ تمامی خلایق
موقف کے ہول و ہیبت کے شدتسے حیران ہو شفیع کے تلاش مین نکلکر اول آدمؑ پاس آکے کہینگے تم باپ تمام آدمیانکے ہو اور تمکو
خدا اپنے ہاتونسے پیدا کیا اور ملایکونسے سجدہ دلایا اور بہشت میں جاگہ دیا اور تمامی چیز انکے نامان سکہایا شفاعت کرو
کہ ہم پر سخت روز آگے آیا جو تم دیکہتے ہو آدمؑ صفی اللہ کہینگے کہڑے رہنا خدا کے روبرو اور دم مارنا اس جاگے میری قطا ہے بار
ہے وہ شرمندگی منجسے نہیں گئی جو بیحکم خدا کے گیہون کہایا تہا یہہ کام شاید نوحؑ سے ہوگا تب نا امید ہو نوحؑ پاس
آیگے تو وہ کہینگے وہ شرمندگی منجسے نہیں گئی جو ڈوبے بعد بیٹے کی پناہ چاہا تہا بغیر مرضی خدا کے شاید یہہ کام ہووے
ابراہیمؑ سے تو ابراہیمؑ کہینگے وہ شرمندگی نہیں گئی جو تین جہوٹ کہا تہا حقیقت میں مصلحت تھی وہ کیا کہ قوم باہر گئے تب
تمام بتانکو توڑکر بڑے بتکو چھوڑکے تا نالایقی بتانکی قوم پر ظاہر ہووے تو بتانسے نفرت کرینگے جب قوم وہ حال آکر پوچھے

تو حضرت کہے بل فعلہ کبیرهم یعنے میں نہیں توڑا بلکہ بڑا اُنکا توڑا ہوگا کیونکہ بڑا رہنے چھوٹونکا پوجا جایز نہیں دو جہوٹ
ہوے تیسرا وہ کہ مصر کے ظالمان عورتانکو مسافرونکے پکڑتے تھے جب حضرت کے بی بی سارا کو پکڑنا چاہے تو فرمایے یہہ میری بہن
ہے مراد دینی بہن ہونے سے تھی۔ اور بڑے بت سے مراد خود مگر ظاہر میں شبیہ جہوٹ سے ہو الحاصل ابراہیم حوالہ دیگے موسیٰ کا
تب موسیٰ کہینگے ابھی مجھسے وہ شرمندگی نہیں گئی جو قبطی کو مارا تہا وہ کیا کہ سبطی حضرت کے اُمت سے تہا دونوں لڑتے تہے سبطی
حضرتکو دیکہکر پکارا تو ہر چند حضرت قبطی کو جو نمرود کی قوم سے تہا سمجہایا نہیں مانا آخر طمانچہ مارکے مرگیا اُسوقت حکم جہاد کا نتہا پس
جاوتم عیسیٰ کے پاس غرض عیسیٰ حوالہ دیگے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو وہ تمام اولوالعزم سے خلایق ناامید ہوکر سید عالم
پاس آکے عرض کرینگے لیغفر اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے تجہے ای محمد خدا تعالے بخشتا
چیز ایک سے جو گذری مراد حضرت کے دادیاں کے گنا ہونسے اور چیز ایک جو باقی ہے مراد اُمت کے گنا ہونسے تب حضرت فرماینگے
یہہ کام میرا ہے اور چلینگے طرف سراپردہ عزت وجلال کے اور کہڑے ہوگے مقام محمود میں جو دنیا میں حقتعالی وعدہ کیا تہا
عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا یعنے اُمید ہی تجہے یا محمد کہڑے کرے رب تیرا مقام محمود میں مراد اس سے مقام شفاعت
کا کہ کسیکو اُس جا کہڑے ہونیکی طاقت نرہیگی دوسرا وعدہ ولسوف یعطیک ربک فترضی یعنے قریب ہی کہ دیگا
یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پروردگار تیرا اسقدر گناہ گارانکو جو خوشنود ہوئیگا تو مراد وہ کہ اسقدر گناہ گارانکو تیری شفاعت
سے بخشونگا جو تو خوش ہو جاے فرماے آنحضرت میں خوش نہونگا جبتک کے تمامی اُمت نہ بخشی جاے و بخاری جابر رضی اللہ عنہ سے
حدیث روایت کرے سو خلاصہ اُسکا یہہ ہی کہ فرمایا آنحضرت حقتعالی نے مجہے پانچ چیز عطا فرمایا جو نہیں دیا کسی نبی کو اوّلکے
اوّل مددگاری دیا مجہے جو دشمن مہینے کے راہ پر سے مارے خوف اور رعب کے بہاگے دوسرا تمامی زمین کو میری اُمت کے واسطے جانماز کیا
کہ جہاں چاہے نماز پڑہے اور خاک کو پاک کرنیوالی کیا واسطے تیمم کے تیسرا لوٹ کا مال جہاد کے بعد حلال کیا چوتہا عطا کیا
شفاعت اُنکی پانچواں نبی کیا مجہے عام کا اور دوسرے انبیا مخصوص تہے بعدہ اس مقام محمود میں سجدہ کرینگے تو حکم ہوگا کہ سر اُٹہا ای
محمد اور کہہ سنی جائیگا اور چاہ جو کہ چاہتا ہی دیجائیگا تب سر اُٹہا کر آنحضرت خدا کے تعلیم سے ایسی تعریف کرینگے کہ آگے اسکے خود
آنحضرت بہی نہیں جانتے تہے بعدہ بخشش چاہینگے گنہ گارانکے واسطے تو حکم دئے جاینگے مقرری حد کئے گئے موافق خواہش خدا کے پس اسقدر لوگ
عذاب سے نجات پاینگے دوسرے بار پہر سجدہ کرینگے اور حکم چاہینگے تو حکم دئے جاینگے مانند اوّل کے تب پہر گنہگارانکو مقرری چہڑاوینگے
تیسرے بار پہر سجدہ کرینگے اور حکم چاہینگے تو پہر حکم دئے جاینگے مانند اوّلکے تو یہانتک گناہ گارانکو چہڑاوینگے کہ جنکے دلمیں کمتر رائی کے دانے
سے بہی ایمان ہوے کوی اُمت سے باقی نرہینگے سواے کافر و مشرک کے کہ جنکو قرآن شریف دوزخ کا حکم کیا حسن بصری انس رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت کرے حدیث کہ آنحضرت چوتہے بار سجدہ کرنا چاہینگے وہ لوگانکو چہڑانے جو سواے لا الہ الا اللہ کے کچہہ نہیں
کئے عمل کہ فقط توحید پر تہے نہ احکام پر شریعت کے اسمیں اقوال بہت ہیں بڑے کتابونسے معلوم ہوگے تب حقتعالی
فرمایگا کہ یا محمد بخشنا اُنکا تیرے قبضے پر نہیں بلکہ قسم ہے مجہے میری عزت وکبریائی کی کہ البتہ نکالونگا میں اُنکو دوزخ سے

وگونکو عتقاء الرحمن و طلقاء الرحمن بھی کہتے ہیں شاہ عبدالحق لکھے آنحضرت خدا کے حضور میں اور دوسرے لوگ ان آنحضرت کے حضور میں
ے کرینگے و اللہ اعلم شرح حصین کرسے امام غزالی احیاء علوم میں لکھے کہ آنحضرت فرمائے ایک اُمتی کے شفاعت سے جنت میں آوینگے مانند قبیلہ
مضر کے یہ دو قبیلے اتنے بڑے ہیں کہ تمامی عربکو گھیرے ہیں اور فرمائے آنحضرت کہ حکم کرونگا مرد ایک کو اُمت سے کہ اٹھ اور شفاعت
ہ شفاعت کریگا اپنے قبیلہ کو اور گھر کے لوگونکو یا ایک دو کو موافق عمل اپنے حدیث قدسی کُلُّهُمْ يَطْلُبُونَ رِضَائِي وَاَنَا
رِضَاكَ یعنے فرماتا ہے خدا تعالیٰ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگ میری رضامندی چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا
آنحضرت میں راضی نہونگا جبتک کہ ایک ایک میرے اُمت سے نہ بخشے جاوے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا یعنے نا اُمید ہو رحمت سے حق کے تحقیق کہ بخشتا اللہ تعالیٰ تمام گناہونکو یہہ حکم مخصوص اس اُمت پر ہے
دوسرے اُمتونپر ایسا امر نہیں ہوا قطعہ سختی سے قیامت کے دل نرم نہ گھبرا ٭ اُمت پہ نبی کے ہے نپٹ پیار خدا کا ٭ کیا خوف
دوزخ ہو بہت تیز ٭ ہے بارش رحمت سے تو افزار خدا کا ٭ آتش فریاد کریگی جُزْ يَا مُؤْمِنُ فَاِنَّ نُوْرَكَ اَطْفَأَ لَهَبِيْ یعنے
اے مومن مجھ پر سے کہ تیرا نور ایمان میرے آنچ کو سرد کر دیتا ہے تحقیق کہ ... کے ... دوزخ کی آتش کہاں بسر اسکتی
کہ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ ہمیشہ تمام رات روتے لوگ کہے کہ خوش رہ تجھ پر کیا بار گناہ نہوگا کہے اگر گناہ پہاڑ سا بھی
رحمت کے آگے ونکے برابر ہے یہہ رونا میرا اس بات پر ہے کہ ایمان سے جاتا ہوں یا نہیں ابیات اگر چمکے یہاں یک برق
لیے صد سینہ زار جرم و عصیان ٭ نہ آوے حسین کچھ ایمان کی بو ٭ اسی رحمت سے پھر امید کیا ہے کہتے ہیں کہ امام حسن بصری
و پیام نکاح کا بھیجا رابعہ کہے اگر تم مرد ہیں تو قبول ہے حسن سنکر خاموش رہے جب انتقال کیئے اور جنازہ چلا تو
پوچھا واہ ای حسن کیا ہمارا جواب نا دیکر چلے تو منہ کفن سے کہے الحمد للہ اب ہم مرد ہیں جانیں کہ اہل حق پاس
یان مرد تو رابعہ یہاں ... سوال کیئے تھے تو حسن تامل کیئے کہ ... تو تب جواب دے
کا ثبوت ہے مرد وہی پکا ایمان اگر ... شیطان کے بلا سے بچکے حق بولکے مرجاوے ٭ امام یحییٰ السنہ کہے ... شفاعت کا منکر سخت
انکار کی رہ سے منکر ہوا تو سخت کافر ہے اور جب کفار تمام دوزخ میں جاینگے تب سوائے مومنین کے کوی نرہیگا اُسدم خدا تعالیٰ تجلی کریگا
زیادہ نزدیک ہوکر اول جو تجلی کریگا عام پر اسو اسطے کہ تا کفار کو حسرت ہو کہ آہ ایسی نعمت سے ہم محروم ہیں اور پوچھیگا حق تعالیٰ کہ کیا
اپنے پروردگار سے تب مومنین عرض کرینگے کہ ہم دنیا میں اپنے لوگونکو چھوڑے اور انکی صحبت سے دور ہوے تجھے پوچھتے ... پروردگار
حق تعالیٰ میں ہوں ہیں وہ پروردگار تمہارا اور مومنین کہینگے تین بار لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا یعنے نہیں شریک لاینگے
ہم کسیکو امام نووی لکھے کہ شفاعت کے پانچ مقام ہیں اول موقف میں عرصات کے ہوگے واسطے کم ہونے سختی کے
اور کم ہونے ہیبت و ہول و دہشت ازدحام کے دوسری آسانی اور کم کرنے حساب و مناقشہ کے تیسری واسطے بخشنے
وغیرہ کے جو تھی دوزخ سے نکالنے کے واسطے پانچویں واسطے بلند ہونے درجات کے اور ثواب پانے اور بعضے
محتاج شفاعت کے نہوگے مگر واسطے بلند ہونے درجونکے پس ہر گنہگار کو آنحضرت کی شفاعت سے امید ہے کہ ...

منصب و درجات انکو پہنچے ۔ فرد ۔ نیک نفسو نہ حقارت سے نظر کیجو اوہر ہا ہے شفاعت کا بنا واسطے بدکاروں کے ۔ اور شفاعت
عام تمام پر شامل ہے اور شفاعت خاص اہل مدینہ اور قبر شریف کی زیارت کرنیوالے اور بہت درود پڑھنے والوں کو اور مانند
انکے ۔ حوض کوثر اور دوزخ اور بہشت اور اعراف اور رویت کے بیان میں حقتعالی فرماتا ہی انا اعطیناک الکوثر یعنے تحقیق
کئے ہیں ہم تجہے یا محمد مانند کوثر کے درازی اسکی مہینے کی راہ ہے بعضے روایتوں میں کمی زیادتی بھی آئی اور پانی اسکا دود
دہ سے زیادہ سفید شہد و نبات سے زیادہ شیرین مشک سے زیادہ خوشبو ہے اور کوزے اسکے ستاروں کے مانند روشن ہیں جو
جو پیئے ایک گھونٹ پانی پھر کبھو پیاسا نہوگا بعضے حدیثوں میں آیا کہ کوثر نہر ہے جنت میں دو کنارے اسکے سونے کے
اور بالو یاقوت و موتی ہے پس وہاں مومنین سیراب ہونگے اور پاک و صاف ہو کر وہاں سے جنت میں داخل ہوجائینگے شیخ عبد الحق
لکہے کہ ہر پیغمبر کو ایک حوض موافق انکے مرتبہ کے ملیگا اور قرطبی کہے کہ آنحضرت کو دو حوض ملینگے مگر نام دونوں کا کوثر ہے
اور حدیثوں میں آیا کہ ساقی ہیں بعضے باتنے والے کوثر کے علی ہیں آج جسکا دل کہ انکی محبت سے بہرا ہووے کل مشکل ہے جو اس حوض سے
پانی پاسکے اور روایتوں میں آیا کہ علی فرماتے ہیں جسکے دل میں ابوبکر صدیق سے محبت نہو اسکو قطرہ کوثر سے ندونگا ۔ عشق
بوبکر و حب حیدر ہے ۔ جام پانا ہے حوض کوثر سے ۔ دوزخ کا بیان آیت و جیئ یومئذ بجہنم ۔ یعنے لائی جاویگی
اسدن دوزخ عرصات میں صحیح حدیث میں آیا کہ فرماتے تہے آنحضرت ایک مجلس میں سو بار اللہم اجرنا من النار
یعنے ای بار خدا تعالی پناہ دے ہمارے تئیں آتش سے دیکہو کہ آنحضرت معصوم تہے ہر گناہ سے باوجود اسکے ستر بار آتش سے پناہ مانگتے تہے
تو ہم گنہگاروں کسقدر مانگا چاہیئے کہ سراپا گناہ میں باوجود ایسے گناہوں کے بیفکر بیٹہے افسوس اس حالت پر حقتعالی
فرماتا ہے یومئذ یتذکر الانسان وانی لہ الذکری یقول یالیتنی قدمت لحیاتی یعنے
جسدن کہ کہینچے جاوے جہنم نصیحت لینا اور توبہ کرنا شروع کریگا ہر کافر اپنے ذاتی لیکن کہاں ہے اسوقت انکو توبہ نفع دیویگا
اور دوزخ جگہ ایک ہے بہوک اور پیاس کی ہلاکی و خواری و غم و غصے سے بہری ہوئی اسکے عذاب ان طرح طرح کے ہیں کوئی اسمیں آویگا
مگر وہی جو خدا کے غضب میں آئے فتوحات میں لکہا ہے کہ تحت الثری سے آسمان کواکب تک تمام فرش جنکے بیچ آتش ہو کر آگی مگر جو
مکانات کہ مشرف ہیں جیسا کعبہ معظمہ و مدینہ منورہ و قبران پیغمبروں کے اور مانند انکے بچ رہینگے اور آفتاب و مہتاب اور تمامی
ستارگان بے نور و سیاہ اور بڑے اجرام ہو کر دوزخ میں پڑینگے اور دوزخ قید خانہ ہے خدا کا آخرت میں اور جہنم کے اوپر سے نیچے
تک پانچ ہزار سال کی راہ ہے ابن عباس کہے دریا کو قیامت میں تیز آتش بنا کر دوزخ میں زیادہ کرینگے اسی سبب سے عبد اللہ ابن
عمر رضی اللہ عنہما دریا کے پانی سے وضو مکروہ سمجہے اور دوزخ کو ساتہ درکہ ہیں یعنے سات طبقے ایک کے نیچے ایک
ہر ایک کو دروازہ ہے علیحدہ وہ تمام کے نام یہہ ہیں اول جہنم دوسرا سعیر تیسرا سقر چوتہا لظی پانچوان حطمہ چہٹا جحیم
ساتوان ہاویہ آیت لہا سبعۃ ابواب لکل باب منہم جزء مقسوم یعنے دوزخ کو سات ہیں دروازے
ہیں واسطے ہر دروازے کے گروہ ایک ہے کفار سے تقسیم پاگئی صاحب تفسیر اپنی تفسیر میں لکہے کہ اہل دوزخ تمام ستر فرقہ ہیں انہیں کا مرکہہ واسطے

گنہگار مسلمانوں کے ہے دوسرا نصاریٰ کے واسطے تیسرا یہود کے چوتھا ستارہ پرستوں یا استہزا و ارواح کے لئے پانچواں مجوس کی چھٹا مشرکین کے ساتواں منافقین کے
واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ یعنے تحقیق کہ منافقین دوزخ کے بیچ نیچے کے درجے ہیں جو ساتواں ہے
حساب سے ساتوں کا موافق گنتی حواس پنجگانہ اور قوت غضبیہ و شہویہ کے ہے اور دروازے بھی انکے موافق حساب سات اعضا کے ہیں سوا دل کے کیونکہ دل بہشت کا سبب
ہے اسلئے جنت کے آٹھ دروازے کے حساب میں معتبر ہے انتہا شرح مرتب کر کے فتوحات سے کہ دوزخ میں سو درکے ہیں جنت کے درجات کے مقابلہ میں ہر درکہ میں
اور قوم ایک مخصوص ہے اور عذاب جلکے موافق اتاریگے متکبران جو خدا سے سرکشی کرے اور دعویٰ اپنے خدائی کا فرعون و نمرود و مقنع و رام و کنس کے مانند
اور دجال بھی جو آئیندہ کریگا دوسرا دہریہ جسکو معطلہ بھی کہتے ہیں کہ وہ خدا کا انکار کرکے زمانیکو الہ کہتے ہیں تیسرا مشرکین جو خدا کے ساتھ دوسرے کو شریک کرتے اور کہتے کہ ہم انکے
عبادت نہیں کرتے مگر خدا کے ساتھ نزدیک کرانے کو چوتھے منافقان جو مسلمان ہوئے تلوار کے خوف سے ظاہر میں ایمان لاکر باطنمیں کافر ہے یہ چار قسم کے واسطے سات سو
عذاب ہے جیسا کہ اہل جنت کو ہر نیک عمل پر سات سو ثواب ہوگے اور دوزخ کو چار دیواری ہے اُسکے موٹائی چالیس برس کی راہ ہے آیت عَلَیْهَا تِسْعَةَ
عَشَرَ یعنے جہنم پر انیس نگہبان ہیں سب کے بڑیکا نام مالک ہے اور دوسرے کو زبانیہ کہتے ہیں پیادہ اور مددگاران انکے بہت ہیں امام محی السنہ معالم میں لکھے
کہ فرشتوں کے آنکھیں بجلی سے چمکتے ہیں اور دانتان نشتر سے زیادہ تیز جہاز پیٹر سے زیادہ موٹے اور منہ سے آتش کے جیسیاں نکلتے ہیں اور انکے دو دو شانے کے بیچ
چوڑائی ایک برس کی راہ ہے اور انکے دل سے رحم نکالا دیا ہے نور تمیں شیخ اکبر سے روایت کرے کہ کارکنان دوزخ کے جنکو ولات کہتے ہیں وہ سات ہیں
نام ان انکے ہابیل و سابق و ناتج و عادل و ایم و حافظ سردار سبکا مالک ہے انکے یاران و مددگاران کا نام قائم و اقلید و حامد و ثابت
و نمادان و جابر ادہم ہر دروازے سے دوزخ کے گروہ لیک اور عذاب ایک ہے مفرط اور گرمی سے دوزخ کے کسی چیز کی گرمی زیادہ نہیں اور سردی سے زمہریر
کے کوئی سردی افزون نہیں آتش جہنم کی دو قسم پر ہے ایک حسی جو جسم کے ظاہر باطن کو جلاویگی دوسرا باطنی کہ قلب پر آکر جو روح کہ مدبر بدن ہے
تدبیر کرنیوالا قالب جسم اینکا ہے ایسے عذاب دیگے اور یہہ آتش اسکی چہیں رگ سے ہے اور اس سے کوئی سخت عذاب نہیں اکثر مفسرین و محدثین صحیح
حدیثوں سے روایت کرتے ہیں کہ دوزخ میں ستر ہزار وادی ہیں ہر ایک میں ستر ہزار شعبے ہیں ہر شعبہ میں ستر ہزار گھر ہیں ہر گھر میں ستر ہزار جائے رہینگے ہر ایک جا کے
میں ستر ہزار باوڑیاں ہر باوڑی میں اژدہا ایک ہے بڑا اور ہر ایک کی چوٹی پر ستر ہزار بچھو ہیں اور کوئی کافر اور منافق دوزخ کے انتہا کو پہنچ نہیں
سکتا جبتک کہ ایک ایک بلا پر عذاب پانا نگذرے اور دوزخ میں ویل یک وادی ہے کہ اسمیں پیپ اور میلا پانی دوزخیوں کا نکل
جمع ہوگا اور غی ایک وادی ہے کہ اسمیں پیپ اور لہو اہل دوزخ کا موج ملرتا رہیگا بعضے روایت سے وہ نہر ہے بد بوا و بد ذایقہ
اور نہایت گرمی موبق ایک وادی ہے اور یلملم ایک وادی ہے کہ تمام دوزخ کے وادیاں اسکی گرمی سے پناہ مانگتے ہیں اور حزن ایک وادی ہے کہ
فرمایا آنحضرتؐ دوزخ پناہ مانگتی ہے اُس سے خدا پاس ہر روز چار سو یا ستر بار اسمیں وہ لوگ پڑینگے جو قرآن شریف خلق کو بتانے کیلئے پڑہتے ہیں اور صعود چار
ریا سے کرا اور دوزخ میں کتنے باؤڑیاں ہیں انمیں سے یک ہبہب ہے علی سے روایت ہے کہ اسمیں تین قوم پڑینگے کہ جبپر خدا کا غضب ہوگا انسے خدا بات نہیں کریگا
اور انکے طرف نظر نہیں کریگا وہ کون اول جھوٹ جاننے والے قدر کو دوسرا مبتدع یعنے صحابہ و تابعین کی پیروی نہیں کرنیوالا تیسرا شرابی ہبہب ایک
باؤڑی ہے کہ زبردستی کرنیوالے پڑینگے فلق ایک باوڑی ہے اور دوزخ میں پہاڑ ان میں صعود ایک کا نام ہے جب ہاتھ یا پاؤں اوسپر رکھینگے تو گوشت سرکا گل جاویگا
دو آتش دوزخ کی دنیا کے آتش سے ستر درجے بڑ کر تیز ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَّوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ یعنے کہدے محمد

آتش دوزخکی سخت تیز ہے اگر جانتے تو پرہیز کرتے بخاری ومسلم امام احمد حنبل سے روایت کرتے ہیں کہ دنیا کی آتش سے دوزخکی آگ سو درجہ تیز تر ہے
ترمذی ابوہریرہؓ سے روایت کرے کہ حضرت نے دوزخکی آتش کو ہزار برس روشن کرے تو سرخ ہوئی پھر جب ہزار سال روشن کرے تو سفید ہوئی پھر جب ہزار
سال روشن کیے تو سیاہ اب سیاہ ہے تفسیر میں آیا علما کہتے ہیں کہ آتش تمام چار قسمکی ہیں ایک آگ جلاتی ہے اور جذب نہیں کرتی یہ آتش دنیا کی ہے
دوسری جذب کرتی ہے مگر جلاتی نہیں ہے یہ آگ سبز جھاڑ کی ہے تیسری جلاتی ہے اور جذب بھی کرتی وہ آتش دوزخکی ہے چوتھی نہ جلاتی
نہ جذب کرتی وہ آتش موسیٰ کی ہے جو جنگل کو روشن کری تھی بغیر جلانے کسو چیز کے بعضے کہتے ہیں جس آگ میں جلانا اور روشنی
بھی ہو وہ آگ دنیا کی ہے دوسری جسمے نہ نور اور نہ سوزش ہے وہ جھاڑ کی آگ ہے تیسری جو روشنی رکھتی ہے بغیر جلانیکے وہ آگ
موسیٰ کی ہے جو جھاڑ و نمین سے ظاہر ہوئی تھی چوتھی سوزش رکھتی ہے بغیر روشنی کا وہ دوزخکی آگ ہے جو نہایت سیاہ ہے انتہا اور تھوڑے گنہگار
مسلمان اسمیں پڑینگے مگر سب کی سجدے کی جگہ یعنے پیشانیکو نہ جلاینگے سبب نور ایمانکے اور بعضوں کے ٹخنے تک بعضوں کو زانو بعضوں کو کمر بعضوں کو سینہ
اور ٹھڈی تک جلاوینگے بخاری اور مسلم سے روایت ہے کہ آتش مومنکے دلکو نہ جلائیگی اور مسلمانوں کا منہ کالا نہوگا بلکہ سفید رہیگا اور
عذابکے سبب سے کافروں کے سر کا لا رہینگا نا پیدا بیقراری نکرینگے بلکہ اکثر بیہوش رہینگے بعضے لوگ سبب نور ایمانکے تجلیات خدا کے جو اس جگہ ہیں
کتنے دیکھنے میں مستغرق رہینگے اس حدیث سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ مومن کے گنہ کو جلاویگی بغیر نقصان پہنچانے بدنکے نوادر
الاصول میں ابوہریرہؓ سے روایت کرے کہ بعضے عاصیان دوزخمیں ایک ساعت بعضے ایکدن بعضے ایک مہینا بعضے ایک سال
بعضے دنیا کی عمر تک یعنے ساتھ ہزار سال تک رہینگے عمر دنیا کی اسقدر بعضے مفسدین سے روایت آئی ہے مگر یہ بات صحیح نہیں اور
ان آدمیاں دو قسمکے ہیں توبہ کرے ہوا اور بے توبہ بے توبہ خدا کی مشیت میں ہیں اگر چاہے بخشے عذاب یا تھوڑا عذاب یا موافق عملکے سزا دیگا حدیث میں آیا
کہ حقتعالی بندیکو اپنی درگاہ میں کھڑے کرکے اعمالنامہ ہاتھ میں دیگا پس وہ دیکھیگا اپنے نامہ میں گناہ اور پشت نامہ کی جو خلقکے طرف رہیگی اس
طرف تمام نیکیاں لکھے رہینگے تا عالم سوا اسکی کے بدی اسکی نا دیکھنے پاوے تب فرمایگا حقتعالی کہ ای بندہ میرے دنیا میں تیرا گناہ ڈہانپا آج بخشا
آج بہشت میں وہ جا تیری ہمیشہ کی ہے وعدہ اسی کہتے ہیں جو خبر دیا حقتعالی خوشیکی وعید وہ جو خبر دیا عذاب سے شاہ عبدالحق لکھے کہ
اقرار نیکی کا جو ہے ٹلتا نہیں کہ صفت کریمانکی ہے اور وعید جو غصہ سے ہے کبھو بدلتا ہے رحمت سے کیونکر کریمانکے آئین ہیں کہ نیکی وعدہ نہیں پھیر کر
سبب سے کرنیکے کبھی غصہ کے فعلسے خاموش ہو جاتے ہیں بعضے علما کہتے ہیں کہ بدیکا وعدہ بھی نہیں بدلتا ہے لیکن اکثروں کے قولسے ثابت ہے واللہ اعلم حدیث
نَصِیبُ اُمَّتِی مِنْ نَارِ جَھَنَّمَ کَنَصِیبِ اِبْرَاھِیْمَ مِنْ نَارِ نَمْرُوْدِ بْنِ کَنْعَانَ یعنے حصہ میری امت کا جہنم کے آتش سے مانند حصہ
ابراہیم کے آتش سے نمرود بن کنعان کے ابراہیم کے فقط ہات پاونکے باندے ہوئے رسی سوا کسی عضوے کو نہ جلایا ہے پس دوزخکی آگ بھی مومنین کو
اسیطرح جلاویگی اور شرح میں ذکر کرے کہ شیخ جلال الدین سیوطی جامع صغیر و خصائص کبریٰ میں طبرانی سے اور وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے حدیث اِنَّمَا حَرُّ جَھَنَّمَ عَلٰی اُمَّتِی کَحَرِّ الْحَمَّامِ یعنے تحقیق کہ حرارت دوزخکی میری امت پر مانند گرمی حمام کے
مراد یہہ کہ امت اجابی یعنے کلمہ گو سے جو گنہگاران کو پاک کرنے دوزخ میں ڈالیگے وہ ایسے ہونگے جیسا کہ حمام کی گرمی لطیف ہے جسمکو ضرر اور
ضعیف نہیں کرتی بلکہ خوبی اور صلاحیت بخشتی ہے فسادی مواد کو تحلیل کرتی ہے یہی تشبیہ رکھتی ہے دوزخکی گرمی گنہ سے پاک کرنے میں

انتہا فتح الرحمن میں مولانا عبد العلی محمد شیخ اکبر کا قول لکھے ہیں کہ جب اہل دوزخ پر بہت زمان عذاب سختی سے گذر جائیگے کہ اُس مدت کو قید نہیں تب خدا کے
رحمت سے عذاب ان اٹھ جائیگے سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ یعنے پیش دستی کریگی میری رحمت غضب سے کفر و خطا گرچہ ہیں محروم از حضور
بندے کے رہ سے لیکچہ نہیں دور ہیں ؛ کفار کو جو عذاب ہوگا اسکا حد خدا کے سوا کسیکو نہیں معلوم اور کفار کے صورتان کالے ہو کر آنکھیں نیلی ہوجائیگے جب کفار
کو کہینگے کہ ای کتے دور ہوا اور کچھ بات مت کرو اُس وقت تمامی کفار اندہے گونگے بہرے ہوجائیگے اور کفار کو دو طور کا عذاب ہوگا ایک اُنکے جہل مرکب کے سبب سے دل اور
جان کو آتش لگیگی دوسرا جب گرم پانی ڈالینگے تو تمام بدن گلکر پانی ہوگا پھر بدنکو تازہ کر کے عذاب دینگے اور گرز ان مارتے رہینگے ایک گرز ایسا ہوگا کہ
تمامی جن و انس اُٹھا سکینگے تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ دوزخمیں ایسا پکایک کے نیچے اوپر آتے جاتے رہینگے جیسا کہ ہانڈی پکتے وقت جوش سے نیچے اوپر ہوتا ہے اور کثیر
کفار کے آتشی ہوگے ہر کافر اپنے شیطانونکے ساتھ ہاتھ پاؤں گردن طوق و زنجیر سے باندہے رہیگا حقتعالی فرماتا ہے خُذُوْہُ فَغُلُّوْہُ ثُمَّ الْجَحِیْمَ
صَلُّوْہُ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَۃٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُکُوْہُ یعنے حکم ملائک کو ہوگا کہ پکڑو کفار کو طوق زنجیر کرو اور دوزخمیں
کھینچو ایسے بڑی زنجیر سے جو فرشتونکے ہاتھ سے ستر ہاتھ کی ہے پھر وہ زنجیر کی نوک پاخانہ کی راہ سے پرا کر ناک طرف باہر نکالینگے یا مُنہ کے
طرف سے پرا کر مقعد سے نکالینگے اللہ تعالی فرماتا ہے کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ غَیْرَهَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ یعنے ہر بار
جو پک جاوینگا پوست بدنکا سبب حرارتکے بدل کر دینگے ہم تازے پوست تاکہ ہو تازہ عذاب بغیر کمی اور چہوتے کے کفار کا کھانا زقوم یعنے سیند
کا دودا اور کانٹے وغیرہ ہی حدیث میں آیا کہ ایک قطرہ زقوم کا ٹپکے تو معاش اہل دنیا پر تلخ کر دیگا پس حق کہ ہمیشہ پکیوا اُسکا حال کیا ہے گا
علاوہ کہنے زقوم سے سیر کر کے اُسپر سخت گرم پانی پلاوینگے تفسیر حسینی ذکر کرے کہ خورش اہل دوزخکی تلی ہوچے گی کہ وہ معدن غلیظ خون سودا کی ہے اور سبب زیادہ
ہونے مرضان اور درد انکے ہی ترمذی و مسلم و امام حنبل سے روایت ہے کہ یہہ ضعیف بدن دنیا کے آتش سے بسر نہیں آسکتا ہی دوزخکے آگمیں کہان آسکیگا کہ اس سے
سو حصہ بڑکر تیز ہے مگر یہہ بدن بدلجائیگا دوسرے بدن سے جو تحمل کر سکے چنانچہ دراز ان کفار کے کہ وہ احد کے برابر ہونگے اور درازی پوست موٹائی کی تین دنکی راہ
ہوگی اور ران کوہ بیضا کے برابر ہوگی بعضے روایتوں سے کہ وہ رملنکے برابر ہونگے اور زبان بہت دراز ہو کر آتش سے ملجائیگی اور دیکھا دیکھی
کم عذاب ہے اُسمیں مسلمانان پڑینگے جب کسی کی بھی شفاعت ملیگی اور نہیں تو تھوڑا عذاب پاکر یا بلا عذاب نجات پائیگے اور جسقدر سخت کافر ہوگا
اُسقدر سخت عذاب پائیگا تمام کفار کا اول جو آتش کا لباس پہنیگا وہ ابلیس ہے اور جہنم پکاریگی هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ مراد یہہ کہ یارب زیادہ کر اور بھی منجہ میں تب
حقتعالی قدم رکھیگا یعنے ایک خلقت پیدا کر کے بھریگا تب کہیگی بس بار قط یا رب یعنے بس یارب اور تمام کفار دوزخمیں داخل ہوئے بعد دروازہ دوزخکے بند
ہوجائیگے تا ہمیشہ عذاب پکڑے ہے آئت بیان عذاب کا دوزخکی بہایت طول ہے یہہ مختصر سے گمان کلیجو اہل عقول کہ ایک پتے سے بندی کا دنیا آتا ہے
کبھی ایک دانے سے اندازہ دیگ پاتا ہے ؛ عقیدہ کرنا عذاب ہونا آخر تک ضرور ہے نہیں تو گوہر ایمان ہوگا بے نور ہو ؛ الہی نا بچہ ہنسے سے مجھکو کہہ ظاہر کہ تجھسے
چھپتا نہ ہوں میں باطن و ظاہر اعراف تیکا ہی درمیان جنت و دوزخکے اہل اعراف سے جو خلاصی پائی ہوئے ہیں اور بڑے بڑے لوگ بھی
وہان کھڑے ہو کر اہل جنت کا حال دیکھتے رہینگے فتح الرحمن میں لکھے ہے وہ دیوار ہے جیسے اور ہر دوزخ اور ہر جنت ہے نیز انہیں جنکے گناہ و ثواب برابر ہوا انکو
وہان قید کرینگے یہی لکھے جو لوگ خدا کے راہ میں مارے گئے مگر ماں باپکا حکم سُنتے نہتے انکی نیکی بدی برابر ہے سہادت تو دوزخسے پھیر رکھیگی اور نافرمانی جنت سے ایسے
لوگ اعراف میں معذب رہینگے جسو وقت سجدہ کا حکم ہوگا تو بعد سجدے کے یہ نیکی کا غالب ہوگا تب راہی ہوگی اسقدر تکلیف سجدہ کی وہان باقی ہے بہشت کے

احوال میں فرماتا ہی اللہ تعالی ففی رحمت اللہ ہم فیہا خالدون یعنے وہ لوگ جو سپید روشن منہ والے ہیں انکے سبب خدا کی رحمت
بہشت میں رہنے والے ہیں ہمیشہ گویا بہشت خدا کی رحمت کی جا ہی اور بہشت پہلے آسمان سے عرش کے نیچے تک ہے اللہ فرماتا ہے وجنۃ عرضہا السموات
والارض یعنے چوڑائی بہشت کی سات آسمان اور سات زمین کے برابر ہے تخمیناً طول کیا ہوگا سو خدا جانے اور دوزخ سے جنت بڑی کوئی آسمان و زمین میں
ایسے نہیں جو بہشت و دوزخ سما سکے اور دوزخ و بہشت فی الحال اب موجود ہیں مگر انتظام کمال انکا قیامت پر موقوف ہے انکے اب ہونے پر آدم و
ادریس کا قصہ جو بہشت میں ہیں اور وہ پرندیاں کہ جنکے درمیان ارواح شہداء کے ہیں وہ جنت کے نہر انکا پانی پیتے اور میوہ کھاتے جو ہیں دلیل اسپر
ہی اور اہل دوزخ و بہشت ہمیشہ رہینگے معتزلہ کے قول سے دوزخ و بہشت اب جو وجود نہیں قیامت میں پیدا ہونگے معاذ اللہ شرح میں آیا کہ جنت دو قسم کی ہی حسی
و معنوی یعنے ظاہری و باطنی اور اہل جنت چار گروہ ہیں اول پیغمبران دوسرے اولیاء کمل کہ جنت انکو صحبتی ہے اور وہ جنت کو تیسرے اصحاب احوال
رجال اللہ سے جو خدا کے جلال میں سرگشتہ و بیخبر ہیں کہ باطن انکا غلبہ ظاہر کیا ہی اسی سبب سے وہ جنت کو نچاہینگے پر جنت انکو چوتھے عام
مومنان ہیں کہ جنت انکو نچاہیگی اور گروہ جنت کو مولانا عبد العلی محمد شیخ اکبر سے روایت کرے کہ بہشت فلک ثوابت پر ہی شرع میں
اسے کرسی کہتے ہیں وہ آٹھواں آسمان ہے اور بہشت کا چھت عرش رحمن ہے اور بہشتان تمام آٹھ ہیں درجہ بدرجہ بعضے روایت میں ہر جنت میں
سو درجے ہیں اور وسیلہ وہ خاص حضرت کے لئے ہے ہم امتیاں کو فرمائے حضرت جو کہ بعد اذان کے وسیلہ کو میرے واسطے چاہیگا خدا سے تو شفاعت میری
اسپر حلال ہی اسی لئے بعد اذان کے دعا مانگتے ہیں اور جنت فردوس نیچے جنت عدن کے ہے حدیث میں آیا جو کہ اپنے واسطے بہشت چاہے تو فردوس چاہے حدیث
فانہ وسط الجنۃ وفوقہ عرش الرحمن ومنہ تفجر انہار الجنۃ یعنے فرمایا آنحضرت نے فردوس بہت خوب جنت ہے اوپر تمام جنت کے اسپر
عرش خدا کا ہے اور اس سے جنت کے نہران جاری ہوتی ہیں کعب کہے فردوس سے زیادہ بلند کوئی جنت نہیں اسمیں خدا کے حکمان جاری کرنیوالے اور نہی
منع کرنیوالے رہینگے آٹھ بہشت کے نامان عدن و فردوس و جنات النعیم و جنات الماوا و دار الخلد و دار السلام و دار المقام و وسیلہ بہشت کے
آٹھ دروازے ہیں انکی چوڑائی مدینہ سے صنعا تک ہے اگر ستر ہزار صف باندھ کر اسمیں چلے آویں تو ہو سکے حساب دروازوں کا آٹھ اعضو کے موافق
ہے ایک دل دوسری زبان تیسری آنکھ چوتھا کان پانچواں ہاتھ چھٹا پیٹ ساتواں شرمگاہ آٹھواں پاؤں جو کہ یہہ اعضو سے نیکی کیا
ہے چلے آئیگا تمام دروازوں سے یا تھوڑوں سے موافق اپنے کئے کے باب الریان سے روزہ دار آئیگے اسیطرح قرآن و نماز پڑھنے والے اور سخاوت
کرنیوالے وغیرہ ایک ایک دروازے سے چلے آئیگے ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ پوچھے کہ یا رسول اللہ کون ہوگا ہمار سے جو تمامی دروازوں سے پکارے
جاوے فرمائے امید رکھتا ہوں میں کہ تو یہہ ہوگا دیواران جنت کے سونے روپے کے اینٹوں سے بنے ایک سونے کی اینٹ تو دوسری روپے کی
درمیان دو اینٹوں کے مشک و عنبر ہے انس رضی اللہ عنہ روایت کرے حقتعالی فردوس کو اپنے ہاتوں سے بنایا مشرک اور میخوار سے پاک رہیگا اور جنت
عدن بھی اسیطرح ہوئے مگر ایک اینٹ اسکی موتی کی ایک یاقوت کی ایک سبز زبرجد کی ہی درمیان اسکے مشک بہتر ہے کیچڑ اوسکا
زعفران مٹی مشک کنکرے موتی جواہرات وہاں کے یہاں سے ہزار مرتبہ بڑکر ہیں عدن سے حقتعالی عدہ کیا کہ کوئی بخیل تیرے میں آیگا
اور بنا بہشتوں کا موافق عملوں کے ہے قرآن پڑھنیوالوں کو جو موافق آداب شرع کے پڑھے ہیں فرشتے کہینگے کہ قرآن پڑہتے چلو جہاں تمام
ہووے وہ مقام یہاں سے وہاں تک تمہارا ہے حدیث میں آیا کہ تین جنت ہیں اول جنت اختصاص کہ بعضے بندوں کو عنایت سے خدا کے ملینگے

شرحمین ذکر کرے جو بچے کہ عمل کے حد کو نہ پہنچکر یعنے بالغ ہنوکر چہے سالکی عمر مین مرے انکو اور جنکو کہ خدا چاہے اہل تع جیسے اور دیوانے اور بے
شعوران و اہل فترت انکو دیگا ۔ دوسری جنت میراث جو کفار کے لئے مقرر تھی ایمان لاوینتو دیتا جب ایمان سے بے نصیب ہو
تو جنت سے محروم رہے اسے بہی مومنانکو بخشینگے تیسری جنت اعمال موافق عملکے ملیگی ہر عملکو موافق اسکے جنت مقرر ہے جیسا فرضکو
جنت اور نفلکو اور مکروہ چہوڑنے اور حرام چہوڑنیکو اور جو کہ زیادہ عمر نیکی میں گذارا افضل ہے کم عمر گذارا اسواوسے اسیطرح
جو کہ نیک عمل رمضان و جمعہ لیلت القدر و شب جمعہ و عشرہ ذالحجہ و روز عاشورہ محرم وغیرہ میں کیا افضل ہے غیر زمانہ کے
سوا اُسے اور جو کہ نماز مسجد نبوی میں پڑہے افضل ہے دوسرے مسجد میں پڑہے سو اُنسے اور ہدیہ و صدقہ دینا نزدیک کے
درویشان و خویشانکو نظر کرتے دوسروں کے افضل اور ہدیہ دینا سادات کو اسیطرح ہر افضل فعل کو جنت مقرر ہے حقتعالی فرماتا ہے

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ یعنے جو ایک کہ ڈرتا ہے شانِ خداوندیکو خدا کہ اسے دو جنت ایک جنت عدن دوسری
جنت نعیم ابو ہریرہ روایت کرے کم مرتبے والا بہشتی وہ جسکے خدمت میں آوے رات دن میں دس ہزار خدمتگار ہر ایک پاس
تحفہ علیحدہ ہوگا اونکا گہر بہشت کا دنیا کے برابر یا دس حصہ بڑکر ہے حدیث میں آیا ہے کہ ادنا بہشتی وہ جسکے دولت کا عرصہ دو
ہزار سالکی راہ ہوگی باغان اور حوران و خادمان اُسکے جو اُس عرصے میں ہیں تمام کو دیکہتا رہیگا ۔ وہ سب پاس دیکہینگے گویا اپنے نزدیک
ہیں قوت بصارتکی ایسی ہوگی اور نہران وہانکے بعضے پانی کے بعضے دودہ و شہد کے ہیں لباس اہل جنت کا حریر وغیرہ
سے ہے اور جنت میں ایک موتی کا محل ہے اسمین ستر گہر یاقوتکے ہر گہر مین ستر جامے رہینگے زمرد سے اور ہر جا میں
ایک تخت ہر تخت پر ستر فرش طرح طرح کا ہے رنگ میں ابو سعید خدری ابو ہریرہ سے روایت کرے کہ بلندی وہ بچہانوکی اسقدر ہے
جو زمین و آسمانکے بیچمین وسعت ہے وہ ہر ہر بہینگے جا میں ستر دسترخوان ہر دستر پر ستر قسمکے کہانے ہیں اور ہر گہر مین ستر غلام
باندی واسطے خدمت کے اور قسم قسم کے شرابان بغیر نشہ کے ہیں جو کہ دنیا مین شراب پیکر بے توبہ مرا وہ محروم اس شراب سے ہوگا
اور بہشت مین ستون یاقوتکے ہیں اور موتیان ستاروں کے مانند روشن اور باشن اہل بہشت کے روپے کے مثل شیشہ سرکے ہیں بعضے
بولے زمین روپے کی اور غذا بے حساب اگر دنیا میں کوئی نام بہی نہیں سنا اگر پہلی غذا اچہلی کا جگر ہے اور میوہ توڑنیکے ساتہہ معا
پہر پیدا ہوگا وہانکے میوے سے افضل تر اور جس جانور پر کہانیکی خواہش سے نگاہ کریگا وہ تلے جا کر روبرو آئیگا اور پائخانہ و پیشاب و منی و حیض
و نفاس نہین کیونکہ غذا و جماع سے وہانکے مراد فقط لذت پانا ہے ایک آدمی دنیا کے سو آدمیانکا کہانا کہائیگا اور قرآن سے ثابت ہے
کہ صبح و شام دو وقت کہائینگے اور جماع کی لذت و قوت دنیا سے سو حصہ بڑکر ہے اور بو اہل جنت کی عطر سی ہوگی اور تمام مردان بی ریش یوسف
سے زیادہ خوبصورت اور آدم کے قد برابر ساٹہہ گز کے ہو کر جنت مین داخل ہونگے اور زبان عربی رہیگی حاکم سے روایت ہے فرمایا
آنحضرت نے عربکو دوست رکہو کہ قرآن عربی ہے عربی زبان اہل جنت کی عربی ہے بہی فرمایا حضرت نے اور آدم تا بے مرتبہ کے
سب سے صاحب ریش ہونگے بخاری و مسلم میں آیا اول جو لوگ کہ بہشت میں آوینگے صورتان اونکے چودوین راتکے چاند سے روشن
رہینگے بعد جو آوینگے تارونسے چمکتے رہینگے بہشتیان کو دنیا کے عورتان بہی دینگے اگر وہ مسلمان ہو اور بعد اسکے دوسرے

کے نکاح میں نہیں گئے ہیں نہیں تو جسکے نکاح میں وہ ہے اسکے ساتھ ہوگی اگرچہ مردکے مرتبہ کے موافق نہو وین پر مردکے ظرفیہ کے مرتبہ کو پہنچیگی
دوسری روایت ہے اگر عورت تین یا چار نکاح کی دنیا میں تھی وہ یہاں انمیں سے جس سے کہ خوش تھی اسکے ساتھ کردیگی بہشتی عورتان
کے تعریف کی آیت وعندہم قاصرات الطرف عین کانہن بیض مکنون یعنے اور رہتے ہیں نزدیک اہل جنت
کے وہ عورتان جو اپنے آنکھونسے سوا اپنے مردونکے دوسرے پر نگاہ نہیں کرتے آنکھین انہونکے سرمہ لگای ہوئی ہیں گویا وہ عورتان
سپید و سرخ منہ اور بدن والی ہیں برابر یاقوت و موتیا کے سرکیا صفائی اور زیبائی میں ہو حقیقت دنیا راحت و رنج کو دونکا نمونہ کیا
اسی سبب سے یہاں کے رنج اٹھانے سے گناہ عفو ہوتا ہی اور اہل کشف کے اتفاق سے درجات جنت پانچ ہزار ایک سو پانچ ہیں یعنے یہہ درجات
بڑے خاصلنکے واسطے مقرر ہے سوا اسکے بیحد ہین حدیثمیں آیا ادنا بہشتی وہ جسکے ہوا آٹھ ہزار خادم سات ہزار عورت اور
کہہ سے کریگے گنبد ایک موتی و یاقوت سے بہت بلند اور جنت میں عورتان اور خادمان و فرش اور باس لباس کہانا پینا جلسے
بچے باغ ہوا زیبان نہران شراب کباب راگ سب کچھ عیش و عشرت کا سامان بغیر فکر و تردد کے حاصل ہے ضد اسکا دوزخ میں ابیات
الٰہی جب ہو گذر خلد میں محمد کا ؛ تو امتی کو یہہ کر پیر اپنے سرور کا ؛ یہان بہی اسکے رہون شمع رہ کا پروانہ ؛ رہون وہان
بہی مجھے وصل اسکا دیوانہ ؛ ہے قربت نبوی نزد بان کاخ وصال ؛ خدا کو پانا بغیر رسول کے ہے محال ؛ دیدار خدا کی قیامت میں
حق ہے اللہ تعالی فرماتا ہے انکم سترون ربکم کما ترون القمر لیلة البدر یعنے تحقیق کہ دیکہوگے تم جنت میں پروردگار
کو اپنے جیسا کہ دیکھتے ہو چاند کو چودوین رات تمین اس حدیث کے اکیس صحابی راوی ہین سو آج جو ہمسے چہپا ہوویگا کل وہ ظاہر ؛
اب جو پردا ہمین پوشیدہ ہے ہوگا باہر ؛ آنکہ یہہ دیکہ نہیں سکتے جیسے دنیا میں باصفا دیکھیگی یہی آنکہ اسے عقبی میں ؛ تم ایا کو جو محبت سے
یہان ہوئیگا ؛ پہل سے راحت کے نیت سیر یہان ہوئیگا ؛ دیدار کے وقت مقابلہ و جہت و دوری و نزدیکی نرہیگی مقصود تشبیہ سے
چاند کے فقط دیسا اوجبکا اور دیکھنا ممکن کا ایک ہے بغیر شک و شبہ کے جیسا کہ چودوین کا چاند بالکل صفا پورا بیشک و شبہ یقین کے
سا نظر آتا ہے اس تشبیہ سے یہہ مراد نہیں کہ خدا کو چاند کے قرص صورت کے سرکیا بندگان دیکھیگے معاذ اللہ کہ وہ بیچون و بیچگونہ بے تشبیہ بے نمونہ ہے
لاکن آخرت حقیقت ظاہر ہونیکی جا ہے آج جو چیز کہ چہپی ہے کل ظاہر ہوگی وہ کسی غیبت سے ہوگی سو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا حاصل یہ کہ دیکھیگے
خدا کو مومنین آخرت میں اس یقین کے ساتھ جیسا کہ دیکھتے ہیں دنیا میں چودوین کے چاند کو بیشک و شبہ اہل جنت تمام چار فرقہ ہونگے اول انبیا کہ بیٹھنگے
نور کے منبران پر بیٹھکر دیدار سے سرفراز ہونگے دوسرے اولیاء عظام مسند و فرش پر بیٹھے مشرف ہونگے تیسرے علما کرسیان پر بیٹھینگے چوتہے عام مومنین
ٹیکرونپر بیٹہکر اپنے خالق کو دیکھینگے جب چاہیگا حق تعالی اپنا دیدار دکہانا تو منادی ندا کریگا تمام بہشتیانین کہ ای اہل جنت چلو
واسطے زیارت پروردگار کے جنت عدن میں تب تمام جمع ہوکر اپنے اپنے مقام پر منتظر رہینگے دیدار کے اور کسیکو اپنے کم مرتبہ کا دہیان نا آئیگا اور
غمگین نہوویگے بعدہ حکم ہوگا کہ انکے روبرو بہترین نعمتان جو جنت میں بہی نہ پائے ہون جب کہانے سے فراغت پائیگے تب حکم ہوگا کہ خلعت فاخرہ
پہناو وہ ایسی ہوگی کہ کوئی کبہی نہ دیکہا نہ پہنا نہ سنا تہا پہر ایک نور بے کیف روشن کریگا تمام کو تب سجدہ میں آجاینگے اور نور
ظاہر و باطن میں تمام کے پہنچیگا اور تمام بدن انکا اور بال بال آنکہ کا قوت پیدا کریگا پس ہر عضو سے دیدار حاصل ہوگی اور بغیر اس کے

کسیکو طاقت دیکھ سکنے کی نرہیگی سو حکم ہوگا کہ آراستہ ہو واسطے دیدار کے تب تجلی کریگا حقتعالے تیس پردونمیں سے پردۂ عزت و پردۂ کبریائی
پردۂ عظمت جب عالم یہ پردونکے سبب سے بھی نہ دیکھ سکینگے تو پھر حکم ہوگا کہ بڑے پردے میرے اور میرے بندگان بیچ سے اٹھا دو تب ایک پردۂ اسم
جمیل کا باقی رہیگا پھر تمام کی بصارت اُسی نور کے سبب سے جو ظاہر باطن میں پہنچا ہے ایک ہو جائیگی اور حقتعالے تجلی کریگا ہر ایک پر موافق عقیدے اسکے
یہہ بیان عام رویت کا ہی اور خاص انبیا و اولیا کو جو اخص مرتبہ کم زیادہ مگر سب سے زیادہ سید المرسلین کو بعضونکو ہر صبح و شام ہوگی بعضونکو ہمیشہ اور عوام میں ہر جمعہ کو جا کر شعبہ میں روایت کر
جسوقت پروردگار جمال اپنا بتانا چاہیگا تو ہر ہر کی ذات نور سے روشن ہو جائیگی خدا تعالی جل جلالہٗ اپنے بندونکو فرمایگا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا عِبَادِیْ وَرَحِمَکُمْ
حَیَّاکُمُ اللّٰہُ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آخر تک حدیث کے جو شیخ اکبر ذکر کرے ابو بکر نقاش سے اسکا خلاصہ یہہ کہ جو پروردگار اپنے
بندونسے باتیں کریگا کہ امن سلامتی ہو تجو تم تمام طرف سے بخشانیوالے بہت بخششونکے دنیا و آخرت میں وہ زندہ ایک ہے
اپنی ذاتسے قایم غیر کو قایم کرنیوالا خوش دل ہوئے اور آئے تم جنت میں اور ہمیشہ رہنے والے ہوئے اور تم پر پاک و حلال ہوئے جنت اب
خوشی و خرمی دیتو ہمیشہ کے نعمتونسے اپنے دلونکو کہ تم خدا اور رسول کے طرف پھرنیوالے ہو اور بے خوف پنہ پانیوالے اور میں تیج ہون -
پروردگار بندونکو اپنے بے خوف کرنیوالا اپنا میں اپنے نامونسے نام ایک مومن کا تمہارے واسطے اب کوئی خوف نہیں غمگین نہو تم میرے
امن دہیندہ الا ۱۲
دوستان ہو اور ہمسایگان اور چنے گئے اور خاصہ گان میرے امن سلامتی ہو تجو ای بندگان میرے جو مطیع و فرمانبردار
ہو تم مسلمان ہیں اور میں سلام گھر میرا دار السلام ہے بتلاؤنگا رخ کریم اپنا دیکھو منہ میرا جیسا کہ سنایا بانان اپنے اور جب اپنے منہ پر
سے میں پردہ اٹھا کر جلوہ گر ہونگا تو تم سزاؤ مجھے سزاوار میرے جیسا کہ چاہئے اور آؤ میرے گھر ایسا جو مجھے دیکھتے ہی رہو اور بیٹھو اطراف میرے
اور دیکھو مجھے نزدیک سے ٥ دید سے لو تو مزا عاشقو ہو مست و الست ؛ بادۂ عشق الٰہی کی ہے تاثیر بیان ؛ اور بدیہ کرون تم پر تحفہ سے
اور دون انعامات اور خاص کرون تمکو اپنے نور سے اور دکہاون اپنے جمال سے اور بخشون اپنے ملک سے اور خوش طبعی کرون ایسے خوش باتون
سے جو تمکو ہنسا دیوین قطعہ میرے فرقت سے جو مغموم رہے دنیا میں ؛ آج قربت سے میری کرو عاشقو شادی و خوشی ؛ پیارے پیارے مرے باتان
میٹھے میٹھے سخنان ؛ دل تمہاریکو لبہا لیگے ہنساوینگے ابہی ؛ اور کھلاؤن تمکو اپنے ہاتونسے اور سنگہاؤن اپنی خوشبو دل آویز سے کہ
میں تیج ہون پروردگار تمہارا جو پوجے اور عاشق تھے میرے بغیر دیکھے اور دوست جانتے اور ڈرتے تھے ای میرے عاشقو قسم ہی عزت و جلال
و بلندی و کبریائی و خوبی و روشنائی کی میری تحقیق کہ تمسے خوشنود ہون اور دوست رکھتا ہون تمکو اور تم جنکو دوست رکھتے ہیں انکو
اور خاص تم واسطے ہیں نعمتان تمام جب چاہو لو مجھسے شرم نکرو کہ بغیر عوض کے میں تیج بہت بخشنے والا ہون اور یہی میری مقدس ذات ہے
جو دکھلایا تمکو اور یہی ہات میرا بہت بخشی والا سایہ دار تم پر اور میں تمکو اب دیکھتا ہون اور نہیں پھیرتا ہون آنکھیں تمہارے سے دوسرے
طرف قطعہ ای میرے عاشقِ صادق میرے پیارے بندے ؛ میں بھی سچا ہون نہ پھیرونگا تیرے سے منہ کو ؛ تو مجھے دیکھ پیارے میں تجھے
دیکھتا ہون ؛ لے مزا دید کا مجھسے پھرا رخ کو کبھو ؛ فرماویگا چاہو جو مطلوب ہے انست دیا تمکو اپنے ذاتسے اور میں تیج ہون تمہارا ہم
نشین اور انست دہیندہ الا بعد اسکے کچھ تم پر درویشی و ضعیفی تنگی نہیں کہ آرام و ناز و عیش ہمیشہ ہی راوی لکھا کہ اسوقت
بندگان عرض کرینگے جو کچھ کہ دیا ہمکو ہمارے چاہ سے زیادہ ہی پر بہت حاجت ہماری یہی ہی جو تجھے ہمیشہ دیکھتے ہی رہیں تو فرمایگا

ہی ہے منہہ میرا ہمیشہ ظاہر تر تمپر تو دیکہہ لو خوش ہو کہ میں بھی تمسے خوش ہوں اب اٹہو چلو اپنے عورتان طرف آپسکے گردنون میں
ہاتہان ڈالو جماع کرو سو عیش و عشرت کرو بوسے دو لگا سینہ سے لو مزا وصل کا ہمدم ہو زنونسے اپنے اور جاؤ اپنے محبوبان طرف
اور پھاڑیان اور باغانکو سیر کرو حظ اٹہاؤ اور سوار ہو اپنے چارپایونپر اور لباس پہنو مجلسان کرو آپسمین باتاین کیجو اور نہر کوثر
و کافور و تسنیم و سلسبیل و زنجبیل میں غسل کرو اور چلو پھرو نرم فرشون پر اور نرم و خوش و زیبندہ تکیون پر تکیا دو بعد یہہ فرمانیکے
حقتعالے پردہ دیکھو اٹہا کر بندونپر تجلی کریگا تو تمام سجدہ کرینگے پھر فرمایگا سر اٹہاؤ یہہ جا سجدہ کی نہیں ہے عاشق و معشوق کا راز و نیاز
وقت ملنے کے مزا بخشے دراز ہے ہی بیانسے دور اسدم کی سرور ہے وہان ہمیں رہتے ہیں دو پر ایک نور ہے ای بندگان میرے
نہیں ملا پاتکو مگر واسطے لذت نعمت بانٹے دیدار سے میرے اسی حال میں رکہیگا جبتک کہ چاہیگا اور اہل جنت کو نیند نہو گی کہ مانع
ظاہر کے لذات کی ہے اور خاصونکے لئے وقت مقرر نہیں کہ جب چاہینگے دیدار میسر ہو گی قطعہ نہ پوچھو لذت دیدار حقسے کہ کہنے
اور سننے سے ہی برتر ہے سبہی نعمات جنت جسکے آگے ہے مثال ذرہ پیش مہر انور ہے آلہی گرچہ ظاہر ہے گنہگار ہے بہروسا ہے فقط تیرے
کرم پر ہے کریگا نعمت دیدار سے سیر ہے طفیل مصطفی جنت کے اندر ہے بعضے کہتے ہیں فرشتونکو سوا جبرئیل کے دیدار نہیں اور
عورتانکو سیوطی کے قولسے اگر ہر ہفتے میں نہیں تو محض کبہو کبہو عید دنکے مثال جو باعام و تجلی تمام ہے دیدار میسر ہو گی کیونکہ دیں
فاطمہ و خدیجہ و عائشہ و مریم و آسیہ وغیرہ سرداران تمام عورتانکے ہیں جب انحضرت معراجسے آئے تو عائشہ کو فرمائے بہشت میں مردان
بہت دور خمیں عورتان اسیطرح دیدار مردانکو بہت عورتانکو کم ہو گے یہہ دیدار بہشت میں داخل ہوئے بعد ہے نہیں تو موقف میں جو دیدار
کہ ہو گی مخصوص نہیں بلکہ کافر و منافق پر بھی قہر و جلال سے یکبار ہی حسرت ہونیکے لئے خوابمیں خدا کو دیکہنا قولسے بعضے سلف و خلف
کے ثابت ہی لاکن حقیقت میں وہ بھی ان آنکہونسے نہیں بلکہ چشم دلسے ہی امام اعظم رحمت اللہ علیہ کہے دیکہا میں خوابمیں خدا کو ننانو بار
اہل تعبیر کہے خدا کو خوابمیں دیکہے تو بہشت میں جائیگے اور ہر غم و اندوہ سے نجات پائیگے امام احمد حنبل کہے دیکہ خدا کو خوابمیں دیکہکر تو پوچہا
کہ یارب تیری افضل عبادت اور نزدیک کا رستا تیرے طرف کیا ہی فرمایا تلاوت قرآن عرض کیا کہ معنی سمجھکر تو حکم ہوا مطلقاً
یعنے معنی کے ساتہہ ہو یا عبارت بھی پڑہے تو افضل عبادت ہے گیارہوان باب دوستی بزرگانکی اور اقسام بدعات مع رسومات
محرم و فواتح اور عرسان اور بیان حلال مالکے قسمانکا اور کیفیت مسکین اور جواز صدقہ اور زیارت قبور و ذبح حیوان و ہشیاری دل
و عقل سلیم اور دنیا اور آخرت اور ہلاک کرنیوالے اور علم نافع اور تواتر اور نجات دینیوالے کامان اور توبہ نصوح وغیرہ کے
بیانمیں سوائے خدا کے غیر سے مقصد مانگنے مومن موحد کو پرہیز ضرور ہی اور توفیق استقامت خدا سے مانگتے رہنا چاہیے لازم مگر خاصان و
مقربانسے خدا کے کمک و وسیلہ حاجت روائی کے واسطے بطور سفارش کے چاہنا جایز ہے جیسا التجا کرنا اور وسیلہ ڈہونڈنا انبیاء
اور اولیا سے کچھہ نقصان و کراہت یا حرام شرعسے لازم نہیں آتا مگر وہ یقین سمجہے کہ یہہ بزرگانکو حاجت روا کرنے اور تاثیر و تصرف
میں خدا کے سوائے کچھہ دخل و قدرت نہیں پر انکو خدا پاس بزرگی و عزت ہی شاید کہ برکت سے پاک ارواح انکے خدا کی اذن سے وسطہ ہو سکے
ہیں مراد آنے دیکہو کہ کسیکے پاس کوئی کچہہ مانگا اور وہ خاموش رہا تو تب سایل کہتا ہی تمہارے پیارے بچونکے لئے یہہ کام کردو تو

اُسکو اپنے پیارونکے واسطے کی بات پیاری ہو کر دیتا الٹا ہی اسیطرح جناب الٰہی مین ہی اور تعظیم و تکریم انکی خدا واسطے اپنے
پر واجب کرنا کیونکہ وہ خدا کے دوستان ہیں انکے ساتھ یہہ دوستی گویا خدا ہی کی دوستی و خوشنودی ہی اَلْحُبُّ لِلّٰہِ
وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ یعنے محبت کرنا واسطے خدا کے اور بغض بھی خدا کے لیے چنانچہ یہہ دعا ماثور میں آیا اللھم انی اسئلک
حبک وحب من یحبہ وحب من یحبک یعنے ای بارتعالی میں مانگتا ہون تجھسے محبت تیری اور دوستی انکی کہ
جنکو تو دوست رکھتا ہی اور وہ تجھے دوست رکھتے ہیں واسطے تعلیم ہم عاصیونکے آنحضرت فرماتے اور دوستی بزرگانکی خدا کے
قربیت کو پہنچاتی ہی کیونکہ یہہ مقربان خدا کے ہیں ہر دوست اپنے دوستدار کے ساتھ رہتا ہی حدیث المرء مع من احب
یعنے مرد اُسکے ساتھ ہی کہ جس سے دوستی رکھتا ہی وہ اور جو لوگ کہ دوستی و تعظیم و اعتقاد بزرگانکے ساتھ واسطے غرض نفسانی و طمع دنیا
کے رکھے جیسا کہ عوام اسی سے رکھتے ہیں اور تعظیم و تکریم اُنہونکی اسی مقصد سے کرتے اور مقصد دینے والا انھیں کو سمجھتے ہیں تو ایسونکی
شرک میں کچھ شک نہیں انکو جو کہے بجا ہے ہر مومن کو پرہیز فرض ہی کیا سبب یہہ شرک اعتقادی و فعلی میں داخل ہے اور وسیلہ چاہنے
پر دلیل یہہ آیت ہی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ
لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنے ای وہ لوگ جو ایمان لائے خدا کے ساتھ ڈرو شرک و گناہ سے اور چاہو طرف اُسکے وسیلہ کہ سبب اسکے اسکی
کی رحمت پاؤگے اور جنگ کرو خدا کی راہ میں کوشش سے شاید کہ تم فیروزی پاؤگے قیامت میں دیکھو کہ دنیا میں بغیر مدد اور
کمک اسبابکے آپسمیں کام نہیں چلتا جیسا کہ واسطے زندگی کے آدمی محتاج ہی قوت کے لیے زراعت و کسب یا تائید سے حاکمان وغیرہ کے
باوجودیکہ اعتقاد اسکا ہی کہ خدا تعالی رزاق اور مدبر و معین و مددگار حقیقی بیشک ہی پس اسمیں کوئی قباحت نہیں اسیطرح بزرگانکے ارواح
سے بھی وسیلہ کمک واسطے خوبی دین و دنیا کے زیارت انبیا و اولیا کے قبرونسے چاہیئے موافق آداب شرعکے جایز ہی کہ آنحضرت سے
لوگ دعا چاہتے تھے واسطے دفع قحط وغیرہ کے اور آنحضرت کے دعا کے برکت سے حاجت روائی ہوتی تھی اور کبھی آنحضرت
وسیلہ چاہنے والونپر انکار نہیں فرمائے اگر اسمیں کچھ شرک ہوتا البتہ خبر دیتے اور خود آنحضرت خدا بندہ میں ایلچی و وسیلہ ہیں اور بعد
وفات کے بھی وسیلہ ڈھونڈنا جایز ہے کیونکہ وہ زندہ ہیں چنانچہ خود آنحضرت فرماتے کہ دیکھا میں موسی کو قبر میں نماز پڑھتا ہوا اور سوا
اسکے فرشتے امت کا احوال جو آنحضرت سے عرض کرتے ہیں صحیح حدیث سے ثابت ہی اور شفاعت بھی انکی قرآن و حدیث سے
ثابت بعضے لوگ یہہ آیت کی دلیل سے انکار کرتے ہیں وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ مَا نَعْبُدُھُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ
اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی یعنے وہ لوگ جو گردانے معبود ان تصرف کرنیوالے اپنے حقیقی سوا خدا کے اور کہتے ہیں کہ ہم پوجتے نہیں انکو مگر
واسطے اسکے کہ نزدیک کرین یہہ لوگ ہمکو خدا سے جاننا چاہیئے کہ یہہ بات مشرکین اور کفار کے حق میں ہے کیونکہ وہ لوگ معبود جانکر
پوجا کرتے تھے چنانچہ اس آیت پر نعبد کا لفظ دلیل ہے مومنان جو وسیلہ ڈھونڈتے ہیں انبیا و اولیا سے حاجت کے لیے کچھ معبود نہیں جانتے
[illegible] نفع و نقصان کا خدا کو جانتے ہیں یہہ بزرگ انکو واسطے وسیلہ ڈھونڈنے کو شرع و اصطلاح میں پوجا نہیں کہتے چنانچہ یہہ بیان آگے
بھی آچکا مگر بدعات جو زیارات میں قبر کے اور فواتح وغیرہ میں لوگ اختیار کرتے ہیں منع کرنا اسکا بہت ضرور ہی بدعاتکے بیان بدعت کی

یعنی بنایا نکالا ہوا دین میں آنحضرتؐ کے زمانے میں نتہا سو وہ دو طور پر ہی اول مخالف ہو سے شرع کے دلیلوں سے یعنی قرآن و حدیث و اجماع و
خبر صحیح و اثر واضح سے اُسے بدعت ضلالت و سیئہ کہتے ہیں دوسری وہ کہ نو پیدا ہو طرف نیک کام کے اور اُسمیں اُمت
کو کچھہ خلاف نہوے جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ تمام آدمیاں کو تراویح میں ایک جماعت سے مقرر کرے حالانکہ آنحضرتؐ کے وقت
اِسطور پر نتہا کہ چار شب میں رمضان کے کچھہ زیادہ شب آنحضرت تہوڑی دیر کہوکے نماز گذارے تھے صبح کو پانچویں شب کے اُمت پر
فرض نہونے پر آگاہی دئے لیکن دین میں اسطور پر نیک جانکر اُمت پسند کری اس سبب بدعت حسنہ کہتے ہیں اور شرع کے
حکمان جو نکہ سات قسم پر فرض و واجب و سنت و نفل و مباح و حرام و مکروہ ہیں بدعت بھی اوسیطور پر اور مطلق بدعت کہے تو بدی
پر نسبت کرے جاتی ہی حدیث کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار تمامی بدعت گمراہی اور سبہی گمراہی آتشمیں
دوزخکے پہنچائیگی جب نیکی طرف قید کریں تو اُسے حسنہ کہے بدعت واجب یہہ ہیں کہ جمع کرنا شرع کے علما کا اور اسکے جو فنون کہ نفع
دینے والے ہیں انکا اور مقرر کرنا اسکے قواعد و تفسیر شرح و احادیث وغیرہ اور مثالنا علما کا جیسا نحو صرف و لغت و اشتقاق و معانی
و بیان و بدیع وغیرہ من فنون قوافی و ترتیب و تہذیب کا اور جو علم کہ فایدہ اسکا ظاہر ہوے دین کے مدد یا پہچانت پر کتاب و سنت کے
جیسا کہ نکالنا اصول دین و فقہ وغیرہ کا اور جو چیز کہ دین میں حاجت پڑتی ہی واسطے خوبی دین و دنیا کے جیسا کہ طب کا
فن و حساب و نجوم و ہیات و منطق و علم اسطرلاب وغیرہ کا بدعت مستحبہ مدرسے بنانا اور سرا و غیرہ کے گھر ان اور
مانند انکے بدعت مباح دست بوسی کرنا بعد نماز صبح و عصر کے اور زیادہ سنت کے حد سے آستین کو چوڑی کرنا یعنے
بالشت سے زیادہ کرنا مانند انکے بدعت مکروہ آرایش مسجد کی نقش و نگار سے شافعیہ پاس خلاف حنفی کے اور زینت
دینا قرآن شریف کو سونے روپے اور مانند اسکے شافعی پاس کہ حنفیہ پاس جائز ہے بدعت حرام مذہب روافض
اور خوارج و معتزلہ و جبریہ و قدریہ و مرجیہ کا مانند ان کے و بدعت واجبہ و مستحبہ داخل بدعات حسنہ میں ہیں اور بدعات مباح
میں ابن حجر ابو شامہ سے لکہے کہ نیک ترین بدعات ہمارے زمانے میں دینا صدقات کا اور ظاہر کرنا زینت و خوشی کا مولود
شریف میں ہی یعنے حضرتؐ پیدا ہوئے سو روز خوشی کرنا ہر سال محبت و تعظیم و شکر پر آنحضرتؐ کے دلیل ہوتی ہی سوا اسکے
فقرا و مسکینان کا نفع ہے اسیطرح فاتحہ تمام بزرگان کے کرنا قرآن خوانی و درود سے اور مسکینان کو کھانا اور کپڑا دینے
سے دلیل ہے دوستی کی دوستان خدا کے ساتہہ اور بزرگی پر انکے اور زندگان جو مردگان کے لئے دُعا کرتے اور صدقہ دیتے
اور کھانا پکا کر کھلاکے ثواب اسکا انکو جو بخشتے ہیں سو سب پہنچتا ہی اگر معتزلہ کہے مُردہ گان کو کچھہ نہیں پہنچتا مذہب
انکا خلاف احادیث کے ہے اور جو بدعت کہ صاف یا اشارہ سے مخالف شرع کے حکم انکے ہو تو اسکے مطابق حرام و مکروہ ہے
ابن حجر اربعین میں لکہے حرام بدعتوں سے ہمارے زمانے کا تصوف ہے اگرچہ صحیح تصوف عبادت ہے پر پیران طریق کا عمل خلاف ہی کہ حرام
کو شرع کے حلال جانکر کرتے ہیں انکو شیطان و نفس امارہ گمراہی میں ڈالا بھی اکثر لوگ شیطان کے ورغلانے سے جھنڈے
کھڑے کرتے ہیں نام سے بزرگان کے اور دیوار کا احاطہ بنا کے تعظیم انکی کرتے ہیں اور پتہر اور جہاڑ اور چشمے کو حاجت

یا شفا دینے والا ٹھہرائے بدی اُسکی حد سے زیادہ ہے چنانچہ ہند کے ملک میں جھنڈے مولا علی اور قادر ولی کے اور نقشہ
کربلا و کعبۂ معظمہ و مدینۂ منورہ کا اور چشمۂ بی بی کا اور پہاڑ مرتضی علی کا مقرر کئے اور پنجہ و قدم پتھروں پر کہود کر کہتے ہیں علی کا پنجہ
بدعت حرام ہے شرح میں لکہا ہے کہ تابعداری کافر کی کفر ہے فاسق کی فسق اور جس چیز پر ایمان لانا و تعظیم کرنا واجب ہے انکار و اہانت
اسکی کرنا کفر اور اہانت سنت کی بھی کفر ہے کیونکہ اُسکے تعظیم کرنے پر حکم آیا اسیطرح تعظیم مکۂ معظمہ و قرآن شریف کی اور جس چیز
کی کہ اہانت پر حکم ہے اسکی تعظیم کرنا بھی کفر جیسا بزرگ جاننا بتان و پنجے و نعل و گہوڑو نکو وغیرہ تہوڑی تفصیل سے بیان اسکا
بدعات محرم میں آیگا اور بزرگ جاننا جہنڈونکو چہوٹے ہو یا بڑے کسیکے نام سے بھی ہو اور پریان کو ماننا کفر ہے سوائے موئے شریف
کے اگر وہ ظنی بھی ہوں تعظیم اسکی واجب کیونکہ بدن شریفکا جز ہے کہ حکم کل کا جز کو بھی ہے انتہا اور بدعت سکرتین قسم پر ہے قولی
و عملی و فعلی جو بدعت کہ جسطرف دلالت کرے اسکے موافق کہنا اور عوام جو اعتقاد کرتے ہیں معمولی رسمان کہ نہیں نفع اونا
چنانچہ نکاح و عرسان و فواتح وغیرہ کرنے سے انکا یہی غرض ہے اور نکرنے سے ڈرتے ہیں کہ نقصان ہو جایگا یہہ بدترین بدعت منکر
بلکہ شرک ہے آیت قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ یعنے کہہ ای محمد اختیار نہیں رکہتا اور تصرف
نہیں کر سکتا جو کاماں کہ علاقہ رکہتے ہیں ذات سے میرے مگر اُسی قدر جو خدا چاہے آیت وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ
لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ
الرَّحِيمُ یعنے اگر پہنچاوے خدا یتعالی مشقت و بلا ایک تو اسکو سوا خدا کے تجہسے کوئی دور نہیں کر سکتا اگر تیرے ساتہہ خوبی
و نعمت کا ارادہ کرے اللہ تعالی تو کوئی اسکے فضل کو رد نہیں کر سکتا وہی حق پہنچاتا ہے نفع و نقصان جسکو کہ چاہتا
ہی بندگان پر اور وہی ہی بہت بخشنے اور بخشانیوالا حدیث اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا
مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ یعنے خدایا نہیں کوئی
پہیر رکہنے والا چیز ایک کو جو تو دیتا ہے اور نہیں کوئی دینے والا چیز ایک کو جو تو پہیر دیتا ہی اور نہیں کوئی دور کرنے والا چیز
ایک کو جو تو حکم کیا اور ہرگز بے پروا نہیں کرتا بختیار کو تیرے سے بخت اُسکا قطعہ نہ ذرہ ایک گہٹیگا سوائے مرضی حق کے
اگرچہ آوے کہنے پہ سب بنی آدم ؛ بڑہے نہ ایک سر مو بھی جز مشیت رب ؛ ہزار قصد بڑہانیکا گر کرین عالم ؛
ہندوستان کے اکثر مسلمانو نمین یہ عقیدے رسمان واجب کے مانند جاری ہیں جب اُنسے کچہہ ترک ہوا اور اتفاقاً کچہہ نقصان بھی
پہنچے تو یقین جانتے ہیں کہ اس رسم نہ کرنے سے ایسا ہوا پھر کبھی نہیں چہوڑتے ہمیشہ اُسکے کرنے پر اعتقاد کرتے ہیں یہہ اعتقاد
کفار سے لئے خلاف قرآن و حدیث و اجماع کا ہی نعوذ باللہ منہا آیت قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ
لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ یعنے کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہرگز نہ پہنچیگا
کوئی نقصان ہمکو جو لوح محفوظ پر لکہے گیا ہے خدا کے طرف سے ہرگز تفاوت نہوگا وہی ہے تصرف کرنے اور اثر دینے والا خلق میں اور
وہی ہے مددگار ہمارا اور توکل کرو مومنو کہ ہمارے ایمانکی شان یہی ہی اگر فاتحہ خالصاً للہ کیا تو آخرت میں ثواب ہوگا نہین تو نقصان کے

سوائے کچھ نفع نہیں اگر مُرادوں نیکی نیت سے کرے تو خسارہ دنیا کا اور نقصان آخرت کا جمع کیا تو اسطور سے امید رکہنا اور خیرات مسلمان نیکے شمار سے دور ہے نعوذ باللہ منہا بدعات محرم تمام رسموں سے ایک رسم محرم کا ہے کہ خاص و عام میں رواج پایا اور ضروری کاموں سے بوجہے پرشرعیں اُسے کچھہ اصل نہیں بلکہ دین و دنیا کو برباد دیتا ہی اگر فاتحہ امام حسین کے دِلکی محبت سے خالصاً للہ کریں تو مستحب ہے نہیں تو کفر غلیظ و شرک میں ہو اول کیا کہ شدے اقسام کہرے کرکے توقیر و تعظیم کرنا سخت تر کفر دوسرا بیجا مال خرچنا روشنی و فاسقان و بیحیا و بے مروتان سونگیان ڈہونگیان وغیرہ کے دینے میں اسند کفر ہے کیونکہ بموجب حکم اللہ کے خرچنا فرض ہے کہ فرماتا ہے

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ

الشَّيٰطِيْنِ یعنے اور دئے قرابت کو اور پہنچا حق اُنکا اور دے مساکین و مسافروں کو جو مال و وطن سے چہوٹ گئے ہیں اور اسراف کر مال کے خرچنے میں خواہ مخواہ بیجا خرچنے والے ہیں بہایان شیطانکے بدحال میں اور آگے بیان ہو چکا مستحقا نہیں ما باپ مرشد و اُستاد وغیرہ داخل ہیں کہ خدمت گذاری اُنکی واجب ہے اور اگر کوئی کسیکا حال ظاہر نیک صلاحیت یا فقر سے دیکہکر دیکہے باطن میں وہ خلاف ہو یعنے فاسق ہو تو لینا اُسے حرام و بدعت منکر ہے گویا ظاہر میں نیک بنکر دغا لوگونکا مال لینے کو باندہا حقتعالی فرماتا ہے یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ یعنے وہ لوگ جو ایمان لائے خدا کی طرف مت کہاؤ مال کو آپسکے حرام و مکروہ کی راہ سے تو مال کا حاصل کرنا چار طور سے حلال ہے اول صحیح خرید و فروخت سے دوسرا صحیح اجارہ سے خواہ نفع کا ہو یا آدمیکا اور درمہ ٹہوار یا پرسکا خدمت سے علم و شخص کے اجارہ میں داخل ہے تیسرا صحیح ہبہ و صدقہ و عطا امام کی اسمیں داخل ہے چوتہا میراث ہے مواہب الرحمن میں آیا کہ اکثروں پاس صدقہ و عطا تو نگر پر لینا منع ہے کہ جسکے ملک میں اُس قدر مال ہو جس سے مع عیال اُسکو ایک سال تک کفایت کرے یہی قول ہے امام مالک و شافعی کا اور ابی حنیفہ رح کے پاس دو سو درہم مالک پر صدقہ جایز نہیں بعضے کہے کہ جسکے ملک میں پچاس درم یا اُتنی قیمت کی کوئی چیز ہو تو اُسپر صدقہ روا نہیں کہ فرماتے آنحضرت جو کہ سوال کرے لوگوں سے باوجود اس مالکے جس سے بے نیاز ہو سکتا ہی تو وہ شخص قیامت میں آئیگا تو سوال اُسکا اُسکے منہہ کو خراشیگا یعنے زخمی کریگا پوچہے کسقدر مال بے نیاز کرتا ہے فرمایا پچاس درم یا قیمت اُسکی سہنے سے راوی اس حدیث کے ابو داؤد و ترمذی و نسائی اور اُسی قول پر ہیں ثوری و ابن مبارک و احمد و اسحاق اور کہے کہ پچاس درم سے زیادہ تر زکوٰت کے مال سے فقیر کو دینا بغیر ضرورت کے جایز نہیں مگر صاحب دین کا قرض ادا کرنا یا مسافر کے خرچہ راہ کے لئے دینا جایز ہے اور جو کہ کچہہ نہیں رکہتا ہے وہ مسکین ہے تیسرا رسم سیاہ یا سبز لباس پہننا اور لال تاگے ہاتان اور گلیمیں ڈالنا چوتہا شکل و شباہت اقسام کی بنا کر لوگونکو بتانا اور ہزاروں فسق و فجور میں گرفتار ہونا اور طعن و لعن و کنایہ و مذمت میں اپنے دیں کو کہونا اور چہاتی کوٹنا اور خلاف مرثیہ پڑہنا اور بزرگان کی بدگوئی کرنیکو عبادت سمجہنا کمال گمراہی و ضلالت ہے پس ایسے کاموں میں فاتحہ جو مستحب ہے غلیظ کفر سے بدلے بزرگان و اہل دولت کے عرسان بدعت منکرات غلیبہ میں داخل ہیں کیونکہ اُسمیں ناچتے اور بہت چراغان لگاتے او ذکر نبی صلعم

سے کرتے اور نوبتان اور دفان اور اقسام کے باجے بجاتے اور صندل بہت شان و ترنگ سے سران پر راگ کے ساتھہ بٹھا
کے پہنچتے لجاکر قبر و نیز چبترہ ہاتے ہیں اور تسلیم مجرے کرنے اور قبرونکو بوسے دیتے بعضے سجدہ بھی کرتے ہیں اسیطرح ہزاروں گنہہ
کا مان اُنمین ہوا کرتے ہیں وہ تمام کام ان میں سے بہتوڑے شرک بہتوڑے کفر میں داخل ہیں اور قبر پر سجدہ کرنیوالونکے حق میں آئی ہی حدیث

لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ ایسے لعنت کرے اللہ تعالیٰ
یہود و نصارا پر کہ گردانے انبیا کے قبر انکو جا سے سجدہ اسلئے آنحضرتؐ وصیت اپنی قبر چھپانے پر کئے جب انبیا کے قبر و نیز سجدہ کا لعنت
سبب ہوا تو دوسرے پر بطریق اولا ہوگا قطعہ سجدہ خدا سوا کسیکو ہرگز جایز نہیں اگر چہ نبی ولی بادشاہ یا امام ہو بندیکے آگے بندیکا جھکنا نہیں
ہے خوب ہو مولا کے آگے عبد کو زیبندہ ہی یہہ کام + قبرونکی زیارات کا بیان شاہ عبد الحق لکہے کہ زیارت کرنا واسطے
دعا کرنے میت کے اور عبرت لینے کو اپنے پر جایز ہے جیسا کہ آنحضرتؐ بقیعہ کی زیارت میں میتانکے لیے دعا کرتے تھے اور مشایخ صوفیہ قدس سرہم
کہے تصرف قبر میں اولیا کو ہمیشہ باقی تو وسیلہ و مدد انکے روح سے چاہنا ثابت و ماثر ہے محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کہے جنکی حیات میں وسیلہ و مدد چاہیے
بعد موت اُنکے بھی ڈہونڈ سکتے ہیں یہہ بات موافق لیں کے ہی کہ باقی رہنا روحکا حدیث و اجماع سے ثابت اور تصرف کرنیوالا حیات اور بعد موت
کے روح ہے نہ بدن حقیقت میں تصرف کرنیوالا خدا اور ولایت کیا کہ فنا فی اللہ و بقا باللہ یہہ مرتبہ بعد موت کے تو کامل تر ہوتا ہے اور نزدیک صاحبان
کشف و تحقیق کے مقابلہ زیارت کرنیوالے کے روحکا موتہ کے روح کے ساتھہ نور و اسرار کا پرتو پڑنے کے طور پر ہوتا ہی جیسا مقابلہ سے دو آئینہ
کے ایک کا پرتو ایک پر پڑتا ہی اور اولیا کو بدن ایک ہوتا ہی کسب کیا ہوا اس سے مدد و ارشاد کرتے ہیں اور صاحبان تقویٰ کو قوت ایک
ہوتا ہی تقویۃ کا منکر انکو دلیل انکار پر سکے نہیں پھر فرماتے ہیں کہ زندہ گان کی دعا اور صدقہ دینے میں واسطے ثواب ہونے مردہ گان کا نفع
عظیم ہے احادیث و آثار اسمین بہت آئے اور نماز جنازہ بھی اسطور پر ہے او حدیث میں آیا کہ جس جنازہ پر سو مسلمان نماز
پڑہیں اور شفاعت چاہیں خدا سے البتہ مغفور ہے اور سعد بن عبادہ بعد مرنے ما در اپنے حضرتؐ سے پوچھے کہ افضل صدقہ اسبابمیں
کیا ہی فرمائے پانی پلانا پیاسونکو بہترین خیرات ہے پھر حدیث میں آیا کہ دعا بلا کو رد کرتی ہے اور صدقہ خدا کے غصہ کی آتش کو سرد
کرتا خواہ زندگی کے حق میں ہو یا مردیکے بھی حدیث میں آیا کہ عالم یا طالب العلم جب کسی قریہ پر گذر کریں تو چالیس روز تک عذاب وہانکے قبرونسے
سے اُٹہا دیتے ہیں اس بیان سے علم کا اور اسکے پڑہنے اور پڑہانے والیکے شرف و فضیلت بوجا چاہیے بھی ثابت ہی کہ مقبرہ میں خانقان
اور علم پڑہنے والونکو رکہنا قایم کرکے نیک اور محمود ہی بعضے کہے قبر کے پاس قرآن پڑہنا مکروہ ہی قطعہ نہیں سکے لیے پوچھنے کو لازم کہ
خدا سے بخشش کہے قرآن پڑہے اور کرے خیرات پا موتے کو یہہ اُمت کے خصوص ہے پہنچتا ہو تھا اگلے اُمم میں نہیں اسطور کے حسنات سعید
بن ابن عباس سے روایت کرے کہ جسدن حضرت حسین رضی اللہ عنہ کربلا میں شہادت پاے میں خواب میں دیکھا رسول علیہ السلام
کو کہ پراگندہ حال و غبار آلودہ چہرہ میں پوچھا یا حبیب اللہ یہہ کیا حال ہے تو فرمائے ابھی حسینؓ کربلا میں ظالمونکے ہاتہ سے مارا گیا اس بیان سے
معلوم ہوا کہ پاک ارواحونکو انبیا و اولیا کے کہ بندونکے حال طرف خدا کے حکم سے التفات و رغبت رہتی ہی واسطے جاری کرانے حاجات
انہونکے جیسا کہ عالم حیات میں دنیا کے دعا اور باطن کی توجہ سے حامی اور مددگار ہوا کرتے تھے تو قبر میں بھی وسیلہ ہونے والے

حاجتیں جاری کرا سکتے ہیں جسقدر کہ انکا فضل و کمال ہے دعا کو بھی اتنی قوت ہے نقل ہے کہ کوئی ولی خواجہ بختیار کاکی کے
مرقد پر جاتے ہی خیال کئے کہ میرا آنیکو صاحب قبر پہچانے یا نہیں معاً قبر سے آواز نکلی سعہ مرا زندہ پندار چون خویشتن ۞
من آیم بجان گر تو آئی بتن ۞ مدان خالی از ہم نشینی مرا ۞ بہ بینم ترا تو نہ بینی چرا ۞ اور انبیا کے زیارت کرنے اور مدد چاہنے میں
تو کچھ کلام نہیں اور قبر پاس جا کر کچھ قرآن شریف و درود و تہلیل سے پڑھکے ثواب اسکا ہدیہ انکے روح پر کرنا اور مغفرت
یا انکے درجونکے بلند ہونے دعا مانگنا اور اپنے لئے انبیا کی زیارتمیں خدا سے برکت چاہنا اور کسی قبر کو مسلنا انکے پاؤں سے نہ ملنا سوائے
ضرورت کے جیسا درمیان قبرونکے اگر قبر کھودے اور میت اتارتے وقت ضرور پڑے تو ناچاری ہے اور قبر پاس جاتے ہی جوتہ پاؤں سے
اتار دینا اور منہہ میت طرف کرنا اور اس طور پر کہڑے ہونا جو حیاتمیں لئے ہوتا تہا اور سلام کرنا اسطور پر جو حیاتمیں کرتا تہا اور قبر
پر بیٹہنا یا تکیہ کرنا عام ہو یا خاص حرام اور قبرونپر یا نزدیک پیشاب یا پاخانہ پھرنا بھی وہی حکم ہے اس واسطے زیارت کرنا مستحب اور
طواف کرنا یا بوسہ دینا یا تسلیم کرنا اگرچہ انبیا کی بھی قبر ہوے بدعت منکر ہے خلاصۃ الانوار سے یہ فقیر مترجم لکھتا ہے کہ جمعہ
کے بعد قبرونکی زیارت کرنا کیونکہ زوال کے آگے جمعہ کو منع ہے لیکن فتح القدیر میں جواز لکھے اہل مکہ یہی کیا کرتے ہیں حدیث میں
آیا جو کوئی ہر دن زیارت کرتا ہے موتہ کو اسکی پہچانت ہوتی ہی چاہیئے کہ ماں باپ کی قبرونکی زیارت بہوت کرے کہ حدیث مرفوع میں آیا
اور سورہ یٰس کا پڑہے تو تمامی قبور کی بخشش ہے اور دیگر بزرگان کے زیارت کے واسطے تین دن بہت خوب ہیں اول پیر کا
دن دوسرا جمعرات تیسرا جمعہ مگر دوسرے دنانمیں بھی مانند دو عیدین ذوالحجہ عیدین و عاشورہ وغیرہ کے زیارت مستحب ہے اور روا واسطے
میت کے دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت میں الحمد کے بعد آیت الکرسی یکبار اور قل ہو اللہ تین بار پڑہکر عرض کرے کہ یا
الٰہی ثواب اسکا فلانیکو ہوے تو خدا اسکو نور کرکے پہنچاتا اور پڑہنے والے کو بھی دیتا ہی اور قبر پر جاتے ہی کہے اَلسَّلَامُ
عَلَیْکُمْ مِنْ رَبِّکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُتَقَدِّمِیْنَ مِنَّا
وَالْمُتَاَخِّرِیْنَ اَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ بعد اسکے بیٹہے اور کہے بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مِلَّتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
حدیث میں آیا کہ حقتعالی عذاب اور اندہیری اور تنگی قبر کی چالیس برس تک اٹہا دیتا ہی بعد کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ
الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ حدیث میں آیا کہ قبر کو اللہ تعالی روشن کرکے بخشتا ہے پڑہنے والیکو
لکہتا ہی ہزار ہزار نیکی اور بلند کرتا ہی ہزار ہزار درجہ بعد اسکے سورۂ فاتحہ و آیت الکرسی اور دس بار قل اللہ پڑہے کہ میت
بخشی جاتی ہے اگر وہ میت بخشی گئی ہے تو پڑہنے والیکو بخشتے ہیں اور تبارک کا سورہ و اذا زلزلت و الہٰکم التکاثر کا
بھی بعضے روایت میں آیا اگر نہو سکے تو جو میسر ہو پڑہے انتہا احوال قبر وغیرہ کا آگے نویں باب میں بیان کئے گیا اور صاحب
سفینہ اپنی تفسیر میں لائے کہ سورہ اذا زلزلت کا چار بار پڑہے تو ایک قرآن مجید کا ثواب ہی دوسری حدیثمیں آیا کہ یہہ
سورہ کا ثواب آدہی قرآن شریف کے برابر ہے اور قل یا ایک بار پڑہے تو پاؤ قرآن کا ثواب ہے بخاری و مسلم وغیرہ میں آیا کہ فرماتے

آنحضرت قل ہو اللہ کا ثواب قرآن مجید کی ایک تہائی برابر ہے پھر فرماتے ہے جو کہ یہہ سورہ پڑہے اُسپر بہشت واجب ہوجاتی ہے
پچاس بار پڑہے تو تمام گناہان بخشے جائینگے اور جو کہ دس بار پڑہے تو خدا اسکے لیے محل بناتا ہے بہشت میں بیس بار پڑہے
تو دو محل بنتے ہیں تیس بار پڑہے تو تین اور مرض موت میں پڑہنے والا قبر کے فتنہ و ضغطہ سے پناہ پائیگا اور فرشتگان اُسکو
اپنے پروں پر اٹھائے ہوئے صراط پر سے لیجا کر جنت میں چہوڑتے ہیں اور وہ سورہ پڑہنے والیکو خدا فرماتا ہے یہہ بندہ میرے
حصار میں آیا اور جو کہ میری پناہ میں آوے اُسکو امن و امان تمام ہی حدیثیں آیا فرماتے آنحضرت خبر دیتا ہوں میں اُس کلام کی
کہ جس سے پناہ لیجاتے ہیں پناہ لیجانے والے وہ کیا قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق ہے اور عایشہ کہتے ہیں کہ آنحضرت
ہر رات کو بچہانے پر نیت کرتے دونوں ہتہونکو جوڑ کے اُنپر ایسا پہوکتے جو چہینتے لعاب مبارک کے گرتے بعد اُسپر قل ہو اللہ و قل
اعوذ برب الناس و قل اعوذ برب الفلق پڑہکے ملتے تمامی بدنکو اور پہلے آغاز سر اور منہہ سے کرکے پیٹھ اور تمام بدن پر جہاں
تک کہ ہاتہہ پہنچتا ہے پہیرتے تھے اسیطرح تین بار عمل کرتے اور جب کبہو بیمار ہوتے تب بھی معوذتین کو پڑہکر اپنے پر ایسا دم کرتے
جو چہینٹے لعابکے اوپر اُترتے عایشہ کہتی ہیں میں حضرت کے مرض موت میں بھی معوذتین پڑہکے تمام بدن پر اُنکے مسح کی اور یہہ دونوں سورے
واسطے دفع ہونے سحر و چشم بد و وسواس و شر شیطان و انسان کے بہت تاثیر رکہتے ہیں کہ خود جبرئیل آئے آنحضرت پر سحر ہونے میں
خدا پاس سے یہہ دونوں سورے لاکر آپ پڑہکے پہونکتے تھے اور دم ایسا کرنا جو چہینٹے لعابکے پڑیں فقط ہوا سے دم کرنا منع ہے کہ وہ طریق
جادوگران کا تھا الحمد کے کتنے نام ہیں سورہ فاتحہ ام القرآن و سورۂ کنز و سورۃ الصلوۃ و سورۂ دعا و سورۂ الحمد و سورۂ
شکر و سورۂ مناجات و سورہ سوال و سورۂ اجر و سورۂ وافیہ و سورۂ شافیہ و سبع المثانی اور اُسکے سات آیت ہیں جو کہ ایکبار
پڑہے تمامی قرآن پڑہنیکا ثواب پایا اور ایکبار آنحضرت سے جبرئیل عرض کرے تمہاری اُمت پر میں دوزخکے عذاب سے ڈرتا تھا جب
سورہ الحمد کا آیا بیفکر ہوا کیونکہ خدا دوزخکے دروازہ سات کیا اور ہر در سے آنے کی ایک گروہ مقرر ہے جو کہ الحمد پڑہے اُسکے
ساتوں آیت سپر ہو کر ہر در پر سد ہو کے پڑہنے والیکو اندر جانے نہ دیگی انتہا اور شرح میں امام سبکی سے روایت کرے کہ مردانکو
مطلق قبرانکی زیارت مستحب ہے اجماعکے قول سے مگر زیارت آنحضرت کی مردان عورتان دونوں پر اتفاق سے سنت اور جمہور علماء
شافعی پاس دوسرے قبرونکی زیارت عورات کے حقمیں مکروہ ہے پر قبرونکے پاس آگئے اُسوقت سنت ہے کہنا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاَنَا اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ
اگر ایک قبر کی زیارت ہے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا فُلَانُ بعد اُسکے قرآن پڑہنا اور دعا کرنا قبلہ طرف منہہ کرکے
قبر ان پاس مستحب ہے اور قرآن کا ثواب قاریکو ہے میت حاضر کے مانند پڑہنے والے پاس ہوکر سنتی ہے اسلیے اُسکو بھی قاریکے مقابلہ
میں ثواب حاصل ہے اگر قاری اپنے پڑہنے کے ثوابکو ایک میت کے روح پر یا تمام کو بخشے تو بھی پہنچتا ہے اور قاریکو بھی میسر
ہوگا اور اہل خیر و فضل کے قبرونکی بہت زیارت کرنا اور کہڑے رہنا مستحب ہے اور کہانا کہلانا فقیران و محتاجانکو یا کپڑے
نقد دینا عرسونمیں اگرچہ تعداد سے دنان یا سال انکے ہوے بدعت مباح اگر بغیر قید کے کریں تو اولیٰ ہو احسن کہ کرنا صدقہ کا

واسطے ارواح مومنین کے خصوصاً حقداران و بزرگانِ دین کے لیئے ضرور جیساکہ آنحضرت کا حق تمامی اُمت پر سب سے زیادہ ہے
ایساہی صحابہؓ و آلؓ و تابعینؒ و ائمہ مجتہدینؒ و علماء صالحینؒ و عارفانِ کاملینؒ یا ماں باپ و رشتہ و استاد و محسنین کے حقیں یا لوگ سے اپنے اور کاموں میں
اعضونکے خدمت کرنا اور مغفرت چاہنا شرعیں بہت نیک و شکر گذاری سے ہے بشرطیکہ خدا واسطے ہووے کہتے ہیں بغیر اسکے
ثواب ملتا ہی نہیں اگرچہ لاکھ سعی کریں سب پایمال و برباد ہے قطعہ گر تو کام کوئی نام و نشان کے خاطر ہ خداکے پاس ہے مردود بے
ثواب تمام ؛ خلوص سے جو خدا کے لیئے کریگا عمل ؛ قبول ہوگا اُسیکو ہے ثواب کا کام ؛ امام محی السنہ عکرمہ سے روایت کیئے ابراہیمؑ
و موسیٰؑ کے قوم کو سوائے عمل انکے غیر کے پہنچانے پر کچھ ثواب نہیں پہنچتا تھا اگر اس امت کو دو طور سے ہے ایک اپنے عمل پر دوسرا غیر کے پہنچانے
سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرتؐ سے پوچھا کہ میری ماں اپنے کو آپ مارلی اگر صدقہ سے ثواب میں پہنچاؤں تو ہوگا فرمائے
ہوگا اور سعد رضی اللہ عنہ کو آنحضرتؐ فرماتے تھے کہ باؤڑی ایک میٹھی پانی کی تیری ماں کے واسطے کہدو اکو وقف کرا اور ثواب
اسکا اُسکے روح پر بخش اور مشہور کرانکے نام سے کہ یہہ باؤڑی اُم سعد کی ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا اگر کوئی نیت کرے یہ کیا
اللہ کے واسطے کا ہے خاص فلانیکو ثواب پہنچنے تو اُسیں کچھ خوف نہیں یا کوئی جیوا انکو مانند مرغ و بکرے خاص کریں کسیلئے فاتحہ
کے لیئے کہ یہہ چیز فلانیکے فاتحہ کے واسطے ہے اور کاٹیں خدا کے نام پر اور گوشت اُسکا مسکینوں کو دیویں تو ثواب ہوگا مگر جو لوگ کہ
واسطے دفع ہونے ایذا شیاطین یا کسیکے تعظیم کے خاطر اگرچہ خدا کے نام سے ذبح کریں تو بھی موجب شرک کا ہوتا ہے تحفہ و غیرہ
فقہ کے کتابوں میں لکھے اگر کوئی جانور خدا کے نام سے ذبح کریں اُس ذبح سے نیت کسی بزرگ کے تعظیم یا اپنی حاجت روائی
کی ہو تو شرک ہے نہیں تو فقط کسی بزرگ کے نام کی نسبت لگانے سے وہ شی حرام نہیں ہوتی حرام چیزیں انکو اللہ فرماتا ہے

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ
وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ
وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ یعنے حرام کر گیا تمپر حیوان جو خود بخود مرا بغیر ذبح کے جسے مُردار کہتے ہیں اور خونِ جاری
و گوشت سور کا و جو چیز کہ ذبح ہو غیر خدا کے نام سے جو حیوان کہ گلا مروڑنے سے مرا اور جو حیوان کہ مرے سر پہوٹنے سے بسبب
کسو لکڑی یا لوہا یا کوئی دوسری چیز لگ کر بغیر ذکات شرعی کے اور جو حیوان کہ مرے باؤڑی یا بلندی سے گرکے اور جو جیوا
مارے جاوے سینگا نکے مار سے دوسرے جیوانکے اور جو جیو انکو درندہ اُسے کھایا ہو یہ آخری چار طور کے زخمی میں اگر دم
باقی رہے تو ذبح کر کھانا حلال ہے اور جو جیو انکو کعبے کے اطراف لگے ہوئے پتھروں سے ذبح ہو واسطے بتوں کے جیسا اگلے
کفار کرتے تھے اور ہمارے زمانیکے کفار بتوں کے سامنے گردن مارتے ہیں حکم انکا بھی وہی ہے اگر کوئی ذبح کے وقت بہولکر نام
خدا کا نہیں لیا تو حلال ہے اتفاق سے تمامی علما و اصحاب و تابعین و ائمہ مجتہدین کے کیونکہ ملت اس شخص کی جاے پر خدا کے نام کے ہے اگر
کوئی جان بوجھکر خدا کے نام کو چھوڑا تو اسمیں خلاف ہے کہ شافعی و مالک و احمد پاس حلال ہے کیونکہ ملّت ذبح کرنیوالے کا اللہ
اللہ کہتا تھا اور امام ابو حنیفہ اور سفیان ثوری کے نزدیک حرام تو معلوم ہوا کہ کسی بزرگ کا نام ذکر کرنے سے حرام نہیں ہوتا

معنی آیت کی مت کہو خاص چیز ایک کو جو بیان کرتے ہیں اپنی طرف سے زبان تمہاری جھوٹ کہ یہ حلال وہ حرام ہے یعنے حلال کو حرام
وحرام کو حلال نکرو اپنے قول سے بغیر دلیل کتاب و سنت و اجماع و قیاس کے اگر کرین گویا جھوٹ باندہے خدا پر جو لوگ جھوٹ لگاتے خدا پر ہرگز
فیروزمند نہین ہوتے یہہ بھی منکرات فعلی ہے کہ پرہیز کرنا گوشت اور مچھلی اور میٹھے اور پان و جماع سے اور عورت اپنی زینت اور
بچھونے پر سونا چھوڑنا محرم مین امام حسین کے غم سے مخصوص نہیں زمانہ میں آگے نہ پیچھے اسکے اور یہہ کام انکو حلال جاننا دلیل کمال
بیہودگی و جہل ہی اور بہتان خدا پر وہ لوگونکو سخت عذاب ہوگا آخرت مین اور بعضے لوگ جو چھوڑ دیتے ہین یہہ چیز انکو اپنے
ماں باپ جورو بچونکے غم میں رسم و عادت کے موافق تو بدعت حرام ہے مگر اہل غم پر بضرورت دفن کے آگے کھانا پینا مکروہ اور
بیمار اور بچونکو جواز کہ جلدی کرنا میت کے اٹھانے مین مستحب ہے اور چوتھیان اور کاکل کہنا اور طوق بیڑیان اور مانند
انکے دالنا ہند کے رواج موافق منکرات حرام سے ہے اور کرنے سے نفع کرنے سے نقصان انکا عقیدہ رکھنے والا تو مشرک
ہے جو لوگ کہ خدا اور رسول پر ایمان لائے اور خوف و امید عذاب و ثواب سے آخرت کے رکھے انکو یہہ کامون سے پرہیز کرنا اور بھاگنا فرض و
واجب ہے نظم حرام منکر و مکروہ جتنے ہیں بدعات ؛ ہمارے فعل ہیں اور قول و اعتقاد کے سات ؛ وہ ملک نار جہنم کے عامل
ہیں سب ؛ الٰہی کرنہ جہان مین کسیکی اونپہ برات ؛ مجھے ہو دو جہان تو قرآن و قول احمد کا ؛ تو آخرت مین وہی دوسے ہو گی سبکی

نجات ہشیاری دل و عقل سلیم اور دنیا و آخرت اور ہلاک کرنے اور نجات دینے والے

کامان اور علم نافع اور تواتر اور توبہ کا بیان سے ہشیاری دل کی کھلی ہی باب سعادتکی ؛ جسکو نہ میسر ہو وہ
جا ضلالت کی ؛ تو ہشیاری دل و زیرکی و تیزی خاطر کی سچی باتونکے پانیمین جیسا کہ حقیقت میں ہیں خوبی سے آخرت کے جسکے نصیب ہو
بڑی نعمت ہے خدا کی اسپر حدیث مین آیا جب دل میں نور آوے کہلتا ہے وہ دل علامت اسکی یہی ہے کہ وہ رغبت کرتا ہے آخرت طرف
اور کراہت رکھتا ہے دنیا سے اور موت آنیکے آگے تیاری کرتا ہے سفر کی یا نین کہ سینہ دل نیکی کی جگہ ہے اور دل و روح پیدا ہو
جگہہ تو قابل اسلام رہنیکے دل ہوا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جنکے سینونکو مین کھولے کھولے کیا ویسے لوگ ہدایت کی روشنی میں اپنے
پروردگار کے ہین وہی ہشیار و عقلمند ہین خدا اور اسکے خاصونکے پاس کہ اللہ نے انکے سینہ کو کشادہ کرکے اپنے طرف راہ بتا کر دکھا
دیا اور صاحبان بصیرت و کشف بنا کر لوگونکو مانند محراب کے جو چراغ سے روشن ہے یا مثال چمکتے ہوے ستارے کیا قطعہ
جسکو ہشیاری اور خبر ہوئے ؛ ہے وہی دو جہان میں خوش سحری ؛ روشنی سے نہ پوچھو دل اسکے ؛ نور حق کو جہان ہے جلوہ گری
اور درخت بدی شقاوت کا ؛ تخم بی علمی اور بے خبری ؛ بھول نا حق کو ہوکے دنیا دار ؛ ہے یہی راہ غفلت سقری ؛ دنیا

اور آخرت و ہلاک کرنے والے کامانکا بیان جانین کہ خدا اور رسول اور انکے دوستانکے پاس دنیا
بہت بد ہے کہ بدی اسکی قرآن و حدیث و بزرگونکے قول سے ثابت اور دنیا کیا کہ حال ایک ہے حاصل بندیکو زندگی میں
موتکے آگے یعنے نعمتان اور شہوتان و لذتان وغیرہ سے جو کیفیت کہ حاصل ہوتی ہے غفلت سے ملی ہوئی وہی دنیا ہے
سے چیست دنیا از خدا غافل بودن ؛ نے متاع و نقرہ و فرزند و زن ؛ اہل دنیا کافران مطلق اند ؛ روز و شب در زرق و در بق بق اند

آخرت وہ کہ بعد موت کے حاصل ہووے نیک عمل و علم نافع سے اور جو کامان کہ علاوہ کہتے ہیں نیکی سے وہ تمام کو آخرت کے کامان
کہے جیسا حلال کسب سے مال پیدا کر کے کھانا پینا شرعی نکاح کرنا وغیرہ یہ تمام علم نافع و عمل صالح سے ہیں حدیث اَنَامُ
وَاَقُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَصُوْمُ یعنے میں سوتا ہوں اور کھڑے رہتا نماز کے لئے اور افطار کرتا اور روزہ بھی رکھتا ہوں
حضرت فرمائے اور بد اعتقادان باطل کامان خراب چالان حرام کسبان وغیرہ دنیا کے کامان ہیں کہ انسے پرہیز کرنا اور اپنے
دل کو اس سے پاک کرنا سبب نجات کا ہے اور شریک ہونا انکے ساتھ موجب ہلاکت کا جو شخص کہ اسمین گرفتار ہووے موت کے آگے اسکا
علاج ضد سے کر لیوے نہیں تو آخرتین ہلاک ہوگا اور دنیا کے مال و متاع پر نفس و شیطان کے فریب و اغوی سے خدا کو
بھول جانا بدترین شقاوت اسیکو کہتے ہیں اور کفر و گناہ کے سوا کوئی بری بلا نہیں اور جہالت کی اندھیری سے دل کا
اندھا ہونا شقاوت پر دلیل ہے اور دنیا کے فریفتگان وہی ہین خدا حقکی گمراہی چاہکر سینو نکو انکے سوئی کے ناکہ سے بھی زیادہ تنگ کر کے
حق بات پر چلنے اور قبول لینے سے پھیر کر ہدایت کا دروازہ بند کر دیاوے لوگ ایسے ہوتے ہیں گویا بغیر بال پر کے آسمان پر اُڑتے ہیں اور اپنی خیر
اپنے کہے کئے سے بدتر گئے اور جو کہ دنیا میں باطن کا اندھا ہے آخرتین بھی گمراہ ہے اللہ تعالی فرمایا وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ اَعْمٰى
فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا یعنے جو کہ دنیا میں کور باطن رہیگا تو کچھ نہ دیکھیگا آخرتین خوبی کو کہ اندھا رہیگا
دیکھنے اور پانے سے نجات کے اور جہل مرکب انسانسے نہیں جاتا کہ حکما بھی علاج اسکا محال کہے حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ
خَطِيْئَةٍ یعنے دوستی دنیا کی سر ہے ہر گناہ و خطا کا مراد خطا سے شہوت و مال و متاع کا جمع کرنا و زینت اور عورت بچے کھانا پینا
اور ذائقہ و مزہ مین انکے غرق و عاشق رہکر آخرت سے غفلت کرنا جیسا کہ کفار و مشرکین و فاسقان کا حال ہے کہ دنیائے فانی کے
چیزان پر نظر کر کے آخرت کے ہمیشہ کی دولت سے غافل ہیں سو اسباب الرحمن مین آیا کہ امام محی السنہ معالم مین اور ترمذی بھی
روایت کئے کہ فرمائے آنحضرت اگر خدا پاس دنیا کی قدر مچھر کے پر سے کمتر بھی ہوتی تو خواہ مخواہ کافر کو اسمین سے ایکسو پانی
بلکہ ایک قطرہ نہ دیتا بھی ترمذی روایت کرے کہ حضرت گذر کرے ایک بکری کے مرے ہوے بچہ پر سے اور پوچھے صحابہ سے دیکھتے ہو یہ کیا خوار
و بے اعتبار ہے اپنے مالک کے پاس جسکو پھینک دیا عرض کئے سچ تب فرمائے کہ دنیا خدا پاس اس سے زیادہ بدتر ہے اور جسکو خدا
زیادہ دوست رکھتا ہے اسکو آلائش سے دنیا کے ایسا بچاتا ہے جیسا کہ تم بیمار کو اپنے اسکو نقصان ہونیکے چیزان اور کامان سے
بچاتے پھرتے ہیں انتہا عزیز و فقر مومنین کے حقمین اکثر آیا ہے کہ خود آنحضرت فقر رکھتے تھے اور فقر مسلمانکے پاس سبب ہتک حرمت
کا نہیں بلکہ بالعکس اسکا تحقیق کہ بزرگ وہ ہے جو خدا پاس آخرتین ہو اس دنیا کی زینت و آرایش و حرص اسباب رکھنے والا ہرگز خدا
پاس بزرگ و مقبول نہیں ہوتا کہ اکثر خدا تعالی مومنین کے واسطے وہانکی نعمت رکھا ہے ابتلاء دنیا کے لیے مجود ین چھوڑا ۔ منہہ دوز
دوائی سے موڑا ۔ اس عقل پہ حیف حیف صد حیف ۔ لاکھو نکو خراب ترکی یہ کیف ۔ مردان جو ہیں اسپہ مار پاپوش ۔ ہمت
سے ہیں صبر کے سبکدوش ۔ ہو نفس کے خواہشانپہ غالب ۔ ہیں دولت سرمدی کے طالب ۔ نعمات جہان گر آوین آگے
نفرت سے وہ مثل باد بھاگے ۔ انجام سے ہیچ پلید تکسیر ۔ چھوڑے وہ مدا سگ و خنزیر ۔ بے یاد خدا نہ کام انکا ۔ ہے عشق کا دوام انکا

ظاہر وہ ہیں خاک سے بھی احقر ٭ باطن میں ملائکانسے برتر ٭ یارب ہوں اگرچہ بد سراپا ٭ پر بندہ تیرا تو میرا مولا ٭ اپنے
رتبہ سے رکھ نہ مجکو محروم ٭ کر فضل و کرم سے تیرے مقسوم ٭ دنیا کا حب کیا ہے حرص و طمع و ریا و نفاق و بغض و خوف
و امید خلق سے اور اپنے کو بہلے سے سراہنا اور سب سے برا سمجھنا اور نہیں کئے ہوے کام پر غیر انسے اپنی تعریف چاہنا اور خوشامد سے
رہنا وغیرہ نہ تحسین لکہی کہ آدمی نہیں کیا سو کام کو کیا کرکے سراہنا اور جسمیں نہیں سو صفت ہے کہنا یا ظالم یا فاسق
کو سراہنا حرام ہے تو یہہ کاماں نیک عاقبت سے پہیرتے ہیں یہہ بڑا برا مرض ہے اسکی دوا جلد کرنا کہ جسکو یہہ بیماری
ہوئے حکیم حقیقی یعنے خدا سے رجوع کرکے توبہ و استغفار کرنا اور صحبت نیکانسے کرکے نصیحت لینا اور وعظ قرآن و حدیث کا سننا
اور بزرگانکے باتاں سنتے رہنا اور دنیا سے نفرت و آخرت سے خواہش پیدا کرنا اور ایمانکو کامل کرنے دین کی دریافت میں شغل
رکہنا یقین جاننا کہ دنیا جا عمل کی ہے نہ جزا کی اور فنا کی جا ہے نہ بقا کی آتیا تو مسافر ہے اور سفر دنیا ہے عمل توشہ
رہ عقبیٰ ٭ اور جہاں جا ہے زراعت کی ٭ آخرت ہے جگا اقامت کی ٭ گر زراعت لجائے گہر کو ٭ بیٹھے راحت سے کہائے
بیشک تو ٭ ورنہ پھر یار رہیگا خوار و زار ٭ آفت و درد و غم بلا میں ہزار ٭ نہ وہاں توبہ کام آویگا ٭ نہ وہ کہیتی بہی کریگی
ہے جا ٭ جب تلک تنمیں جان ہی باقی ٭ وقت توبہ کا جان ہے باقی ٭ فرصت دم کو یہہ غنیمت جان ٭ آخرت کے سفر
کا کر ساماں ٭ جو گیا سو گیا چہوتا پچہوتا جو لیا سو لیا رہا سو رہا ٭ کل کا کر آج آج کا اب کر ٭ جمع نیکی میں رہ نت
مضطر ٭ مت بھروسا یہہ دم کا کر یکدم ٭ دم کا دم میں عدم سے ہوگا بہم ٭ شادی و غم ایسمیں ہیں باہم ٭ زندگی و
عدم سمجہہ تو اہم ٭ سینہا پر نظر ذرا تو کر ٭ داغہا سے بہرا دل او جگر ٭ نہ ملا اس سے کوئی لذت گیر ٭ پر جتی تنگ ہوا ہے غم کا اسیر
ذایقہ کے امید کے جا کر ٭ دام آفت میں پڑ گئے اکثر ٭ نہ یہہ دنیا وفا کسو سے کی ٭ نہ جنے تنگ ہی شاد رہنے دی ٭ آج گر مال و
زر بنائے تجہے ٭ غم سے کل خون رلائے تجہے ٭ آج گر رو دیکہاویگی ٭ غم سے کل نیچے سر لگاویگی ٭ آج بیٹہیگا تخت پر خوشحال ٭ کل خرابی سے ہوویگا
پامال ٭ آج یہہ کچہہ بتا دے کل کچہہ اور ٭ ایکدم میں بدلتی ہے کئے طور ٭ اتفاقا اگر یہہ آج ہنسائے ٭ کل عوض اسکے بار بار رولائے ٭ جو اِس مکار
سے لگایا دل ٭ اسکی چہاتی پہ عشق کے ہیں سل ٭ جو بہروسا کیا خراب ہوا ٭ سوز آفت سے دل کباب ہوا ٭ اسلئے یہہ بلا کو اہل شعور ٭ دل سے
بوجہے ہیں مثل جا ضرور ٭ دل نہ اسپے وفا کو ہے ہشیار ٭ یہیں تج اسسے ہے دوستی غدار ٭ عشق فانی سے ہے نپٹ بیجا ٭ کہ وہ فانی نہیں ہے
اصلا ٭ بیوفا ہے یہہ بیوفا ہے یہہ ٭ پر دغا ہے یہہ پر دغا ہے یہہ ٭ دولت قرب حق کو کر حاصل ٭ شادی آخر سے ہو واصل
کہ ہے اسکو وفا قیام مدام ٭ ہے بلا رنج عیش دار سلام ٭ غم اگر ہے تو دین کا غم کہا ٭ غم دنیا نکر کہ ہے بیجا ٭ کون پہولا پہلا
رہا یکساں ٭ آج ہے تو بہار کل ہے خزاں ٭ عیش گر ہے تو عیش عقبا کا ٭ ہے جہاں اسکا کچھ نہ ہونے سا ٭ ہے پلیدی
جہانکی یہہ ظاہر ٭ اس سے جو کوئی بچا وہی طاہر ٭ الدنیا اولھا سرور واوسطھا غرور واخرھا ثبور
یعنے بیت دنیا بنا و مکر سے اول سرور ہے درمیان اسکا نقش غرور آخری ثبور الدنیا اولھا سراب واوسطھا
خراب واخرھا تراب یعنے بیت دنیا کے راحتاں ہیں بلاشک سراب سے ہے درمیان خراب آخر تراب سے ٭

ثابت ہے تجربہ سے یہی دانا کے پاس ہے ؛ بدلے امید خوبی ہے اسکے عذاب ہے ؛ حدیث الدنیا ملعونۃ وملعون ما
فیہا الا ما کان للہ منہا ابیات دنیا ہے دور رحمت حق سے یقین جان ؛ اور اسمیں جو ہو دور ہے اللہ سے پہچان
لاکن سوا وہ چیز جو ہوئے خاص اگر ؛ خالق کے واسطے تو وہ شی ہے قریب تر ؛ حدیث میں آیا کہ دنیا کی زندگی میں رہ مانند
مسافر کے جو ضرور سے زیادہ خواہش نہیں کرتا اپنی اترے سو جائیں اور مسافرخانہ کو اپنے ہمیشہ رہنیکی جا نہ بنا یا رہ تو مانند رہ
چلنے والے مسافر کے جو کسی چیز کا شغل نہیں رکھتا سوا رہ چلنے کے بلکہ قصد یہی رہتا ہے کہ جلد اپنے منزل مقصود کو پہنچوں اور شمار کر
اپنیکو مانند اہل قبور کے جو دنیا کے کوئی کام سے کام نہیں رکھتے یہ اشارہ تین قسم کے لوگوں پر ہے اول عوام جو بالکل دنیا کو چھوڑ نہیں سکتے
کہ تھوڑی حاجت رکھتے ہیں پس وہ لوگ مانند مسافر کے ہیں جو ضرورت کے موافق دنیا کی طرف مشغول رہیں صاحب علم لائے حدیث قدسی
کہ کہا خدا نے بعضے مومنین ایسے ہیں کہ سوا تونگری اور روزی زیادہ ہونیکے انکا ایمان روشنی نہیں پکڑتا اگر انپر تنگدستی و درویشی آئی
تو ایمان جاتا رہتا ہے دوسرے زاہدان کہ سوا چلنیکے کوئی چیز کی شغل نہیں رکھتے تیسرے کاملان جو دنیا میں مانند مردہ کے گئے ہیں کہ
کوئی حاجت دنیا سے نہیں رکھتے جاننے کہ عقل کے رو سے بھی دنیا بہت بد ہے کہ اسمیں قدم رکھنے کے ساتھ کتنے بلا اٹھتے اور
اٹھانا لازم آپڑتا ہے جیسا تابعداری نفس کی اور ہوا و حرص خواہش زیادہ کمانا اور ساماں کی اور سنگدلی و دغابازی اور
چوری اور بخیلی بغض و نفاق و حسد و غیبت اور مانند انکے بہوت کاماں ہیں کہ دنیا کرنیوالیکے ساتھ لازم ہو کر ہمیشہ کی خرابی
کرتے ہیں جب انسان قناعت کیا حرص سے بچا حدیث القناعۃ کنز لا تفنی یعنے قسمت پر ٹھہرنا گنجینہ ایک ہے جو
فنا نہیں ہوتا ضرور نفس کو اچھے کھانے اور کپڑے اور زینت و آرایش سے دور رکھکر توبہ و استغفار طرف لائے ابیات مرد کو ترک
کار حق نکبت ؛ ترک زینت جہاں کی ہے زینت ؛ زینت دنیوی سمجھ بشعور ؛ مرد کو عیب ہے نساء کو ضرور ؛ اور مزاج کو نیک و کرم کی
اور نیک عمل طرف پھیر تا دل مستقیم ہووے ؛ اگر یہ باتاں مرشد کامل سے ملتا ہے تو نیتو بہتر نہیں تو خدا پر توکل کر کے یکسوئی سے
دل کے چلنا کہ قربت خدا کی حاصل ہوتی ہے خدا وعدہ فرمایا والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا وان
اللہ لمع المحسنین یعنے وہ لوگ جو کوشش زیادہ کرتے ہیں ہماری راہ میں نیک کاماں اور ریاضت شاقہ اخلاق سے البتہ
پہنچائینگے ہم انکو ہمارے راہوں کو جسمیں نزدیکی و خوشنودی ہماری ہے تحقیق کہ خدا نیکاں کے ساتھ ہے جاننے کہ قرآن شریف سمجھ کر پڑھنا
اور احادیث دیکھنا غور سے جو نصیحتاں میں آئے اور کتاباں عرفان و اخلاق کے پڑھنا اور صحبت نیکاں سے رکھنا اور زہد
و تقوا اور سچائی و خیرخواہی میں مسلمانوں کے رہنا اور انکے حال کے موافق نیک نصیحت کرنا مسلمانوں کا کام ہے جتنا قدر کہ اسمیں کوشش کرو گے اس
قدر کامل ہوگے ابیات ہیچ نہ دنیا ہے بندۂ حق دین کا ؛ گھوڑے کو گھوڑ مت اٹھا بار زبوں زین کا ؛ ہر دین مت بدل دیتی ہے دنیا تو
بلکہ گھر ہاتھ کر کہ عوض دین کو ؛ ہاتھ سے اگر پھیر خاک تو لیو اگر ؛ خاک ہے اس عقل پہ حیف ہے اس جہل پر ؛ بخیلی اور حرص
نیکیاں روح کو کھینچتے ہیں اس سے طول امل اور دوستی مال کی پیدا ہوتی ہے تو علامت بدبختی کی و ہی ہے کیونکہ بخیل مال کو اپنی ذات سے دریغ
رکھتا ہے ایت ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہ یعنے جو کوئی بخیلی کرے ادا کرنیمیں زکات وغیرہ کے پس وہ حقیقت میں

اپنی ذات سے بخیلی کرتا ہے کیونکہ ثواب ایک نیکی کا سات سو وعدہ یقین کے ساتھ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اللہ نے دینے کا فرمایا سو اُسکے پانے
سے محروم ہوا فرماتا ہے مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ
كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ یعنے مثال صدقہ کا وہ لوگ جو دیتے ہیں
مال اپنا خدا کی راہ میں مانند زراعت پیر کے ہے ایک دانہ کو زمین میں جو نکالتا ہے وہ دانہ سات خوشہ ہر خوشہ میں سو سو دانہ ہوئے
مثل اوہ خدا کریم مضاعف اجر کو کرتا ہے اس سے بھی اور جسپر چاہتا ہے اس سے بھی زیادہ کرتا ہے اور حقتعالی کھولنے والا ہے
اپنے فضل کو اور جاننے والا حدیث میں آیا کہ سخی نزدیک ہے خدا و خلق و جنت سے اور دور ہے دوزخ سے چند اُسکا بخیل
اور سخی جاہل بہوت دوست ہے خدا پاس عابد بخیل سے جانو کہ مال اسلئے ہے جو کھائے پیئے گذران کرے اور آخرت کے
کسب سے نفع جمع کرے جب اسکو خرچ نکرکے رکھا نہ دنیا میں کام آیا نہ آخرت میں اگر اس بد اندیشی سے رکھا کہ جیتے ہوئے گد آئیگا وقت
آئیگا تو تب کام آئیگا یہہ بات تجھے کیا معلوم کہ آیندہ یقین جئیگا سو آپ یہہ مال کے دوسرا نہ ملیگا بہتر ہے کہ خدا کی راہ میں
خرچ کیونکہ خدا پاس امانت رہتا ہے قسم جو مال راہ خدا میں دیا رہا باقی ملے ہے وقت ضرورت زیادہ ہوا اس سے تو
کہ بعد مرنے کے ایک کا عوض سات سو یا زیادہ اس سے پاتا ہے اگر جیتا رہا اور وہ مال نہ رہا خدا تو رزق پہنچانیوالا ہے جیسا
اول دیا یہی دیگا فرماتا ہے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ مصرع میں تمہارے ہوں روزی
دینے پر فرماتا ہے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ یعنے اور جو چیز کہ نزدیک تمہارے ہے نابود ہوتی ہے اور جو کچھ خدا
پاس ہے وہ باقی بدی پر بخل اور خوبی پر سخاوت کے ہونا آیات و احادیث و اقوال سلف سے آئے قطعہ پہنا ہیگا حشر میں تاج شاہی سخی
اور قبریت کا خشکی کریگا مقام ہات ؛ سایہ ہیگا عرش معلا کا اسکے سر لاویگا اپنے دولت دار السلام ہات ؛ بیت ممسک کا حق ہے ثابت جحیم
ہے سند با جنت روئے لئیم پر بخیل کے درم کو تسنیں لال کے منہہ اور پیشانی و بدن پر داغینگے آیا بخل ہے خار راہ جنت کی ؛ بخل تیشہ ہے بیخ
کی بخل ہیگی زوال دولت کی ؛ بخل ہے شاخ نامع نکبت کی ؛ بخل بدنام دو جہاں میں کرے ؛ بخل شرمندہ ایں و آں میں کرے ؛ شومیت اسکی پہنچا
ملک لے جہان پنام لیتا سمجھتے ہیں نقصان ؛ ہے بخیلو سے زن پسر بیزار ؛ شہر بیزار کل شہر بیزار ؛ بلکہ اس سے ہے دو علم بیزار ؛ اولیا انبیا خدا بیزار
حسد بھی نہایت خراب کرنیوالی بلا کہیلئے جو اسے اختیار کیا سو ابلیس آدم علیہ السلام پر حسد کر طوق لعنت میں گرفتار ہوا حسد کی معنی کیا کہ کسیکو آبرو عزت
ملی تو دشمن ہوا بغیر تقصیر کے اور اسکے مرتبہ کا زوال چاہا یہہ نہایت بد خصلتی ہے نعوذ باللہ منہا حدیث میں آیا کہ حسد نیک اعمالکو ایسا جلاتا ہے جیسا
کہ انسکو آتش قطعہ حاسد کو نہ کیوں نہ ابلیس کہینگے ؛ آدم سے کیا وہ تو پیا لاؤ اسکے ؛ ہرگز نہیں چلتا ہے رخوبی انصاف ؛ چاہتے ہیں کہ کوئی چرا لے شاد
سے اسکے ؛ قسمت سے اگر پائے کوئی عزت و منصب ؛ اٹھتے ہیں پہپولے دل میں سید آدا سکے ؛ صحیح بخاری میں آیا کہ حسد سوائے دو چیز کے جایز نہیں اول جو کوئی
کہ قرآن شریف بہت خوبی سے پڑھے رات دن دوسرا جو کوئی حلال مال خدا کے کرم سے پاکر نیک جاہ پر خرچ کرے یعنے اسے دشمن رکھنا بغیر زوال چاہنے کے اور خدا
سے بھی اُسکا م کو چاہنا اُسے غبطہ کہتے ہیں شرع میں آیا ہے خود بینی و بدگمانی اور بد اندیشی اور عیب بھی عاقبت کو خراب کرتے ہیں کہ اپنے ذاتی
حسنات دیکھنے سے انصاف کی آنکھہ کو بند کرکے عالم کی عیب جوئی میں رات دن گرفتار کرتے ہیں اس سے دل تو مرجاتا ہی اور نفس بد ہیں آکر آخر

آخرتکی خرابی کرتا ہے جب ایسی صورت ہو تو چاہیئے کہ اپنے نفسکی بدی اور حقارت پر نظر کرنا اور اپنے نیک کاموں طرف نہ دیکھنا مگر واسطے شکر گذاری کے
اور اگر شکر میں بھی اپنے کو تقصیر مند سمجھنا گناہ و خطا کو اپنے سب سے زیادہ رات دن نظر کرکے خوبیاں اپنے سے غیر کو بہتر سمجھے نیک گمان
کرنا اُنپر دیکھو کہ آنحضرت باوجود اس مرتبہ کے اپنے کو عوام سے بشر کا سا سمجھتے تھے اللہ تعالی فرمایا ان نحن الا بشر مثلکم ولکن اللہ یمن علی
من یشاء من عباده یعنے نہیں ہم نہیں مگر آدم زاد تمہارے سرکا لیکن نبوت و رسالت و ولایت اُسکے خدا کے فضل و عطا سے ہیں اور
خاص جسکو ہے سزاوار جسکو کہ چاہے سرفراز کرے دیکھو اولیاء اللہ باوجود اُس مرتبہ کے اپنے نفسکو کتے سے کمتر بوجھتے تھے قطعہ بدخیالی و بدگمانی سے ؎
دلکو رکھ پاک و صفا آئینہ وار ٭ تسیسے رنجان اپنیکو ٭ ہے معاذ اللہ یہہ بہت بدکار غور سے ٹک نظر کر اپنے عیوب ٭ کہ سراپا ہیں لاکھوں ہزار ٭
گر کسیکا نظر میں آوے عیب ٭ لیں عیبوں نکال اپنے کرلے شمار ٭ جملہ عالم ہی عیب کے اندر ٭ ایک فقط ذات خدا ہے عیب کے پار ٭ عیب چین دو جہانمیں ہے بدنام
خلق و خالق کے پاس ہیں وہ خوار ٭ سر گریبان میں اپنے جو ڈالے ٭ عیب غیر کا کب کرے اظہار نقل ہے یک ولی نے سیر و سیر ٭ تکیہ کر بیٹھتے تھے بیں وہاں
دشت سے یہہ خبر جو شہہ کو گئی ٭ آیا شہ انکے دیکھنے اسوار ٭ جب ملاقات ہوئی تو عرض کیا ٭ کہ سنا میں نے شیر تابعدار ٭ بولے کیا ہے عجیب یہہ بات
سگ ہے بہتر سگان دہر میں ہوں یار ٭ شہ کہا آپکا پاک جناب ٭ وہ ولی بولے یہہ نگیر نہار ٭ میری پیشاب گہہ سے نکلا ہوں ٭ کہ سراپا
نجس ہوں نہ بے تکرار ٭ نفسکو اولیاء اس رتبہ بوجھتے تھے کم از سگ ہر بار ٭ اسلئے اُس مقام پر پہنچے ٭ کہ فلک کا ہوا جہان نگذار ٭ سگ سے بھی ہم بدین
ہیں بدتر ٭ زعم باطل سے کیوں بوجھتے ہیں وقار ٭ اللہ فرماتا ہے ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین امنوا
لہم عذاب الیم فی الدنیا والاخرة یعنے تحقیق کہ وہ لوگ جو دوست رکھتے ہیں جاری ہونیکو زنا و فحش گوئی و بدکاموں کو مسلمانوں میں
خاص انکو ہے عذاب سخت دو جہانمیں شرح میں آیا اول غیبت وہ ہے کہ یاد کرنا مسلمان بھائی کو ایسی باتوں سے جو وہ سنے تو کراہت کرے اگرچہ
وہ بات سچ بھی ہووے اور جو چیزان غیبت سے علاقہ رکھتے ہیں انکی ذکر بھی غیبت ہے جیسا کہ کپڑے اور جانور اور گھر کسیکے ایسی چیز انکی بھی بدی بیان کرنا
جس سے مالک کے حقارت ہو کہ زبانی غیبت میں داخل ہے دوسری قلبی وہ کہ کسیکی بدیاں دل میں لیکر اس سے ہمیشہ بدگمان رہنا بھی حرام ہے مگر مظلوم کو
ظالم کا ظلم بیان کرنا جایز ہے اور ایسی واسطے فتوے لاچار ہے مفتی سے نام لیکر اسکو کہ کیا فرماتے ہو اس شخص کے حق میں جو باپ اور بھائیان اسکے
ایسا اُسپر ظلم کرتے ہیں یہہ کہنا جایز ہے اور جہوٹے سے کوئی فریب دیتا ہے تو اُسکے فریب سے خلق کو ہشیار کرنا روا ہے بھی اگر کوئی اندھا
یا لنگڑا ہووے اور بغیر عیب انکا ظاہر کئے کوئی اسکا نام پہچان نہیں سکتا تو پہچانے کے لئے فلانا معذور کہے تو جایز ہے بھی جو فاسق کہ اپنا فسق علانیہ بیان کرتا ہے
جیسا زانی و شرابی اور شیعہ وغیرہ انکی غیبت جایز ہے انتہا اور بدترین بلا تکبر ہے کہ مال و جمال کمال و علم و ہنر و نسب و عبادت و زر
و قوت پر ہوتا ہے ہر طور کا تکبر بھی خراب کرتا اور زوال لاتا ہے اگر حقتعالی نے کچھ کمال عطا فرمایا تو شکر احسانکا بجا لانا نہ اپنے محسن کے حکم سے سر پھیرنا
اور اپنے اصل کو جو نا چیز تھا بھولجانا تکبر ہے بندگان اصل میں تمام ایک جوہر میں اگرچہ صفات کسبیہ و وہبیہ سے ایک ایک پر فضیلت رکھتے ہیں حقیقت میں انسان
کا جوہر خاک ہے نہ انسان کوئی ہیگا از خاک ٭ کسی پر حقارت سے گمان کرے تو صانع کی صنعت کی حقارت ہوتی ہے یہہ سخت خرابی ہے
پیدایش سبکی جب ایک جوہر سے ہوئی تو اپنیکو دوسرے سے بڑا سمجھنا تکبر ہے ابلیس اپنیکو آدم سے نیک سمجھکر کہا خدا سے کہ میں نیک ہوں آدم سے کہ مجھے پیدا
کیا نار سے اور آدم کو خاک سے اسی سبب سے طوق لعنت میں گرفتار ہوا ابیات ابلیس کو تکبر لعنت میں لا پھنسایا ٭ نا سے اسکے خوبی

اور شرف کو مٹایا۔ جو کوئی کرتے تکبر ابلیس سے بدتر ہم جنی تھا وہ لعین تو ہوگا یہ نسلِ آدم۔ بے رحمی بدگمانی اور سبکو بُرا جاننا کم ہمتی خصلتان
یہہ تینوں میں اُس لعین سے باہم۔ مسلمانکو ضرور ہے جو اپنیکو ناچیز و حقیر تر تمام سے سمجھے کہ دوسرے کے عیب و خطا سے انجان ہو جائے اپنا مومنکے دلکو موم
کی نرمی ہے مثال۔ مسلم پہ رحم و لطف و مروت ہے اسکی چال۔ اپنے سوا سبھی کو سمجھے بزرگ تر۔ آگے انہونکے نیچے کرے اپنے چشم و سر۔ عناد
بھی بدترین بلا ہے گر جان بوجھکر حقکو باطل کہا ہے یہہ بدبلا اکثر شاگردی و تابعداری و خواہشوں سے نفس کے اور جوش سے جہالت کے پیدا ہوتی ہے تو ہر
مومن کو لازم کہ آخرت کے عذاب سے ڈر کے خلاف نفس کا کرنا اور ہرگز حقکو ناحق طرف نہ پھیرنا اپنا حقکو باطل سے باندمت نہ بنارہ۔ ضد بھی
اُسکا نمر کبھو دیندار۔ ایکے کا حق اگر کیا باطل۔ اپنے حق کے ہوا سمجھ کا قاتل۔ قاطع حق نہو خدا سے ڈر۔ حق سے تا حق تر لیلے اکثر دیا اور
سمعہ کی خرابی بھی اول کہچکا کہ نیک کام اپنا خلق پر ظاہر کرنا یا سُنانا شرک کے اقسام سے ہے علاج اُسکا خدا کے خالص محبت سے ہر نیک عمل
کرنا تا تو ابسکا آخرت میں ملے اور ڈرنا خدا کے غضب سے اور امیدوار رہنا رحمت اور نیکی و بدی جو ظاہر یا چھپا کرتے ہیں سمجھا کہ خدا جانتا اور دیکھتا
ہے اور یہہ کامان دنیا آخرت میں ہلاک کرنے میں اپنا ہے ریا آتش و عمل جون کاہ۔ حضرت مصطفے کہے۔ اللہ۔ کہا اُسکو آگ سے بچا نامور
اُسکے بلا سے ہمیشہ رہنا دور۔ بیان ہلاک کرنے والے کامانکا ہوتے اندیشہ سے طول کلام کے مختصر لکھا **علم نافع و تواتر اور نجات کے**
کامان اور توبہ نصوح کا بیان شروع میں آیا کہ مخلوق کو علم و اعتقاد حاصل ہونے کے تین سبب ہیں اول حواس خمسہ اگر محفوظ
وسلامت رہے وہ کیا سمع یعنے سننا اور بصر دیکھنا اور شامہ سونگنا اور ذوق چکنا اور لمس چھونا یہہ تمام انسانمیں برابر ہے تو گویا حواس خمسہ اُسکے ثابت ہیں دوسرا
عقل سلیم جو آخرت کے نفع کو پہنچے اور خیر و شر میں تمیز کرا دے تو تیسرا سچے خبران ہیں جو علم کہ بغیر فکر کے نفس کے پہلے متوجہ ہونیکے ساتھ عقل سے حاصل ہو
اُسے ضروری اور بدیہی علم کہتے ہیں جیسا کل بڑا پایا جاتا ہے جز سے اور بدن پر نظر آتا ہے ہاتھ سے اور ہاتھ پر دستانا ہے انگلی سے کہ یہہ علم بغیر فکر کے عقل
کو بہمین آنا ہی حاصل ہیہ کہ اسطور جو چیزیں کہ بوجھی جاتی ہیں اُسے یقین کرنا ضرور ہے اور جو علم کہ دلیل سے حاصل ہو اُسے علم کسبی اور نظری کہتے
ہیں کہ وہ کسب سے علاقہ رکھتا ہی جیسا کسی چیز کے نشانیان و استنباط سے اسکا علم ہوا اور نظر کرنے اور دلیل لگانے اور سننے اور دیکھنے اور خبر
رکھنے اور سکھنے چیزان کو کوشش کر کے سننے اور سونگنے اور چکنے اور چھونے سے حسیاتکو جو کہ وہ حواس خمسہ سے پائیجاتے ہیں اسطور جنسے جو علم کہ حاصل ہوتا ہے
علم کسبی و نظری بھی کہتے ہیں اور استدلالی علم یعنے دلیل سے جو علم کہ حاصل ہوتا ہے وہ بھی اسیکی ایک شاخ ہے اور جو علم کہ پیغمبر انکے خبر دینے سے
حاصل ہو وہ بھی استدلالی ہے لیکن یقین کرنے میں اُسکو بھی مانند ضروری کے سمجھنا یعنے بلا تامل یقین کر لینا اور جو علم کہ متواتر خبر انسے ثابت ہوتا
وہ بھی ضروری علم کا مرتبہ رکھتا ہے جیسا کہ نوشیروان اور افلاطون اور گذرے ہوئے اگلے زمانہ میں شہران اور ملک کے ہونیکا علم کہ ایسے ہزاروں
چیزان ہیں نہیں دیکھے ہو پر اخبار تواتر سے علم انکا یقین کے مقام کو پہنچا اور تواتر وہ کہ کسی چیز کی خبر اول سے آخر تک بیشک و شبہ ایکطور پر
پہنچے اور اُسکے خبر دینے والونکو اسمین کچھ غرض نہووے اور وہ خبر عقل سلیم و وحی کے خلاف پر نہووے انتہا اور علم نافع اول باب میں علم فرض کے تفصیل بھی
پائیجاتا ہی اور پہلے علم نافع سیکھنا جو فایدہ دینیوالا دین و آخرت کا ہے اور خوف خدا کا زیادہ کرنیوالا وہ علم کیا علم توحید و تفسیر و حدیث
و علم فقہ و علم سلوک ہے اور جو علم کہ اسطور پر ہو ہر دیندار کو سیکھنا اُسکا فرض عین ہے کیونکہ قیام دین و خوبی آخرت اوسپر موقوف ہے
بعضے اسلاف سے کہے کہ علم نافع خوف خدا کا پیدا کرتا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء یعنے نہیں ڈرتے خدا کو بندگان سے

اور شرف کو مٹایا ۔ جو کوئی کرتے تکبر ابلیس سے ہمدم ۔ جنی تہا وہ لعین تو ہیگا یہہ نسل آدم ۔ بے رحمی بدگمانی اور سبکو برا جاننا کم ۔ یہہ خصلتان
یہہ تینو ہیں اس لعین سے باہم ۔ مسلمانکو ضرور جو اپنیکو ناچیز و حقیر تر تمام سے سمجہے کہ دوسریکے عیب و خطا سے انجان ہوجا ۔ آپ ابتلا مومنکے دلکو موم
کی نرمی سے ہے مثال ۔ مسلم پہ رحم و لطف و مروت سے اسکی چال ۔ اپنے سوا سبہی کو سمجہے بزرگ تر ۔ آگے انہونکے نیچے کرے اپنے چشم و سر ۔ عناد
بہی بدترین بلا ہے کہ جان بوجہکر حقکو باطل کرتا ہے یہہ بدبلا اکثر شاگرد و تابعداری و خواہشونسے نفسکے اور جوش سے جہالت کے پیدا ہوتی ہے تو ہر
مومن کو لازم کہ آخرتکے عذاب سے ڈرکے خلاف نفسکا کرنا اور ہرگز حقکو ناحق طرف نہ پہیرنا ابتلا حقکو باطل سے باندھنا تہمت نہارہ ضد بہی
اسکا نکر کبہو دیندار ۔ ایک کا حق اگر کیا باطل ۔ اپنے حقکے ہو اسیکا قائل ۔ قاطع حق نہو خدا سے ڈر ۔ حقسے ناحق تر اپنے اکثر دیا اور
سمعہ کی خرابی بہی اول کہچکا کہ نیک کام اپنا خلق پر ظاہر کرنا یا سنانا شرک کی اقسام سے ہے علاج اسکا خدا کے خالص محبت سے ہر نیک عمل
کرنا تا ثواب اسکا آخرت میں ملے اور ڈرنا خدا کے غضب سے اور امیدوار رہنا رحمت کے اور نیکی و بدی جو ظاہر یا چہپا کرتے ہیں سمجہنا کہ خدا جانتا اور دیکہتا
ہے اور یہہ کاماں دنیا آخرت میں ہلاک کرنے ہیں ابتلا ہے ریا اتش و عن جوں کاہ ۔ حضرت مصطفے کہے وا اللہ ۔ کہا اتش کو آگ سے بچانا ضرور
اِن بلا سے ہمیشہ رہنا دور ۔ بیان ہلاک کرنے والے کاماں کا بہوت ہے اندیشہ سے طول کلام کے مختصر لکہا **علم نافع و تواتر اور نجات کے**
کاماں اور توبہ نصوح کا بیان شرحیں آیا کہ مخلوقکو علم و اعتقاد حاصل ہونیکے تین سبب ہیں اول حواس خمسہ اگر ظاہر ہو
و سلامت رہے وہ کیا سمع یعنے سننا اور بصر دیکہنا اور شامہ سونگہنا اور ذوق چکہنا اور لمس چہونا یہہ تمام انسانیں برابر ہے تو گویا حواس خمسہ اسکے ثابت صحیح و سالم
عقل سلیم جو آدمیکے نفع کو پہنچا اور خیر و شر میں تمیز آوے تیسرے سچے خبران ۔ پس جو علم کہ بغیر فکر کے نفسکے بہیے متوجہ ہونیکے ساتہہ عقل سے حاصل ہو
اسے ضروری اور بدیہی علم کہتے ہیں جیسا کل بڑا پایا جاتا ہے جزسے اور بدن بڑا نظر آتا ہے ہاتہسے اور ہاتہہ بڑا دستا ہے انگلی سے کہ یہہ علم بغیر فکر کے عقل
سے آیا ہے حاصل یہہ کہ اسطور جو چیزیں کہ بدیہی جاتی ہیں اسے یقین کرنا ضرور ہے اور جو علم کہ **دلیل** سے حاصل ہوا اسے علم کسبی اور نظری کہتے
ہیں کہ وہ کسب سے علاقہ رکہتا ہے جیسا کسی چیزکے نشانیاں و اسباب ملنے سے اسکا علم ہوا اور نظر کرنے اور دلیل کے لانے اور سننے اور دیکہنے اور خبر
رکہنے اور سب چیزاں کو کوشش کرکے سننے اور سونگہنے اور چکہنے اور چہونے سے جسکا کو حرص وہ جو کہ حواس خمسہ سے پایا جاوے پس اسطور جو علم کہ حاصل ہوتا ہے اسے
علم کسبی و نظری بہی کہتے ہیں اور استدلالی علم یعنے دلیل سے جو علم کہ حاصل ہوتا ہے وہ بہی اسیکی ایک شاخ ہے اور جو علم کہ پیغمبر انکے خبر دینے سے
حاصل ہوا وہ بہی استدلالی ہے لیکن یقین کرنیمیں اسکو بہی مانند ضروری کے سمجہنا یعنے بلا تامل یقین کر لینا اور جو علم کہ متواتر خبر انسے ثابت ہوتا ہے
وہ بہی ضروری علم کا مرتبہ رکہتا ہے جیسا کہ نوشیروان اور افلاطون اور گذرے ہوے کے زمانہ میں شہران اور ملکانکے ہونیکا علم کہ ایسے ہزاروں
چیزاں ہیں نہیں دیکہے ہوے پہ اخبار تواتر سے علم انکا یقین کے مقام کو پہنچا اور تواتر وہ کہ کسی چیزکی خبر اول سے آخر تک بیشک و شبہ ایکطور پر
پہنچے اور اسکے خبر دینے والونکو اسمیں کچہہ غرض نہووے اور وہ خبر عقل سلیم و وحی کے خلاف پر نہووے انتہا اور علم نافع اول یا بین علم فرض کے تفصیل سے بہی
پاچکا ہی اور پہلے علم نافع سیکہنا جو فایدہ دینیوالا دین و آخرت کا ہے اور خوف خدا کا زیادہ کرنیوالا وہ علم کیا علم توحید و تفسیر و حدیث
و علم فقہ و علم سلوک ہے اور جو علم کہ اسطور پر ہووے ہر دیندارکو سیکہنا اسکا فرض عین ہے کیونکہ تمام دین و خوبی آخرت اوسپر موقوف ہے
بعضے سلف سے کہے کہ علم نافع خوف خدا کا پیدا کرتا ہے **انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء** یعنے نہیں ڈرتے خدا کو بندے اسکے

کو زبان پر لانا یا طعن کرنا وغیرہ مگر احسان پایا سو شخص کو نہ کر اُسکا کرنا جایز ہی اگر احسان اُٹھایا سو شخص محسن کو اپنے دعا دیا تو محسن بہی اُسکے
بدلے میں دعا کرتا تا ثواب نفعے کا باقی رہے کہتے ہیں کہ امام حمزہ جو کوفہ کے قاریان کے امام ہیں گئے تہے ایکدن دھوپ کا لیمن پیاس بہت ہوئے تو شاگرد اُنکا پانی کا
پیالہ روبرو لایا ہرگز نہ پیئے کہا کہ میرا اجر جو تجہے قرآن مجید پڑہایا ہے خدمت لینے سے بدل جاتا ہے اور مَن یعنے منت رکہنا اور خدمت
لینا یہہ وہ صفت ہے جو خاص خدا وند حقیقی کو سزاوار ہے نہ لایق محسنین کو خدا جو خدمت لیتا ہے وہ بہی بندگانکی خوبی کے واسطے کہ نفع اُسکا آخرت میں
اُنہین کو ہے اور خدا تعالی غنی اُس سے کہتے ہیں نازل ہوئی یہہ آیت حضرت عثمان و عبد الرحمن پر جو جنگ تبوک کے غازیان کے اسباب کے لیے ہزار اونٹ
معہ جُوگیر و جُل کے خدا کی راہ میں صدقہ کیئے تہے اور عبد الرحمن بن سمرہ روایت کرتے ہیں کہ عثمان ہزار دینار لا کے لشکر کی تیار کرنے آنحضرت کے گود میں
دالے تو مبارک ہاتہہ وہ دینار پر پہیرتے ہوئے یہہ فرمانے لگے کہ نقصان نہ پہنچاوے عثمانکو جو کچہہ کہ وہ کرے بعد اس روز کے یا رب جو خوشنود ہوا
میں عثمان سے تو بہی ہو تب یہہ آیت نازل ہوئی جو بعد آویگی اور عبد الرحمن بن عوف بہی اُسی کام کے لیے چار ہزار دینار صدقہ حضور میں پہنچا کر
عرض کرے میرے نزدیک آٹہ ہزار تہے چار ہزار اپنی ذات و عیال کے واسطے رکھا اور چار ہزار خدا کو قرض دیا آنحضرت نے فرمایا خدا تعالی
برکت زیادہ کرے جو کچہہ کہ رکہا اور دیا دونوں میں دعا کرنیکے تیئں یہہ آیت اُتری لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ یعنے ثابت و مقرر ہی خاص اُن لوگونکو مزدوری و اجر آخرت میں نزدیک پروردگار کریم اُنکے اور نہین
اُنکو کوئی قسم کا خوف یعنے غم نہیں کہانے وہ بعضے حاجتیان نہ رکہنے سے آیت يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم
بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ یعنے خدا تعالی فرماتا ہے ای لوگ جو ایمان لائے ہو نا حق اور تباہ مت
کرو تم اجر ثوابکو اپنے صدقات و خیرات کے مَن و اذی سے یعنے خدا کی راہ میں خلوص و عقیدت سے جو کچہہ دیتے ہو لینے والے شخص پر منت اپنی رکہکر یا اور کسی سبب
سے ایذا پہنچا کر صدقے کے ثواب کو باطل مت کرو ابن عباس فرمایا یہہ منت رکہنا اُسپر گویا خدا پر رکہنا ہی اور دل شکنی فقیر کی تو باطل مت کرو اپنے
صدقات کو مانند منافقوں کے جو وہ دیتے ہیں خلق کو مال اپنا تو ریا اپنی سخاوت و بخشش لوگونپر ظاہر ہو تیہی تو یہہ دینا نمایش کے لیے ہوا نہ خدا کے اللہ
فرماتا ہی مثال اُسکا مانند صفا روشن پتہر کے ہے جسپر کچہہ گرد پڑے بارش اُسکو صاف دہو دیتی ہے تو نیک اعمال ظاہر پتہر پر گرد کے سے ہیں اور ریا
جو نیت باطن کی ہے برسات سی ایسا دہو دیتی ہے جو کچہہ باقی نہیں رکہتی مثل ہے کہ گرفی سب پایمال گُنہ لازم بیت کہے نبی کہ ریا آگ سی ہے
گہاس اندر رہکر کدم مر کرتی ہے برباد اسکو سوختہ کرتا ابو ہریرہ کہے سو حدیث کا خلاصہ یہہ کہ قیامت میں قرآن پڑہے ہوئے شخص کو اول خدا تعالی
بُلا کر پوچہیگا کہ کیا تجہے دنیا میں قرآن نہیں سکہایا تہا کہیگا ہاں تو پوچہیگا تو عمل کیا اُسپر عرض کریگا رات دن پڑہتا تہا فرمایگا جہوٹ کہتا کہ ہرگز عمل
نہیں کیا تو جو اُٹہتا بیٹہتا پڑہتیکو تو واسطے حاصل ہونے بزرگی و عزت کے وہ خلق میں تا سب دیکہکر کہیں کہ یہہ بڑا قاری ہی تیری چاہ موافق دنیا میں
کہلاتے گیا تو تو قاری تیجہ بہی تیرا بعد لایگے اسکو جو مارا گیا ظاہر میں خدا کی راہ پر تو پوچہیگا خدا کیا میں تجہے دلیر قوی دل جوانمرد نہیں کیا
تہا کہیگا ہاں کیا تہا تب پوچہیگا کس غرض سے تو مارے گیا عرض کریگا ای پروردگار جہاد میں تیرے حکم پر جنگ کرکے شہید ہوا فرمایگا تو
جہوٹ کہتا ہی لوگونمیں دلاور و جوانمرد کہلائے جانے قتل ہوا نہ خالص میرے واسطے پس دنیا میں کہلایا گیا تو جوانمرد بعد اُسکے لاویگی
مالدار کو تو پوچہیگا خدا نے دنیا میں تجہے تونگری و کشادگی نہیں دیا تہا جو کسیکا محتاج نہ تہا تو کہیگا سچ تب پوچہیگا کیا کام خیر کا کیا

عرض کریگا صلہ رحم بجا لایا اور تیری راہ میں صدقہ کیا فرمایگا تو جھوٹ کہتا ہی بلکہ تو نے اسلئے کیا تھا کہ سخی کہلاوے مال خرچا نہ میری محبت سے اسکو عوض دنیا میں سخی کہلایا گیا فرماتے ہیں آنحضرت کہ یہہ لوگ سب سے قیامت میں اول دوزخ کی آتش بھڑکایا جاویگی دوسری حدیث میں آیا کہ ریا و سمعہ یعنے نیک عمل اپنا بتانا یا سنانا خلق پر شرک اصغر ہے تو صاحب ریا و سمعہ جو آگے بیان ہوئے قیامت میں خدا فرمایگا مجھے نیاز اور مبرا ہوں شرکت سے اور جو کہ نیک کام کرے میرے لئے اور اسمیں دوسرے کو بھی دخل دیوے تو اس سے بری ہوں بلکہ وہ کام اسیکے لئے ہے وہ جسکو دخل دیا بیت خلوص سے نہ عمل سے ثواب پاویگا کئے کا اپنے نہ کوئی حساب پاویگا ؛ پھر فرماتا ہی وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ یعنے جو کہ نگاہ رکھے یعنے نہ آنے دیوے اپنے میں بخل و حرص کو تو وہ لوگ فیروز مند ان میں ؛ بیت ؛ سخی شاہ ملک جنت کا مستحق ہے خدا کی رحمت کا ؛ اس جہان میں رکھا جو ہات اوپر ؛ سب پہ ہوگا بلند حشر میں سر ؛ ہیگا محبوب حق سخی و کریم ؛ سرخرو دو جہان میں ہے ہیم ؛ بھی آخرت کے جہنکار کے کام سے تواضع اور نیک اخلاق ہے وہ کیا کہ فروتنی و عاجزی نیک کاموں اور باتوں میں بھائی مسلمان سے کرنا اور جو لوگ کہ عاجز و شکستہ دل ہیں انکا دل توڑنا تو سخت برا کام قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ عَرْشُ اللَّهِ تَعَالَىٰ قطعہ رہ خدا میں کعبے دل اور گل کے آئے ؛ بنایا ایک خدا دوسرے کو ابراہیم نے ؛ کسیکے دلکو دکھانا خدا سے توڑ ؛ کہ بیگانہ ہیں ظالم کتنیں عذاب عظیم ؛ حدیث أَنَا عِنْدَ قُلُوبِ مُنْكَسِرِينَ یعنے فرمائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نزدیک شکستہ دلوں کے ہوں خدا بڑے لوگونکی تعریف فرماتا ہے أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ یعنے یہ حال ایکے جو عاجزی کرنیوالے ہیں مومنین سے مراد یہہ کہ بہت بڑے مسلمان ہیں وہ لوگ جو تواضع و بخشایش و شفقت مسلمانوں سے کرتے ہیں پھر فرماتا ہے رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ یعنے بخشنے والے ہیں آپسمیں حدیث اُطْلُبُ الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ یعنے چاہو تم خوبی نزدیک خوبصورتونکے مراد یہہ اکثر اچھی صورت والے نیک اخلاق ہوتے ہیں زینت صورت کر منظر بد خلق کہتے ہیں کہ شافعی پاس علم قیافہ پر ایسے حدیثان دلیل میں حُسْنُ الْخُلُقِ نِصْفُ الدِّينِ یعنے نیک اخلاق رکھنا مومنکو آدہا دین اس سے حاصل ہے دیکھو کہ آنحضرت صلعم افضل و اکمل تمام سے تھی باوجود اسکے تیسے کے کیا کیا تواضع ایک ایک امتی سے کئے جو اذ نا مزنگا کہ ایک بوڈہی عورت حضرت صلعم کا ہات پکڑ کے کونے میں لیچلی تو ساتھہ چلے گئے اور اسکے باتانسے کچھ خفا نہو وہ عورت محرم تہی دودھ کے ناتے کی اور ایکدن ام مکتوم کو چادر مبارک اپنی بچھا بٹھایا جب آنحضرت صلعم اسطرحکے تواضعات کرتے تہے تو ہم امتیانکو کسقدر کرنا لازم ہی ؛ ابیات ؛ ہی تواضع سے زیب اہل دین ؛ غازہ خلق سے ہو مرد حسین ؛ ہی تواضع لباس انسانی ؛ ورنہ عریانی شکل حیوانی ؛ ہی تواضع وہ شئ رسول کیا ؛ خلق خالق کو حق قبول کیا ؛ بے تواضع ہی مثل دیو رجیم ؛ خلق بنیر اور خدا کریم ؛ دل شکستونکے دلکو بات کرو ؛ نرم تر تم انسے بات کرو ؛ اور توکل و تقوی اور زہد بھی دارین کی خوبی کو پہنچاتے ہیں مراد توکل سے کیا خدا پر اپنی کام کو سونپنا اور بھروسا اور سچی امید رکھنا اگر خدا کے بھروسے اسباب کریتو توکل کو نہیں توڑتا بلکہ عوام کے حال پر یہی افضل ہے مراد تقوے سے کیا کہ دین و آخرت میں جس چیز سے نقصان ہو اس سے پرہیز کرنا شرع نے منع کئے کام کو چھوڑنا اور یوں سمجھنا اپنیکو جوں کہ جنگل میں چلتے وقت دامن کو کانٹوں سے بچانے پر نظر رکھتے ہیں اور نیک صحبت اختیار کرنا مانند علما و صلحا و عارفین کاملین کے اور پرہیز کرنا بھاگنا بد صحبت سے فاسقان و بیحیا

وہی مروتان تجھے یہہ مثال تو ہے پر ہے حدیث میں آیا کہ صحبت عالم کی مانند عطار کے ہے اگر وہ عطر نہ دیوے تو بھی خوشبوئی اس سے سونگھتا ہی اور
بد صحبت فاسقانکی لوہار بھٹی کی ہی یا بدبوئی اُس سے سونگھتا یا چنگاریاں اُسکے کپڑا یا بدن جلاتا ہی خصوصا اس فسادی زمانے میں بد صحبت سے
مومنین کو پرہیز بہت ضرور کیونکہ نفاق و حسد و غیبت و غرور و مانند انکے ہزاروں بدیاں و آفات عالم کے اعمال اور حال میں کثرت سے
ہو گئے تو چاہیے بغیر دریافت کیے کسیکی صحبت نکرنا ابیات زہد و تقوی ہی مومنانکو ضرور ٭ تا کرے اوج قرب حق پہ عبور ٭ زہد و تقوی ہی
اگر نہو ویگا ٭ راہ قرب خدا کو کہو ویگا ٭ اور کر اختیار صحبت نیک ٭ رو بیٹھ کان سوا کبھی مت تو دیکھ ٭ ایک لحظے کی بھی ہو صحبت گر ٭ ہی
تا ثر روی عقل و خبر ٭ صحبت بد سے بھاگ مثل ہوا ٭ تا نہ تجھہ میں اثر کرے اصلا ٭ صحبت بد بہر او شیطان سا ٭ راہ ایمان و دین کا
دل تیرا ٭ کتنے نیکاں کو خوار کی یہہ بلا ٭ جسمیں جو رکھیں پر پلید ہوا ٭ جیسی صحبت ہو تجھکو ویسی کرے ٭ پار ہے جسکو شوق جسمیں مرے گا اور
مریگا تو حشر اسی کے بیچ ٭ حشر بھی ہو ویگا وہ حال کے بیچ ٭ **سچوتی اور جھوت چھوڑنا اور ایفا کرنا** خلایق کو سب حالمین
ضرور کہ اسمیں دو جہانکی خوبی ہی اور جھوٹے کو ہمیشہ کی خواری شرحمین لکھے کہ جھوٹا وعدہ کرنا علامت منافق کی ہی اور تین جا پر جھوٹ
کہنا جایز ہے ایک یہ کہ لوگونمیں صلح کرنے حدیث لیس بکذاب من اصلح بین اثنین یعنے نہیں جھوٹا وہ جو صلح کروا دے دومیں حدیث
كُلُّ الْكِذْبُ يُكْتَبُ عَلَى ابْنِ آدَمَ اِلَّا رَجُلًا كَذَبَ بَيْنَ اثْنَيْنِ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمَا یعنے تمامی جھوٹ بنی
آدم پر لکھے جاتے ہیں گناہ ہونمیں مگر وہ مرد جو جھوٹ بولے دومیں صلح کرانے وہ جھوٹا نہیں دوسرا جنگ میں جھوٹ کہنا
کسیطور سے کافر کو مارنا تیسرا مرد عورتمیں جو جھوٹ ہووے اچھا جھوٹ مصلحت ملی ہوئی بہتر ہی راستی سے فتنہ اٹھانے کے
اسکو مرجاتے کہے بیت جھوٹ شرمندگی بتاتی ہی ٭ جھوٹ رسوائیاں کراتی ہی اَلصِّدْقُ يُنْجِي وَالْكِذْبُ
يُهْلِكُ ابیات ہی سچوتی سبب نجات ٭ جھوٹ ہی باعث ہلاک و زیان ٭ جھوٹ سے اعتبار و نام خراب ٭ جھوٹ سے عزت و شان تمام
خراب ٭ جھوٹ سے چہرہ دل کا ہووے سیاہ ٭ جھوٹ کرتی ہی دو جہانیں تباہ اور جو دعوی کہ بے دلیل کرے جھوٹا ہی اس سے پرہیز ضرور ہے
اور محبت و اخلاص چیزیں ہیں بہتر دین کا مومنینکو فرض مانند قرض کے ہے ایفا کیا ہی کہ راستی اختیار کرنا ہر کام میں نیک ہو یا بد اپنے میں
ہو یا غیر میں جب بولنا تو راستی سے قطعہ راستی ہے رضا خدا ٭ ایسے رستے سے گم ہو کوئی کیونکر ٭ راستی کا جو حق سو کہیگا ٭ ابر رحمت
سدا ہی بارش پہ ٭ خصوصا حاکم کا بیچ عدل اختیار کرنا دوسری عبادتوں سے افضل ہے اِعْدِلُوا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى یعنے راستی
کہو و حکم کرو وہ بہت نزدیک پرہیزگاری سے ہی آیت وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ یعنے جب حکم کرتے ہو تو
درمیان خلق کے راستی سے کرو اگرچہ ہووے اہل قرابت تمہارے کچھ غرض کو اسمیں دخل نہ دو منہہ دیکھی بات نکرو اور بغیر جاننے کے فتوی مت دو اور
خوف و امید خدا سے رکھو کہ ٹھہرایا نجات اسی پر ہے اور جوانی و تندرستی میں خوف خدا زیادہ رکھو ضعیفی و بیماری میں امید زیادہ اور اسکے فضل و رحمت سے ہرگز
نا امید نہو اللہ تعالی فرماتا ہی کون ہے جو نا امید ہووے بخشایش سے پروردگار کے سوائے گمراہوں کے خدا کی بخشش حد و نہایت نہیں رکھتی کہ تمام عالم کے گناہ بھی
اسکے رحمت کے آگے ذرے سے بھی کمتر ہیں ابیات گو پر ہو گناہ سے آفاق ہو سیاہ ٭ ہے نور رحمت اُس سے زیادہ مثال ماہ ٭ افعال خام گرچہ سب بارہ سے ہیں
پر ٭ خورشید عفو حق تو بھی اس سے بلند تر ٭ اور ہر مومنکو لازم کہ خدا سے نیک گمان رکھنا غرور حق طرف جز صلاح مت دیکھ ٭ تا کرے خوبی تیرے پہ نظر

حدیث قدسی ہی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ یعنی ہوں مین نزدیک اپنے بندے کے جسطرح وہ گمان رکھے مجھسے تو ہر بندے کو اُسکے فضل
کرم سے نیکی و خوبی حاصل ہونیکی ہمیشہ امید یقین سے رکھنا ضرور ہے ورنہ بدگمانی و نا امیدی سے غم کھاتا رہنا یہہ بدترین بلا ہے تجربے سے پائی گیا کہ بدگمانی اپنی
اپنے آگے آتی ہی اور اولاد و مال سے زیادہ نیک عمل کو دوست رکھنا وہ گویا خدا اور رسول کی دوستی ہی اور خدا کی راہ مین نفس و مال و فرزند کا
تلف ہونا غنیمت جاننا جتنا تو خدا کو دوست رکھیگا تو دونوں نامونکا بیان ہو چکا توبے کا بیان بندہ ہر حال میں اپنے کو خطا مند
گنہگار سمجھکے رات دن کئے ہوئے کام سے سچی و عاجزی کے ساتھ خواہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ خدا کے روبرو توبہ کرنا ہمیشہ لازم کر لیکر ایمان کو تازہ کرتے
رہنا فرماتا ہی وَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنے ای وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں پھر و تم خدا طرف
امید سے فضل و رحمت اُسکے اپنے گناہ سے ندامت و شرمندگی کے ساتھ توبہ کرو اور دل خار خار و چشم اشکبار اور زبان سے بخشش مانگتے رہو بد کاما اور انکو
سبب سمجھکے دلسے دور کرو ایسا کرو تو شاید تم فیروزمند ہوگے دنیا و آخرت مین پھر فرمایا ہے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا
یعنے ای وہ لوگ جو ایمان لائے پھر و تم خدا طرف کہ توبہ پند دیتا ہی پرہیز کرنیوالونکو اور توبہ ہر شخص کو لازم مشرک کو شرک سے کافر کو کفر سے مرتد کو بد شبہہ سے اہل
کبایر کو گناہ کبیرہ سے اہل صغایر کو صغیرہ سے اور جاننے کہ توبے کے چار رکن ہیں اول پشیمان ہونا دل سے دوسرا اُس گناہ کو اُسوقت چھوڑنا تیسرا
پھر وہ گناہ کرنے پر نیت قایم رکھنا چوتھا اُس گناہ کو گناہ سمجھکر چھوڑنا نہ کہ وہ کام کچھ اپنے جان و مال میں نقصان پہنچاتا ہی جسکر چھوڑنا اُسکو توبہ نصوح
کہتے ہیں اور توبہ غیر نصوح دو طور پر ہے اول صحیح دوسرا فاسد صحیح وہ جو ندامت گنہ پر کرے اور بالفعل چھوڑ دے اور آیندہ بھی قصد چھوڑنیکا رکھے
پر اُس ارادے پر نہ رہکر پھر کرے پھر توبہ کرے تو ایسا شخص جبتک کہ توبہ کرتا ہی تب تک پاک ہی جب گنہ کرتا ہی گنہگار لیکن پھر پھر گناہ کرتے جانا سخت تر گناہ ہے
اور گناہ پر فخر کرنا بھی سخت ترین گناہ اور توبہ فاسد وہ کہ زبان سے توبہ کرے اور دلسے گناہ طرف رجوع رکھے یہہ توبہ جھوٹوں کا ہے گناہ کبایر تین آگے بھی بیان
آچکا اور صحیح توبہ مقبول ہے خدا پاس اس دلیل سے اِنَّمَا التَّوْبَۃُ عَلَی اللّٰہِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَہَالَۃٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ
فَاُولٰٓئِکَ یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا یعنے سوا اُسکے نہیں کہ قبول کرنا توبے کا خدا پر فضل سے اُسکے ثابت ہے
واجب اُسپر اُن لوگوں کیلئے جو بدی کر جاتے ہیں نادانی سے پیچھے پھر مین جلد توبہ کرتے ہیں وہ لوگ جو توبہ کئے خدا پھر آتا ہے بخشش سے اور خدا جانتا ہی توبہ کرنیوالونکے
حالکو اور مصلحت جاننے والا تو شرط وہ ہی توبہ کی جو غرغرے آگے کرے حدیث اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ یعنے خواہ مخواہ حقتعالے بندے
کے توبہ کو اُسوقت قبول کرتا ہے جو جان اُسکا سینے تک نہ پہنچے غرغرہ نکرے کہ اُسوقت احوال آخرت کا اُسپر کھلتا ہی اُسدم کا توبہ قبول نہیں ہوتا اسیلئے خدا فرماتا ہے فَلَمْ
یَکُ یَنْفَعُہُمْ اِیْمَانُہُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا یعنے نہیں اور نہوگا نفع دینے والا کفار کو پھرنا خدا اور رسول طرف جسوقت دیکھے وہ سکرات میں
عذاب ہمارا چنانچہ فرعون کا ایمان بھی یاس کی حالت میں ہونے سے قبول نہوا بعضے جو قبولیت پر دلیل لاتے ہیں ضعیف ہے حدیث میں آیا کہ ابلیس لعین خدا کی درگاہ میں عرض کیا
کہ ای پروردگار قسم ہے مجھے تیری عزت و جلال کی کہ ہمیشہ بندونکو تیرے کفر و شرک و گناہ میں گرفتار کرونگا اللہ نے جواب دیا کہ مجھے بھی قسم میری
عزت و جلال کی ہے کہ وہ بندے جبتک کہ میرے سے بخشش چاہتے رہینگے ہمیشہ بخشتا رہونگا حدیث میں آیا کہ خدا بندے کے توبہ کرنے سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسا
کہ بندہ کوئی اپنا مقصد پانے سے مثال اُسکا حدیث میں یون آیا کہ ایک شخص سفر میں اپنا کھانا پانی کھو دیا اور جنگل میں اُسکی تلاش کرتا پھرتا پھر
ڈھونڈھ میں بھوک اور پیاس کی شدت سے قریب مرنیکے پہنچ گیا اور جینے سے نا امید ہو کر اپنے کو ایک شجر کے تلے ڈالدیکر بیہوش ہوا بعد ایک لمحہ کے ہوش آیا

تو دیکھا نزدیک اپنے تمام اسباب کہانے پینیکا موجود ہی اسوقت وہ کیسا کچھہ خوش ہوتا ہی اللہ بھی بندیکے توبہ سے اسیطور پر بلکہ زیادہ اس
سے خوش ہوتا ہی کیونکہ بڑا رحمت و بخشش کرنیوالا ہے رزینہ میں آیا التوبۃ الندم یعنے توبہ کیا ہے اپنے بد کامان پر پشیمانی دلسے کھینچنا اسی لیے کہے توبہ
وہ ہی گلنا تمام بدن ظاہر باطن میں شرمندگی وندامت سے شیخ عبداللہ تستری کہے توبہ کیا کہ اپنے بدکامان کو بدلانا نیکی سے سچ کہ توبہ ہی ہے
توبہ بات سوا تنہائی و خاموشی و اکل حلال کے حاصل نہیں ہوتی اور حضرت علی و اخفی و جلی فرمایا کہ چھے چیز سے توبہ حاصل ہے اول
گنہ سے سخت پشیمانی پیدا ہونا دلسے دوسرا نیک کامان جو لگے چھوٹ گئے روضان و واجبات وغیرہ پھر اسکا بدل کرنا تیسرا رد
مظالم یعنے لوگونکا حق جسطور کہ اسپر آیا ہی اسیطور پر انسے بدل کرنا چوتھا غیبت و شکوہ و دشمنی وغیرہ جنکی کیا ہے انسے معاف
کرانا چاہیے دیگر یا بغیر اسکی کسیطور ہووے پانچواں عزم رکھنا پھر بدکام نکرنے پر چھٹا ہمیشہ عبادت میں کوشش کرنا اور نفسکو
مین گلاکر معرفت و عبادتمین قوت پکڑانا حضرت عمر توبہ یون کیئے جب ایک فرض نماز عصر کی جماعتکے ساتھہ نہو سکے تو اسکے بدلی
میں دو لاکہہ درہم کی زمین خدا کی راہ مین بخشدیئے اور عبداللہ بن عمر ایک فرض نماز جماعت سے چھوٹ جانے میں تمامی راتکو عبادت سے زندہ رکھے اور
ایکبار دو ستارے نکلنے تک مغرب کی نماز پڑھنے دیر ہوئی تو اسکے بدلمیں دو غلامکو آزاد کیئے اور بعضے پاک لوگ سنت فجر کی چھوٹنے کے بدلمیں
ایک غلامکو آزاد کرے اور بعضے ایکسال کے روزے رکھے اور بعضے اپنے پر پیدل حج کو فرض کرلیئے اور بعضے اپنا تمام مال تصدق کردیئے توبہ تمام
تا جذہ نفسکے پاک کرنیکے واسطے ہی اسیکو توبہ کہتے ہین اور توبہ ہمیشہ کرتے رہنا بہت ضرور کہ گنہ سے کوئی بشر خالی نہیں کیونکہ خطرے
اور وسوسے شیطانکے خدا کی ذکر سے غافل کراتے ہین کہ خود آنحضرت فرما حدیث وانہ لیغان علی قلبی یعنے تحقیق کہ البتہ ڈہانپا
جاتا ہے اور پردہ دل پھر وہ کیا حضرتکو ہمیشہ ترقی ہی سیر میں خدا کے طرف کہ تجلیات ہر مرتبہ آنا فانا نئے نئے ہین اگر کسی وقت اس ترقی مین کچھہ قصور
پڑا تو وہ حجاب ہوا حضرت اور خدا میں نظر کرتے ترقی کے کہ اسمین ہزار قربیت اور نور زیادہ تہا غین کا معنا سیاہی و گنہ و ابر تو حضرت
اس حجاب کو غین فرمایا مگر دوسرونکے حقمین سیاہی و گنہ ہی حضرتکے حاصل حدیث کا یہہ کہ حضرتکو بھی کبھو ترقی میں قصور پڑا ہے کسو سبب سے
دین و سر اسکا نفس ہے جو مطلق صاف رہے اور توبہ اپنے شرطونکے ساتھ ادا ہووے تو دلکو چرک سے گناہونکے پاک کرتا ہی اور پاکیزہ دل اور
ظاہر خدا پاس مقبول جانتے کہ سرشت آدمی کی مخالف صفتانسے ترکیب لی کہ ربوبیت و شیطانیت و حیوانیت و درندگیت یہہ تمام
صفتان انسانمین ہے اگر ہر خلط اپنی صفت کی تاثیر ابن آدم سے ظاہر کرتی ہی مثال ربوبیت کی تاثیر کا جبر کرنا ہے غیر اپنی تعریف چاہنا اور غنی بنا
ہمیشہ کی ذات حیا و بزرگی چاہنا و کبر وغیرہ تاثیر شیطانیت کی حسد کرنا باغی ہونا مکر و حیلہ فساد و فتنہ کرنا بدعت و ضلالت و نفاق مین پڑنا وغیرہ علامت حیوانیت کے
حرص و شہوت بھیر نیکی و جماع و زنا خیانت چوری جمع مال وغیرہ علامت درندگیت کی غصہ و کینہ و قتل جان تلف مال لوگان کا لیا دینا و ریئی آزار رہنا وغیرہ سبھ
ای بہائی یہہ تمام اثران انسانمین ضرور آتا ہے کہ انکو دفع کرکے خدا کے حکم پر چلے وہی انسان خدا پاس معتبر ہے وگرنہ صفات ربوبیت مین مبتلا ہوا تو کفر
و شرک مین پڑا شیطانیت مین آیا تو ملعون بنا درندگیت حیوانیت مین آیا تو پچھاڑ کھانے والا بد بلا دوزخی ہوا تو ہمیشہ دیکھتے رہنا کہ اپنے میں اسوقت کونسے خلط کا اثر
غالب ہے جب معلوم ہوا کہ فلانی بلا ہے اسکے موافق توبہ کرنا اور گناہان تین حالسے خالی نہیں ایک وہ کہ اللہ تعالی کے حقان نہیں
ادا کرنے سے ہوتے ہین دوسرا بندگان کی خطا کرنے سے تیسرا وہ دونوکے بیچ ہوتے تقصیرانسے تو ہر تقصیر کا بدلا اسکے موافق کرنا

وہی توبہ ہی غزالی لکہے جو کہ گناہ مین زیادتی عبادتین کو ناہی کرے اور مغفرت چاہے تو وہ نزدیک صاحبان حقیقت کے ویسا نادان ہے جو ایک
شخص صریح جانتا ہی کہ زہر قتل کرنیوالی چیز ہی تو اُسکو کھالیا اس امید پر کہ طبیعت اسکی سمیت کو دفع کر دیگی تو وہ نہایت بیوقوف ہے
یعنی وہ ویسا ہی کہ ایک شخص اپنے مال اور گھر کو تباہ کر دیا اور عیال کو اپنے ننگے اور بہوکے رکہا اس امید پر کہ خدا کے فضل سے ویرانہ مین
گنجینہ پاؤنگا دانا لوگ نزدیک وہ شخص نہایت نادان ہے کیا خوب بات ہی جو کہے ہین کہ تمام لوگ محروم ہین خدا کی رحمت سے مگر نیک عمل
کرنیوالے یہہ بھی محروم ہین چلو من رنجوتی رکہنے والے عمل مین اور یہہ بہی خوف مین ہین جنکے جلالہ کہ انجام کار خدا جانے کہ کیا ہوتا ہی ای
بہائی تیرا گمان کیا ہی کہ بغیر عمل اخلاص کے بخشائے جاؤنگا یہہ محض حماقت کا خیال ہی چاہیئے کہ توبہ کرنیوالا اول بہاگے ہوئے غلام سا شرمندہ
اور کرزتا اور ڈرتا روتا ہوا خدا کی درگاہ مین رجوع کرے اور ملانوکو خیر پہنچاویگی اور عبادتکی نیت مستقیم رکہے دوسرا اس عبارت سے
اپنے کیے ہوئے خطا پر اقرار کرے رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّکَبِیْرًا یعنے ای پروردگار میرے تحقیق کہ ستم
کیا مین اوپر نفس اپنے بہت اور بہت بڑے اور یہہ کہکر بخشش چاہے فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یعنے پس بخش میرے گناہونکو واسطے میرے جیسا کہ حق بخشنیکا ہی جو ثابت کیے گئے ہین فضل و رحمت سے تیرے اور بخشا
مجہپر تحقیق کہ توہی ہے بہت بخشنے اور بخشانیوالا اسوا اسکے جو جو کہ دعایان اس باب مین آئے ہین کرے اور چاہیئے کہ روزہ رکہکر دوگانہ نماز
پڑہے بعد اسکے ستر بار مغفرت چاہے اور سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ بِحَمْدِہٖ کہے بعدہ مقدور کے موافق فقیرونکو صدقہ دیوے
حدیث مین آیا جو کہ کامل وضو کرکے مسجد مین اکر دوگانہ یا دو دوگانے نماز پڑہے تمامی گناہان اسکے بخشے جاتے ہین اور جانو کہ خوبی عمل
کی نیت پر ہے حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنے سوا اسکے نہین کہ ثواب اعمالکا اور صحت انکی نیتون پر موقوف
ہے حدیث اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَاِنَّمَا یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ یعنے
تحقیق کہ خدا تعالی نگاہ نہیں کرتا صورتان اور مالون پر تمہارے بلکہ نظر کرتاہے تو دلان اور کامان پر اللہ تعالی کی نظر
ہو پر اسواسطے ہی نیت کی جاوے ہی حدیث فرمایا آنحضرت نے قیامتین سے خدا کہیگا نکالو انہونکو دوزخسے جو یاد مجہکو کیے یا ڈرے
کبہو مجہکو کبھی مقام سے مین اپنے بندۂ مومن پہ ہون شفیق و کریم زیادہ ملنے سے بھی اسکے گناہ بخشونگا اور عبادہ بن صامت سے
کہے فرمایا آنحضرت جو کہ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ
کہیگا دوزخکی آتش اسپر حرام ہے اشعار زخم خطا کا مرہم توبہ کے بن سوا ہے * بے آب عذر سوز عصیان نہین بجہا ہی * ہی عاصیانکو توبہ یک
دولت خداداد * کرتا ہے ایک توبہ لاکہون گنہ سے آزاد * قربان ہوا اُس کرم پر دیکہو تو ٹک نظر کر * عاصی کو اپنے بخشے ہو آپ اسسے
خوشتر * حیف اُس غلام پر ہے صاحب جو ایسا رکہکر * توبہ نکرکے بار عصیان لیجاوے سر پر * دیکہا جو میںنے انکو ایسا غفور و اکرم * پہیلا
ہات اور کرتا ہون عرض ہر دم * یا رب ہون گو سراپا بحر گنہ میں ڈوبا * تیرے کرم سوا نہین دستگیر میرا * ہی بندگا نکو اپنے آخر
پناہ دیوا * گندہ ہون گو خطا سے بندہ ہون لیک تیرا * لا تقنطوا ہو ملجا زیاد دیا آلہی * بخشے تو ہی خلاصی ورنہ سدا
تباہی * چاہے تو کاہ کو تو ہمسنگ کوہ ہو لے * ذرے کو یک نگہ سے مہر منیر کرے * باحد قشر سے گو ہی افزون گناہ مجہپر *

بجز عفو اگر تنکے سے بھی ہی کمتر ؎ تو دور آستان رحمت سے گر بھی کر دے ؎ فریاد و نالہ ہاکی بتلا دے ہے کہانجا دے ؎ اس کا کوئی نہ بتلا
محروم ہو پھر آئے ؎ میں بھی ہنوز منگا جو تو لا تقنطوا کہا ہے ؎ آتش تو دل کی تجھ پر چھپی نہیں ہے یارب ؎ تکتا ادھر ہوں مضطر ہو بارش کرم کے
ناچار و بے وسیلہ غمخوار و دل پریشان ؎ فریاد رس جہاں کے مشکل یہ کر دے آسان ؎ عزت دے دو جہان میں بیدل بنا تو اپنا ؎ جیتے ہوئے
ہمیشہ جلوہ بنا تو اپنا ؎ اور خیر خاتمہ کر بھی حشر میں نہ دے چھٹنے کہ مومنان ہیں جرم و خطا کے مارے ؎ مقبول ہو دعا یہہ حرمت سے مصطفےٰ کے
بھی آل جملہ یاران اور کل اولیا کے ؎

تمت تمام شد

قطعہ تاریخ اتمام تالیف مولوی محمد یحییٰ صاحب سلمہٗ تخلص بذرت سے

ہوا زبہت ادب کے گلزار علم ؎ یہہ نسخہ جب از فضل و لطف نبی ؎ وہیں بلبل عقل نے اسکا سال ؎ کہا مظہر حق یہی ہے یہی ؎ ؎
۱۲ ۵۴

بیان قصہ ہاروت وماروت کا

سبب تحریر اس عبارت کا یہہ کہ اکثر عامیان شک کرتے ہیں قصے ہاروت و ماروت کے کیونکہ عصمت پاکی ملایک کی آیات قرآنی سے ثابت ہوتے ہوئے یہہ گناہ جلی جو مشہور ہے انکے کیونکر
ہو بعضے جہل سے تامل کرتے ہیں کہ یا نہیں بعضے حیران ہیں بہر تقدیر اس رسالہ میں انکا قصہ تحقیق نہ پانے کے سبب بیان انکا ہونے پر اختصار کیا تھا جب رسالہ
تمام ہو آیا تو ایکدن جناب ہادی قدوۃ المحققین زبدہ العارفین امام المفسرین ہادی الملۃ والدین شیخنا حضرت مولانا حاجی حافظ مولوی محمد
سعید اسلمی صاحب قاری مد اللہ ظلال اجلالہ وعم برکات افاداتہ کے حضور میں پوچھا تو تمامی قصہ انکا بیان فرمایا عرض کیا عوام پر ظاہر کرنا ہو
تو اکابر سے تفسیر مولوی بحر سے اپنے نفس نفیس متوجہ ہو کر زبان فیض بیان سے زبان ریختہ میں اس ملک کے ترجمہ فرمایا اور ہوتیاں صحیح عقیدہ کے
رشتے میں اس عبارت کے پرا کے اسلئے فقیر آخر میں رسالہ کے چھپوا دیا تا دیکھنے والوں پر یہہ عقدہ حل ہو جاوے ابن عباس نے ذکر کیا اور دوسرے
تمام مفسرین نے بھی کہ ادریس علیہ السلام کے زمانہ میں بنی آدم سے گناہان بہت ہونے لگے تو فرشتگان دیکھ دیکھ کے عیب بنی آدم کا آپس میں کہنے لگے
اور خدا کے حضور میں عرض پہنچا کہ تو فرشتگان پر جو معصوم بیگناہ ہیں ایسے لوگوں کو اختیار فرمایا اور خلیفہ کیا زمین کا جو نافرمان ہیں تیرے حکم کے
اللہ تعالے نے جواب دیا تمکو بھی انکے سر کا شہوتوں سے مرکب کر کے زمین کو اتاروں تو انکے جا پر تم بھی گناہان و معصیتوں کے مرتکب ہو نگے جیسا کہ وہ ہوئے
کیونکہ بندگان گنہگار نہیں ہو مگر اسی شہوتوں کے سبب کہنے لگے پس تیری ذات پاک ہر نقص و عیب سے پر ہمکو لایق نہیں کہ تیری نافرمانی کریں اور فرمایا
چن لو تم اپنی جماعت سے دو فرشتوں کو جو پاک و صاف و عابد تمہارے بیچ میں ہیں انکو شہوتوں سے مرکب کر کے زمین کو اتاروں تب چن لئے اپنی جماعت سے ہاروت
ماروت کو وہ چیندے تھے نیک کاموں میں اور بہت عبادت کرنے والے تھے تمام میں نام ہاروت کا عزا تھا اور ماروت کا عزایا بدل گئے دونو نام بعد گنہگار
ہونے کے ہاروت و ماروت سے جیسا شیطان کا نام عزازیل تھا بعد مردود ہونے کے ابلیس ہوا اور خدا تعالی دونوں کو شہوات سے مرکب کر کے زمین پر اتارا اور
فرمایا کہ حکم کرتے رہیں احکام شرعی سے اور شرک نہ لائیں کسی کو ناحق نہ ماریں اور شراب نہ پئیں تب وہ دونوں نے قاضی ہو کے لوگوں کو حکم کرتے تھے لوگوں میں
قضیہ چکانے اور انکو اسم اعظم سے چڑھتا آسمان پر جاتا ہر جالسے ایک مہینا انپر نہ گذرا تھا مبتلا ہوئے گناہوں کے بعضے کہتے ہیں زمین پر آتے

سو پہلے ہی دن مبتلا انکو گناہ سے اسطور پر کہ عورت ایک بہت خوبصورت فارسیا کی جماعت سے اپنی شہر مین پادشاہی کرتی تھی
نام اُسکا زہرہ تھا کوئی ایک جھگڑا جھگڑنے اپنا ان پاس آئی اور دلونکو دونو کے محبت سے بہائی وہ آپسمین ایکدوسرے سے پوچھا کہ کیا تیرے
دل مین بھی محبت اسکی آئی جیسا میرے دل مین سمائی کہا ہان اس سبب سے شیفتہ و فریفتہ ہوے دونو نے بعد چاہے اُس سے مراد اپنی جو
ہم آغوش ہووے تو عورت قبول نہ کی اسبات کو اور چلی گئی دوسرے روز بھی آئی تو یہہ دونو نے وہی بات چاہے کہی قبول نہیں کرونگی
مگر اگر تم بت پرستی کریں اور مار ڈالیں کسیکو ناحق اور شراب پیوین کہے دونو ہمارے تین ان کامون سے کچھ مناسبت نہیں کہ خدا
منع کیا پھر چلی گئی عورت اور تیسرے روز آئی ایک جام لے کہ پیالہ شراب کا ہاتین اُسکے تھا اور محبت و رغبت اُسکی یہہ دونو کے دل مین بہت
ہو گئی چاہے اُس سے اپنے مطلب کو تو کہی وہ کام ان کیا چاہئے تب وہ کہے کہ پرستش غیر خدا کی بڑا گناہ ہے اور مارنا بیگناہ کا بھی اسیطرح
مگر پینا شراب کا وہ دو سے بہت کم گناہ ہے کہے سو پی لئے شراب کو مست اور شرک ہوکے جا پڑے اُس عورت پر اور زنا کیے جب فارغ
ہوے تو مارا انسان بیگنہ کو کیونکہ وہ دیکھتا تہا یہہ دونو کو اس بدکاری میں بعضے کہتے ہیں کہ بت کو بھی سجدہ کیئے امیر المومنین علی رضی
اللہ عنہ اور دوسرے مفسرین بھی کہے کہ وہ عورت اُنسے کہی کہ پھر مجھے نہ پاؤگے جبتک نہ خبر دیوگے اُس نام سے جو تم جاتے ہو آسمان
پر جسے پڑھکے وہ تعجب سے کہے بسم اللہ الاکبر وہ کہی نہ پاؤگے جبتک نہ سکہاؤگے تب ایک دوسرے سے کہا سکہا دو وہ بولا ڈرتا ہون
خدا کو آخر سکہادیئے اسم اعظم کو تب عورت اُسکو پڑھ کے آسمان پر چلی گئی تو وہان خدا تعالی اُسے مسخ کیا ستارے کی صورت پر یعنے
وہی زہرہ ہے جو آسمان پر نظر آتی ہے بعضے انکار کرتے ہیں کہ زہرہ ستارہ سیارہ ہے بہات سے وہ عورت تو بنی آدم سے تھی مگر خوبصورتی
کے سبب سے زہرہ کے نام سے مشہور ہوئی اور جب یہہ دو فرشتے مرتکب گناہ سے ہو کے آسمان پر جا نسکے اور یقین سے جانے کہ ہم مبتلا ہوے
غضب الہی سے اسلیئے ادریس علیہ السلام کے نزدیک آکر عرض کئے اپنا حال اور شفاعت چاہے اُنسے خدا پاس تب حضرت ادریس بارگاہ الہی
میں عفو اُنکے لیئے چاہے تو خدا تعالی فرمایا کہو دونو کو عذابون سے دنیا و آخرت کے ایک اختیار کرلو تب وہ اختیار کیئے دنیا کے عذاب کو
تھوڑے دنکا ہی نظر کرتے آخرت کے عذاب کے جو ہمیشہ ہے اسلیئے وہ دونو زمین بابل میں عذاب پاتی ہین اُنکی عذاب کی کیفیت میں اختلاف ہے بعضے کہے
سر سے پاؤن لٹکا گئے ہیں و رباندہی گئی بھاری زنجیران پاؤن سے اُنکے آخر تک مجاہد کہے کہ کوے میں ڈالے گئے ہیں جو آگ سے بھرا ہے بعضے بولے الٹے
لٹکا گئے ہیں و فرشتگان مارتے ہیں اُنکو لوہے سے موتے گرزون سے بعضے اہل اخبار کہے کہ گذشتہ زمانے مین ایک شخص ہاروت و ماروت کے دیکھنے کا
قصد کرکے اُس جا گیا جو وہ مقید ہیں اور چاہا اُنسے سیکھنا جادو دیکھا تو وہ دونو پاؤن باندھے ہوے لٹکے ہیں آنکھیں اُنکے کالے ہو کر الٹ گئے ہیں ظاہر بدن
سیاہی اور اُنکی زبان اور کوے کے پانی کے درمیان چار انگل کا فرق ہے جب وہ دیکھا یہہ حالت اُنکی تو ڈر گیا اور ہراسان ہو کہا لا الہ
الا اللہ جب وہ دونو یہہ بات سنے تو پوچھے اُسکو تو کون ہے کہا مرد ایک ہون بنی آدم سے کہے کس امت سے تو کہا امت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہے جناب پیغمبر خدا نبی ہوکر آئے عالم کے واسطے تو کہا ہان کہے دونو الحمد للہ اور خوشی دلکی ظاہر کرنے لگے وہ پوچھا کس چیز کی خوشی
کرتے ہو تم کہے جناب پیغمبر خدا علیہ السلام کی کہ وہ ہیں نبی آخری زمانیکا اب عذاب ہمارا تمام ہوویگا دنیا آخر ہونیکے وقت شیخ
اسلام فرمایا شیخ سے اپنے جو حافظ بن الحجر عسقلانی ہیں نقل کرتے ہیں قصہ ہاروت و ماروت کا ثابت رہا ہون کہ فایدہ دیتا ہے علم یقینی

لیکن صحت سے اس قصے کے کیونکہ امام احمد حنبل و ابن حبان و بیہقی وغیرہ ائمہ حدیث کتنے مرفوع طریقوں سے انکو روایت کئے ہیں انکے بھی روایت کئے بڑے
صحابہ سے بطریق موقوف مانند علی و ابن مسعود و ابن عباس وغیرہ کے رضی اللہ عنہم اور سندان یہہ تمام راویونکے صحیح ہیں جو شخص کہ وہ
روایات پر آگاہی نہ پایا مانند قاضی بیضاوی وغیرہ کے دور جا کر اس قصے کو کہا شاید بعضے رمزون سے اوائل کے لوگونکے یہہ قصہ ہوگا
بیان اس رمز کا یہ ہے جو ہے سو ظاہر ہے کہ عقل و نفس مطمئنہ تعبیر کئے گئے دو فرشتون سے اور نفس امارہ تعبیر کئے گئے زہرہ سے اور جدائی اسکی موت کے سبب سے
عبارت آسمان پر جانے سے ہے یہہ توجیہہ شیخ الاسلام کیا باوجود اسکے رد کرنے پر اس قصے کے بہت اعتماد رکھتا ہے خطیب اسکو اپنی تفسیر میں لکھا ہے
جانو تم اے مسلمین کہ تمام مومنین سلف و خلف سے اجماع کئے ہیں اس بات پر کہ فرشتگان مومنین ہیں کمال ایمان سے بھی اتفاق کئے کہ پیغمبران
کرام و فرشتگان عظام عصمت میں یکسان ہیں یعنی انسے گناہ ہونا محال ہے اور احکام الٰہی پہنچانے میں تقصیر کرنا بھی محال جس چیز میں
پیغمبر انکی عصمت شرع سے ثابت ہے عصمت ملایکا کی بھی اسی سے ثابت ہے جواب دئے ہیں محققین یہہ احادیث مرفوعہ و موقوفہ سے اس طرح پر کہ یہہ قصہ اُن اخبار
مفسرین جسطور بیان کئے گئے وہ خلاف ہے دلایل قطعیہ شرعیہ سے اور اس باب میں کوئی خبر صحیح نہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دلیل قطعی
بھی کہ وہ اخبار تمام لئے گئے کلام یہود سے اور انہین کا جھوٹ و افترا ہے جھوٹ بولنا اور افترا کرنا انکا پیغمبران اور فرشتگان پر معلوم ہے یقین سے
کہ خود خدا تعالیٰ نے یہہ یہود میں انکا بہتان سلیمان پر بیان کیا ہے پہلے اسکے قصے ہاروت کا بھی فرمایا باوجود اسکے باطل ہونا ہمیں اس قصے کا بہت وجہ سے ہے اول
وہ کہ کہنا ملایک کا جو ہمیں خدا تعالیٰ سبحانک ما کان ینبغی انا ان نعصیک رد ہے فرشتون کے طرف سے خدا پر اس کلام میں جو فرمایا کہ اگر مبتلا
کرون میں تمہارے تئین انہی چیزون سے جو مبتلا کیا ہے بنی آدم کو تو البتہ گناہ و نافرمانی کرو گے میری اور ملایک اس کلام میں جزم کئے اوپر نہ کرنے نافرمانی اپنے تو
یہہ جزم دور کرنا ہے تحمل کو عہد کے پھر جاور ہونا نافرمانی انسے جو وہ مبتلا ہو حال آنکہ عصمت ملایک کی آگے سے ثابت ہے پس کسطور ثابت ہوا کفر انسے
اسباب تمہین و دویم سیوم یہہ کہ مختار کرنا انکو عذاب دنیا کو آخرت میں شرع سے باطل ہے کہ خدا تعالیٰ مشرک کو عذاب میں مختار نہیں کیا اور باوجود اسکے اگر توبہ انکا
صحیح ہووا ایمانکے تازہ کرنے اور پشیمان ہونے سے تو یہہ کہا پر کرنے سے کوئی سزا انپر واقع نہ ہوگی کیونکہ توبہ کافر و عاصی کا کفر و شرک و عصیان سے
صحیح ہی ہوگی کہ ان پر صدق و اخلاص سے پس اس صورت میں عذاب انکو انکے کوئی وجہ شرع سے نہیں تیسرا یہہ کہ عورت فاجرہ بعد زنا کرنے کے اسطور سے معقول ہوئی
جو آسمان پر رہے اور ستارہ ہوئے اور خدا تعالیٰ تعظیم کی راہ سے اُن ستارگان کی قسم کھاتا ہی اس قول میں فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس
تو یہہ وجوہ جو مذکور ہوئے فساد دلالت و ثابت کرتے ہیں فساد و باطل ہونے پر اس قصے کے واللہ اعلم اور ملکین کی تفسیر میں لفظ و معنی سے علما کو اختلاف ہے بعضے
ملکین کا لام زبر سے دو بادشاہ کا معنا کئے بعضے زبر سے دو فرشتے کہے ہیں قرأۃ متواتر ہے تو اس لفظ کی یوں توجیہ کئے علمانے کہ بنی آدم سے دو شخص صالح و پرہیزگار
تھے سبب سے صلاحیت کے انکے نام رکھے گیا فرشتون کا پر حقیقت میں فرشتے تھے سمجھا جاتا ہے کہ باوجود یہہ توجیہات کہ جو بیان ہوا وہ دو
کو فرشتے ٹھہرا کر اور انکے عصمت کے بھی قایل ہیکو ویسے سخت گناہ ہونے میں مبتلا ہو جانا سراسر خلاف ہے لیکن صواب یہی ہے ایمان میں کہ
فرشتونکو پاکی سے اعتقاد کریں اور جاننا اس قصے کا اسطور سے جو اخبار میں وارد ہے مخالفت سے دلایل قطعیہ کے واجب
نہیں بلکہ حرام کیونکہ اخبار بزرگانکے احتمال تاویل کے رکھتے ہیں اور دلایل قطعیہ شرعیہ کی کوئی تاویل نہیں پس ارکان ایمانکا احتیاط ان
منافیات کے دور کرنے میں ہے تو مومن کو لازم ہے کہ اسمیں بہت سعی کرے فقط قیل و قال پر لوگوں کے یقین

والله الموفق وعلیه التکلان

تواریخ اتمام طبع

منشی بے نظیر صاحبِ اشعار دلپذیر منشی احمدی صاحب سلمہ متخلص احمدی سے

مجھے لازم ہے اُسکی وصف ہر آن | کہ جسکا ظاہر و باطن ہو یکسان
صفت یہہ شاہ طاہر میں ہے موجود | روا ہے مجھکو اُسکا ذکرِ محمود
فقیہ و متقی و مسئلہ دان | سراجِ بزمِ خاصِ اہلِ عرفان
مثالِ گل ہے وہ مقبول ہر دل | مروّت میں ہے بیشک فرد کامل
فواید دین کے حاصل کیا خوب | رسالہ نثر ہندی میں لکھا خوب
کہوں گر روضۂ رضوان سزاوار | کہ ہر صفحہ ہے اُسکا رشکِ گلزار
ہوے جب سال بارا سی چوپن | مرتب ہو چکا تھا اب یہہ گلشن
مگر پایا نہیں تھا رنگِ مطبع | لیا ہی اب نقوشِ سنگ مطبع
ہوا چھپنے کا اُسکے خاتمہ جب | مجھے تاریخ کی ہوی جستجو تب
ڈبا بحرِ تفکر میں پیا پی | کہا دل چشمۂ فیضِ ہدا ہی ۱۲

نہو اے احمدی ہرگز ہراسان
کہی مضبوط دلمیں اصلِ ایمان

صاحبِ فکر رسا مولوی محمد یحیٰی صاحب سلمہ متخلص بہ ندرت نے فرمایا

کتابِ اصلِ ایمان شد چو تالیف | بہ فیضش عالمی گردیدہ کامل
بہ ندرت از سرِ بسم اللہ ہاتف | زہی فیاض چشمہ گفت در دل ۱۲

خود شاہ محمد طاہر صاحب متخلص بطاہر سلمہ اللہ تعالی مولف کتاب سے ہے

کرسی طبع پر عروس کتاب | جلوہ آرا ہوئی تو سال اُسکا
کہی مشاطۂ حقیقت گو | اصلِ ایمان سے نخلِ دین کہرا ۱۲

قادر علی صاحب سلمہ متخلص بہ وحدت سے

اصل ایمان چو شد تمام و کمال | شکل گل غنچۂ امید شگفت
از لبِ بلبلِ دلم ہاتف | وہ چہ نخلِ نجات و ایمان گفت ۱۲

غزل در نعت سرور عالم مظهر اتم شفیع امم رسول اکرم صلی الله علیه وسلم

برقع بکش ز روی رشک قمر خدا را / بر بیدلان نظر کن پیمارهٔ وفا را
چون زلف در نگاهم شد روز از غمت ها / ای کام جان ز مهر رویت نما ضیا را
بی روی تو نه هستی هرگز مرا خوش آید / چون عندلیب بی گل پویم رهِ فنا را
در کوی عشق عالی جان خاک گشت و لیکن / مس هم نگردد گردم نعلین زیر پا را
مِثلم ترا هزاران اما مرا توئی یک / بی خار گل نباشد بکشا درِ لقا را
بیمار گشت جانم حالِ مریض خود بین / ای شافع دو عالم دانی توئی دوا را
والله جز جنابت حق را کسی نه یابد / کین قرب گشت رهبر موصل کبریا را
دستِ طلب کشادم ای شاه دین و دنیا / امید فضل و احسان جز تو نه هر گدا را
از روز اولین شد حلقه بگوش طاهر / زان رو عزیز دارد از روح مصطفیٰ را

ایضاً در ثنای بندهٔ بینظیر بلا اشتباه محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم

رخ تو صبح بهارِ وجودها گردید / عیان ز حسن تجلیِ انوار کبریا گردید
نبود نام و نشانِ کسی بجز یکذات / تجلیِ تو فقط هستیِ ورا گردید
ز خلق علتِ غائی توئی خدا را بود / به پرده داری تو کنز راز وا گردید
بلا اقرار تو هرگز قرار ایمان نیست / بجز وساطتِ تو کار ناروا گردید
نه مثل داری بخلق و نه خالقِ احدی / حقیقتِ تو نه ظاهر بجز خدا گردید
بجنب قرب تو وصلِ خداست بیدل را / سلوک تا بمقامِ تو منتها گردید
بچشم کل خلایق چه اول و آخر / مثال آئینه احمد احد نما گردید
چرا نه بینی رسولِ خدا برا برِ ما / خطاب رحمتِ عالم ز حق ترا گردید
نبی کریم تو شد شافع امم طاهر / ملولِ طبع ز عصیانِ خود چرا گردید

اللهم صل علی سیدنا محمد و علی آل محمد و بارک و سلم

خاتمة الطبع کتاب مستطاب اصل ایمان خوشخط

حمد بے منتہا زیبا ہے اس شہنشاہ عالیجاہ کو کہ جسنے واسطے نجات ہم عاصیونکے یہہ ارشاد
فرمایا - واقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ اسلئے کہ ذریعۂ عقبیٰ حصول ہو جل جلالہٗ وعم نوالہ - اور درود
نامحدود شایان ہے اس شہسوار عرصۂ قیامت کو جو آپنے شفاعت ہم عاجزونکی ذمۂ خاص پہ
لے لیا صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ اجمعین اما بعد مخفی نرہے کہ یہہ کتاب مستطاب اصل ایمان اسم
بامسمیٰ جسکو مولانا شاہ محمد طاہر نے عام تفہیم پر ہر زن ومرد کے ہندی زبان مین تالیف کیا
تھا اندنون کمال رغبت انام پر بصحبت اشتیاق تاجر نامدار منشی محمد سیٹ صاحب بن عیسیٰ سیٹ کے
خانۂ مطبع نبوی طلسم کرتان بنگلور مین حلیۂ انطباع سے مزین ہوئی فقط

مہرو دستخط خاص مالک و مہتمم مطبع مبین ہی کہ یہہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نبوی کارخانۂ اخبار
طلسم کرتان بنگلور کی ہے ؛

منشی محمد سیٹ ابن عیسیٰ سیٹ عفی عنہ بقلم خود

صحت نامۂ کتاب اصل ایمان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	آپنے	آپے	۸۵	۲۳	سمجھتے ہین کہ وہ مقاصدا	سے کہتے ہین